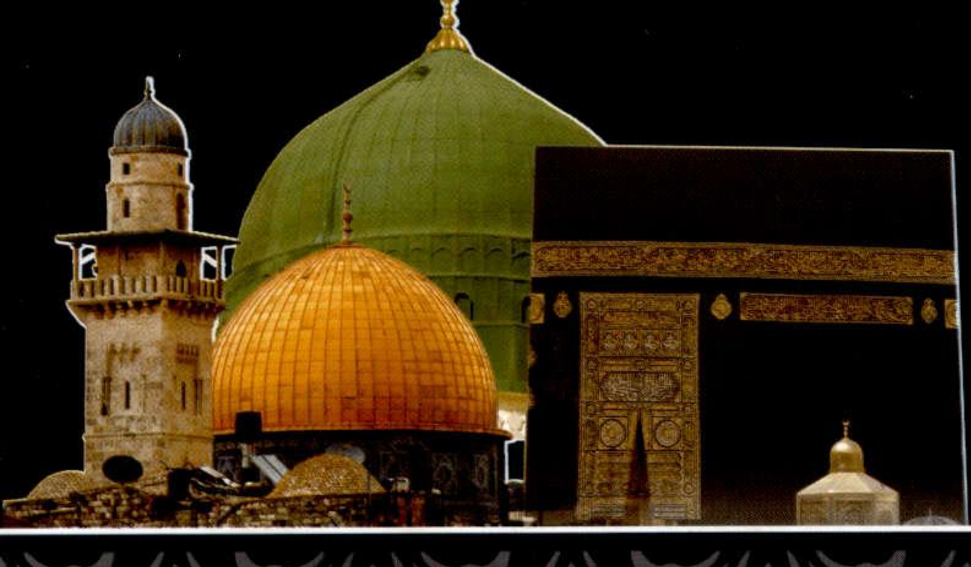
MIS
روشن کریں جہاں کو ہم



نقوشِ تاریخِ اسلامی

مُقدّس مقامات کا تصویری البم

سعودی عرب • فلسطین • اُردن • شام • مِصر • مُتفرق



مُؤلّف
مولانا محمد ھاشم عارف مکاتی

ایم آئی ایس پبلشرز



اِنتساب

میرے پیارے والدین

"مُحمّد عارِف مکاتی" اور "بُلقِیس ٹبہ"

کے نام

جن کی تربیت اور دُعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے

اِس کام کی توفیق مرحمت فرمائی ۔

- نام کتاب — **نقوش تاریخ اسلامی**
- نام مؤلف — مولانا محمد ہاشم عارف مُکاتی
- اشاعت اول — محرم ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری 2009ء
- ٹائٹل اور لے آؤٹ ڈیزائننگ — آصف سعید
- مطبع — حسان پرنٹنگ پریس
- ناشر — ***ایم آئی ایس پبلشرز***

فون: 4931044 ,4944448 21-92+

تعارف

ایم آئی ایس (Mutimedia Innovative Society) پیارے پیارے بچوں کے لیے سبق آموز اور دلچسپ کہانیوں، کھلکھلاتے لطیفوں، تاریخی فیچرز، سائنسی فکشن اور ایک نئے انداز میں کارٹون اپنی میشن کے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم، خوب صورت حمد ونعت اور نظموں پر مشتمل آڈیو کیسٹس اور ویڈیو سی ڈیز تیار کرنے والا ایک منفرد ادارہ ہے۔ نیز اس ادارہ کے تحت تاریخی و اسلامی واقعات، مشہور رائٹرز کے جاسوسی ناولز اور دیگر اچھے اچھے موضوعات پر مشتمل کتابیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔

ایم آئی ایس کا مقصد پھول جیسے بچوں کو غیر اخلاقی لٹریچر سے بچاتے ہوئے صحت مند تفریح و تربیت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ ایک مہذب معاشرہ تشکیل دے سکیں۔

ایم آئی ایس اپنی مصنوعات کی تیاری، معیار اور انہیں مفید تر بنانے کے لیے ایک خطیر سرمایہ خرچ کر رہا ہے، جب کہ بطور Trust کام کرتے ہوئے منافع انتہائی کم حاصل کر رہا ہے۔

امید ہے کہ ایم آئی ایس کے اس نیک مشن میں ہمارے معاون بنیں گے۔

فہرست

سعودی عرب

• مکّہ مُکرّمہ

• مُتفرّق مُقامات

• مَدینہ مُنوّرہ

فلسطین

اُردن

شام

مِصر

مُتفرّق

عرضِ مؤلف

عمرہ پر بھیجیں یا............والدین کا لاڈلا ہونے کے ناطے پہلی بات فوراً منظور ہوگئی۔ چنانچہ اگست ۲۰۰۴ء میں پہلی بار بفضل اللہ تعالیٰ عمرے کی سعادت نصیب ہوئی اور روئے زمین پر موجود سب سے مقدس مقامات ''حرمین شریفین''، یعنی بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ بہت سے مقامات ایسے تھے جن کے بارے میں پہلے سے کچھ علم نہ تھا۔ اگلے سال اللہ نے دوبارہ قبول فرمایا۔ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت کیمرہ بھی ساتھ تھا چنانچہ اکثر مقامات کی تصاویر محفوظ کیں۔ مدینہ منورہ میں جن صاحب نے زیارات کروائیں وہ بہت سے تاریخی مقامات سے آگاہ تھے جن کا اکثر حضرات کو علم نہیں ہوتا، پھر مفتی ابولبابہ صاحب کے سیرت پر مضامین اور تصاویر کو دیکھ کر شوق بڑھتا چلا گیا، چنانچہ دیگر مقامات کی تلاش کی جستجو ہوئی تو کتابوں کو جمع کرنا شروع کیا، لائبریریوں کی خاک چھانی اور انٹرنیٹ سے استفادہ کیا۔ غرضیکہ ۳،۴ سال کی مسلسل محنت کے بعد اچھا خاصا مواد جمع ہوگیا۔ بعض تصاویر ایسی نادر تھیں کہ جن کی زیارت سے پہلی بار نگاہ فیضیاب ہوئی تھی۔

جب کافی بڑی مقدار میں مقامات مقدسہ کی تصاویر جمع ہوگئیں تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ ان تمام تصاویر کی اشاعت عام ہونی چاہیے تاکہ تمام لوگ اس سے مستفید ہوں اور یہ موضوع بھی ایسا ہے جس پر چند ہی افراد نے کام کیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''نقوشِ تاریخِ اسلامی'' نامی یہ البم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں سعودی عرب، شام، اردن، مصر، یمن، عراق، ایران وغیرہ کے مقامات شامل ہیں۔ جن جن مقامات کی تصاویر ملتی گئیں ان کو شامل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ بندہ اپنی کم علمی کا معترف ہے لہٰذا اگر ایسی کسی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو آگاہ فرمائیں۔

والسلام

محمد ہاشم عارف

2 ذی قعدہ، 1429ھ

تقریظ

حسنِ نیت وعمل

''ایک تصویر ایک ہزار الفاظ پر بھاری ہوتی ہے۔'' اسے چینی مفکر کنفیوشس کا قول قرار دیا جاتا ہے۔قول یہ کسی کا ہو لیکن اس کا صحیح استعمال دنیا میں کم ہی ہوا ہے۔الفاظ ہوں یا تصاویر، نقش ہو یا عکس، ہمارے اس ترقی یافتہ دور میں انسانی ذہن پر اثر انداز ہونے والے ان عناصر کو خیر کی دعوت کے لیے کم اور شر کے پھیلانے کے لیے کچھ زیادہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ رہی کہ ایک طرف ان محیر العقول ایجادات میں اسلامی ذہن اور مسلمان ہنرمندوں کا حصہ کم رہا، جنھوں نے ''ابلاغ'' کے عمل کو تیز رفتار ترین اور متحرک اور مؤثر ترین بنادیا۔ دوسری طرف ان ایجادات کے مثبت اور تعمیری استعمال میں بھی مسلمان پیچھے اور بدی کی قوتیں پیش پیش رہیں۔لہذا ایک طوفان بدتمیزی ہے جو رنگا رنگ تصاویر کے جلو میں برپا ہے اور تھمنے میں نہیں آرہا۔کتب خانے چھان ماریں، لائبریریاں گھوم جائیں، آپ کو مشکل سے ہی ایک آدھ تصویری کتاب (Pictorial Book) ملے گی جو کسی تعمیری مقصد کے لیے ترتیب دی گئی ہو..... البتہ منفی رخ کی طرف جائیں تو تلاش کی ضرورت نہیں، نظر اٹھاتے ہی دجالی فتنے زور وشور کے ساتھ تخریبی کاروائیوں میں ہمہ وقت، ہر جگہ نت نئے انداز میں خلا کو پر کرنے میں مشغول ومنہمک دکھائی دیں گے۔

بیروت اور سعودی عرب کے کچھ اہل علم نے اس چیز کا احساس کرتے ہوئے عزم کیا اور ماشاء اللہ تھوڑے ہی عرصے میں جغرافیۂ قرآنی، سیرت نبوی، غزوات، مقدس مقامات اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے تصویروں، نقشوں اور معلوماتی خاکوں سے مزین بہترین اور معیاری کتابیں وجود میں آگئیں۔زیر نظر کتاب انہی لائق تحسین کاوشوں کی ایک کڑی ہے جس میں نوجوان مصنف نے تین چار سال کی محنت سے اچھا خاصا منتخب مواد جمع کیا ہے تاکہ خاموش تصاویر بولتا داعی بن کر امت مسلمہ کو عظمتِ رفتہ کی یاد دلائیں اور اسے اپنے تاریخی ورثے سے جوڑے رکھیں۔بندہ کو اس موضوع سے کسی قدر دلچسپی ہے، اس لیے مصنف کی فرمائش پر ان کے تیار کردہ اس مجموعے کو صفحہ بہ صفحہ دیکھا۔جو سمجھ میں آیا، عرض کیا۔مشورے بھی ہوتے رہے اور غور وفکر بھی۔یہ کہنے میں باک نہیں کہ ان کی اس محنت میں سلیقہ بھی ہے اور معیار بھی۔انفرادیت بھی ہے اور حسن نیت وعمل بھی۔امید ہے کہ دعوت دین کا یہ مفید طرز، اسلوب کے منفرد انداز اور طباعت کا عمدہ معیار لیے قارئین کے ہاتھ میں اس شکل میں پہنچے گا کہ وہ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے تسکین وتسلی اور کسی کو ہدیہ دیتے ہوئے فخر ومسرت محسوس کریں گے۔

شاہ منصور

جمعۃ المبارک، 5ذی قعدہ، 1429ھ


Studio & Publishers
بچوں کے لئے سبق آموز کیسٹ کہانیاں
اور کارٹون اینی میشن پر مشتمل ویڈیو سی ڈیز
MIS™
روشن کریں جہاں کو ہم
www.mis4kids.com
سبق آموز اور دلچسپ کہانیاں،
واقعات اور خوبصورت سلسلے
M.I.S Studio
حج و عمرہ
اندھیری رات
پھنے خان
دادا جان کی جاسوسی
دل کی دھڑکن
رحمتوں کی بارش
سیرت النبی
قدم بہ قدم
خلاصۃ القرآن
The Hajj And Umra Companion
With Pictures & Maps
روشن قندیلیں
مختصر پُر اثر
روشن ستارے
رفیق حج و عمرہ
ائمہ اربعہ
قدم بقدم
523, C Block, Adamjee Nagar, Old Dhorajee, Karachi. Ph: 021-4944448, 4931044

نقوشِ تاریخ الاسلامی

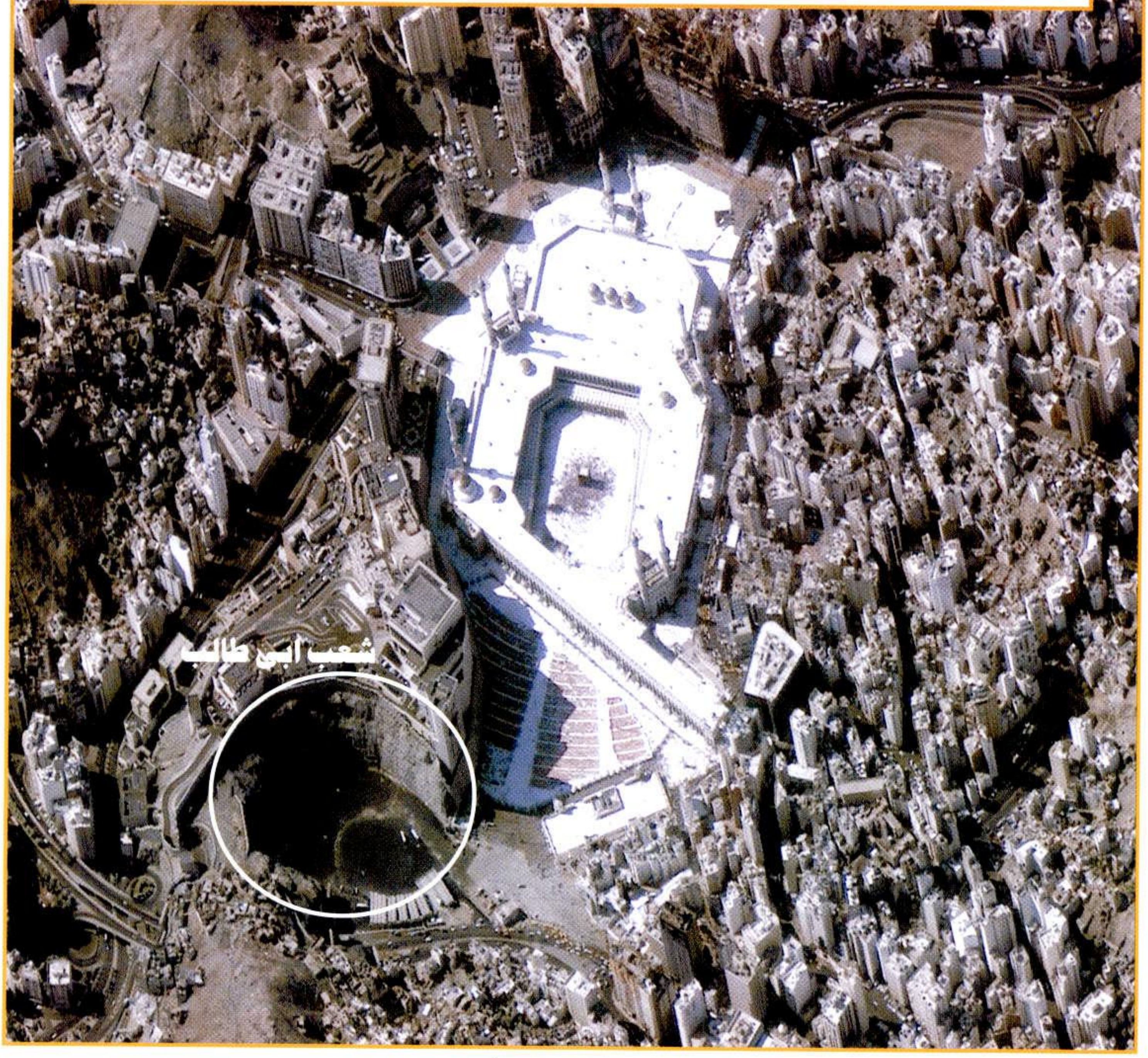
سعودی عرب

مکّہ مکرّمہ • متفرّق مقامات • مدینہ منوّرہ



مکہ مکرمہ کا فضائی منظر

اللہ تعالی نے اس پاکیزہ شہر کو اپنے گھر کے لیے منتخب فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی پیدائش اور بعثت کا شرفِ عظیم بھی اس مبارک شہر کو حاصل ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر اس کی زیارت اور حج کی ادائیگی کے لیے اس کے سفر کو فرض قرار دیا۔ جو بھی اس پاک سرزمین میں داخل ہو جائے وہ محفوظ اور مامون ہو جائے۔ یہی وہ باعظمت گھر ہے جس کی حرمت کی قسم رب ذوالجلال نے دو مرتبہ کھائی۔ اس کی مسجد حرام میں ایک نماز کا اجر و ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔ اسی بابرکت شہر میں وہ قبلہ ہے جس کی جانب ہر نماز میں رخ کیا جاتا ہے۔ اس مقدس شہر میں ایسے مقامات ہیں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں، گناہ مٹتے ہیں خطائیں معاف ہوتی ہیں، مشکلات حل ہوتی ہیں۔ قیامت کے قریب جب فتنوں کا ظہور ہوگا تو اس شہر کی حفاظت فرشتے کریں گے اور یہاں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔

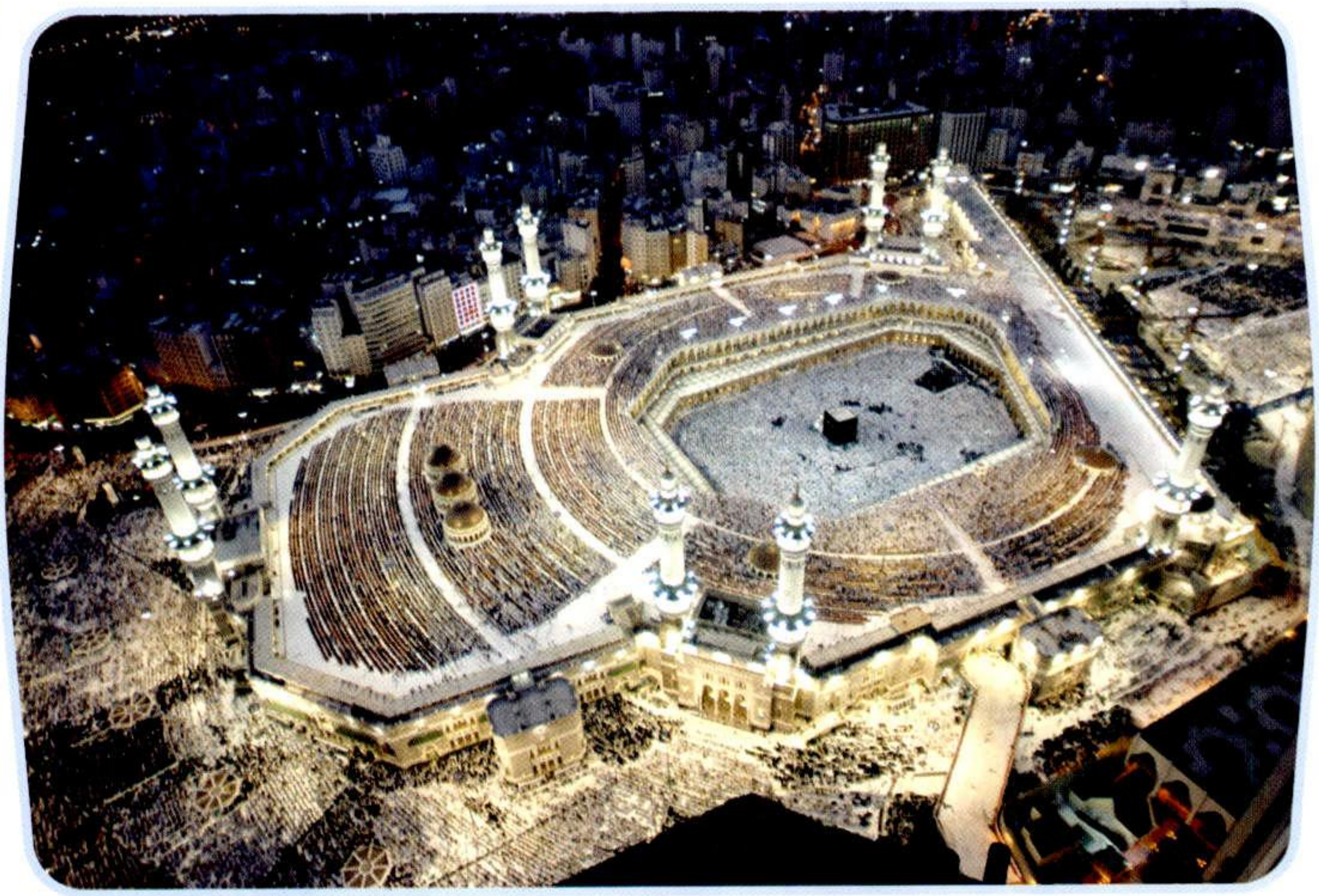


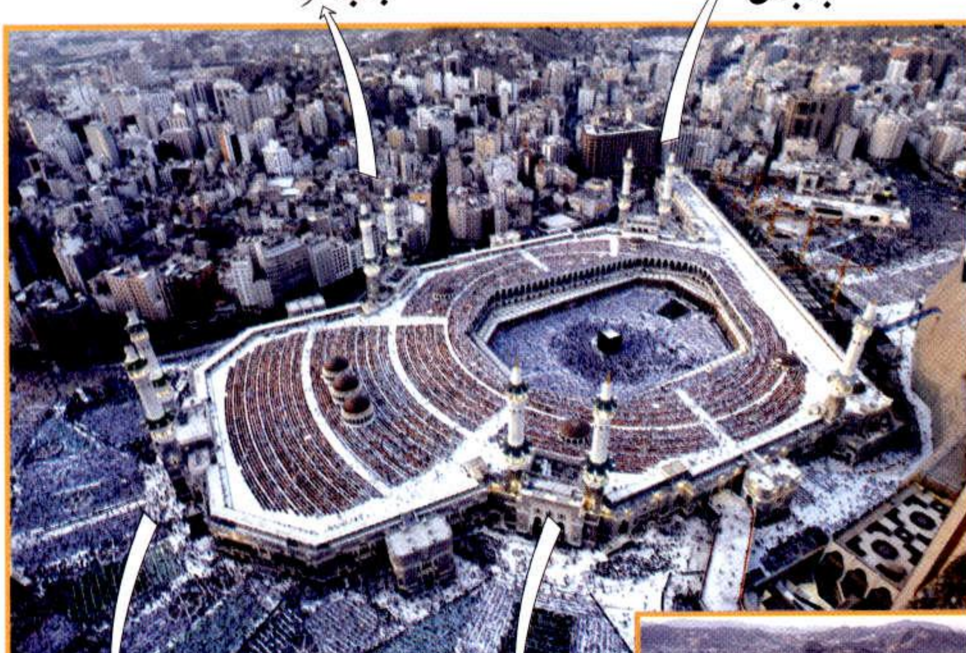
مسجد حرام کا دن اور رات میں دلکش منظر





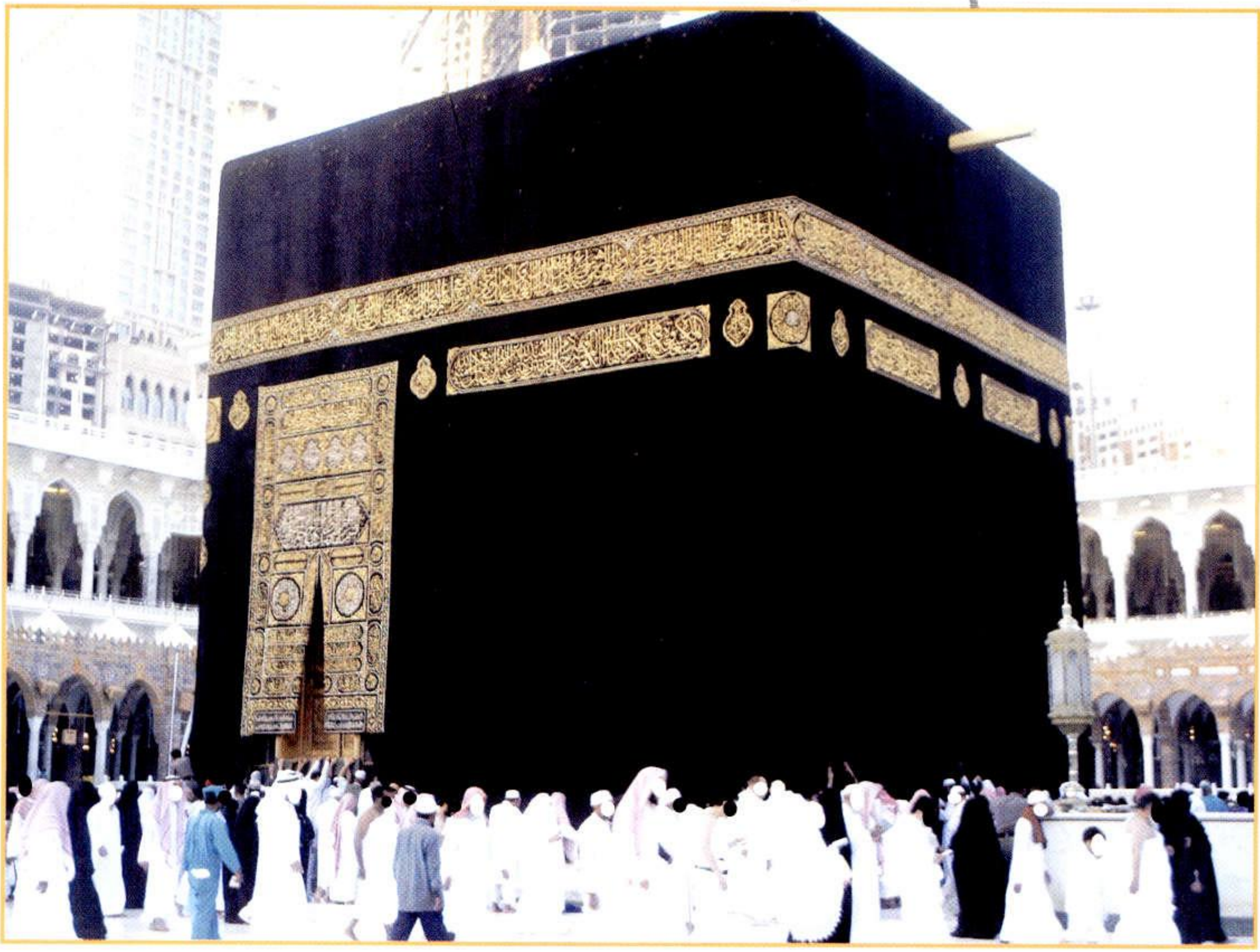
باب عبدالعزیز کے سامنے نئی تعمیر شدہ عمارت سے لی گئیں تصاویر جن میں پوری مسجد حرام نظر آ رہی ہے



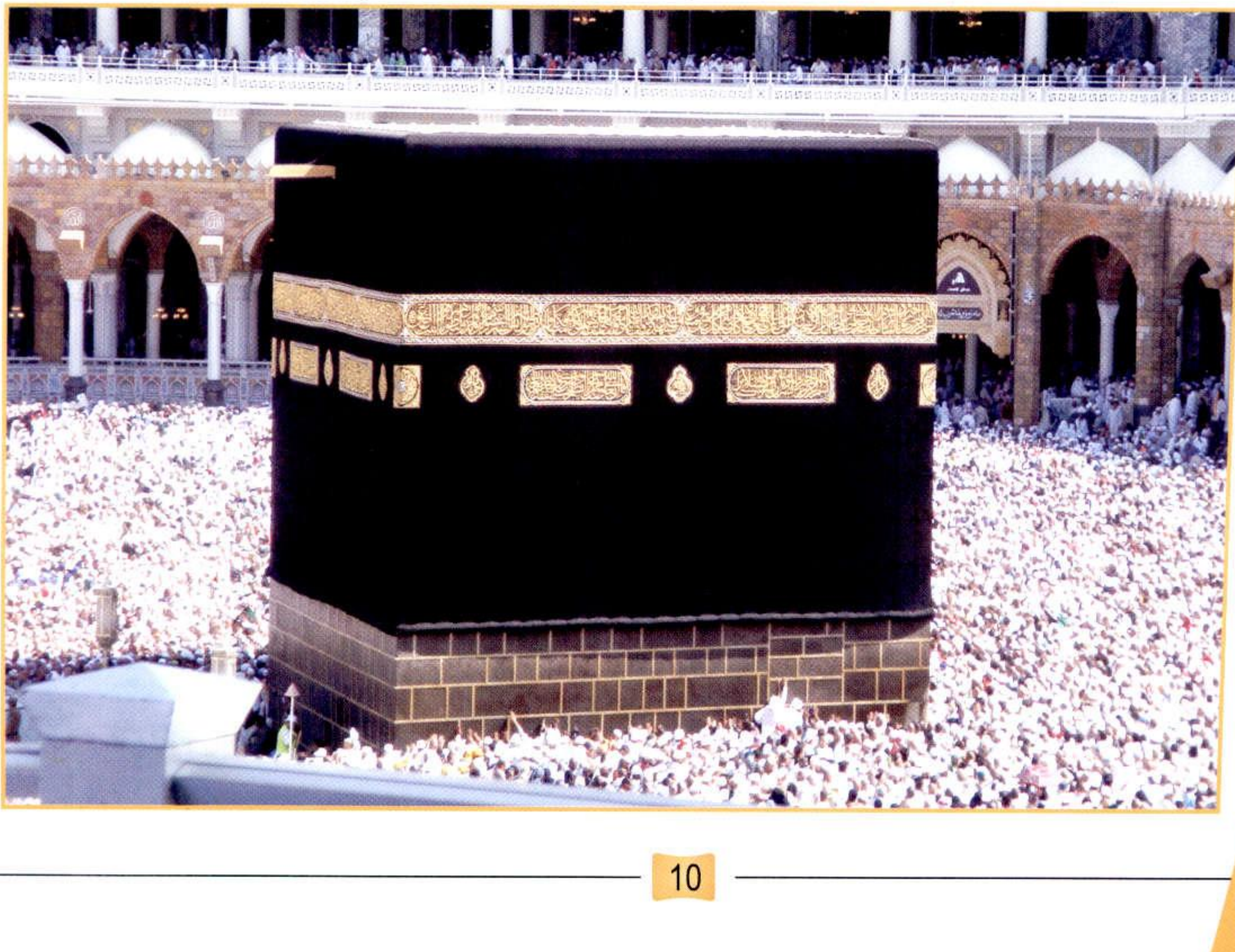




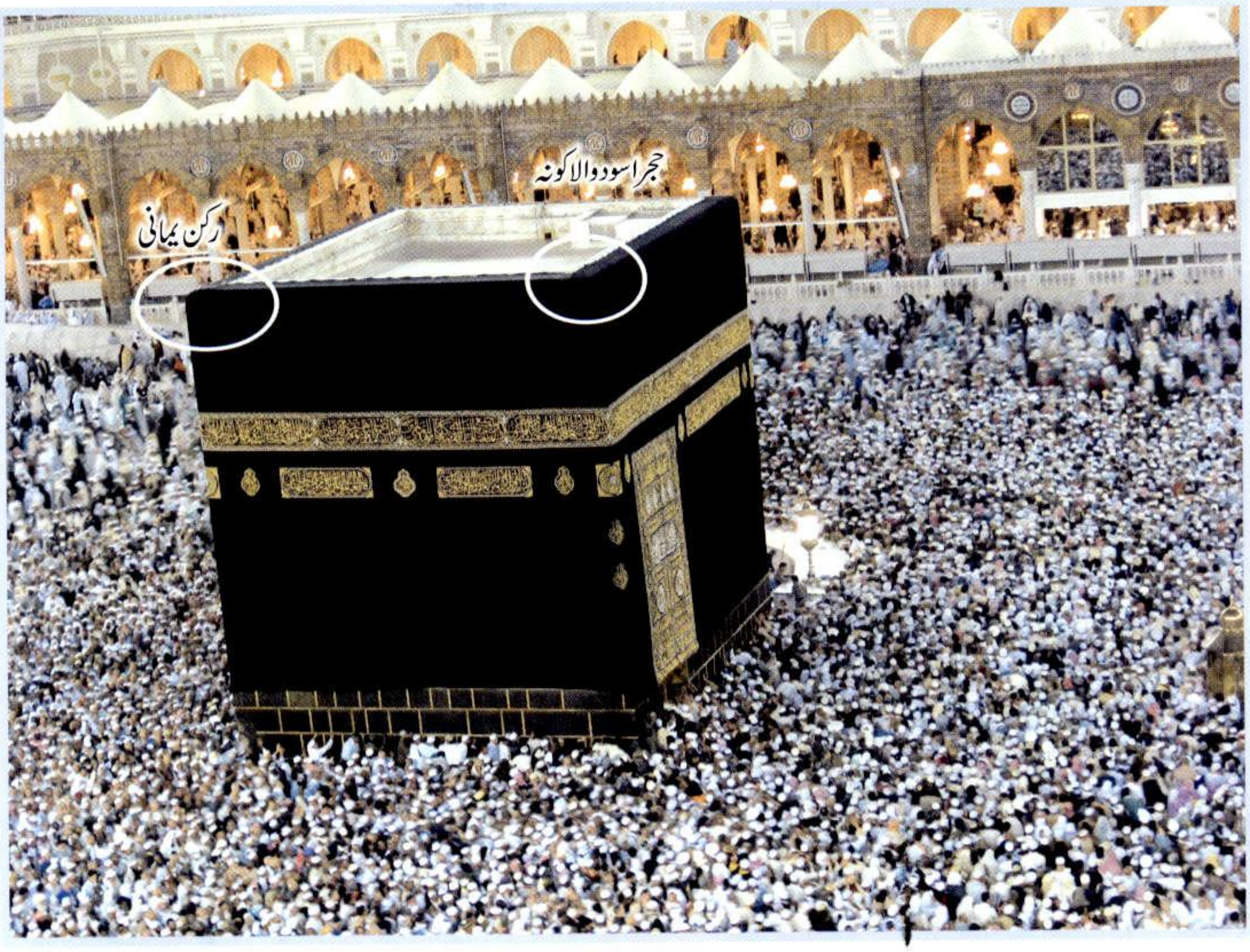
اس دیس میں ہے اللہ کا گھر
وہ پیارے نبی کا پیارا نگر



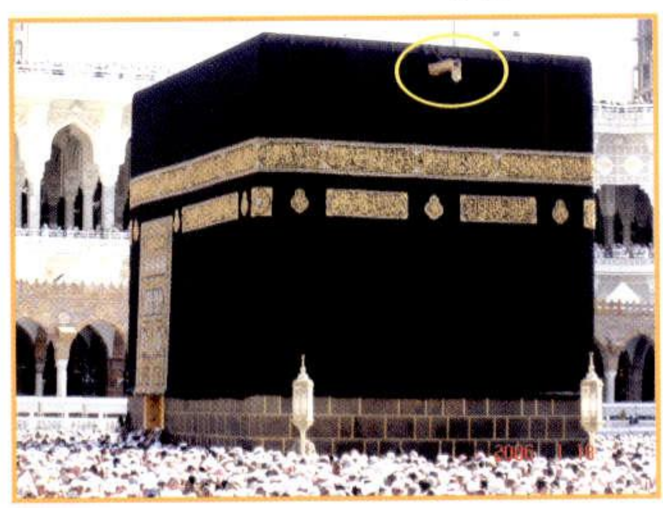
ہر شئ ہے جہاں فردوسِ نظر
انوار کی بارش آٹھ پہر

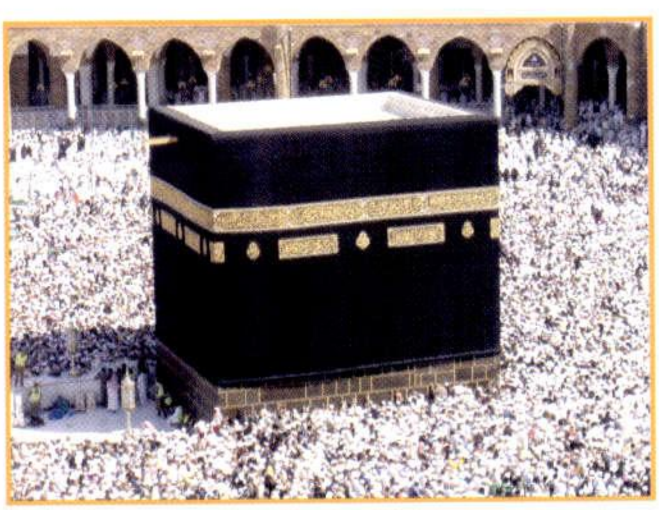


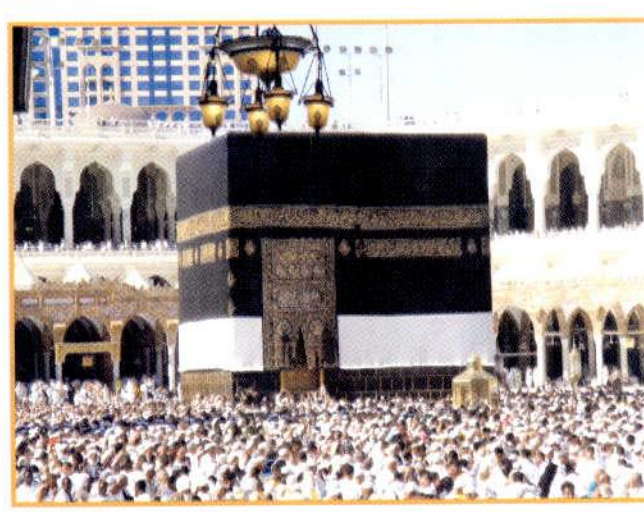
کعبۃ اللہ کی مختلف زاویوں کی تصاویر

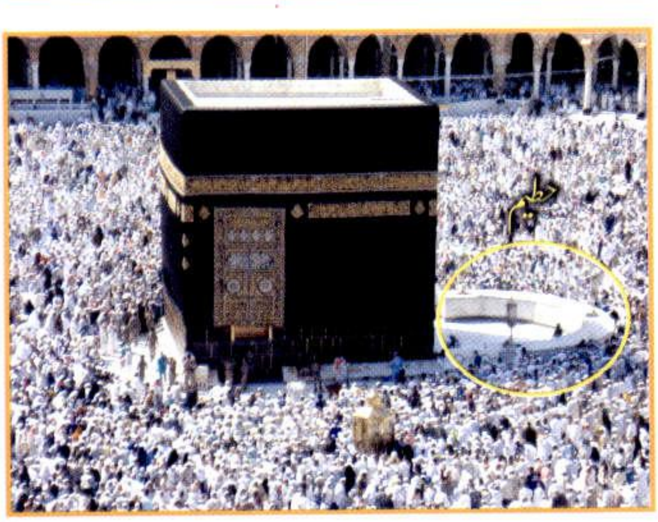


میزاب رحمت

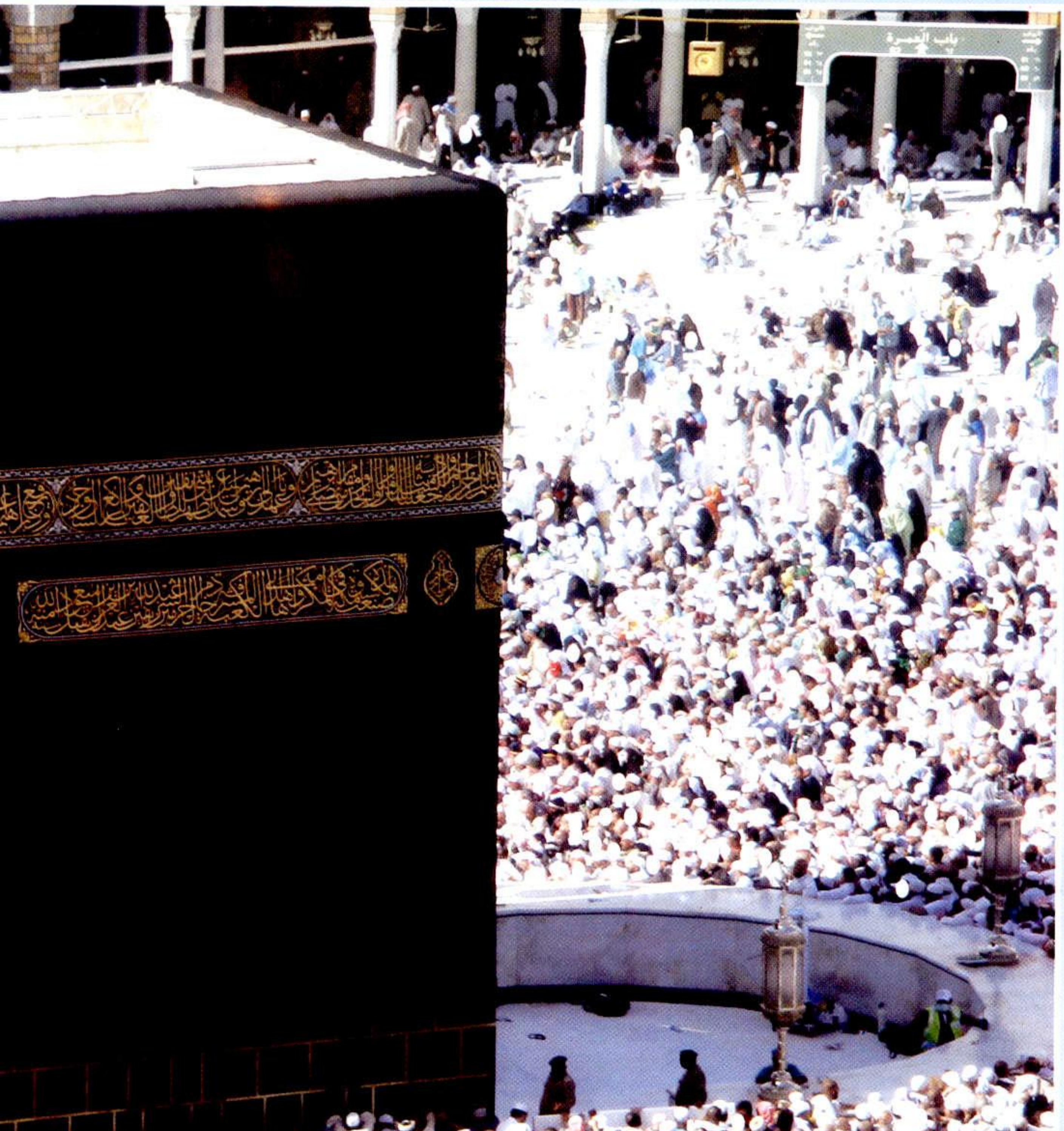


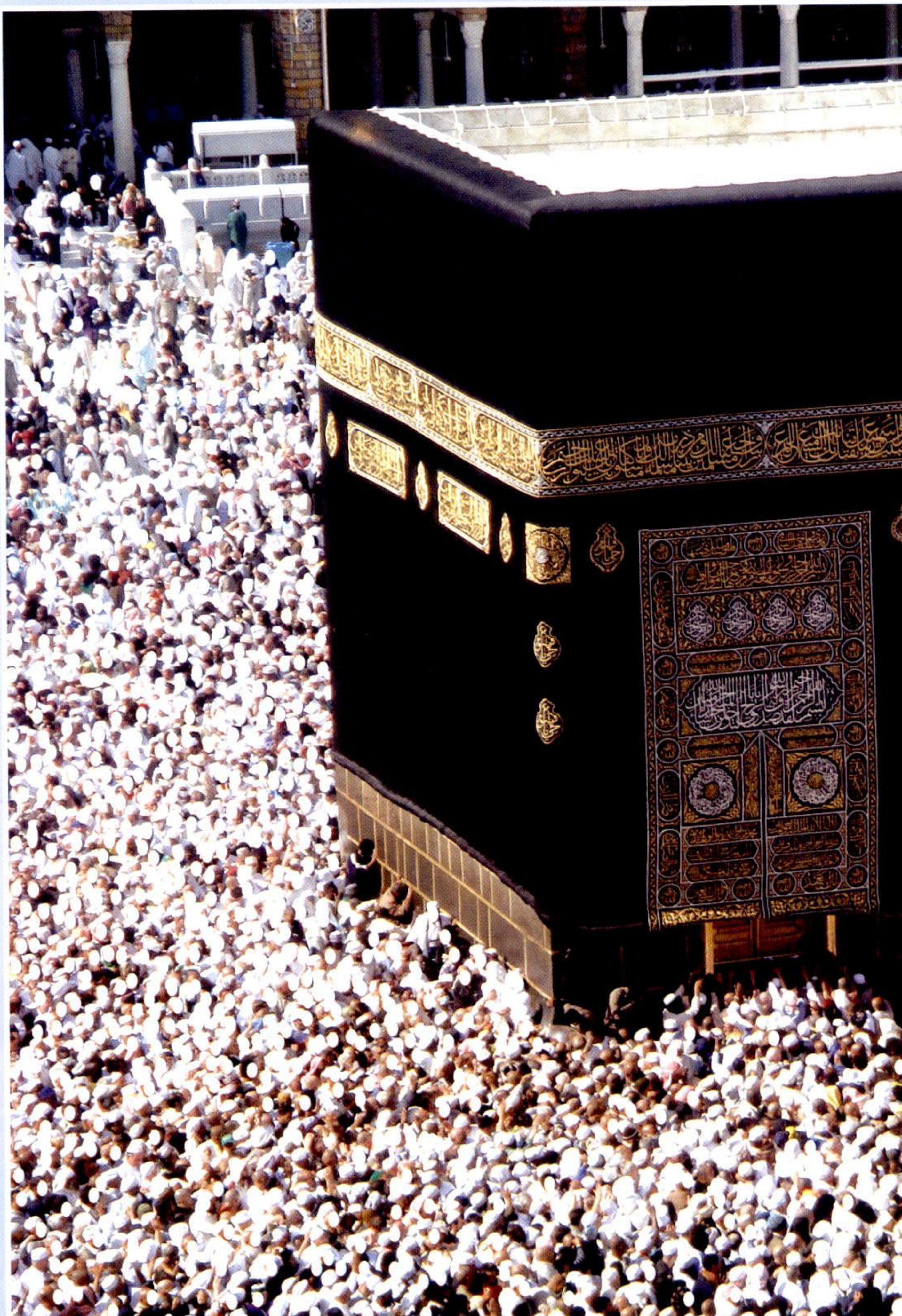






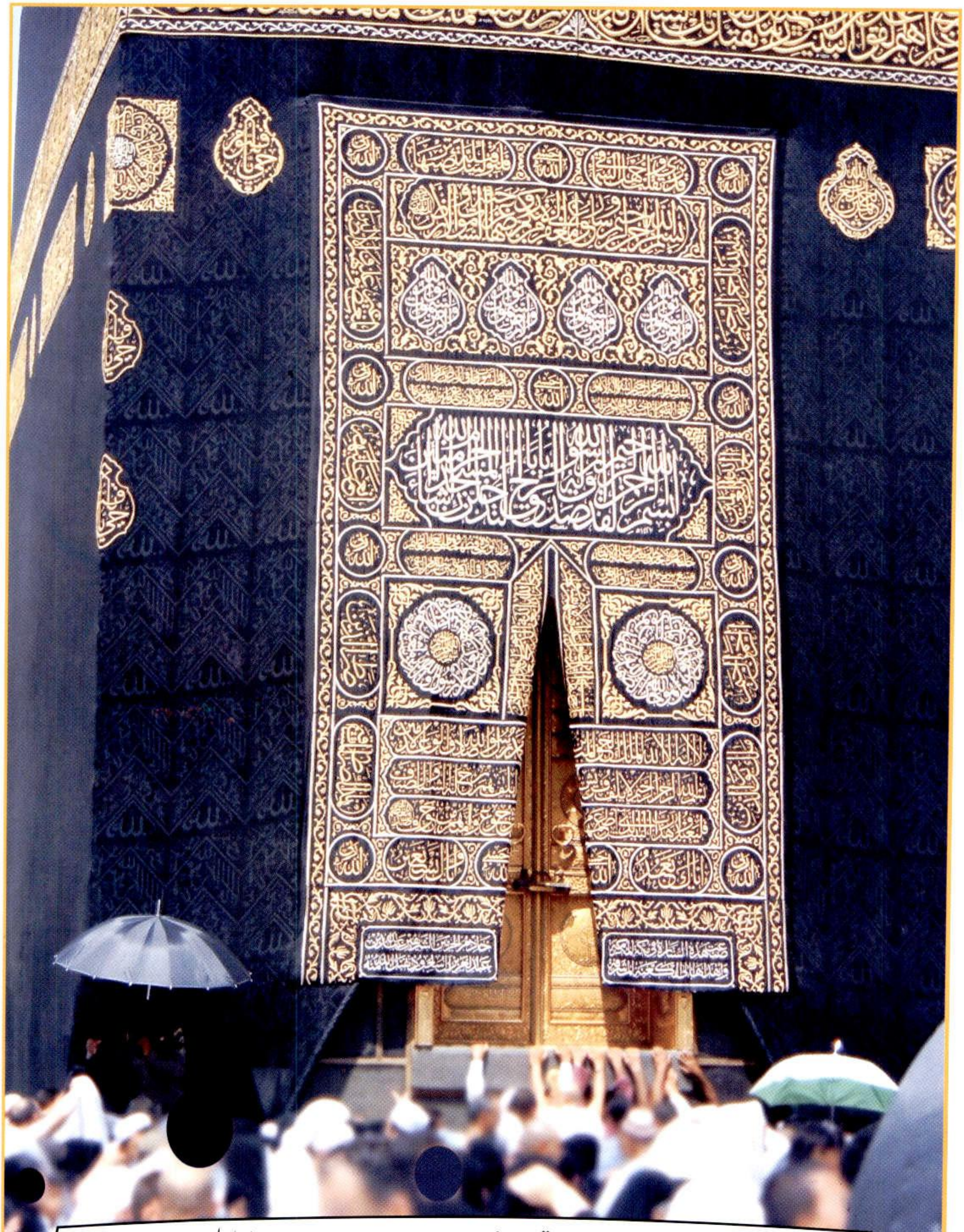
خدا کا حریمِ جلال آ رہا ہے
نگاہوں میں نورِ جمال آ رہا ہے





کعبہ شریف کا دروازہ:

سعودی فرمان روا شاہ خالد بن عبدالعزیز آل سعود نے کعبہ شریف کے دروازے کی تجدید کے دوران اس پر خالص سونے کی تختیاں نصب کروادیں۔ اس دروازے پر عمدہ قسم کی نقش ونگاری اور چند قرآنی آیات کندہ کی گئی ہیں

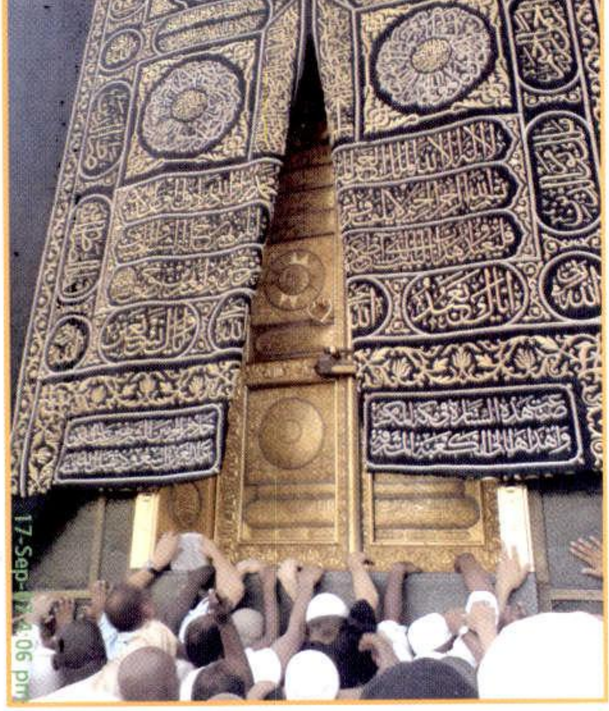


حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کعبۃ اللہ کی تعمیر فرمائی تو کعبہ شریف کے دو دروازے زمین کی سطح کے برابر بنائے تھے لیکن ان دروازوں پر پٹ نہیں تھے کہ ان کو بند کیا جا سکے تاکہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر نکل سکیں قریش نے جب تعمیر کی تو مغربی سمت کا دروازہ بند کر دیا اور مشرقی دروازے کو زمین سے بلند کر کے دو پٹ کا دروازہ لگا دیا

درِ اقدس پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہے وہ میری
وہ منظر یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

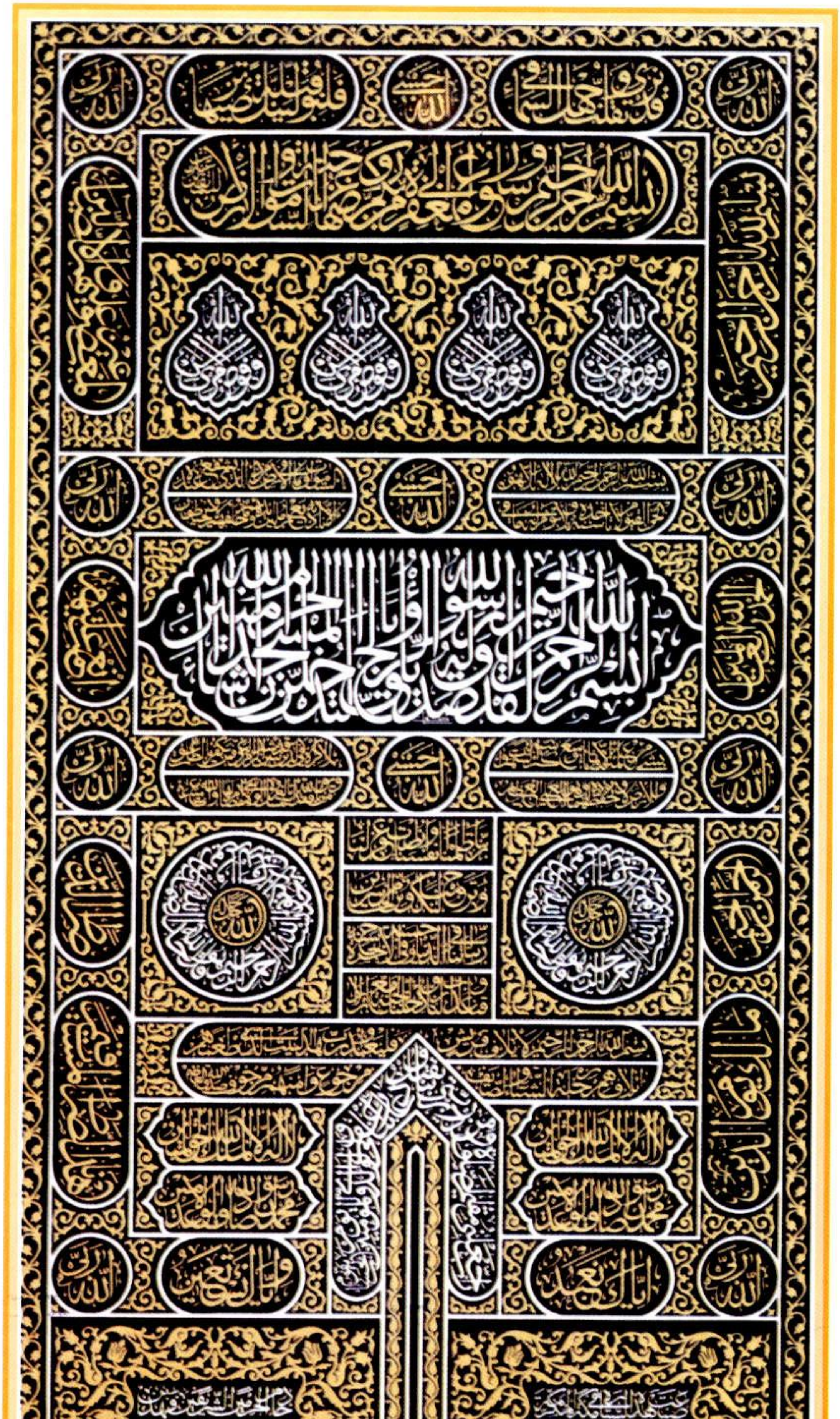






کعبہ شریف کے دروازے کے غلاف کا نمونہ

نظر بجانب حرم بشوقِ دل بچشمِ نم
کسی کی بارش کرم ہے اور بار بار ہے



شاذروان

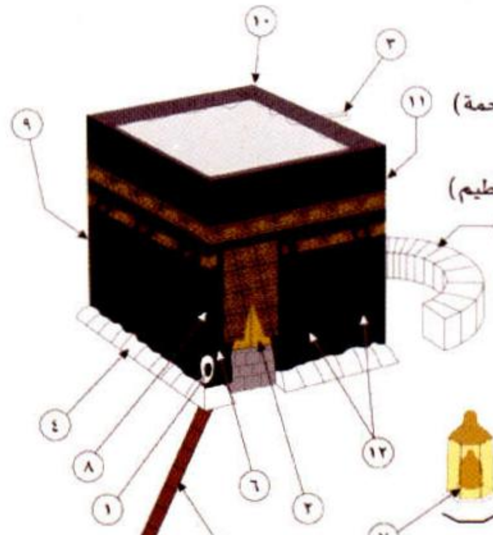
یعنی کعبۃ اللہ کی دیوار کے نچلے حصہ میں ابھرا ہوا منڈ یرنما حصہ ہے جو مطاف کی زمیں سے ملا ہوا ہے۔ مؤرخین کے مطابق حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کی تعمیر کروائی تا کہ بنیادیں پانی سے محفوظ رہ سکیں۔ اس میں پیتل کے کڑے بھی گاڑ دیے گئے ہیں جن سے غلافِ کعبہ باندھا جاتا ہے





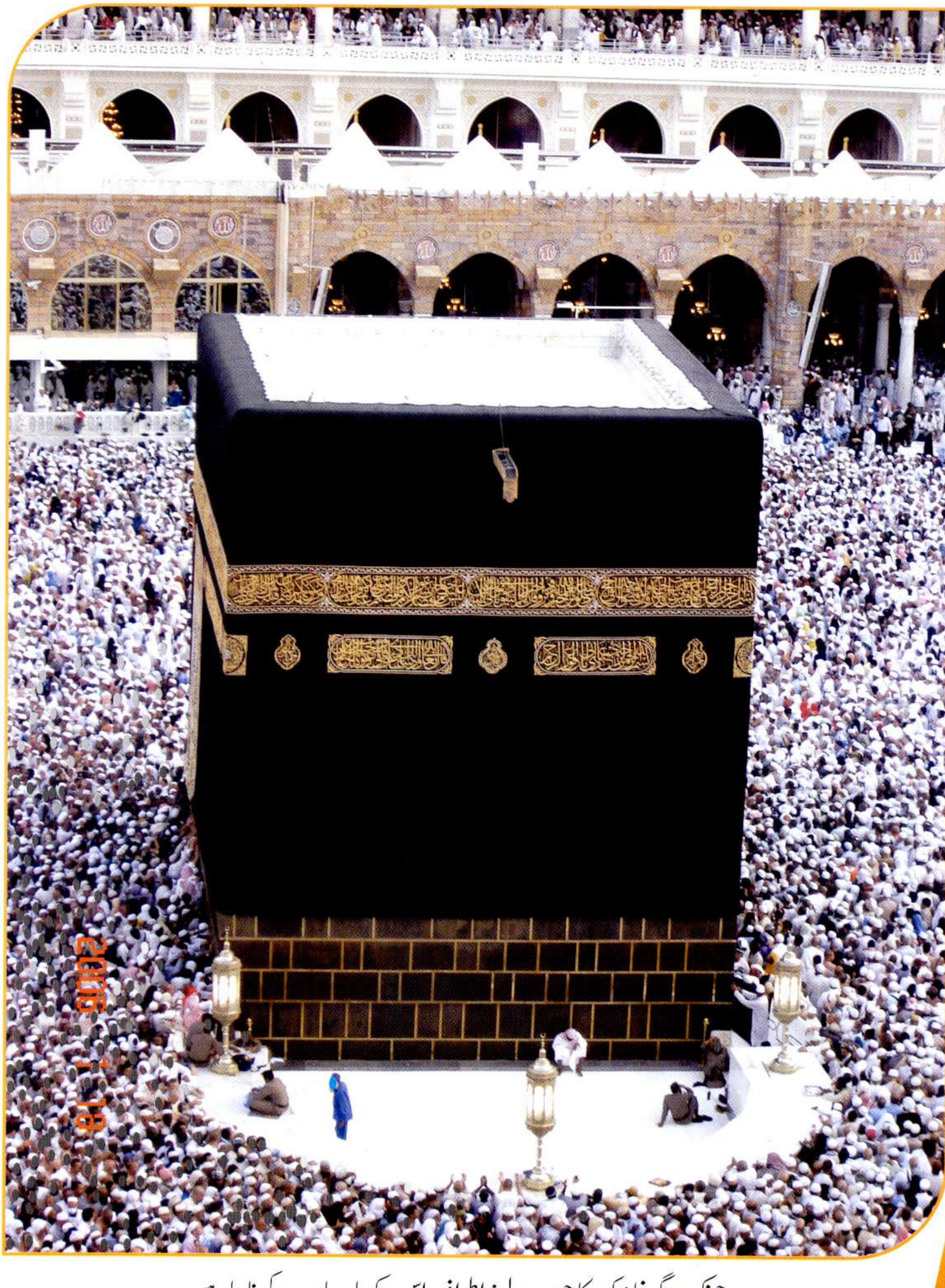
الكعبة المشـــرفة

(قبلة المسلمين)



حطیم

یہ حصہ قریش کی تعمیر سے پہلے کعبہ میں شامل تھا لیکن جب قریش نے تعمیر نو کی تو حلال مال نہ ہونے کی وجہ سے اس کو کعبہ میں داخل نہ کر سکے۔ لہٰذا اس جگہ نماز پڑھنا ایسا ہے گویا خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہو

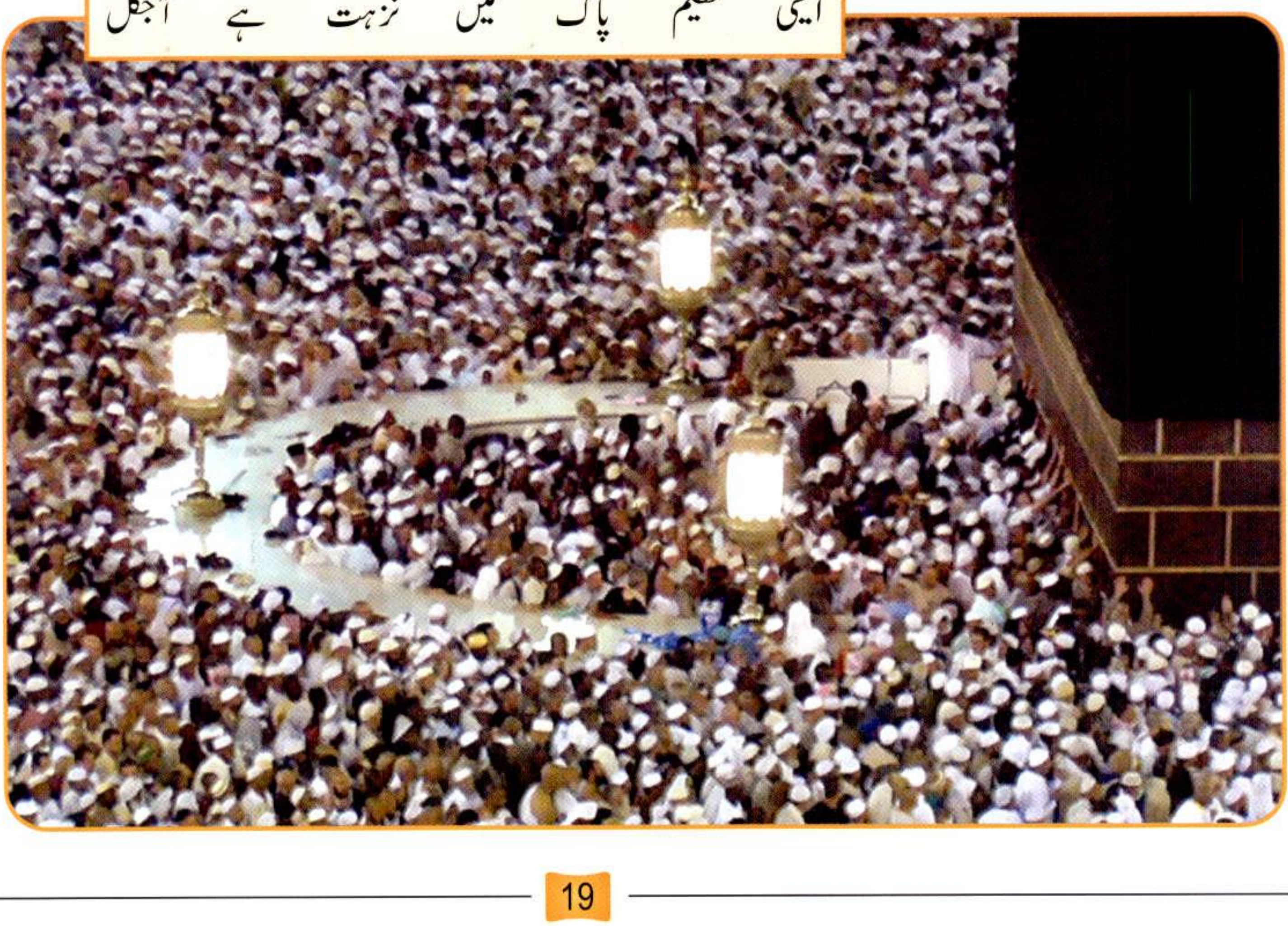


چونکہ یہ جگہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے لہذا طواف اس کے باہر باہر سے کرنا چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ میں داخل ہو کر نماز ادا کروں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حجر (حطیم) میں داخل کر دیا اور فرمایا یہاں نماز پڑھ لو، اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتی ہو، اس لیے کہ یہ بیت اللہ ہی کا حصہ ہے

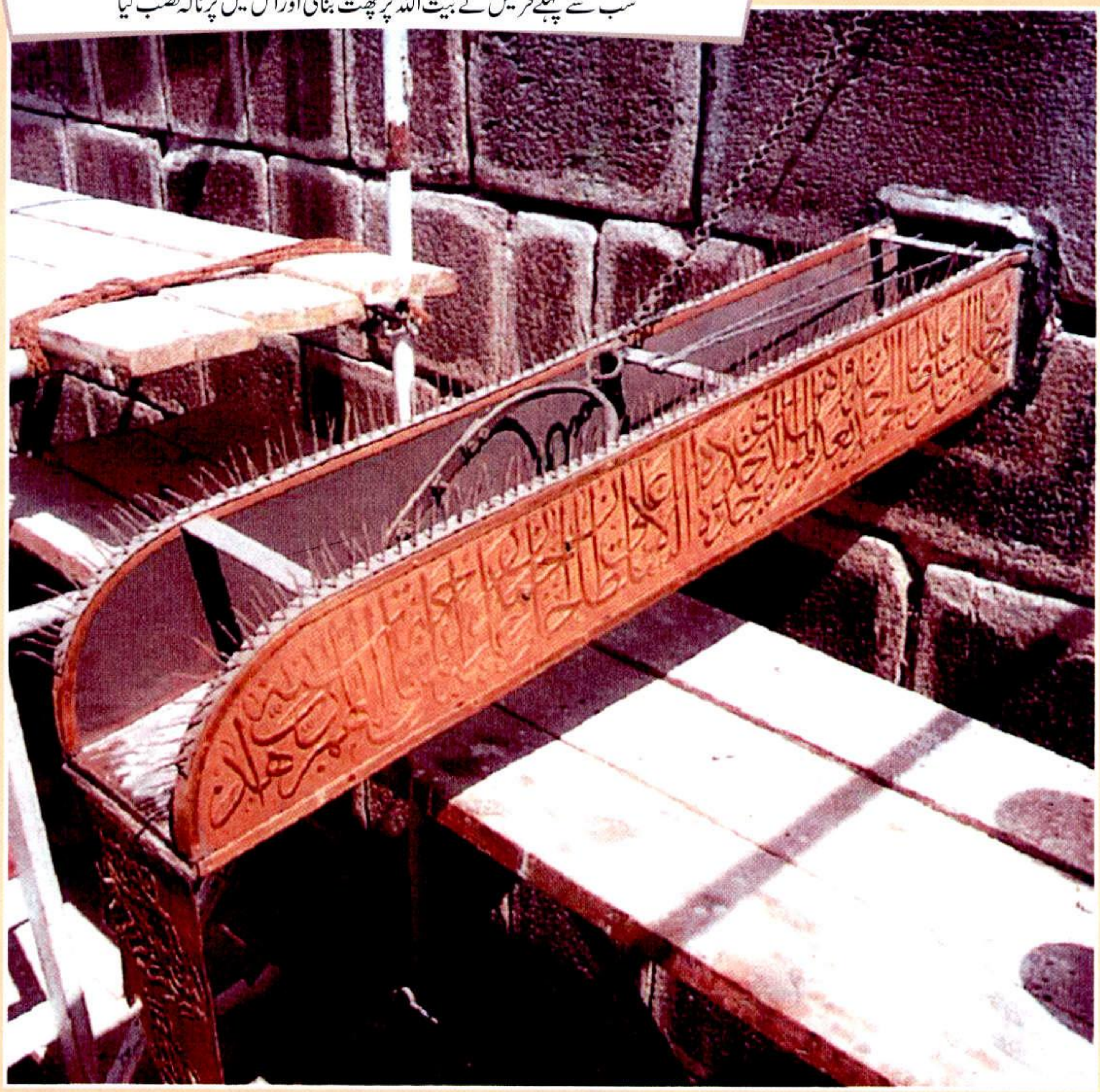


دل کھنچ رہا ہے دیکھ کے آغوش شوق سے
ایسی حطیم پاک میں نزہت ہے آجکل



میزاب رحمت (بیت اللہ کا پرنالہ)

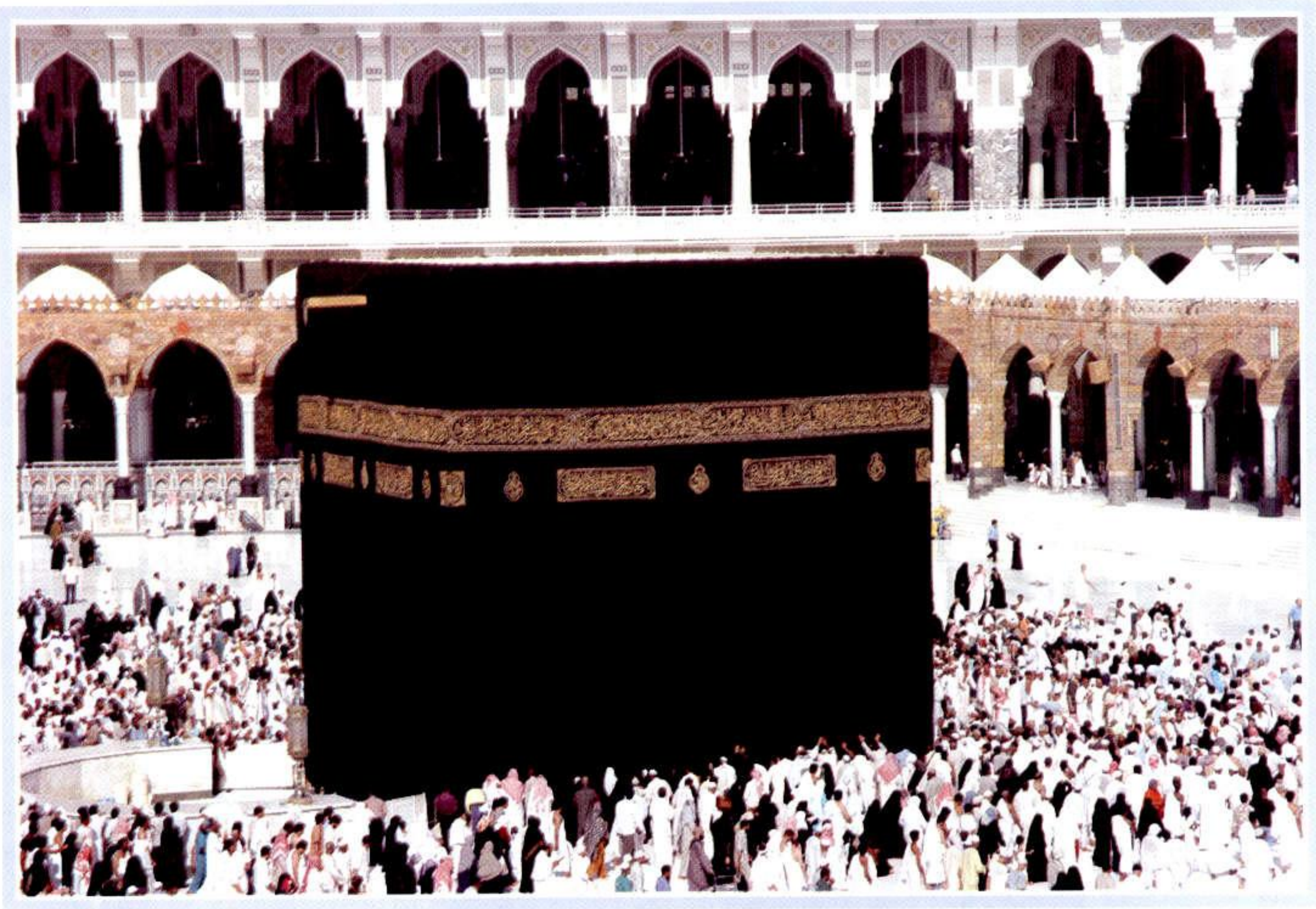
کعبہ کی چھت پر لگا ہوا پرنالہ اس کے ذریعے بارش کا پانی یا چھت کی دھلائی کا پانی حطیم کی سمت گرتا ہے۔
سب سے پہلے قریش نے بیت اللہ پر چھت بنائی اور اس میں پرنالہ نصب کیا







نگاہیں شوق کی پڑنے لگیں میزاب رحمت پر
بدوشِ برق اٹھا ابرِ کرم تابیدہ تابیدہ



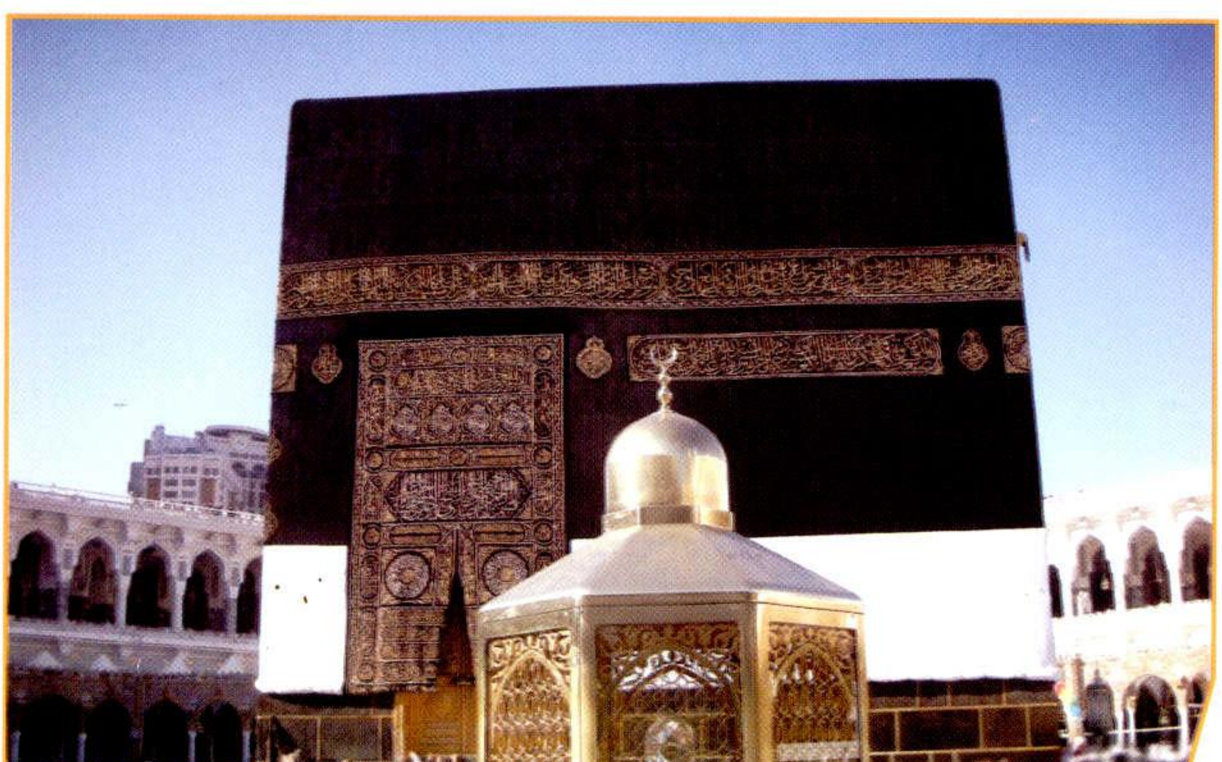


بارش کے دوران میزاب رحمت سے پانی گرنے کا منظر

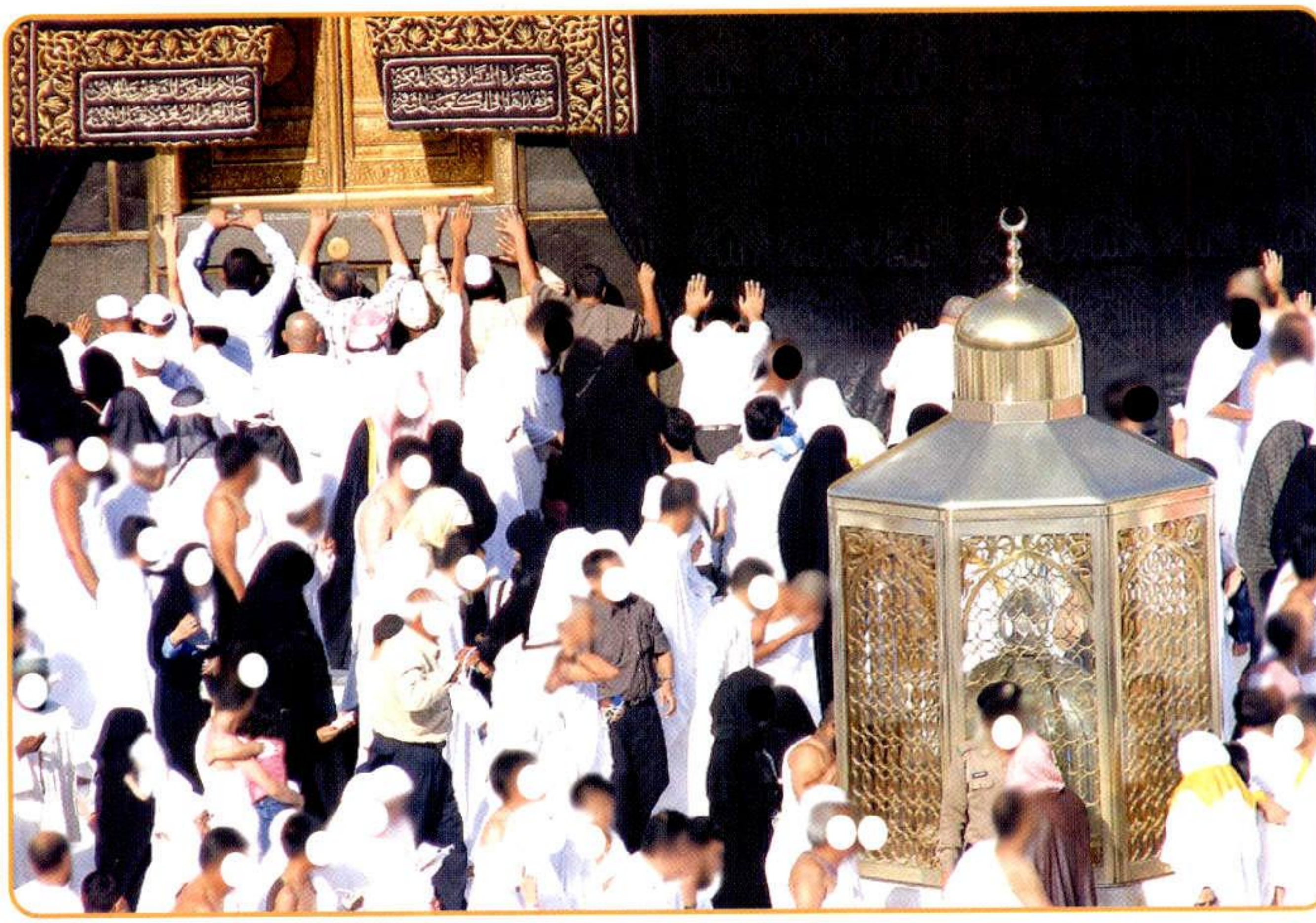


مقام ابراھیم

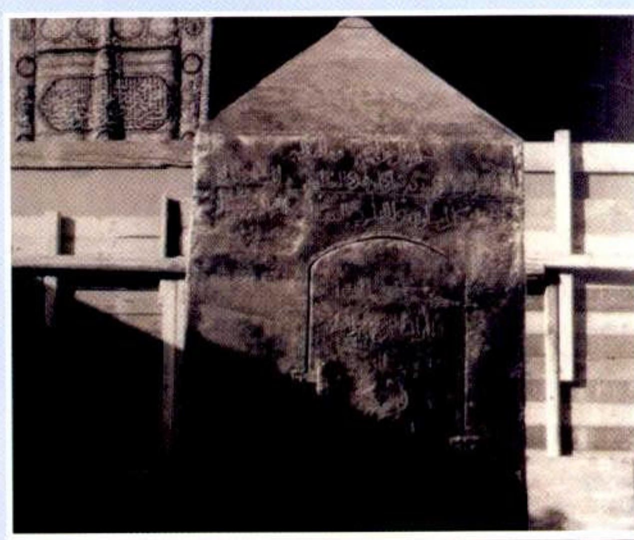
وہ پتھر جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔
یہ پتھر تعمیر کے دوران ایک لفٹ کا کام دیتا تھا



سب سے بڑا شرف اس پتھر کو یہ حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اس کے قریب نماز کی جگہ بنا لیں۔
لہٰذا طواف سے فارغ ہونے کے بعد اس مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت واجب الطّواف ادا کیے جاتے ہیں۔







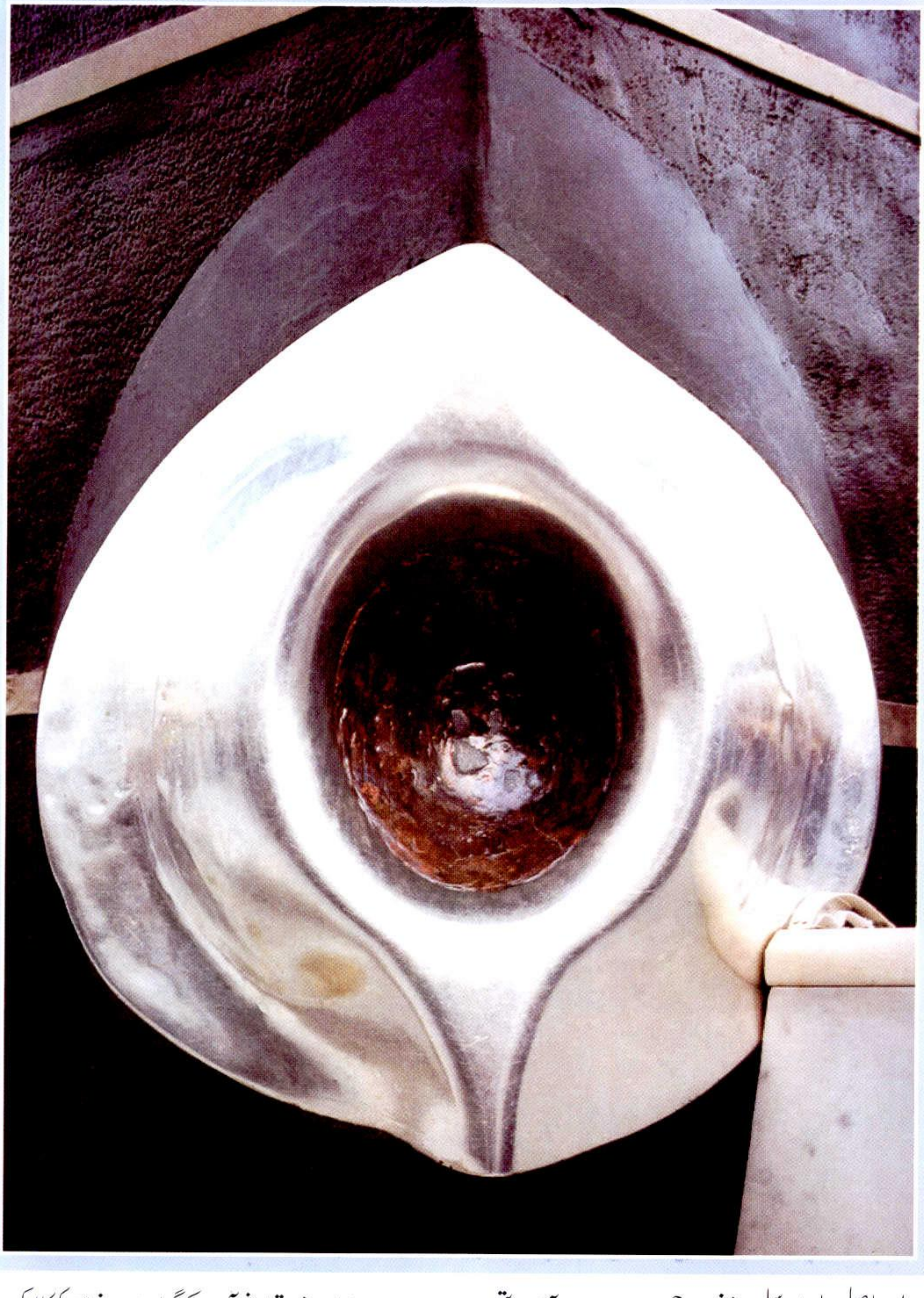




یہ مبارک پتھر جنت سے آیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اگر اللہ نے ان کی چمک اور نورانیت کو ختم نہ کیا ہوتا تو ان کی چمک سے مشرق ومغرب کے درمیان سب کچھ روشن ہو جاتا

حجر اسود کا خوبصورت منظر

چاندی کے اس حلقے میں حجر اسود آٹھ ٹکڑوں کی صورت میں موجود ہے۔ بوسہ انہی ٹکڑوں پر دینے کی کوشش کرنی چاہیے

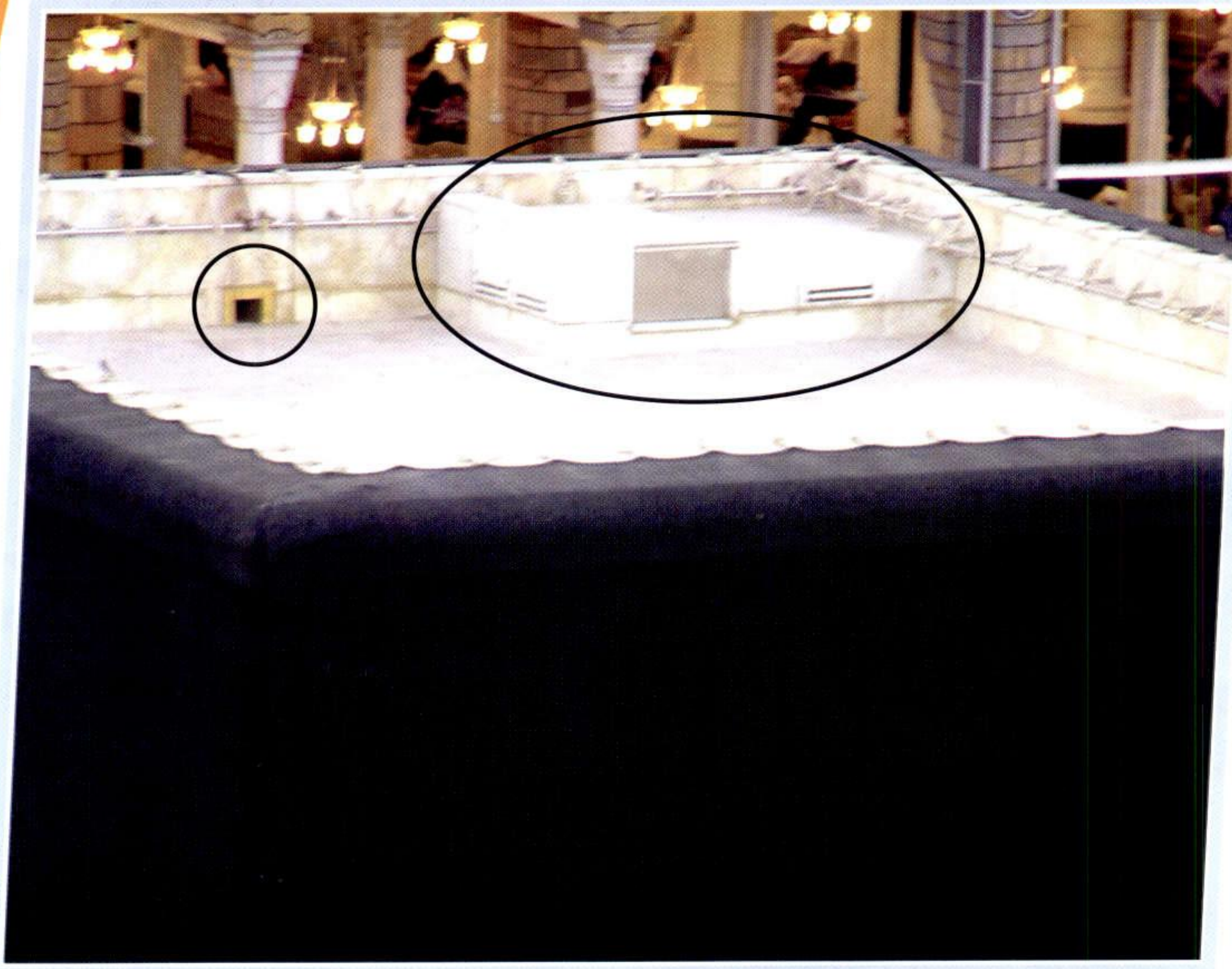


رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود جنت سے آیا ہوا پتھر ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا اس پتھر کو جنت سے لا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش کیا گیا۔ انہوں نے اس کو بیت اللہ کے کونے میں لگا دیا۔ پھر جب قریش نے تعمیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ پر نصب فرمایا۔

روزِ قیامت یہ پتھر اپنے بوسہ لینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔

بیت اللہ کی چھت کی تصاویر

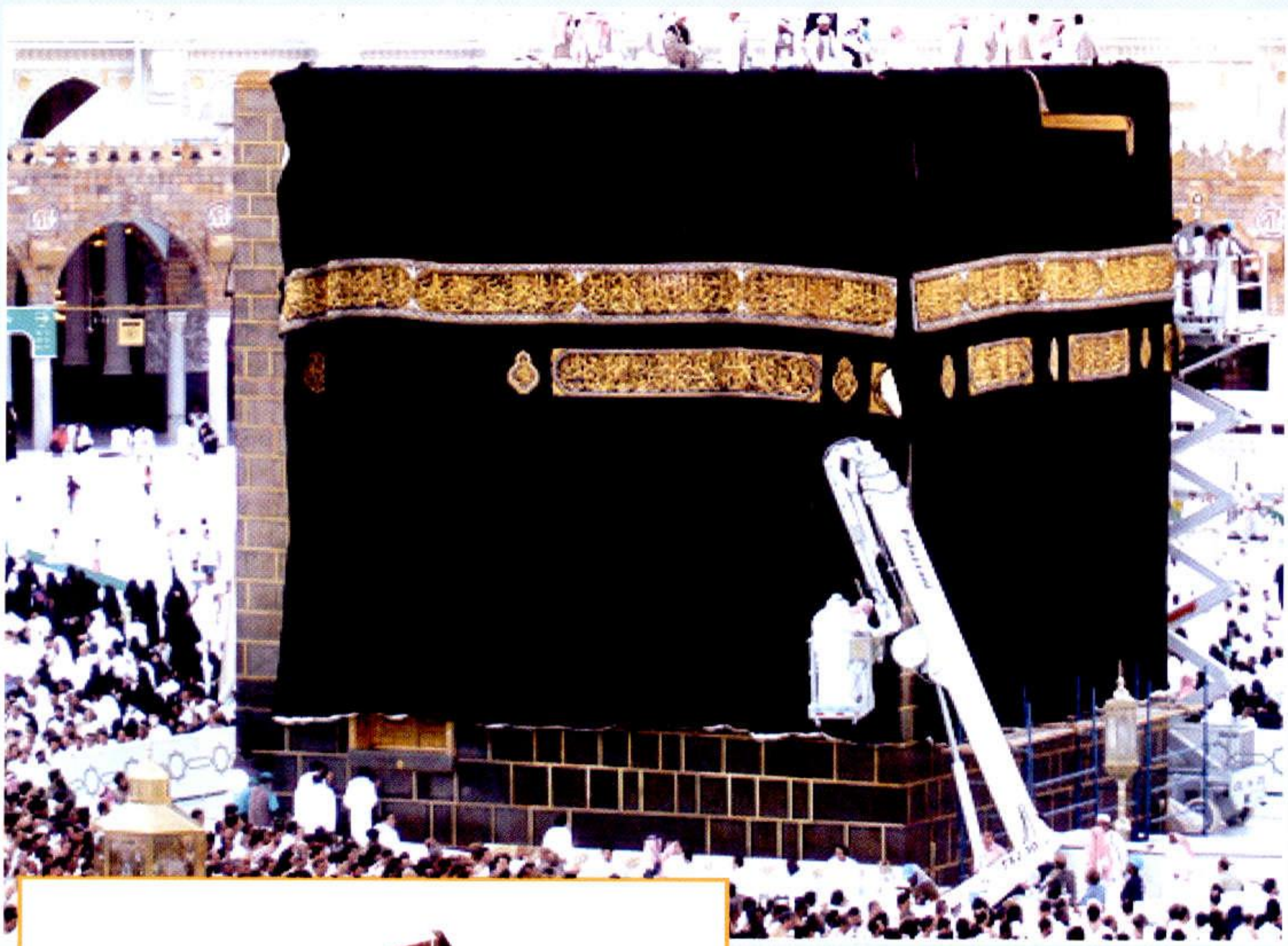
اس تصویر میں وہ جگہ جہاں بیت اللہ کے اندر سے چھت پر آسکتے ہیں نظر آرہی ہے۔ میزاب رحمت کا سوراخ بھی نظر آرہا ہے

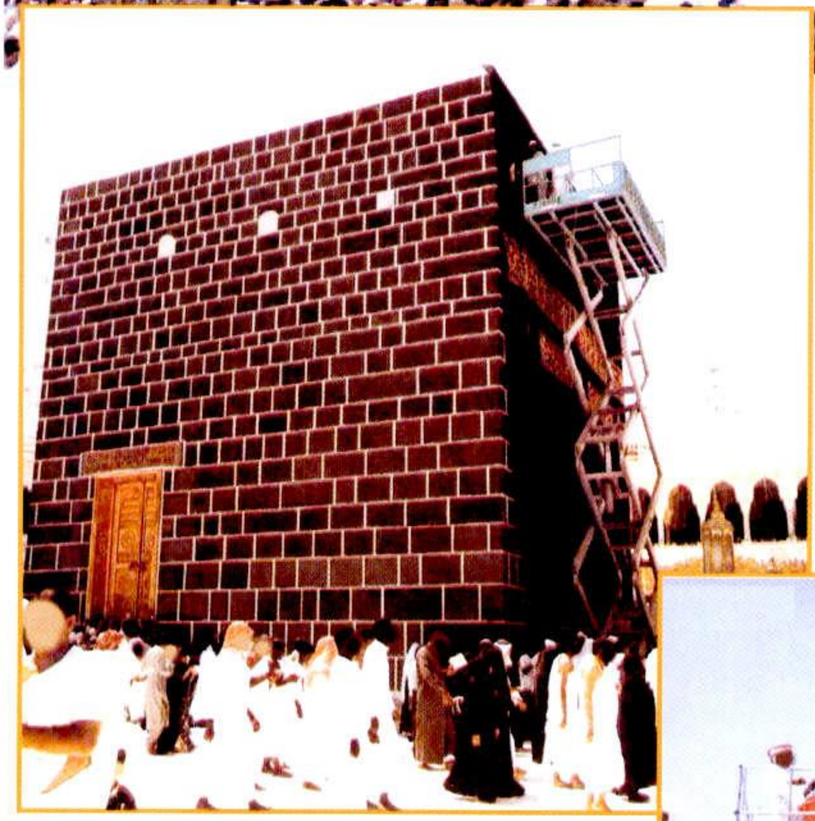


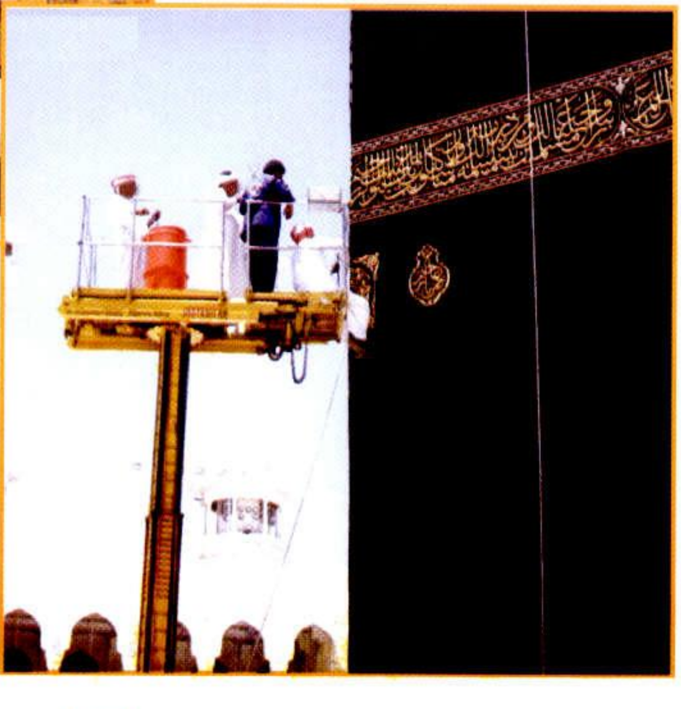




خانہ کعبہ کے غلاف کی تبدیلی کا روح پرور منظر







سب سے مقدس جگہ، اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان گھر کا اندرونی منظر



بیت اللہ کی ایک قدیم چابی جو ترکی کے توپ کاپی عجائب گھر میں موجود ہے

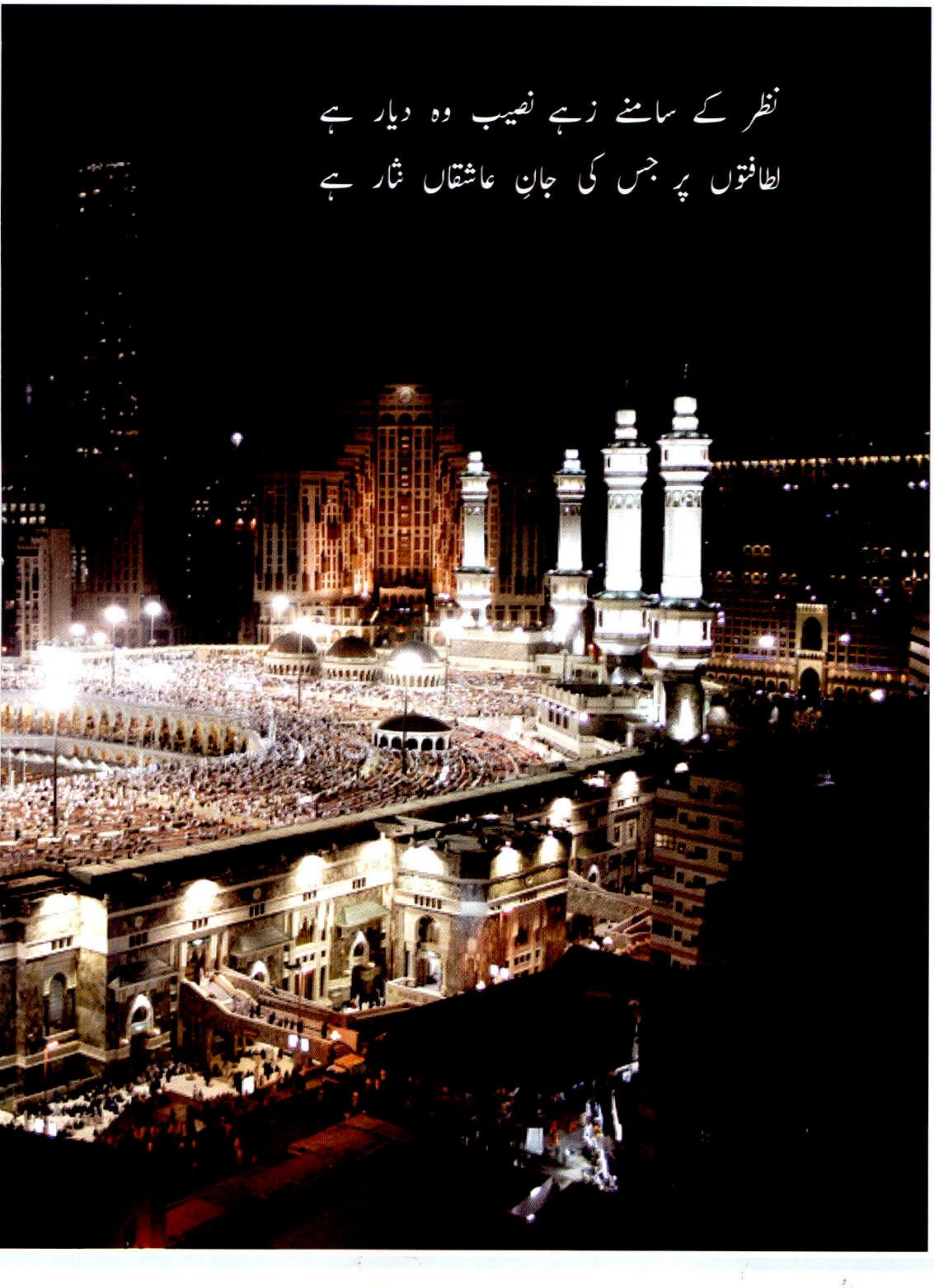


کھلے ہونے کی حالت میں بیت اللہ کا دروازہ



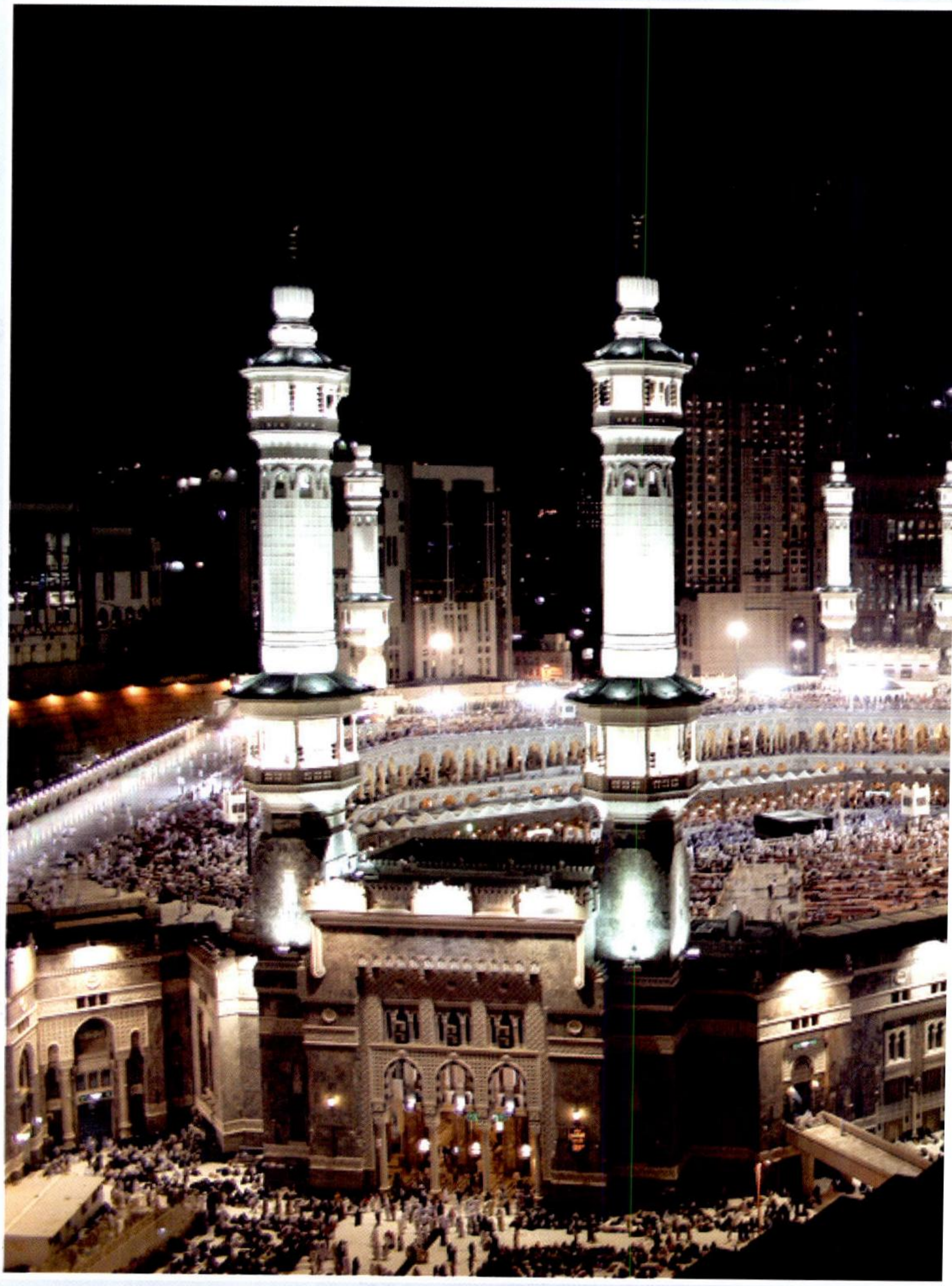


رکن یمانی کی قریب سے تصویر

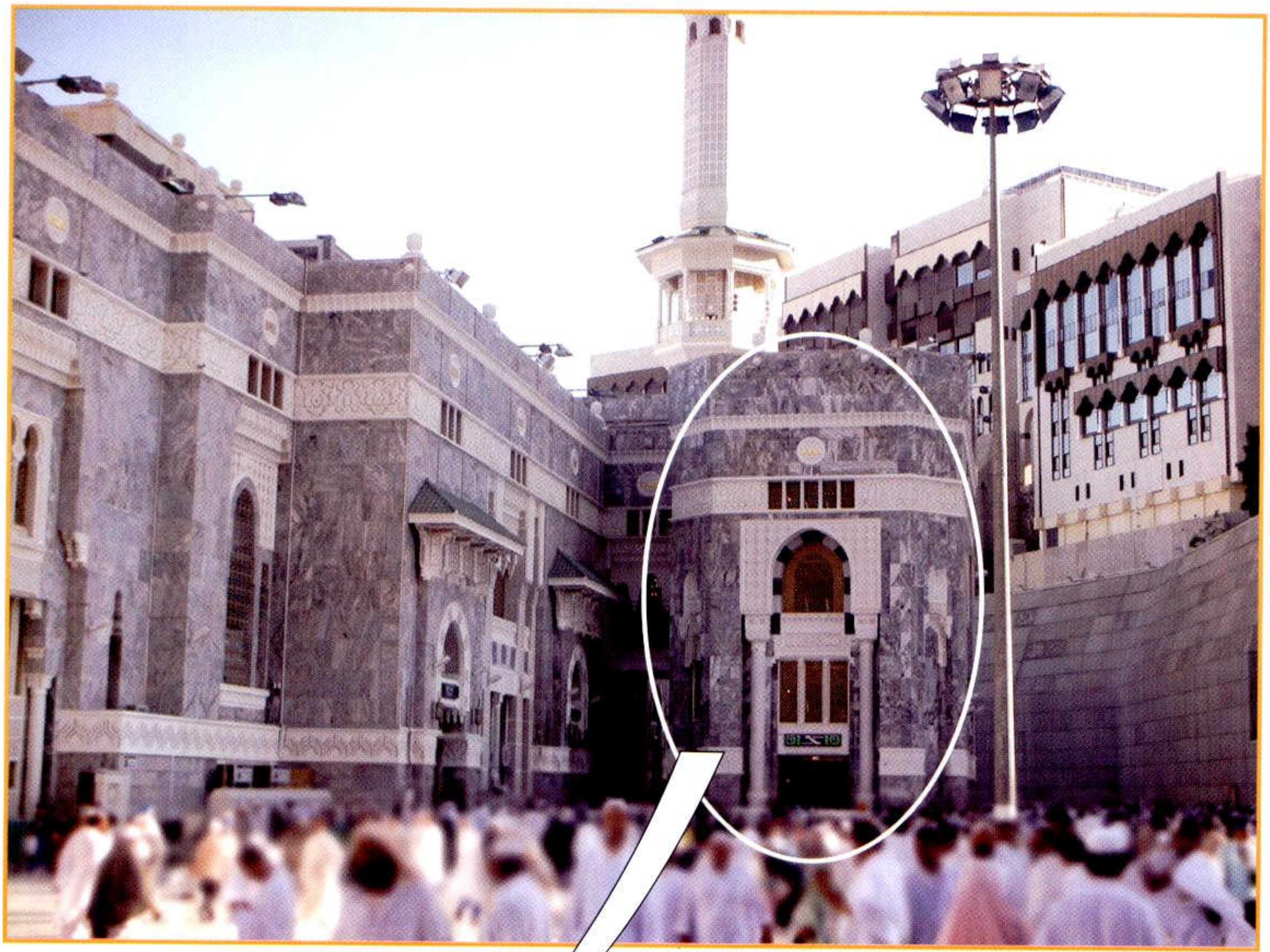

نظر کے سامنے زہے نصیب وہ دیار ہے
لطافتوں پہ جس کی جانِ عاشقاں نثار ہے

بیت اللہ کی عمارت کے کل چار بڑے دروازے ہیں جن پر دو دو مینار بنے ہوئے ہیں:

◂ باب فہد ◂ باب عمرہ ◂ باب عبدالعزیز ◂ بابِ فتح جبکہ صفا کے اوپر ایک مینار بنا ہوا ہے



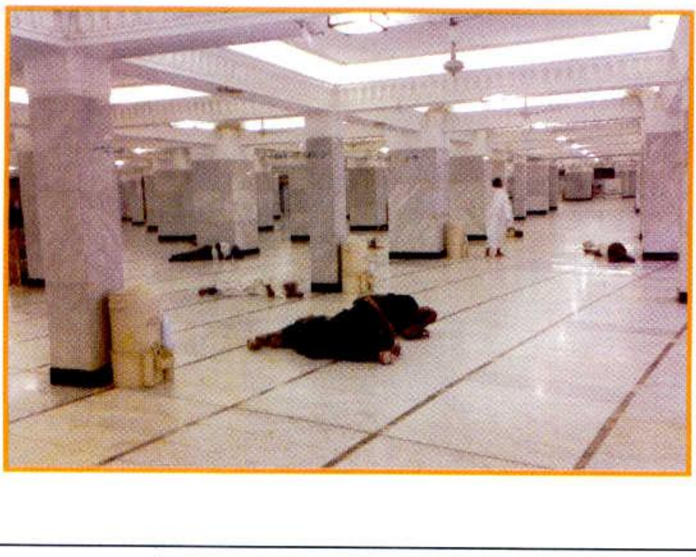
مسجد حرام میں زائرین کی سہولت کے پیش نظر پانچ جگہ برقی زینے (Esclator) لگائے گئے ہیں





مسجد حرام کے تہہ خانے کی سیڑھیاں





تہہ خانہ

اک اشک نے کیا منظر شاداب دکھایا
تاباں ہوا نظروں میں حرم اور زیادہ

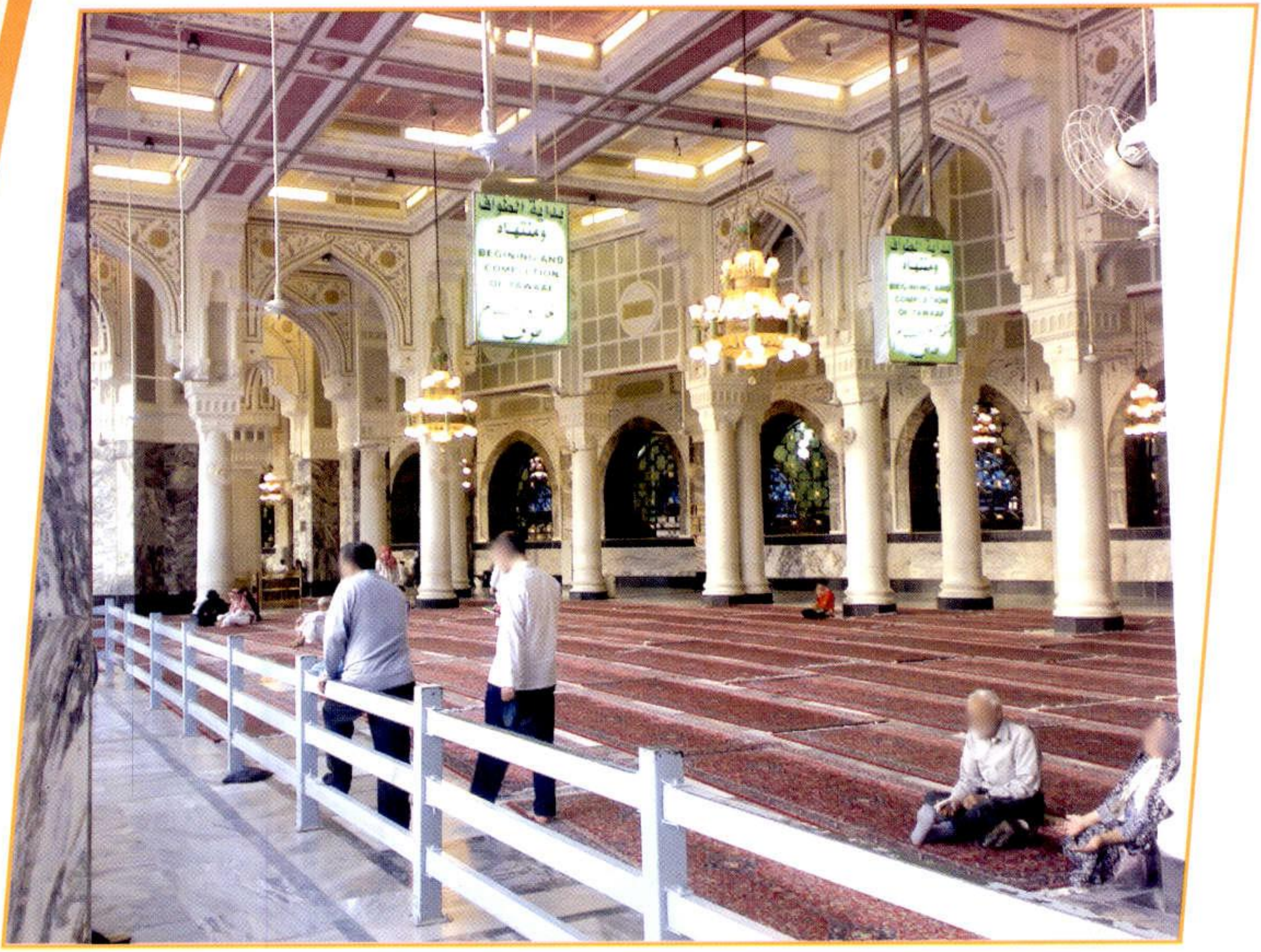


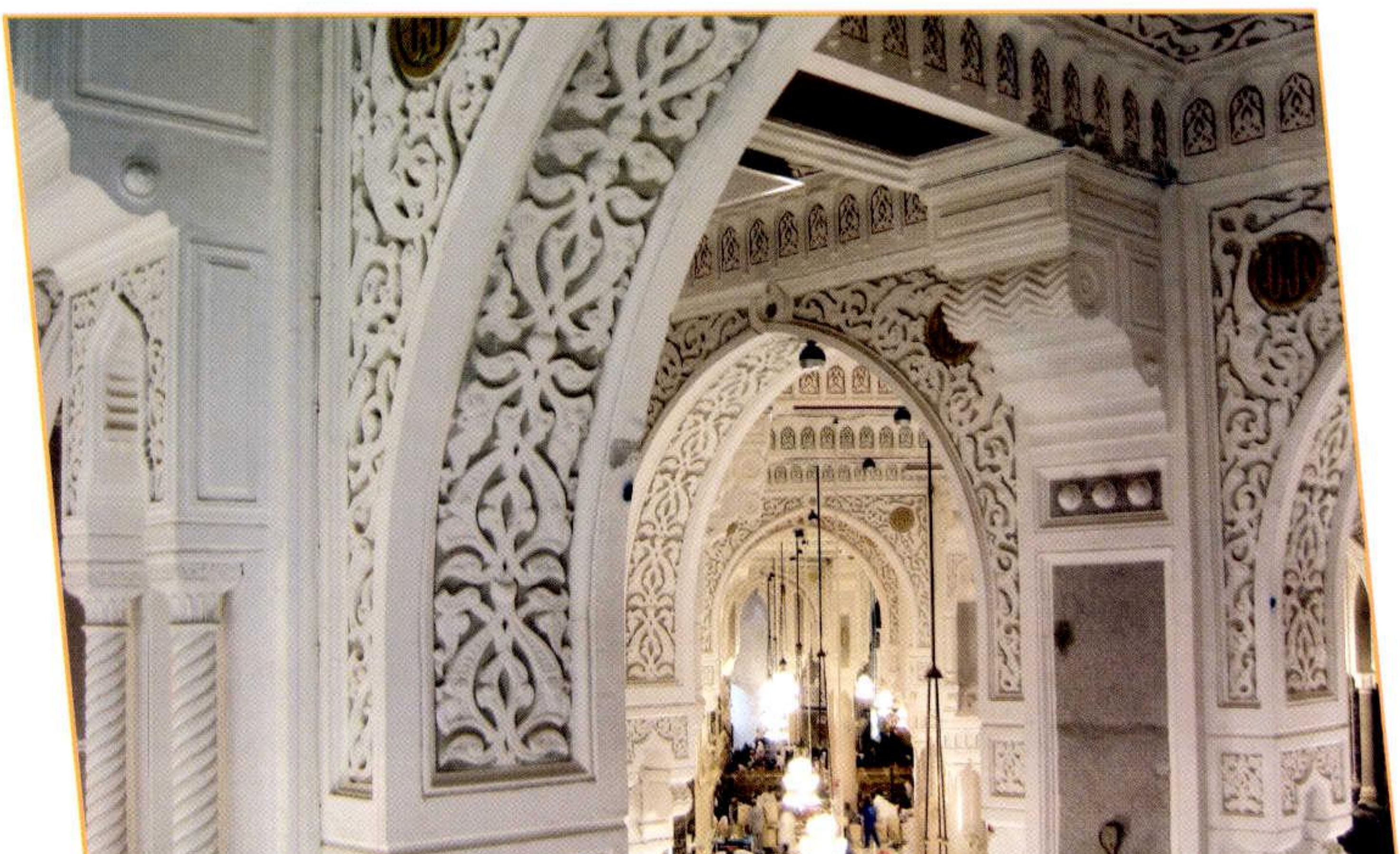
مسجد حرام میں نمازیوں کی سہولت کے لیے لگائی گئی گھڑیاں





پہلی منزل پر طواف کرنے والوں کی سہولت کے لیے حجر اسود کی نشاندہی کرنے والا بورڈ
جہاں سے طواف شروع اور ختم کیا جاتا ہے





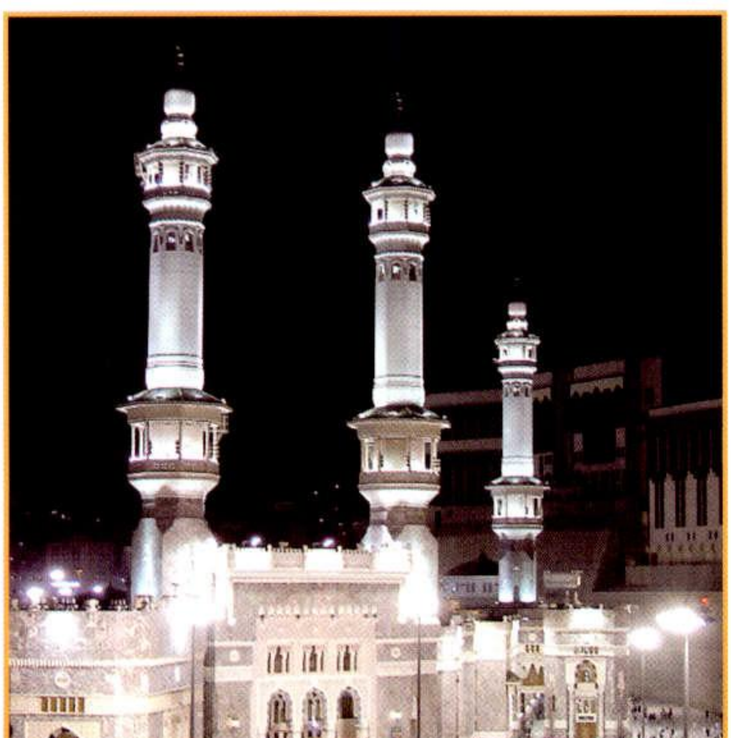
باب عبدالعزیز کا ایک دلفریب منظر
یہ دروازہ پہلی سعودی تعمیر وتوسیع کا بنا ہوا ہے

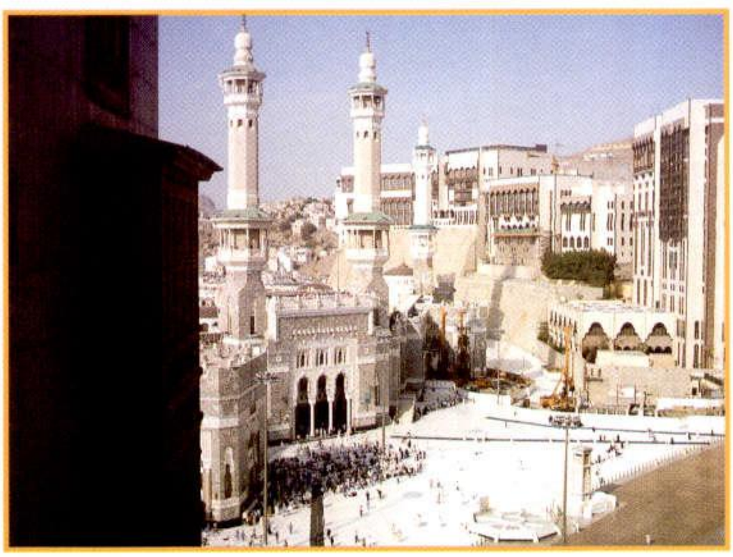


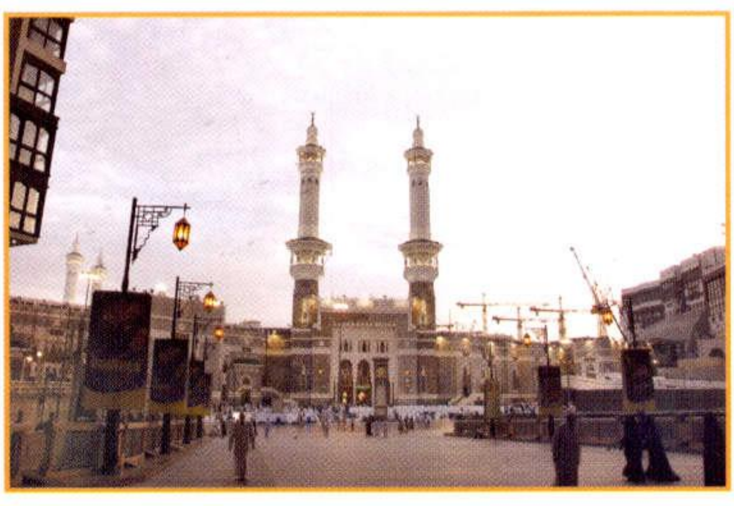
پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک اِک ابرِ کرم نے گھیر لیا   باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے ، کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

باب عبدالعزیز کے مختلف اوقات کے متفرق زاویوں سے خوبصورت عکس



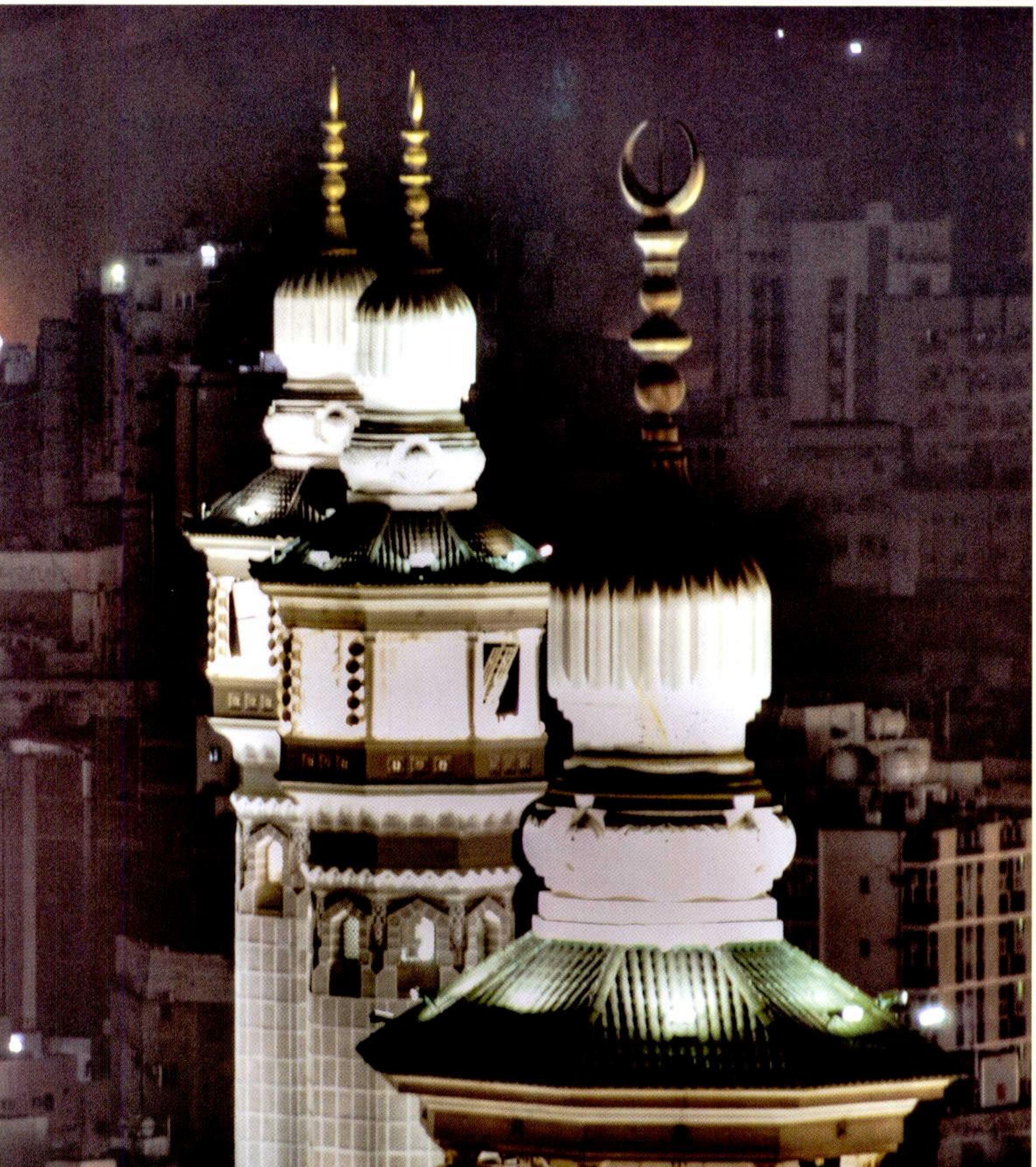








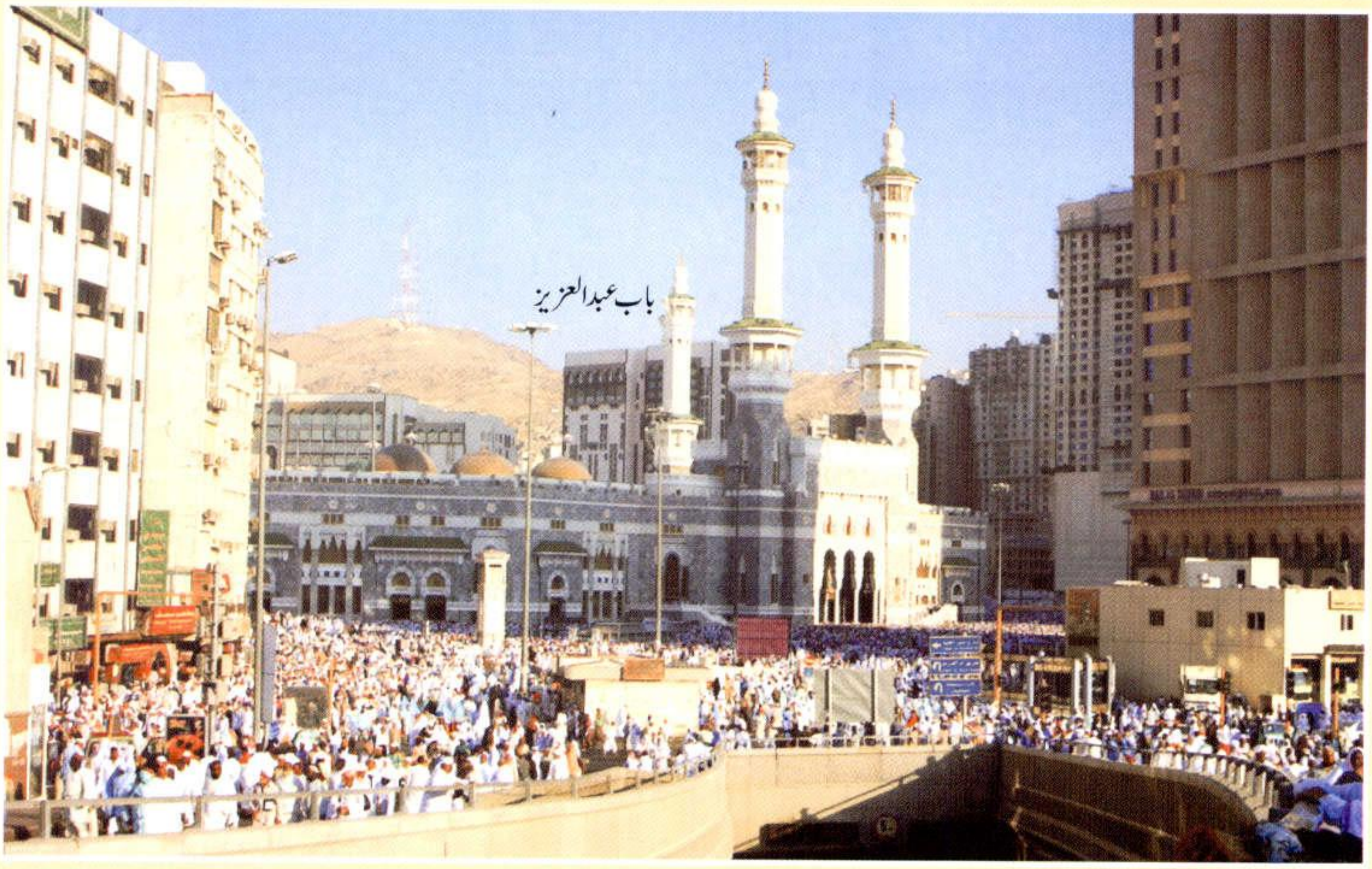
منارہ ہائے بلند و بالا
حریفِ اوجِ مہ و ثریا



ہاں کیسے ہیں وہ کوچہ و بازار وہ گلیاں کچھ اور کرو شہر پر انوار کی باتیں
(بشیر منذر)

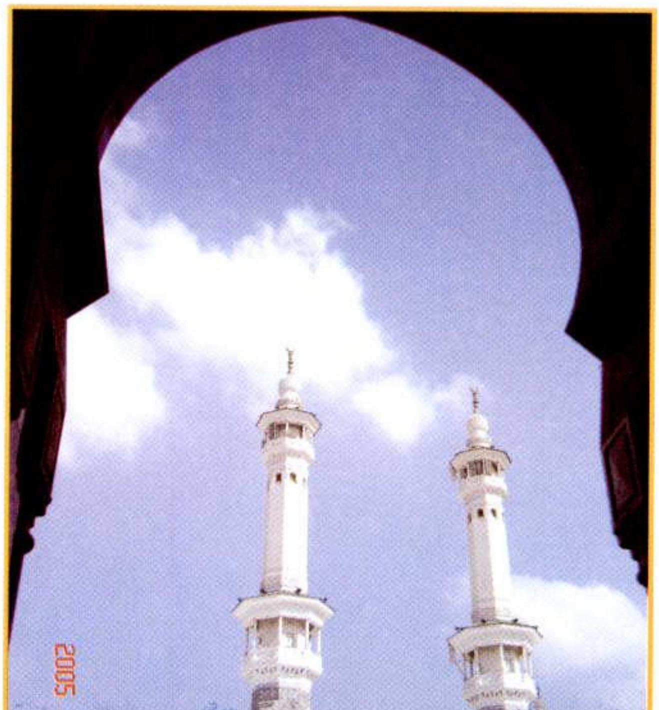


بابِ فہد کے چند مختلف پوز









باب فہد

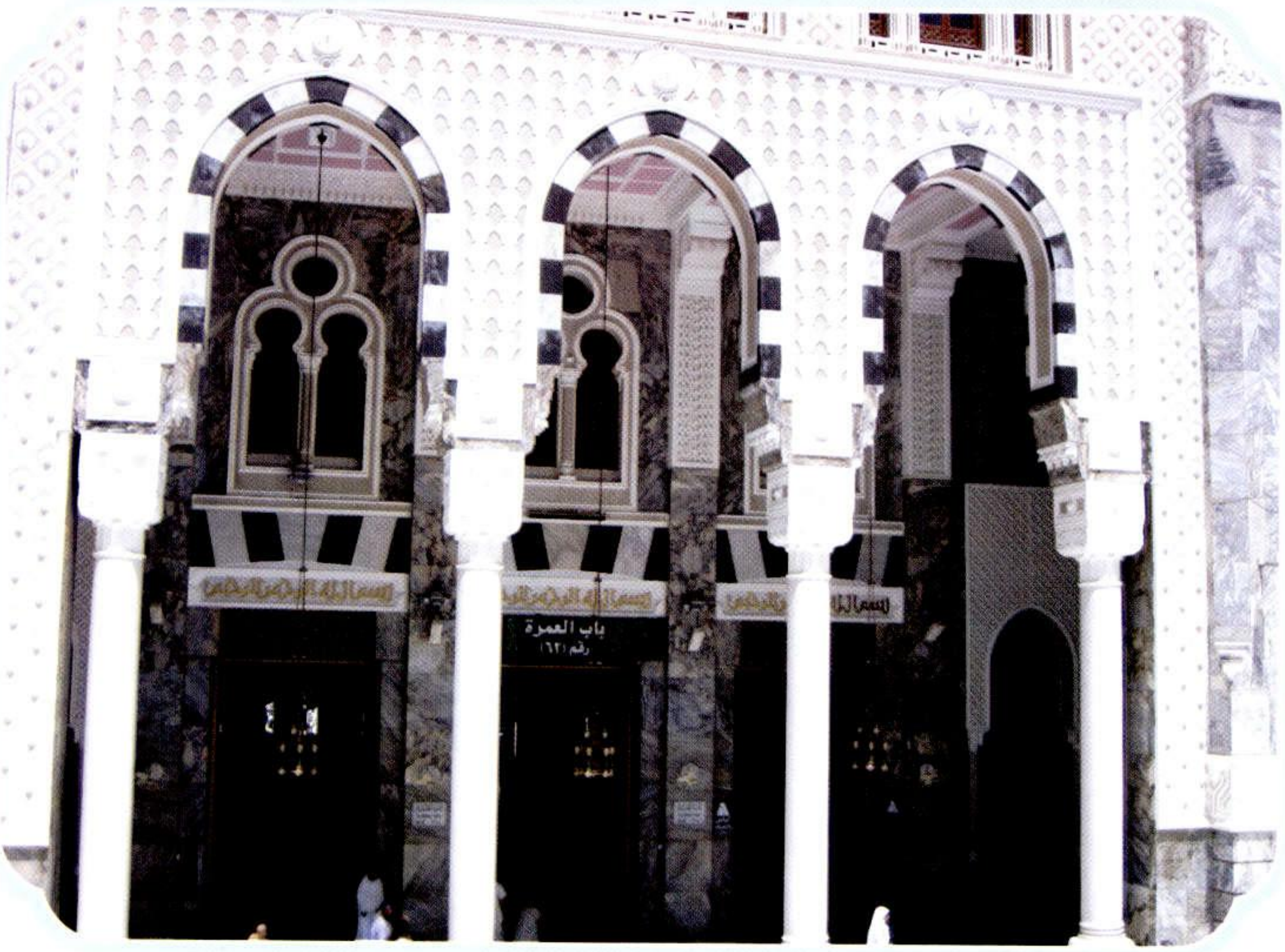
دوسری جدید سعودی تعمیر میں قائم شاہ فہد کے نام سے موسوم ایک دروازہ۔

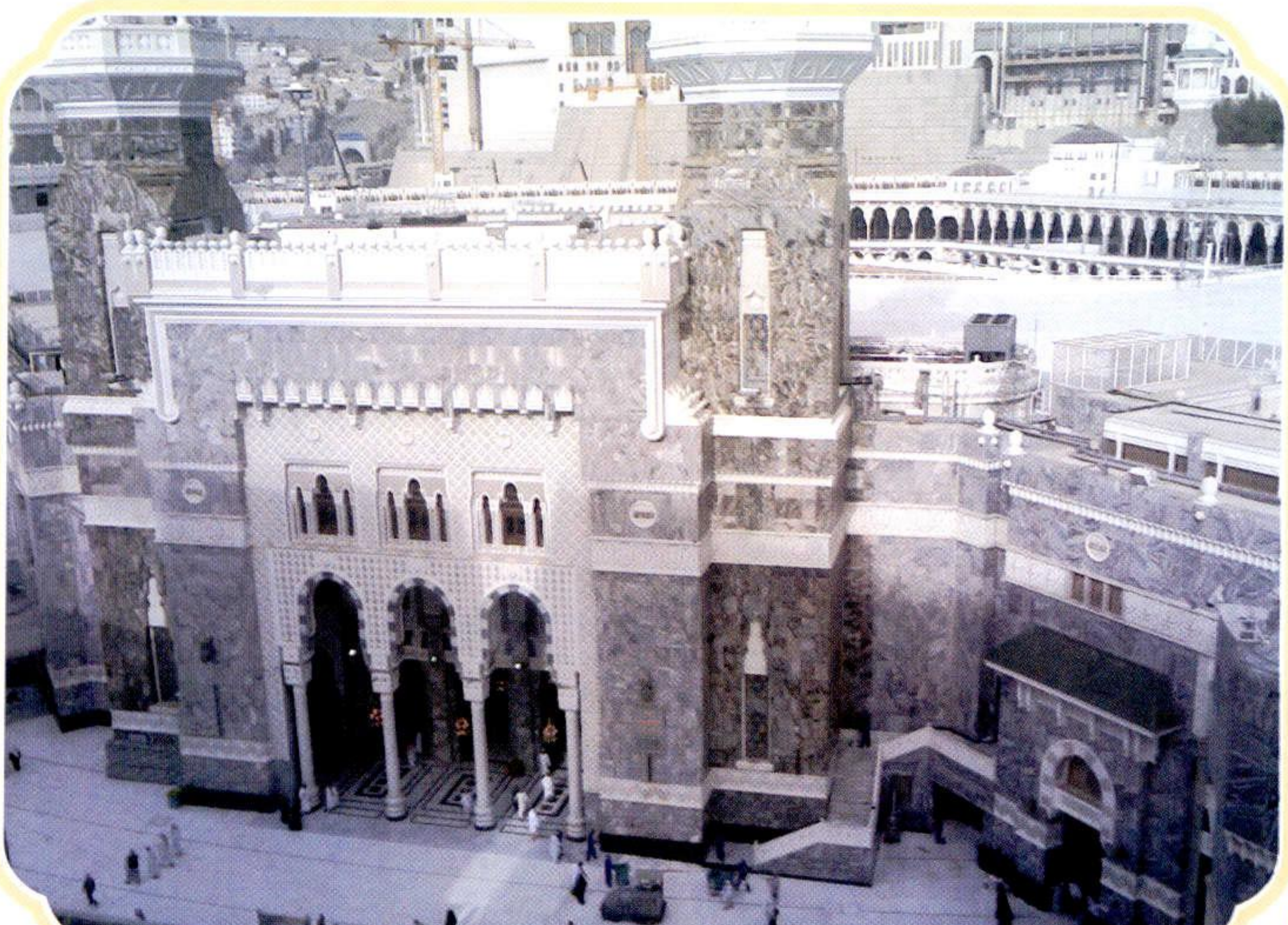
اس دروازے سے داخل ہو کر مسجد الحرام کی عمارت کا وہ حصہ شروع ہوتا ہے جو مکمل مُکَیَّف (ائیر کنڈیشنڈ) ہے



پس منظر میں باب عمرہ کے مینار بھی نظر آ رہے ہیں

باب عمرہ
یہ دروازہ بھی پہلی سعودی تعمیر و توسیع میں بنا ہوا ہے

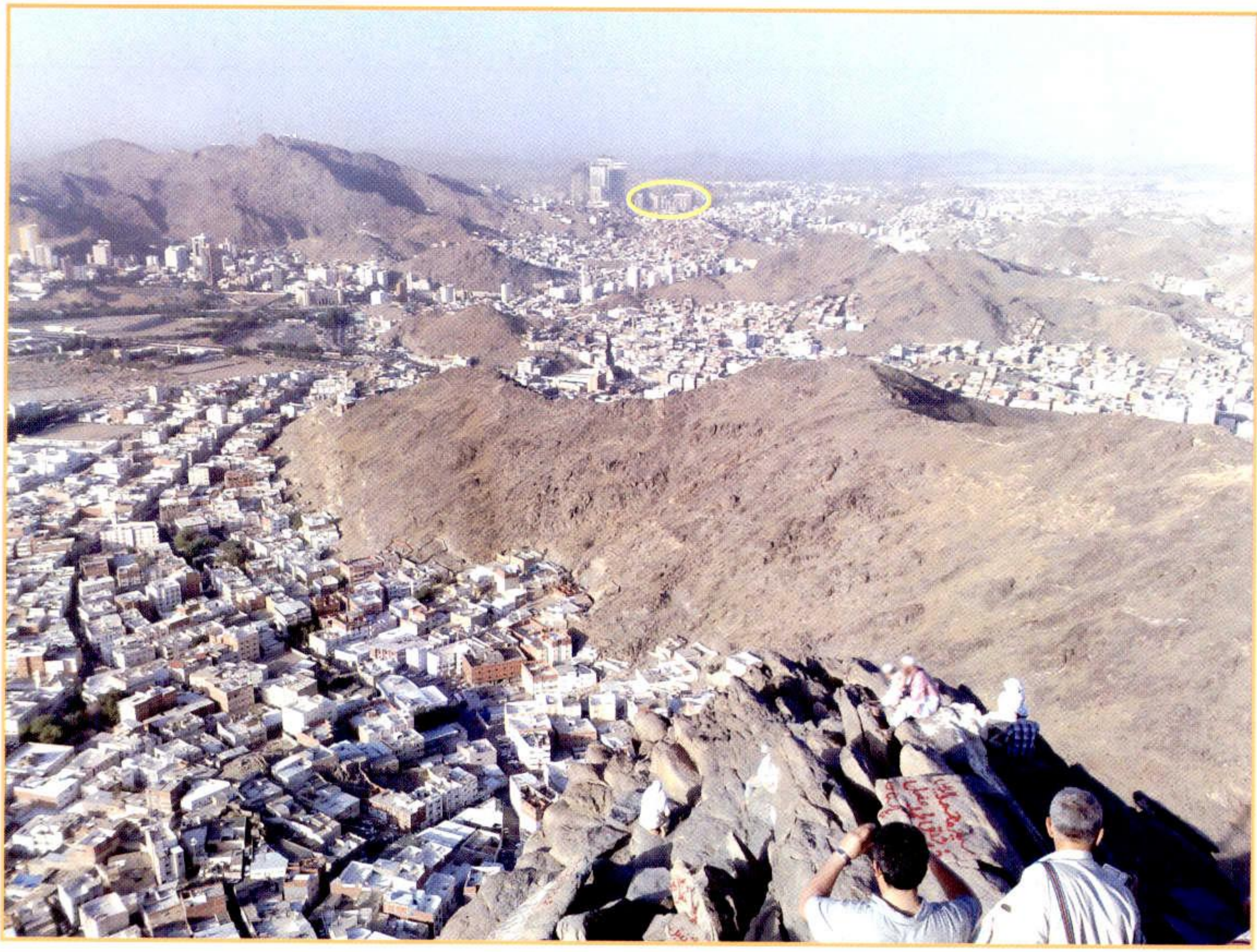




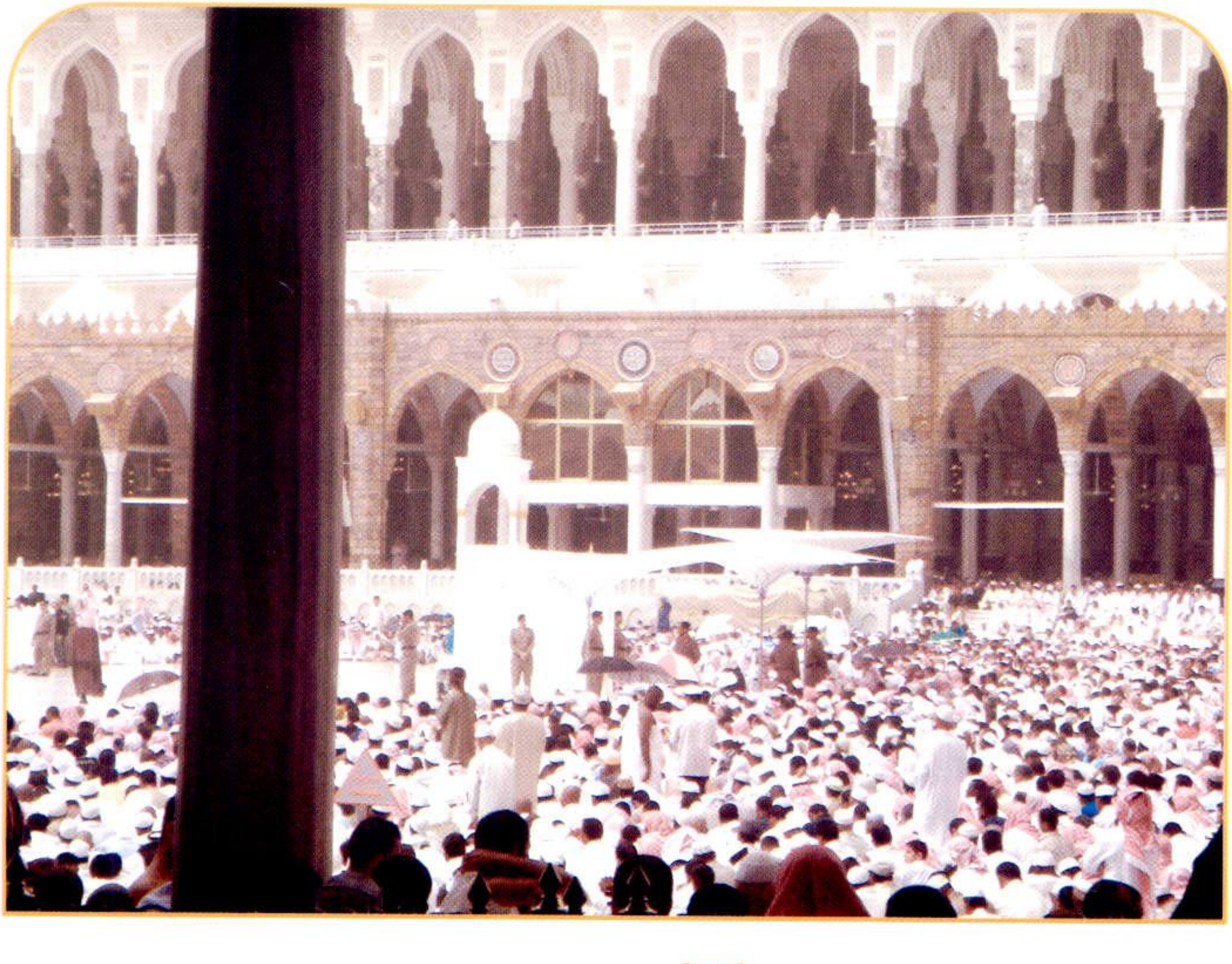
جہاں دیکھتے تھے جدھر دیکھتے تھے
حرم کے منارے نمایاں نمایاں



جبلِ نور (غارِ حرا) سے مکہ مکرمہ کا عمومی منظر۔ دائرے میں مسجد حرام نظر آرہی ہے

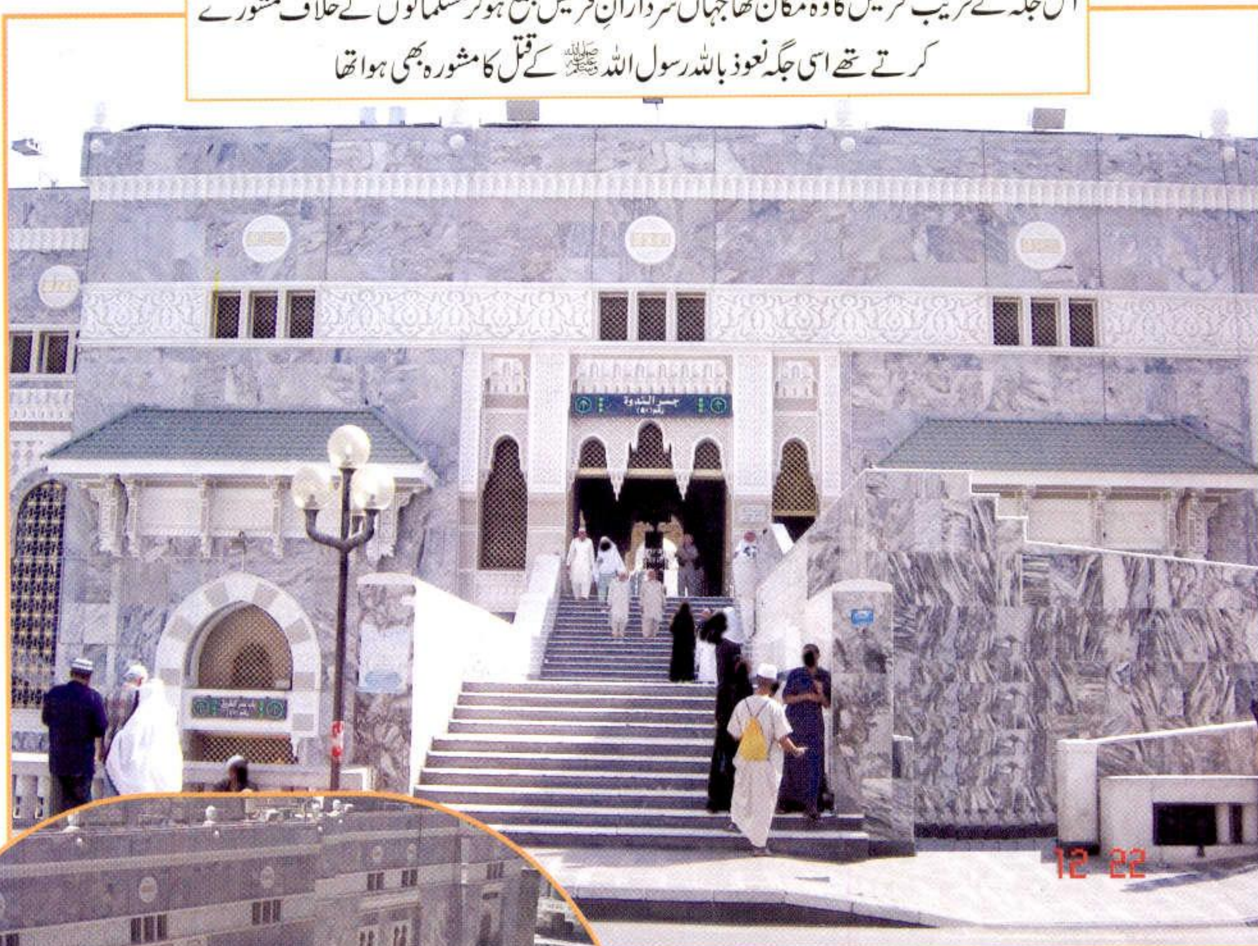


مسجدِ حرام میں جمعۃ المبارک کا منظر۔ امام صاحب کے لیے لایا گیا منبر بھی نظر آرہا ہے



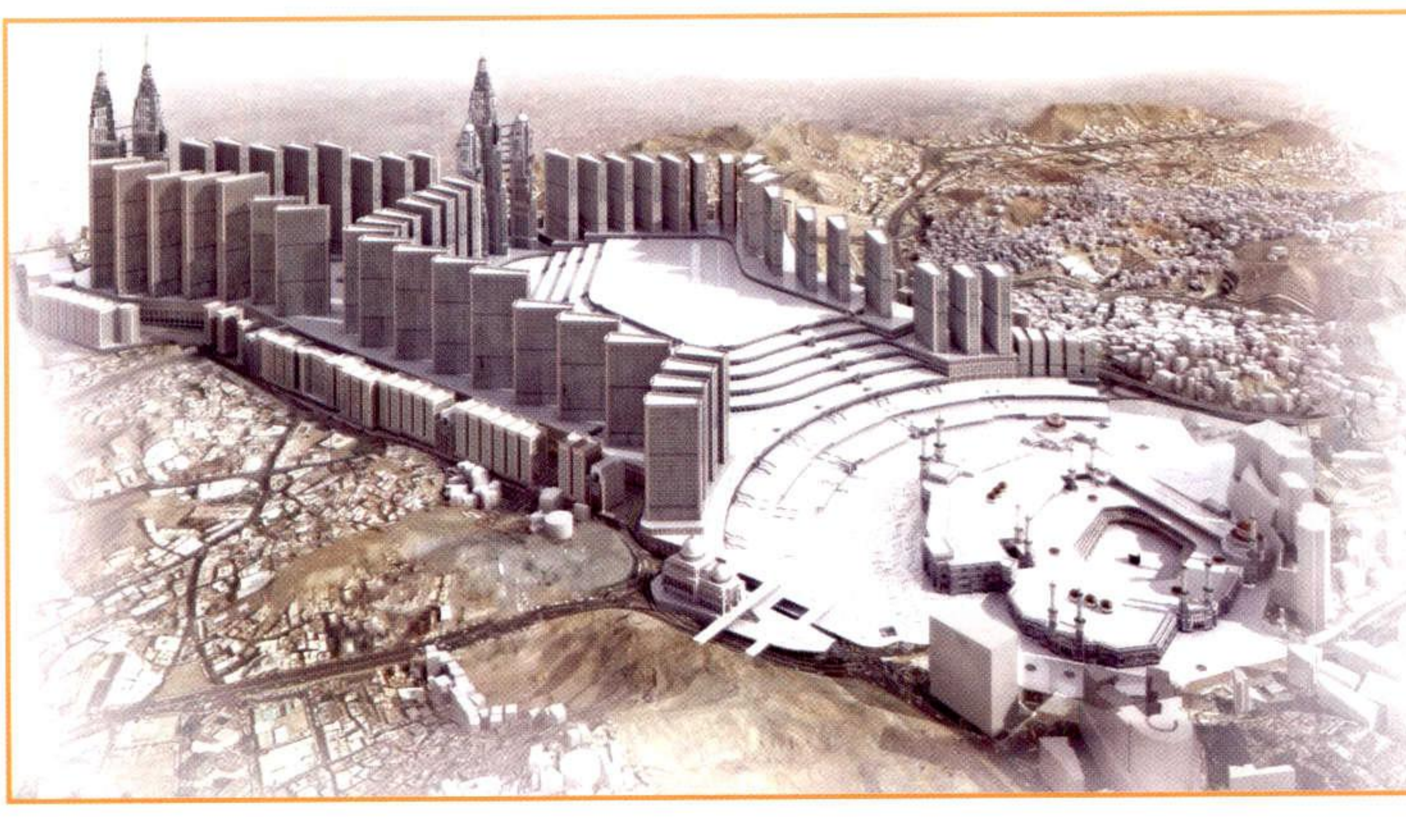
دار الندوہ

اس جگہ کے قریب قریش کا وہ مکان تھا جہاں سردارانِ قریش جمع ہو کر مسلمانوں کے خلاف مشورے کرتے تھے اسی جگہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کے قتل کا مشورہ بھی ہوا تھا

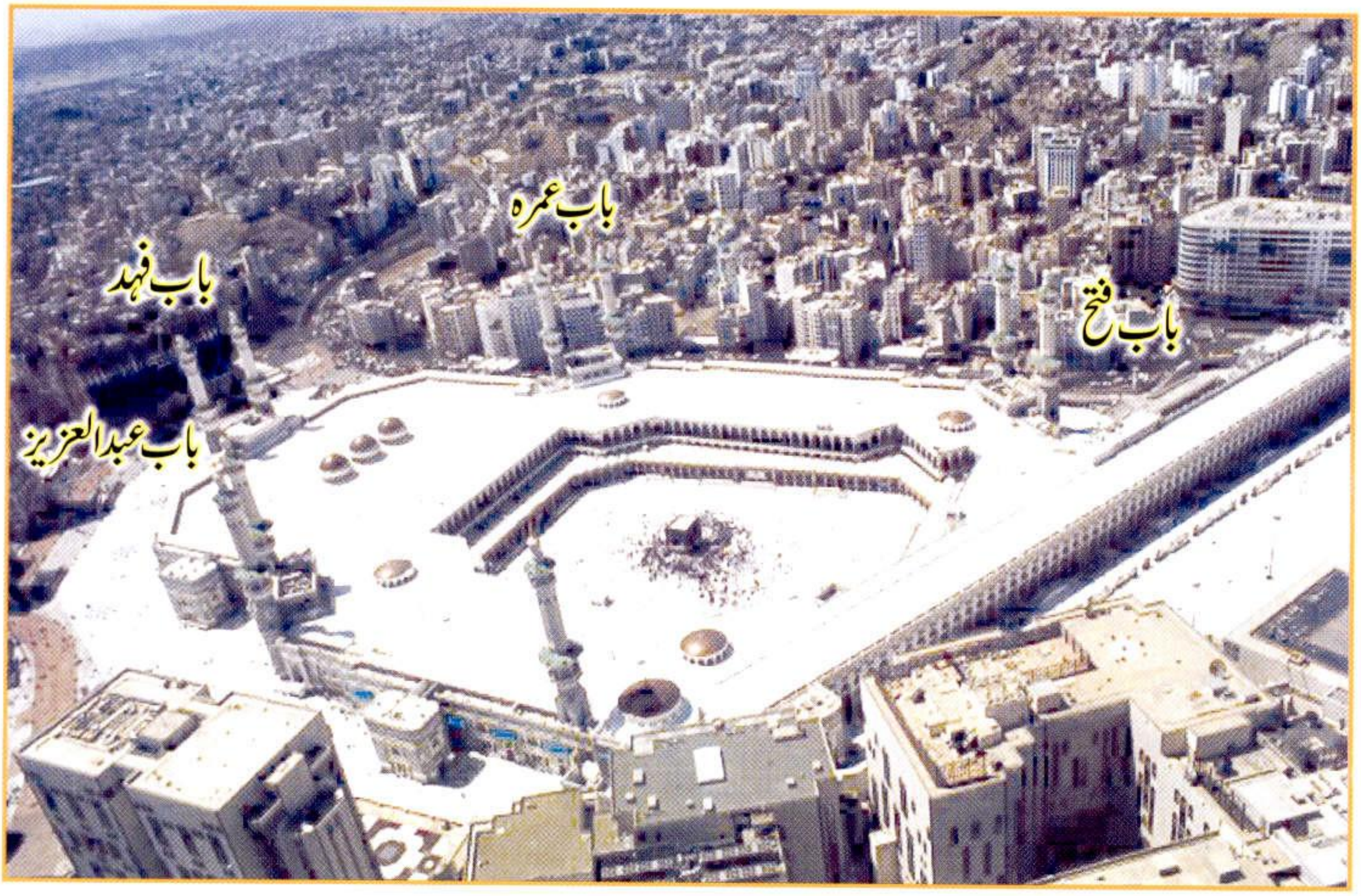




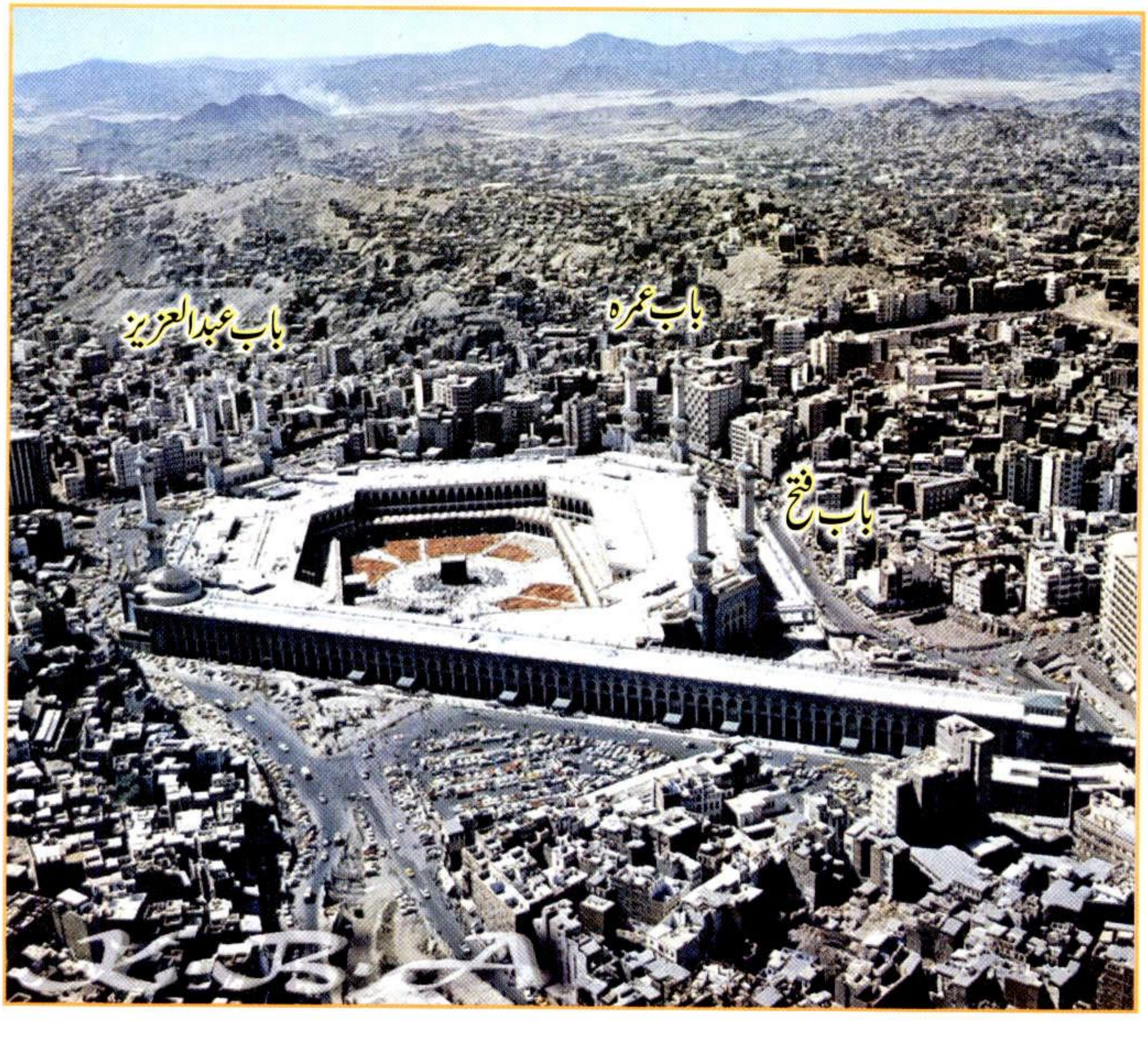
مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کا نیا مجوزہ نقشہ جس کے تعمیراتی کام کی ابتداء ہو چکی ہے



دوسری جدید سعودی تعمیر وتوسیع کا منظر جس میں باب فہد کا اضافہ نظر آ رہا ہے



پہلی سعودی تعمیر وتوسیع کی قدیم تصویر



آبِ زمزم

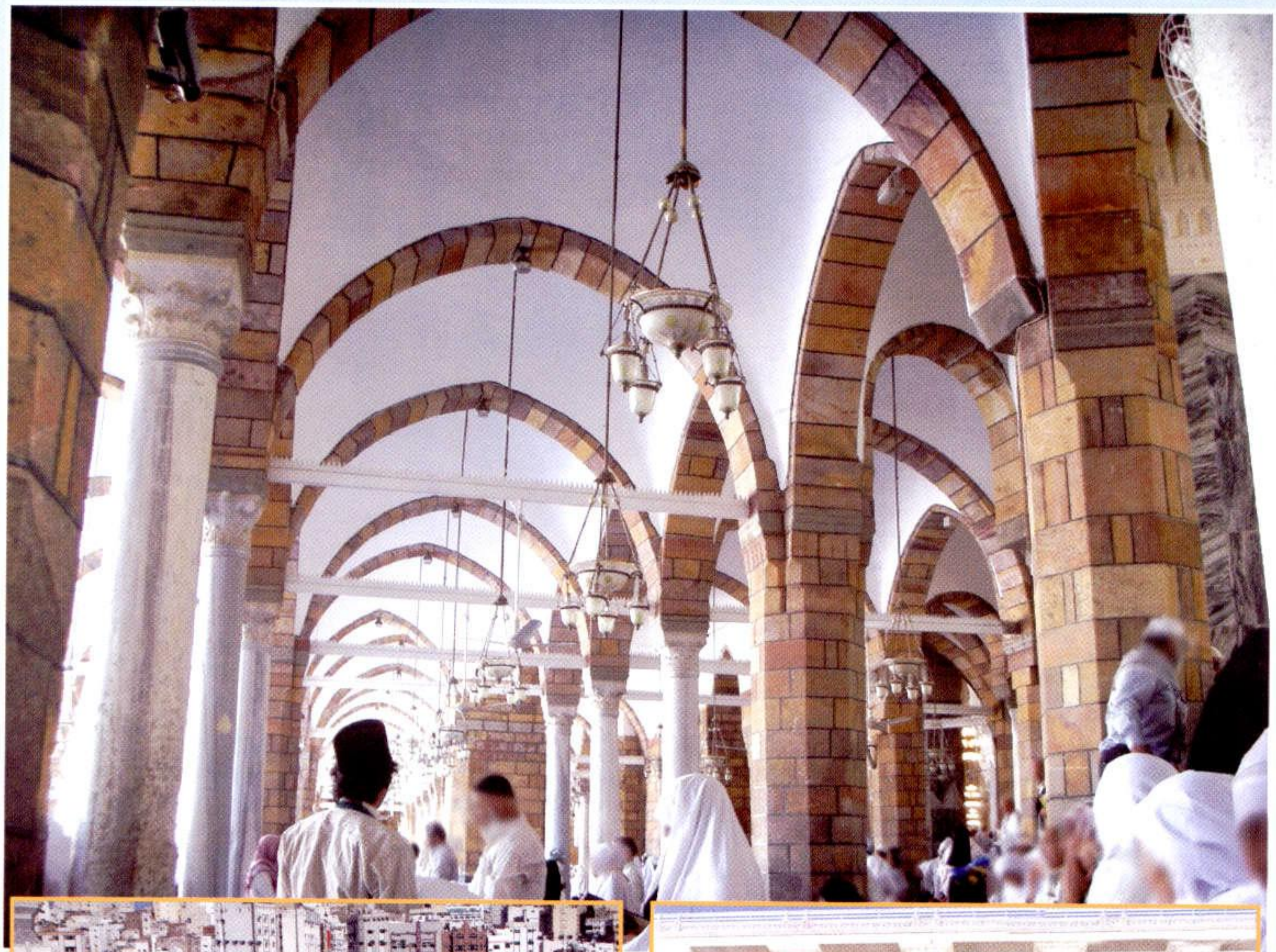
آب زمزم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔ یہ سب سے پہلا انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کی دعا کے بعد ان کو عطا فرمایا۔ یہ حرم شریف کے احاطہ میں اللہ تعالیٰ کی زندہ وجاوید نشانیوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک ایسا چشمہ ہے جو صدیوں سے ان گنت لوگوں کو سیراب کرتا آرہا ہے۔ یہ وہ مبارک پانی ہے جس سے سرورِ کائنات ﷺ کا قلبِ اطہر ایک سے زائد مرتبہ دھویا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا ہے۔ یہ بھوکے کے لیے کھانا، بیمار کے لیے شفاء اور سر درد میں مفید ہے۔ جس کارِ خیر کی نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرما دیتے ہیں۔ روئے زمین پر یہ سب سے قدیم کنواں ہے۔



مطاف کی توسیع کے دوران کنویں کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ اب مقامِ ابراہیم کے سامنے اور بابِ فتح کے باہر دو بڑی جگہیں زمزم کے پانی کے لیے بنائی گئی ہیں



ترکوں کے دور کی تعمیر شدہ حرم کی عمارت اب تک بالکل صحیح حالت میں موجود ہے
زیرنظر تصاویر اسی قدیم عمارت کی ہیں جو مطاف کے چاروں طرف ہے











حرم کی عمارت کے ستون جن کو دلکش نقش ونگار سے مزین کیا گیا ہے
اس کی بناوٹ کے لیے پوری دنیا سے ماہرین فن کی خدمات حاصل کی گئی تھیں







مَسعیٰ (سعی کرنے کی جگہ)

صفااور مروہ کے درمیان جو میدانی پٹی ہے اس کو مسعیٰ کہتے ہیں۔ سعی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاس سے تڑپنے لگے تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا پانی کی تلاش میں صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں اور اِدھر اُدھر دیکھا کہ شاید کچھ نظر آجائے جب کچھ نظر نہ آیا تو آپ نیچے اُتر کر مروہ کی طرف گئیں اور اس پر چڑھ کر دیکھا تو وہاں بھی کچھ نظر نہ آیا۔ اسی کشمکش اور بے چینی کے عالم میں سات مرتبہ صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے، اس دوران آپ کی نظر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر جمی رہتی البتہ جب وادی میں سے گزرتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نظر سے اوجھل ہوجاتے تو وادی کو دوڑ کر عبور کرتیں۔ لہٰذا جہاں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا چلیں وہاں چلنا ان کی سنت اور جہاں وہ دوڑیں وہاں دوڑنا اُن کی سنت ٹھہرا۔ اب اس وادی کی حدود کو سبز نشانوں سے متعین کیا گیا ہے جن کے درمیان سعی کے دوران دوڑ کر گزرتے ہیں۔





نوتعمیر شدہ مسعیٰ (سعی کی جگہ)

یاد آتی ہیں مجھ کو یہاں ہاجرہؓ ہر قدم ہی یہاں یاد ایام ہے (ولی)



صفااور مروہ پر قائم خوبصورت گنبدوں کا حسین منظر

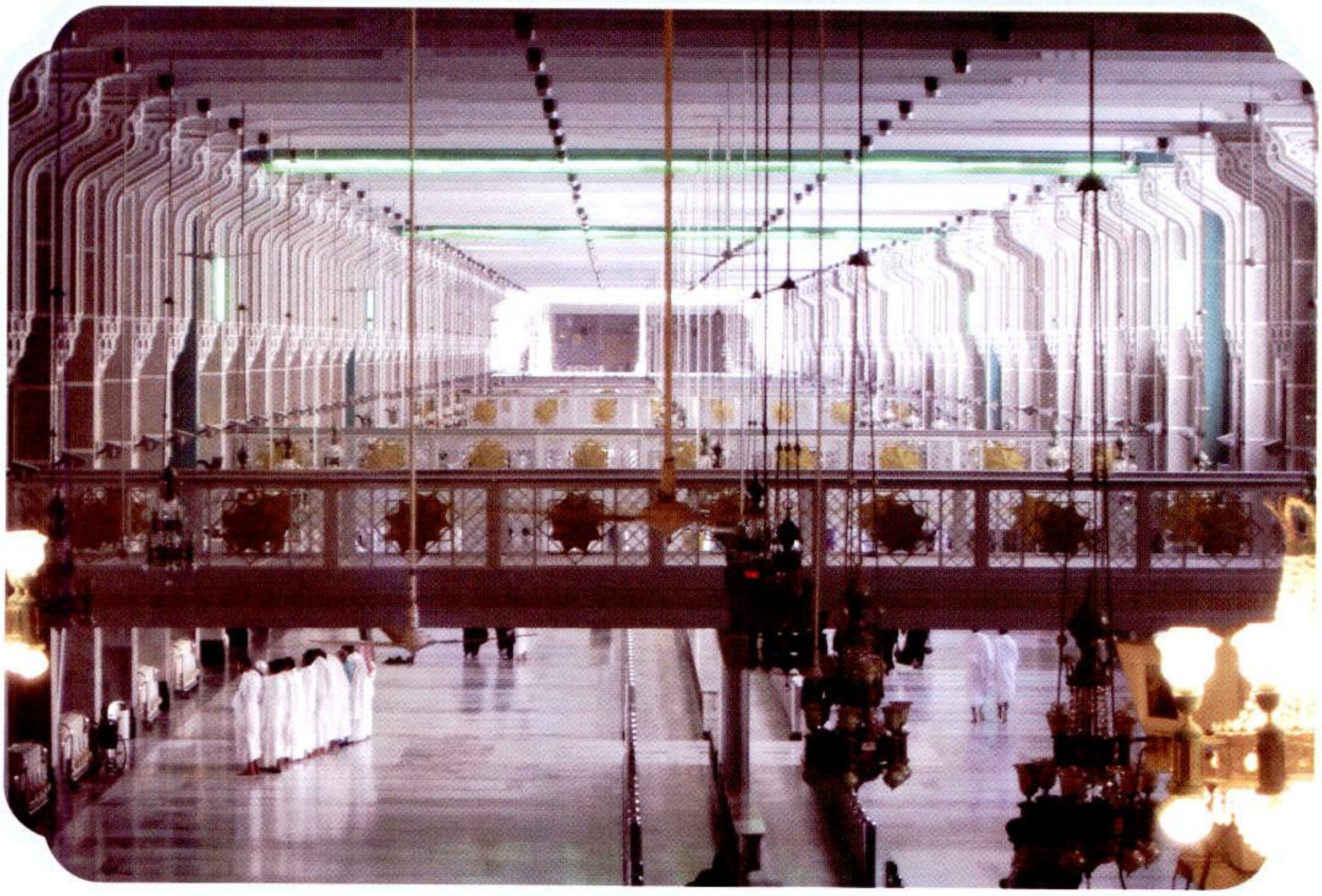


پہلی منزل پر مسعیٰ (سعی کرنے کی جگہ) کا منظر

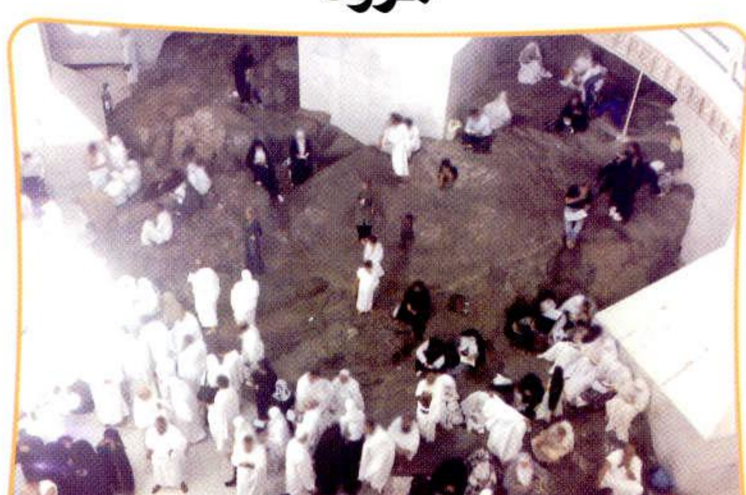
صفا و مروہ

صفا پہاڑی: یہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے حج وعمرہ کے اہم رکن سعی کا آغاز کیا جاتا ہے

مروہ: یہ بھی ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔اس کے پتھر کا نام مروہ ہے جو مائل بسفیدی اور نہایت سخت ہوتا ہے۔اس کے پاس آ کر سعی کی انتہاء ہوتی ہے

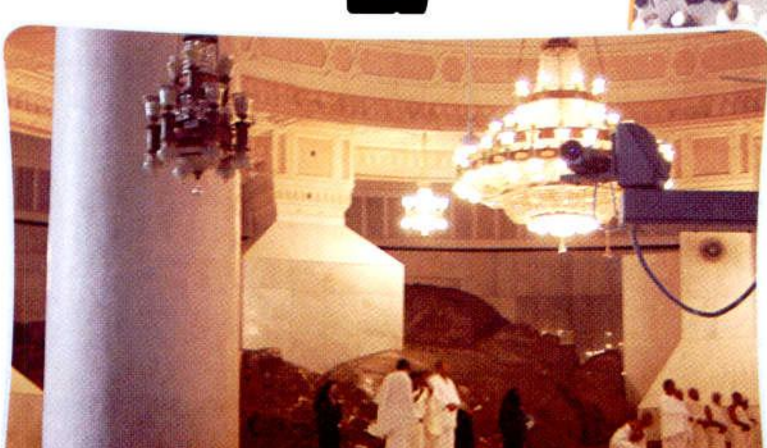


مروہ



یہ سعی ہاجرہ ہے ، رائیگاں نہ جائے گی
اس آستانے پر تاریخ سر جھکائے گی
(قیصر الجعفری)

صفا

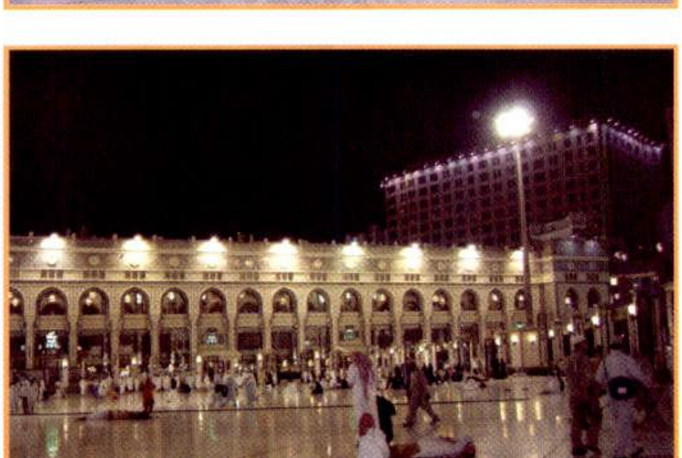


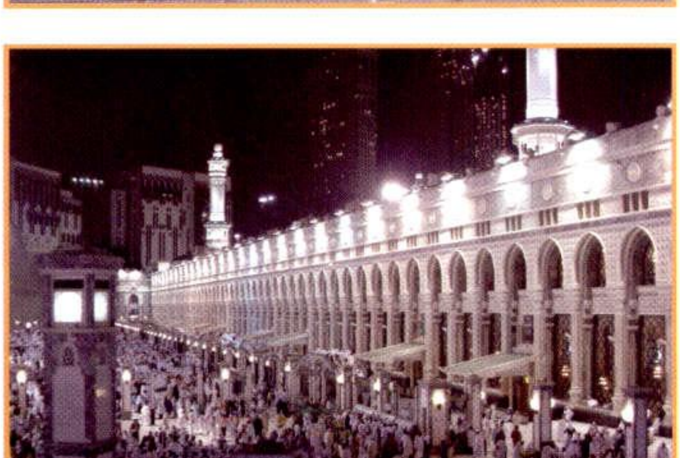
صفا اور مروہ کی جانب سے حرم مقدس کے مختلف نظارے







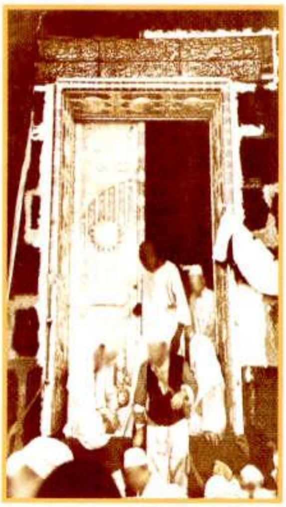


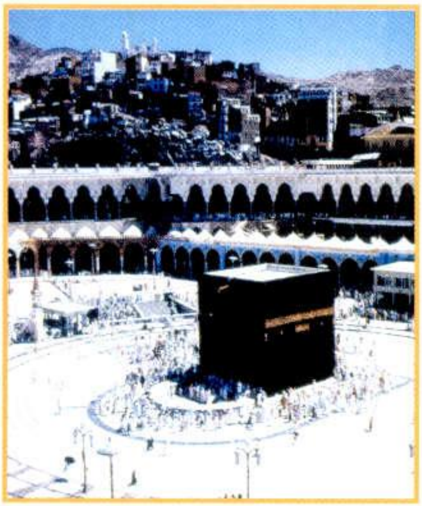


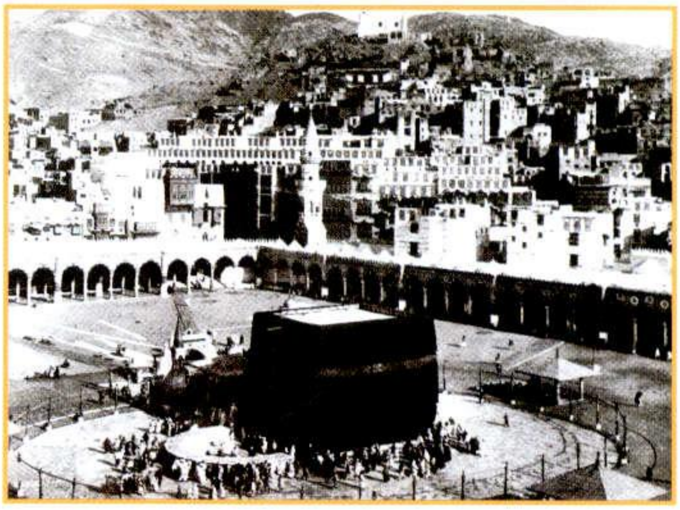
سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب سعودی عرب

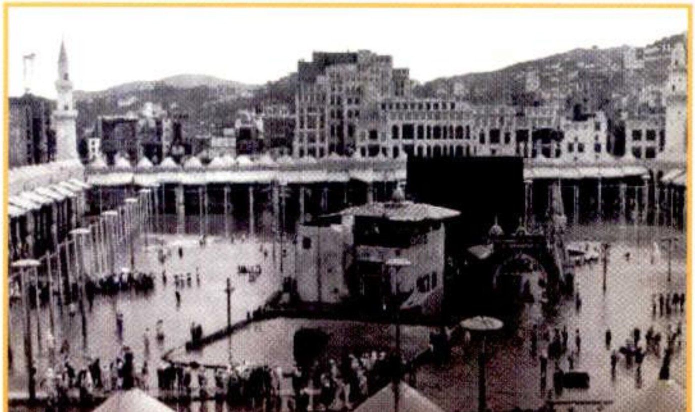
مختلف ادوار کی چند قدیم تصاویر

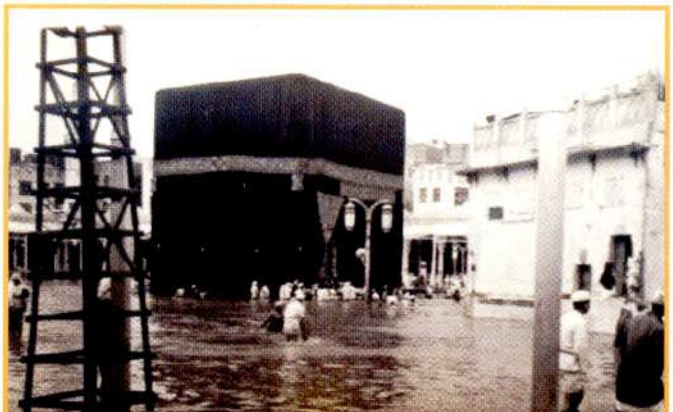








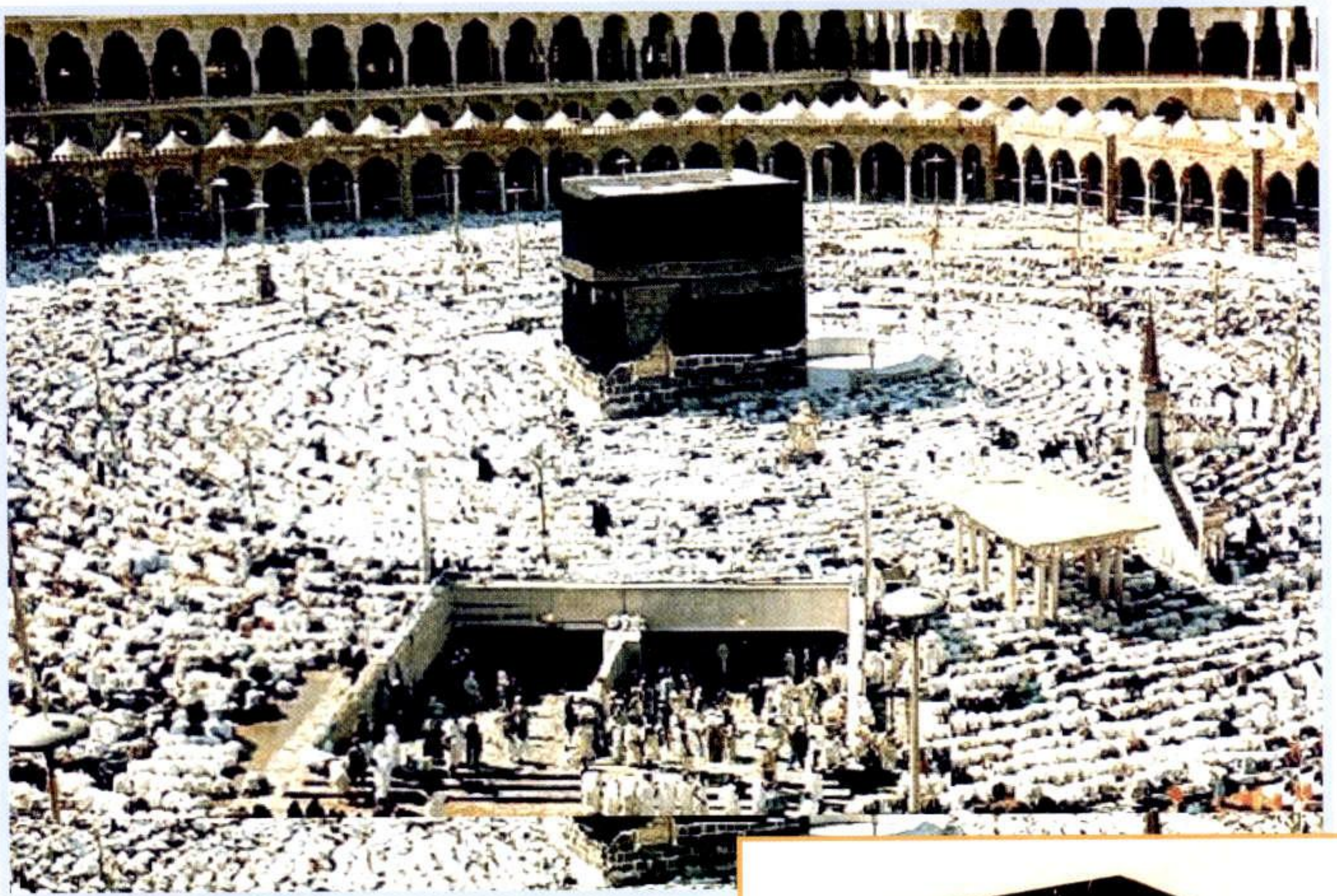


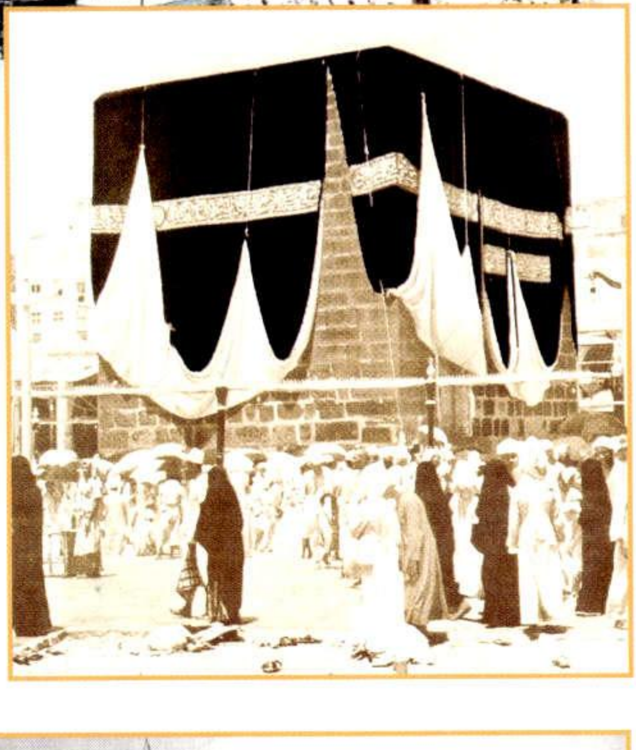


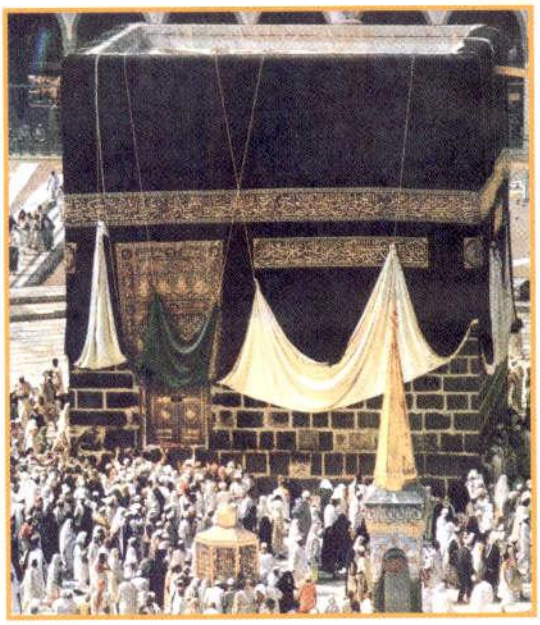
1958ء مکہ میں شدید بارش ہوئی اور سیلاب آ گیا۔ پہاڑوں پر سے بھی پانی بہہ کر صحن کعبہ میں جمع ہوگیا۔ اس کے باوجود اہل ایمان طواف کر رہے ہیں۔

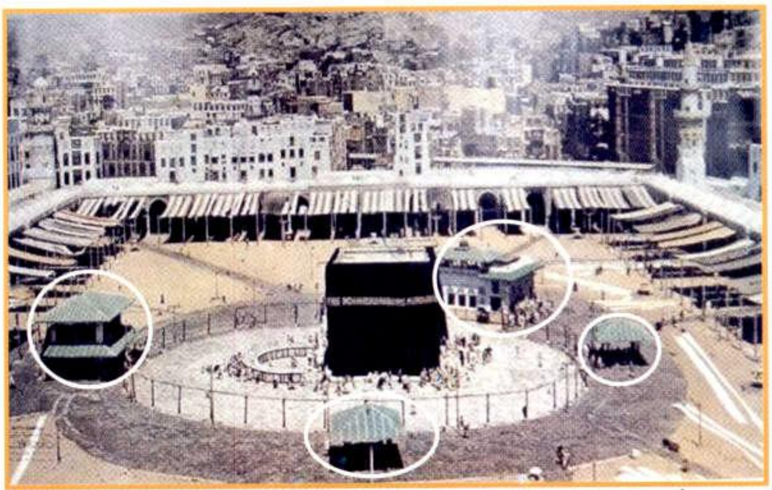
خانہ کعبہ کی قدیم تصویر

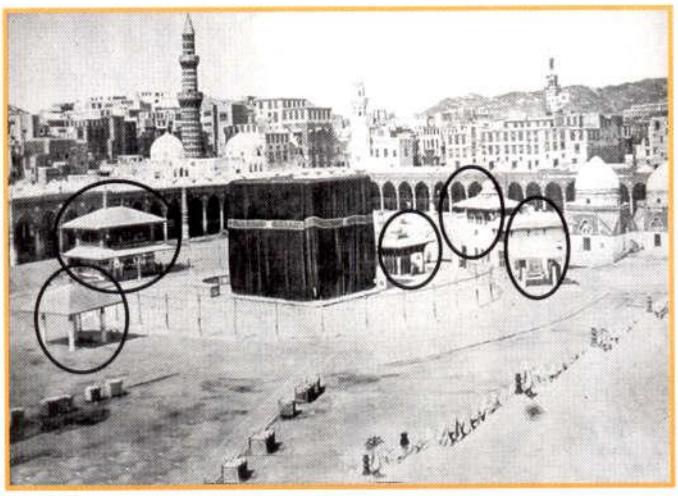
جس میں زمزم کے کنویں کی طرف جانے والا راستہ نظر آ رہا ہے جسے چند سالوں پہلے مطاف کی توسیع کرتے ہوئے بند کر دیا گیا







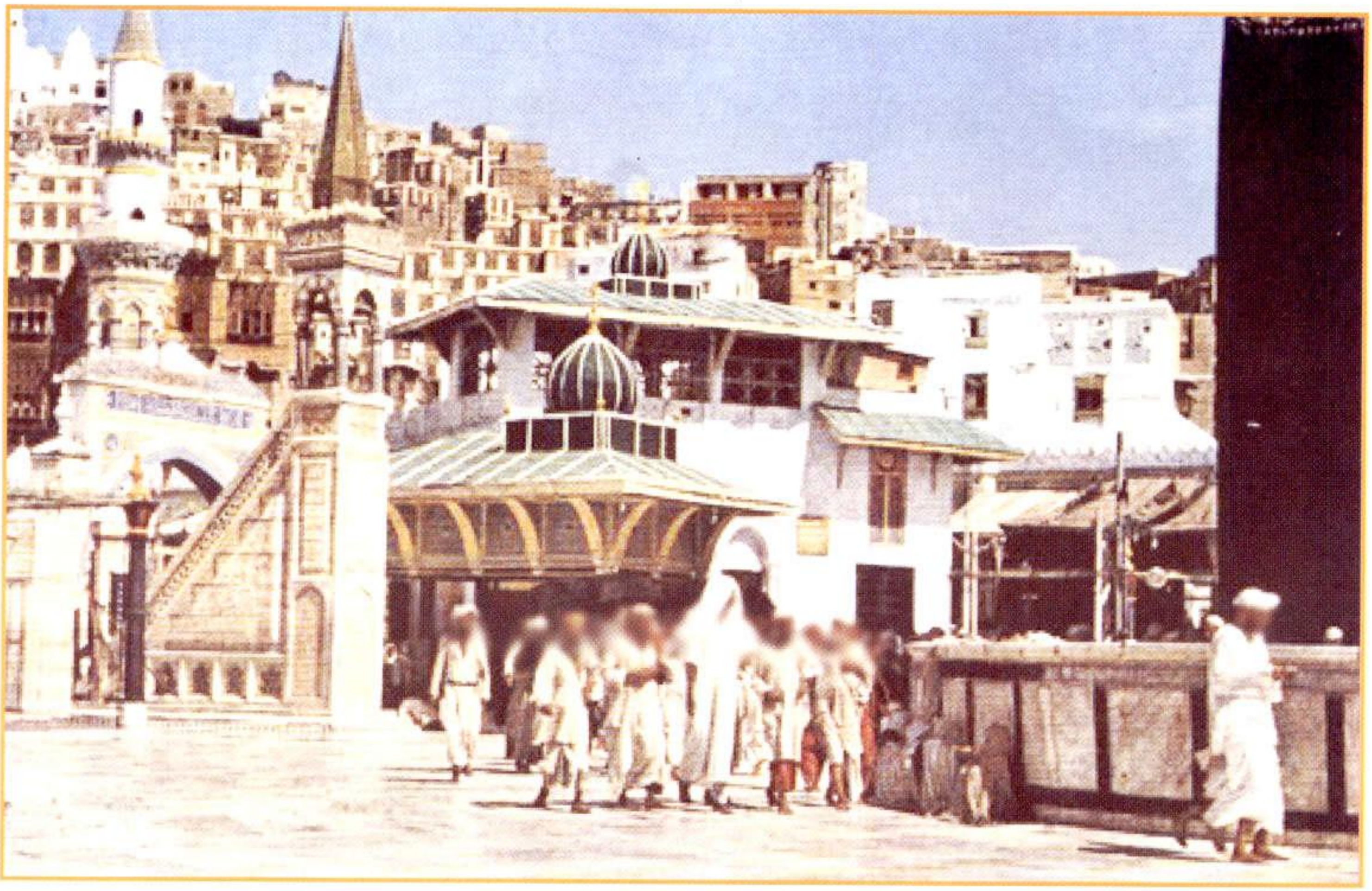




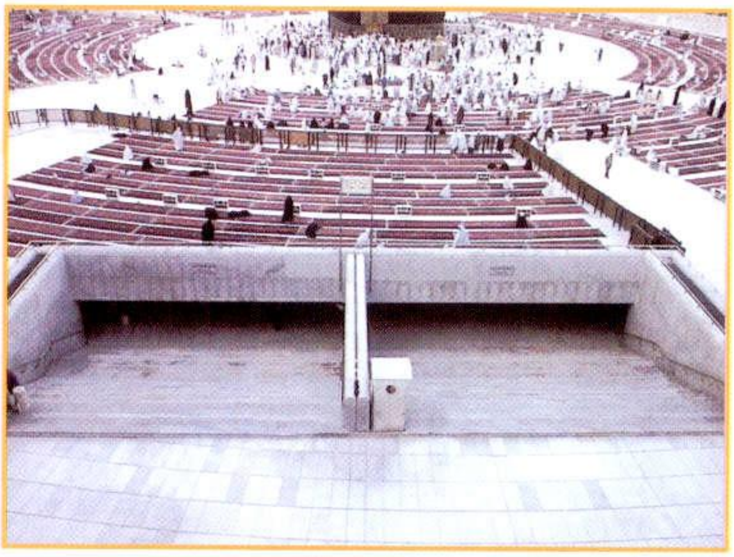
تقریباً ایک صدی پرانی تصویر

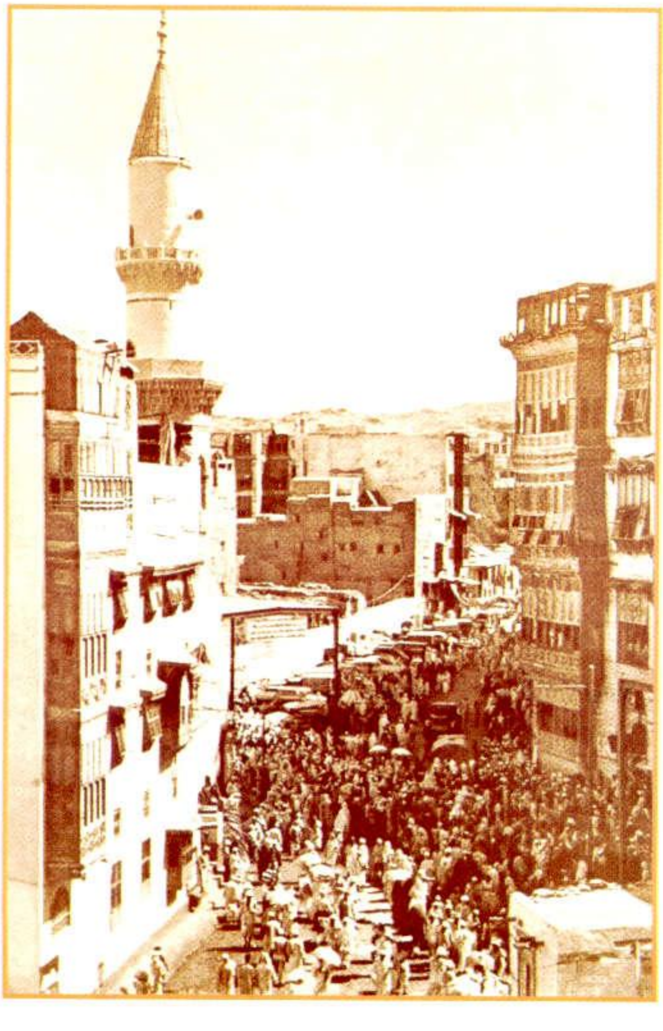
جس میں آپ کو چاروں ائمہ کے مصلی بھی نظر آ رہے ہیں۔ اسی طرح وہ عمارت بھی نظر آ رہی ہے جو زمزم کے کنویں کے اوپر بنی ہوئی تھی

مطاف اور مسجد حرام کے دروازوں کی قدیم تصاویر



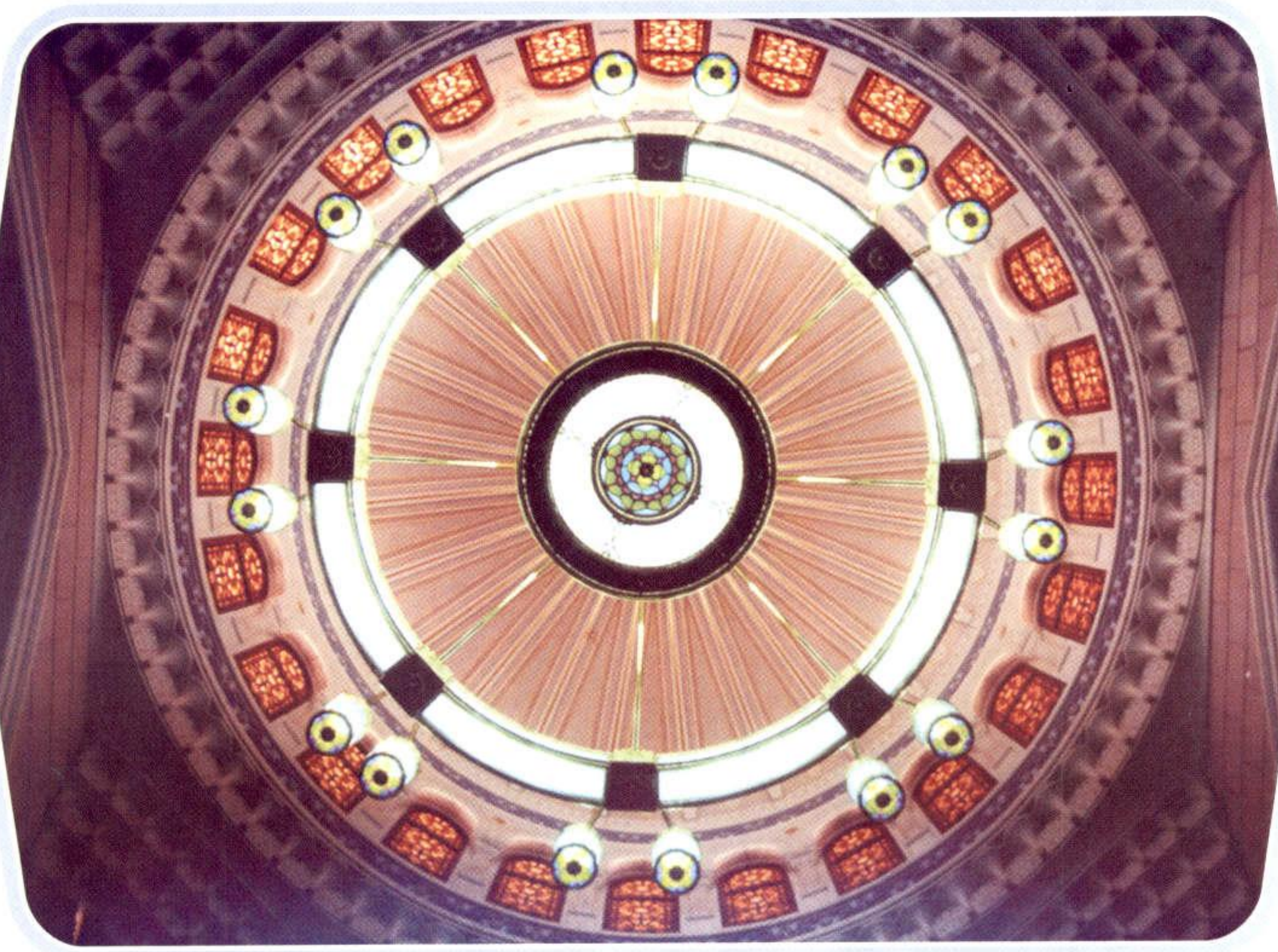
زمزم کے کنویں کی طرف جانے والا راستہ



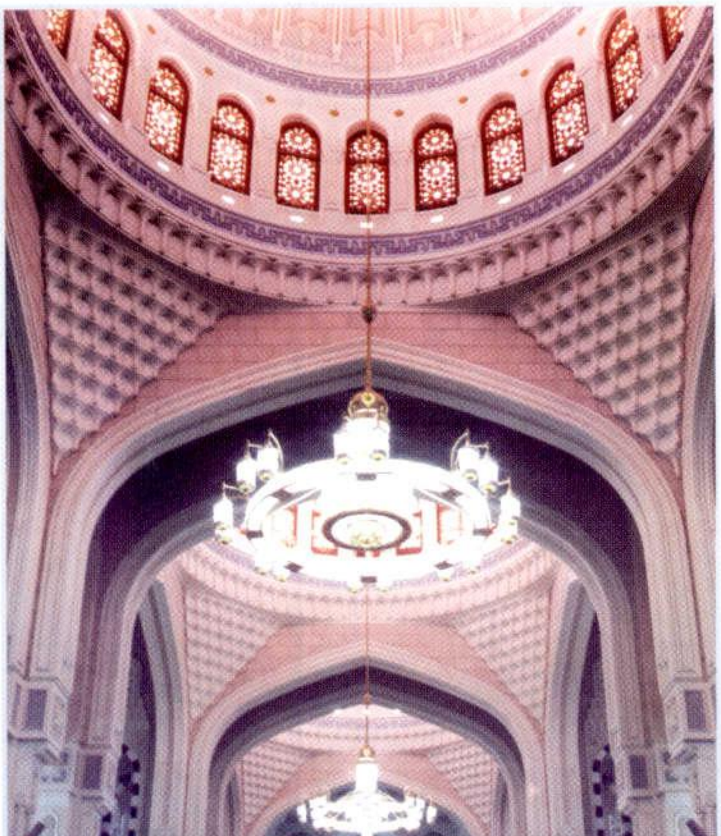




مسجد حرام میں لگے ہوئے مختلف قسم کے فانوس

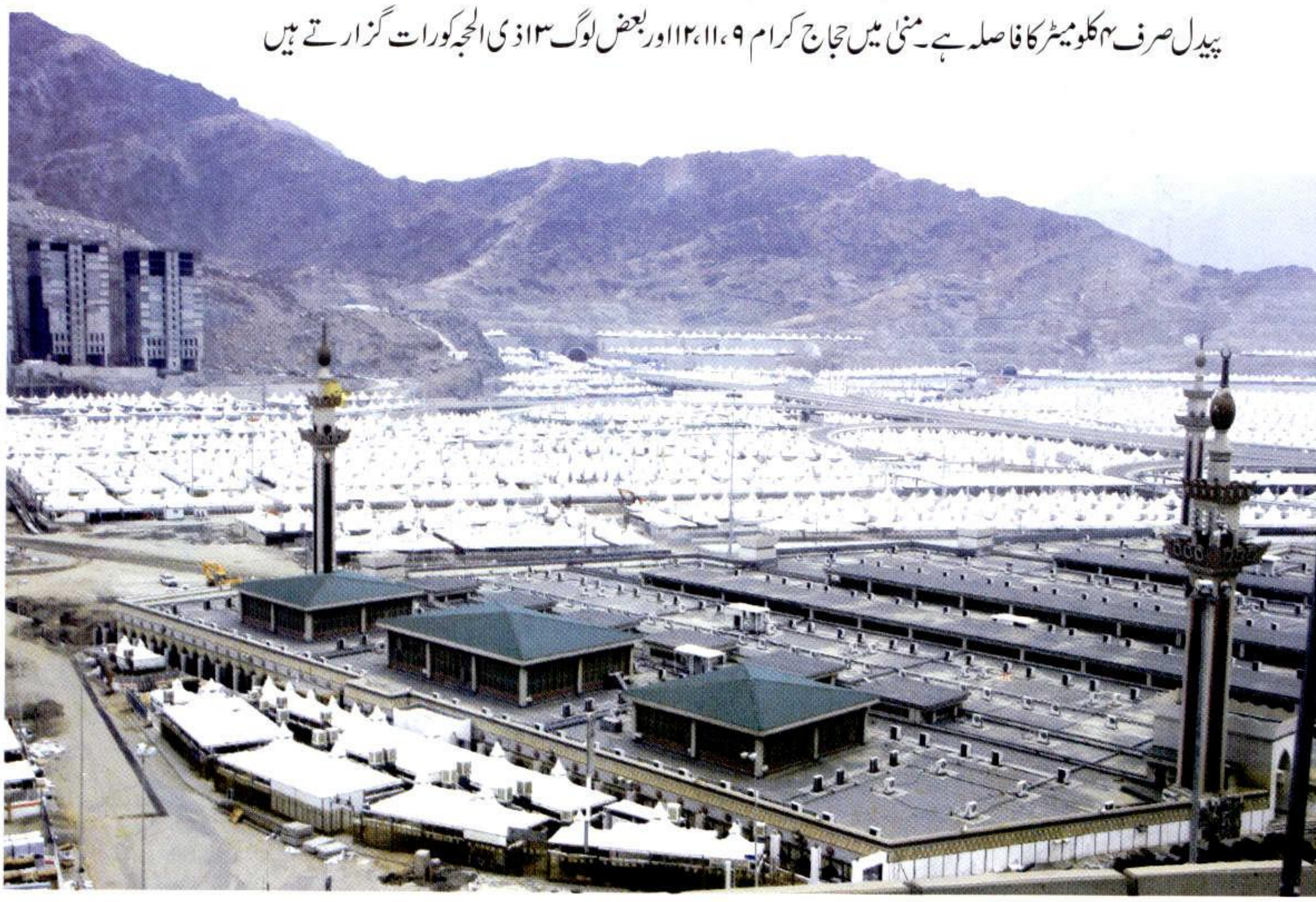


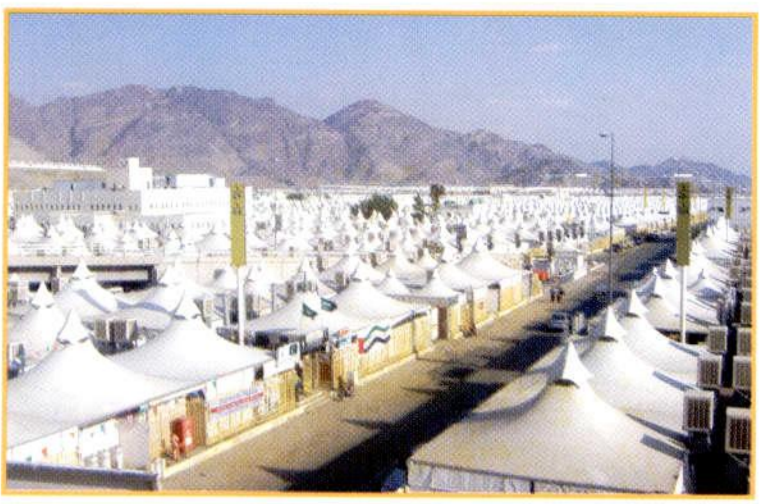


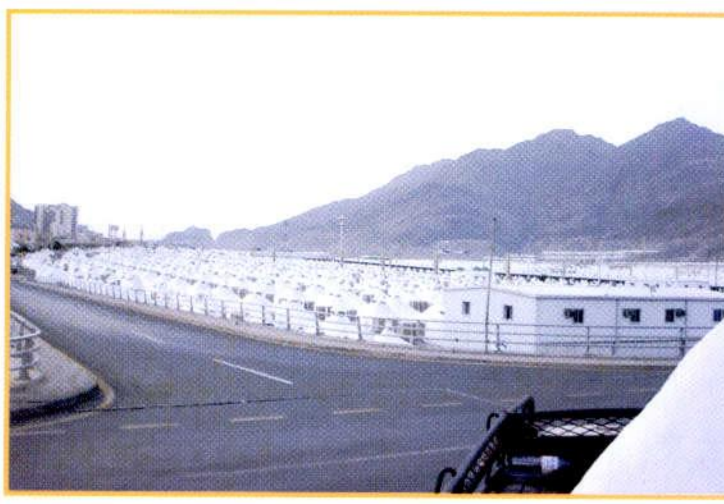


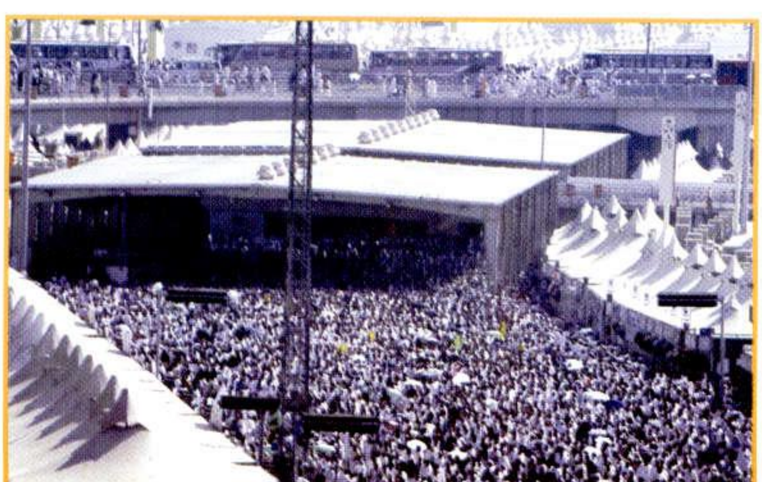
مِنیٰ

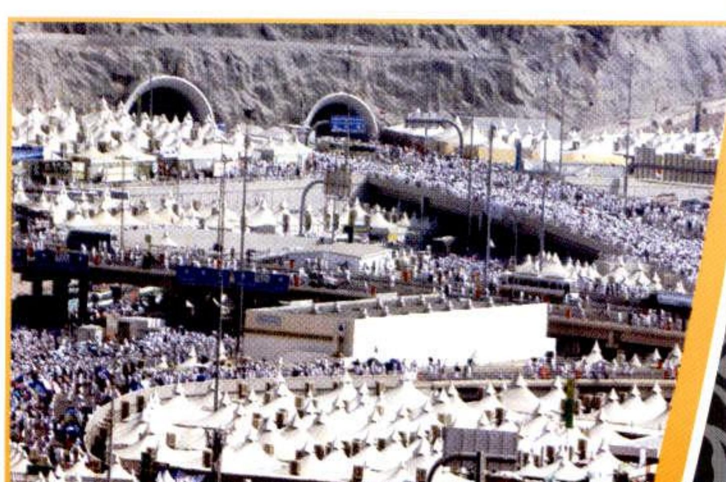
اس کا محلِ وقوع مکہ اور مزدلفہ کے درمیان ہے۔ یہ مسجد حرام سے ۷ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جبکہ سرنگ کے راستہ سے پیدل صرف ۴ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ منیٰ میں حجاج کرام ۹، ۱۱، ۱۲ اور بعض لوگ ۱۳ ذی الحجہ کو رات گزارتے ہیں







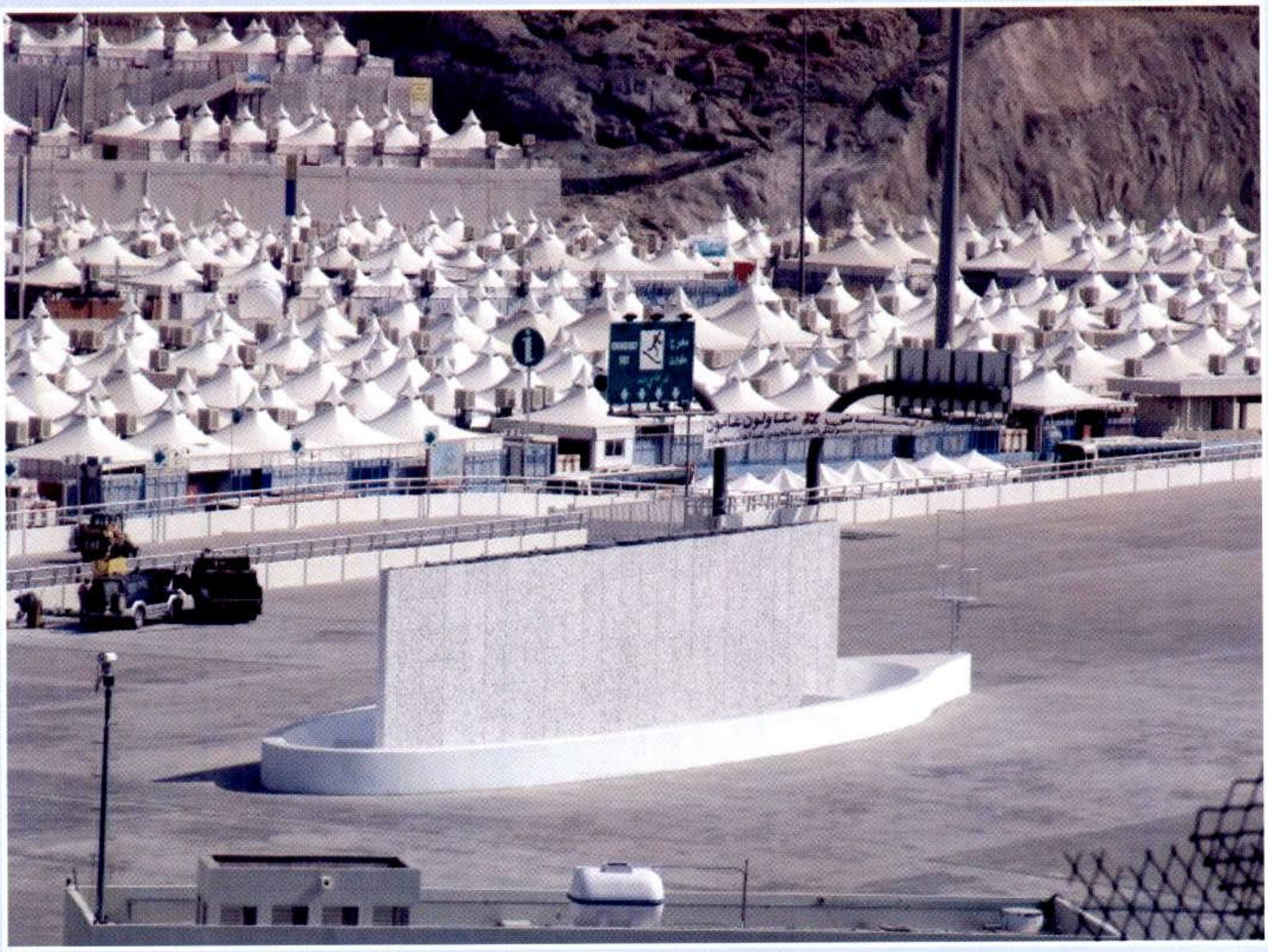


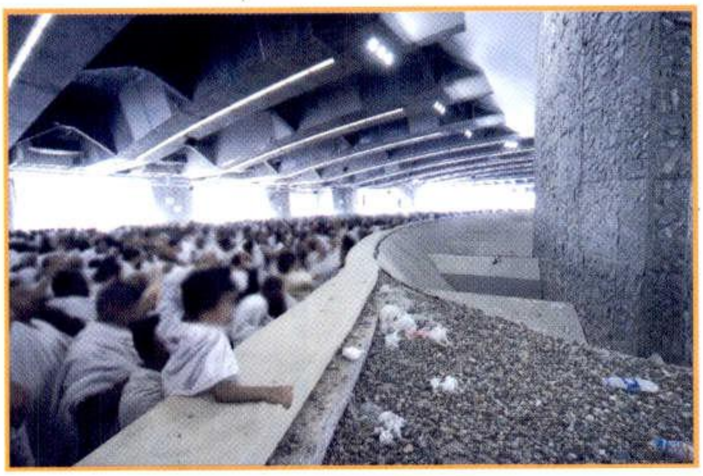


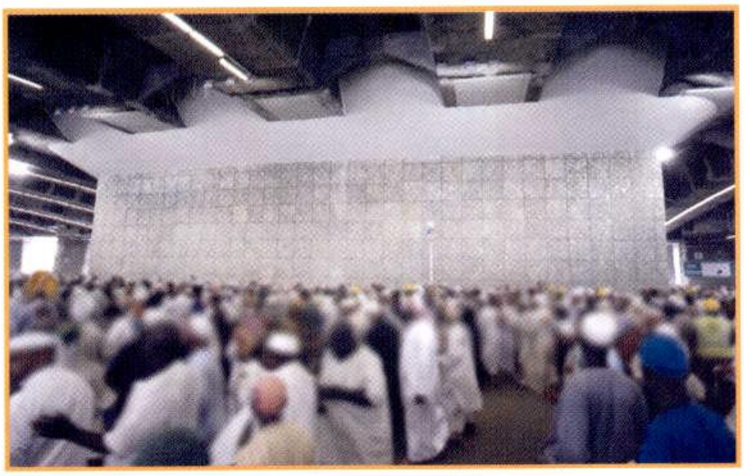
جمرات (شیطان) یعنی وہ ستون جس پر حجاج کنکریاں مارتے ہیں

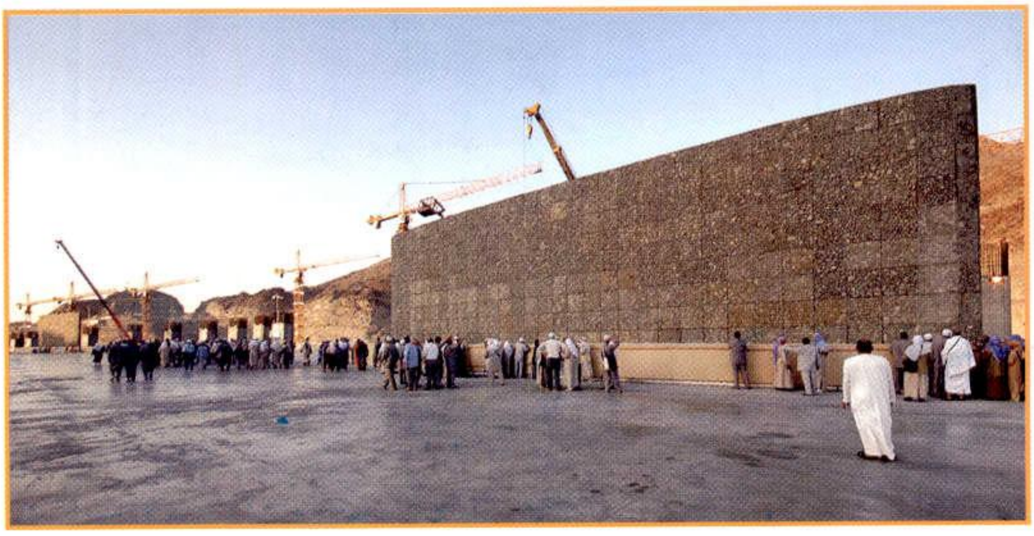
جمرات کے پل پر تین ستون بنے ہوئے ہیں: جمرہ صغری (چھوٹا شیطان) جمرہ وسطیٰ (درمیانہ شیطان) جمرہ کبرای (بڑا شیطان)

زیر نظر تصاویر میں جمرات پل کے چند مناظر ہیں







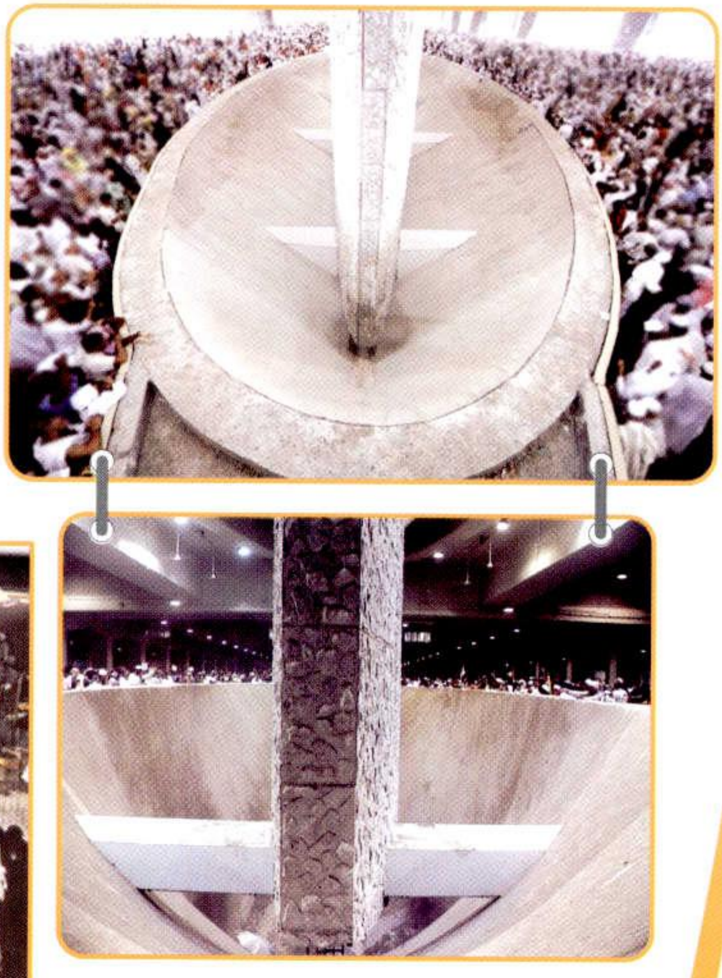


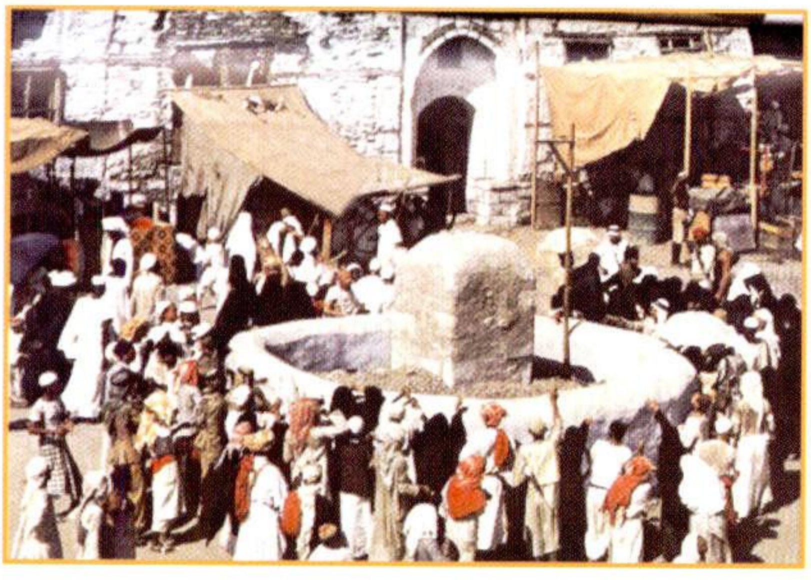
منیٰ کی جدید تعمیرات کا ایک منظر



جمرات (شیطان) کا وہ حصہ جہاں کنکریاں گرتی ہیں







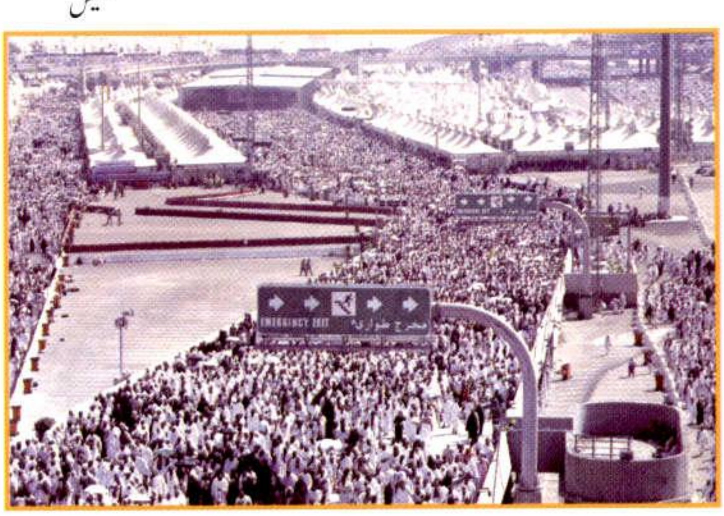
جمرات (شیطان) کی ایک قدیم تصویر

حدودِ منیٰ کی نشاندہی کے لیے اس طرح کے بورڈ مختلف جگہوں پر لگے ہوئے ہیں

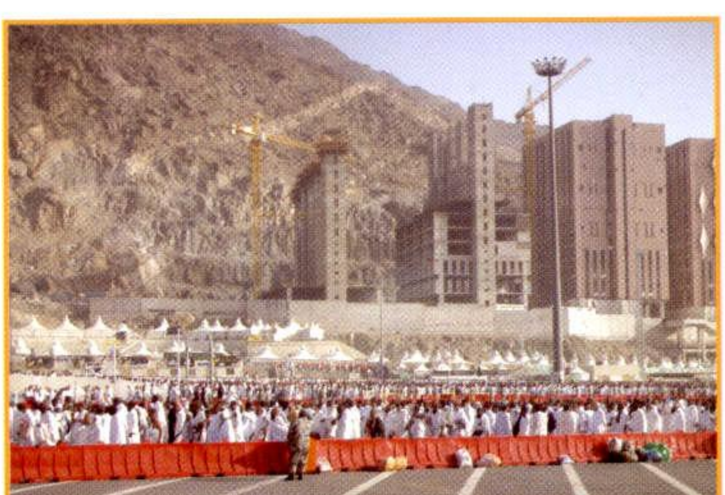


منیٰ کی چاندنی راتیں کبھی نہ بھولیں گی
وہ تاحدِ نگاہ قناتیں کبھی نہ بھولیں گی
نفیس





کمالِ ذوق و شوق سے رواں ہیں اہلِ کارواں
پیادہ چل رہا ہے کوئی اور کوئی سوار ہے

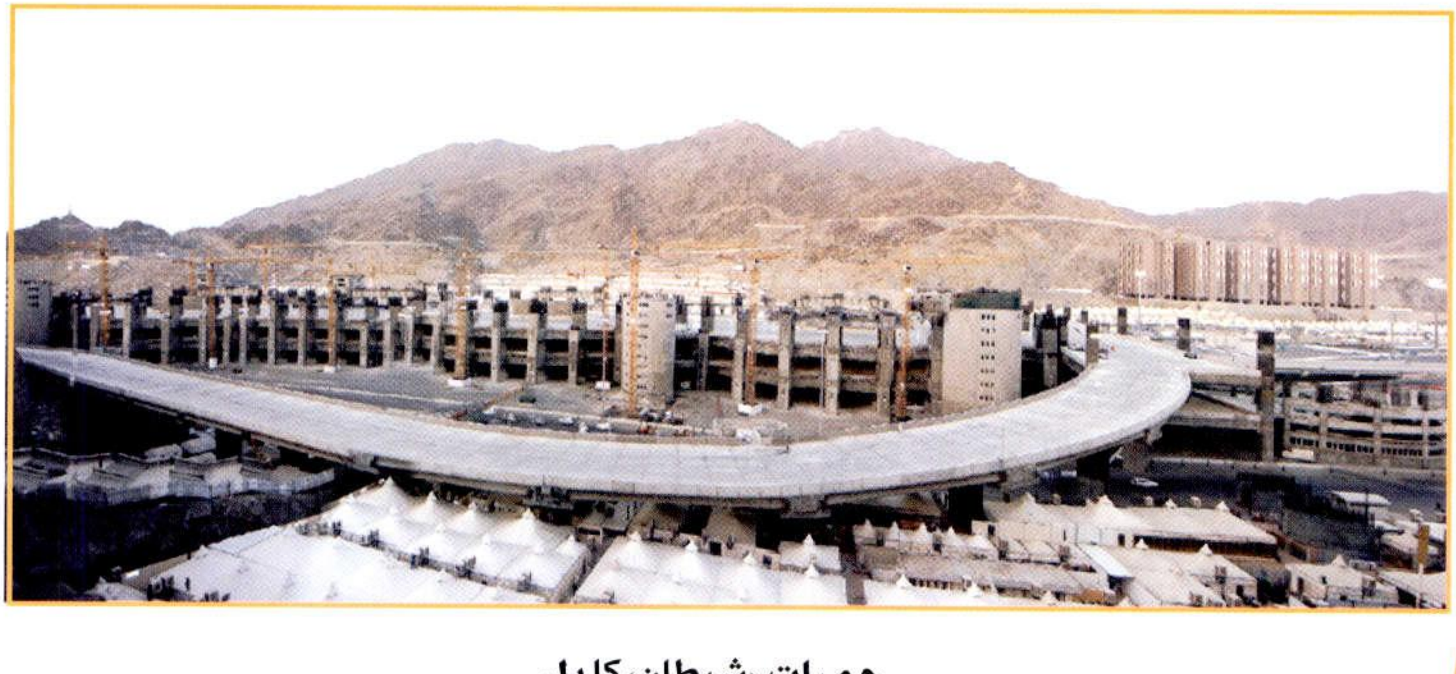




منیٰ حدودِ حرم میں ہے۔یہیں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو کنکریاں ماریں۔اسی مقام پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ میں جنت سے آیا ہوا دنبہ ذبح کیا گیا۔حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنت ابراہیمی ادا کرتے ہوئے انہی تین مقامات پر کنکریاں ماریں اور جانور ذبح فرمائے

منیٰ



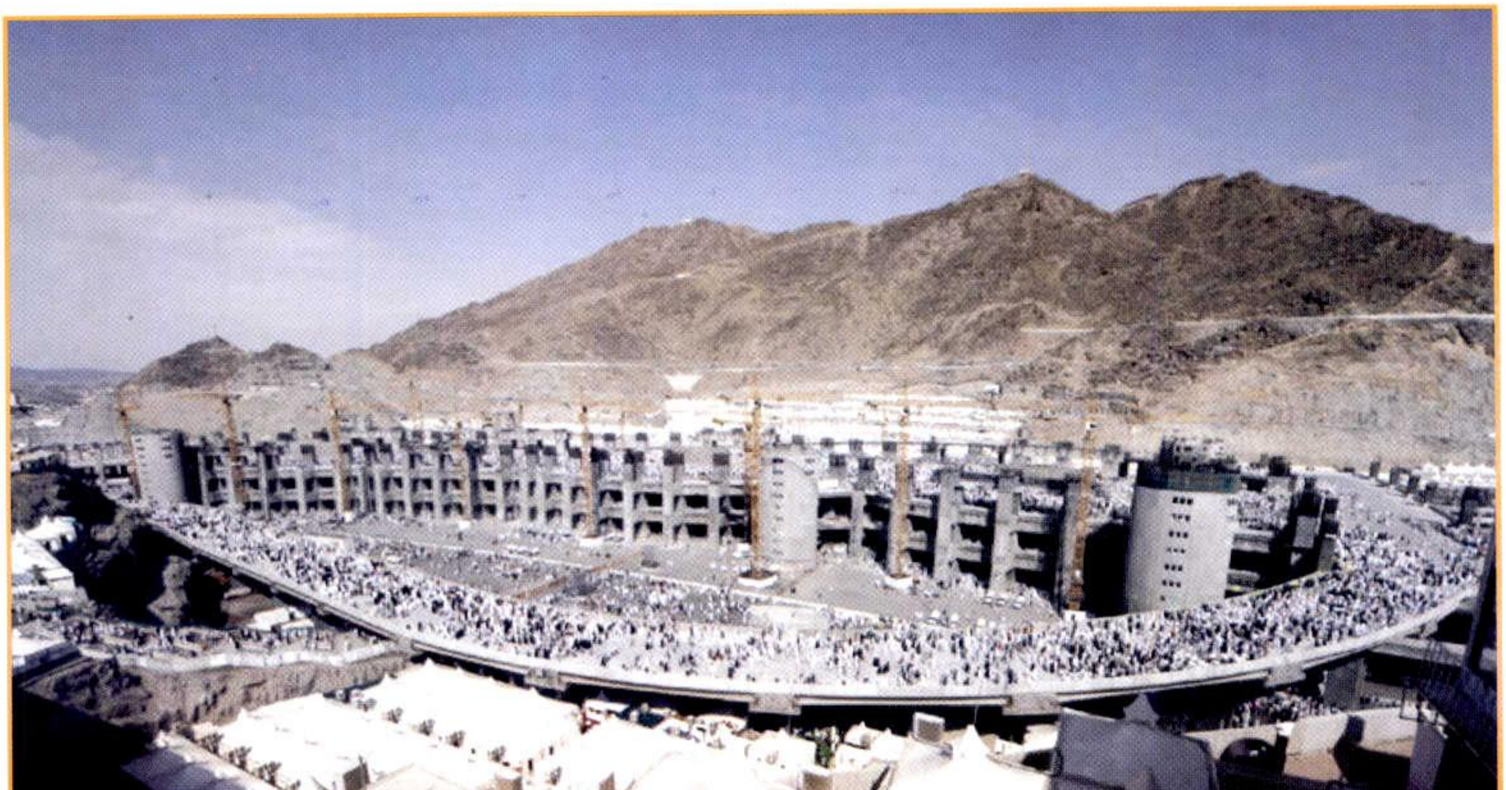


جمرات (شیطان) کا پل

جمرات کے پل پر 06-2005 کے حادثہ کے بعد سعودی حکام کے فوری اقدامات کے بعد نئے کثیر المنز لہ پل کی تعمیر شروع ہو چکی ہے جو کہ اب بالکل آخری مراحل میں ہے

مسرت کے اثر سے مثلِ صبح خلد ہیں خنداں حرم کے در ، منیٰ کی وادیاں ، عرفات کے میداں

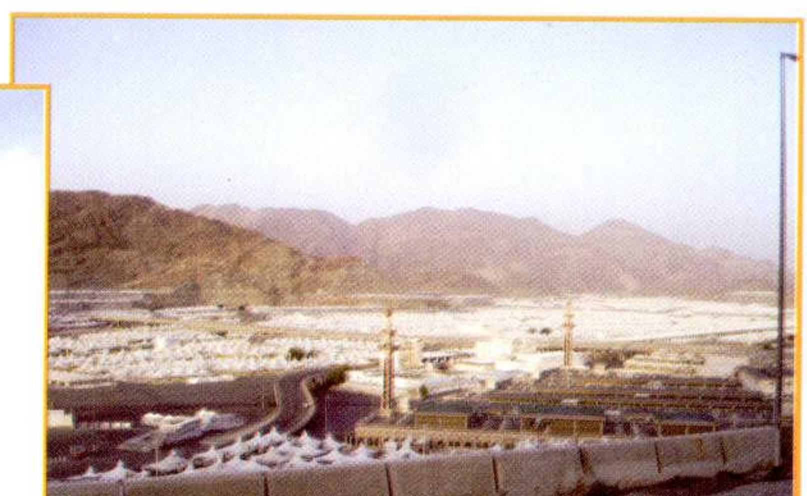


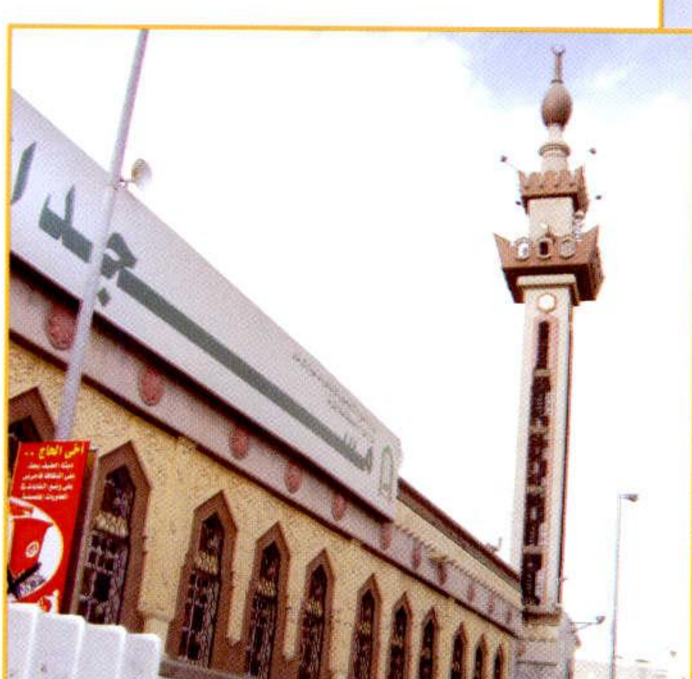


منیٰ مسجد خیف

وادی منیٰ میں حجاج کے خیموں کے درمیان واقع خوبصورت مسجد، اس مسجد میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نمازیں پڑھیں۔
ایک روایت کے مطابق یہ محترم ہستیاں یہاں مدفون ہیں

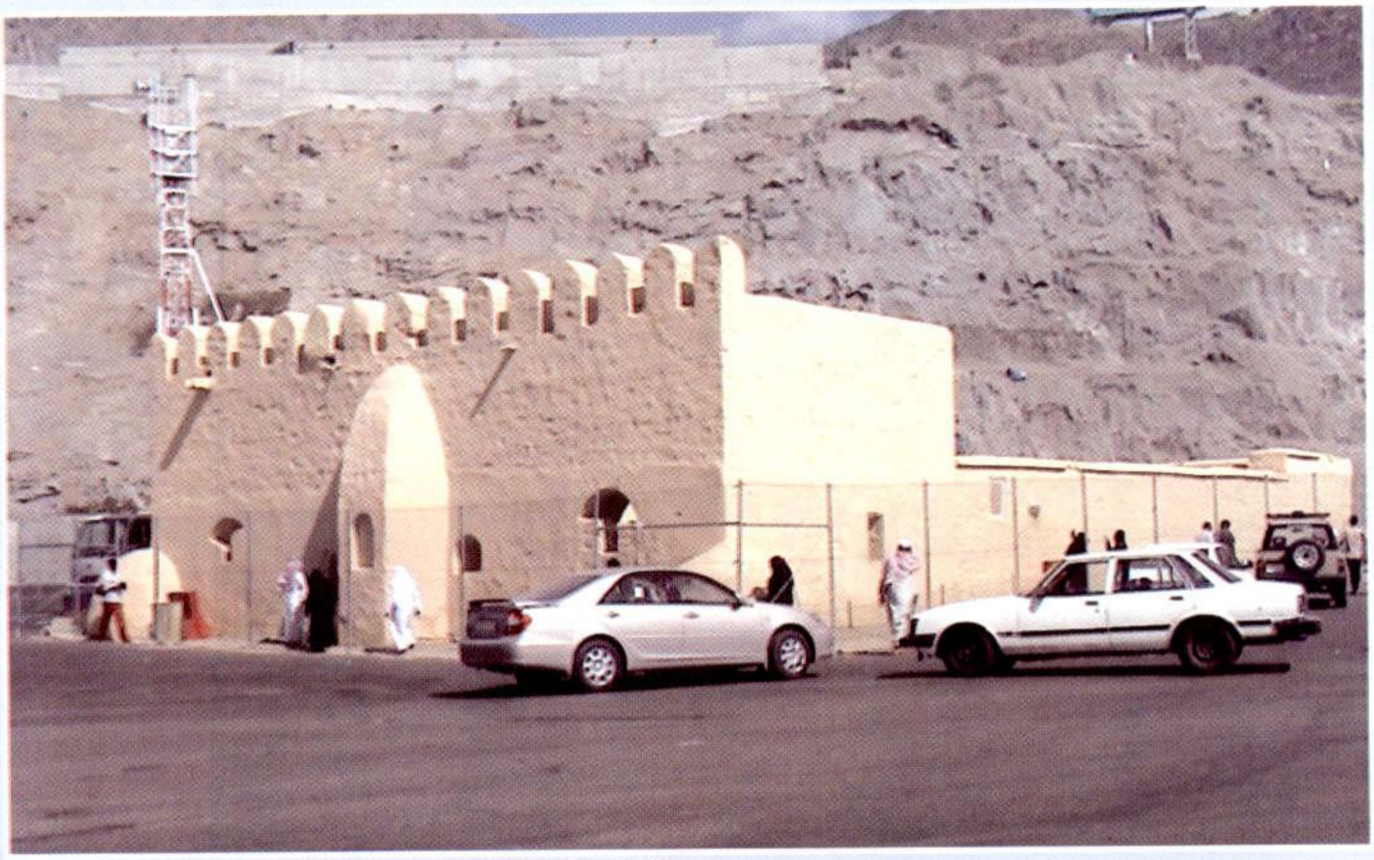


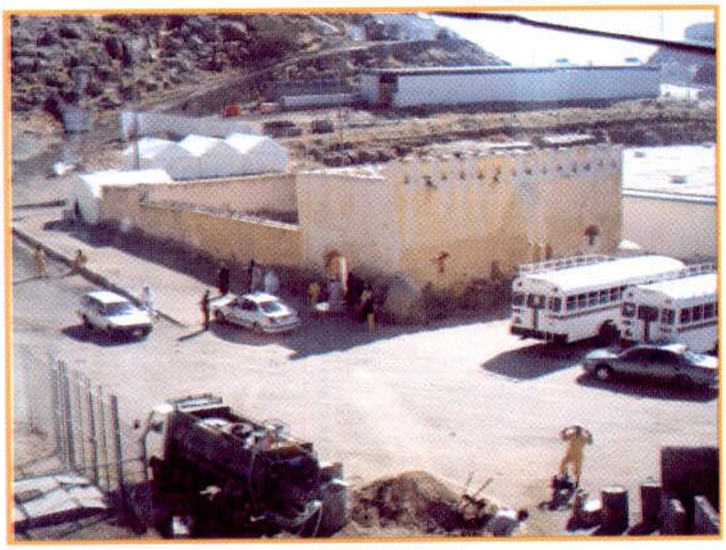




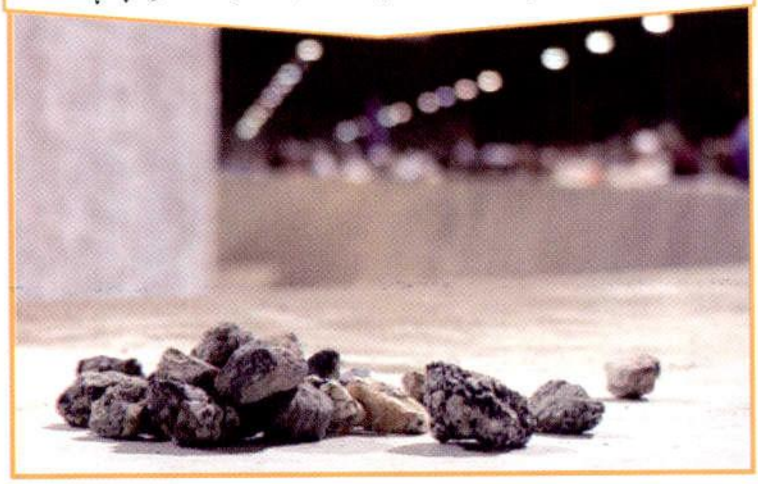
مسجد بیعہ

یہ مسجد منیٰ کے اندر عقبہ گھاٹی میں واقع ہے اس مقام پر مدینہ سے آنے والے اوس اور خزرج کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر ایمان، نصرت اور جہاد کی بیعت کی تھی اس تاریخی بیعت کو بیعت عقبہ کہا جاتا ہے جو بعد میں بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی





کنکریوں کی قریب سے لی گئی تصویر، پس منظر میں جمرۃ بھی نظر آ رہا ہے



سعودی خلیفہ محترم جناب شاہ عبداللہ صاحب اپنے محل سے منیٰ کے انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے



یہ مسجد میدان عرفات میں واقع ہے۔ مسجد کی مغربی سمت میں ایک چھوٹی پہاڑی ہے جس کا نام نمرہ ہے اسی مناسبت سے اس مسجد کو مسجد نمرہ کہا جاتا ہے۔ عرفات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں پر ایک خیمہ میں قیام فرمایا تھا۔ زوال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی خطبہ دیا اور نماز کی امامت فرمائی۔ پھر جبل رحمت کے قریب چٹانوں کے پاس تشریف لائے یہاں سورج غروب ہونے تک قبلہ رو ہو کر دعائیں کیں۔



عرفات میں مسجد نمرہ کے چند مختلف زاویوں کی تصاویر





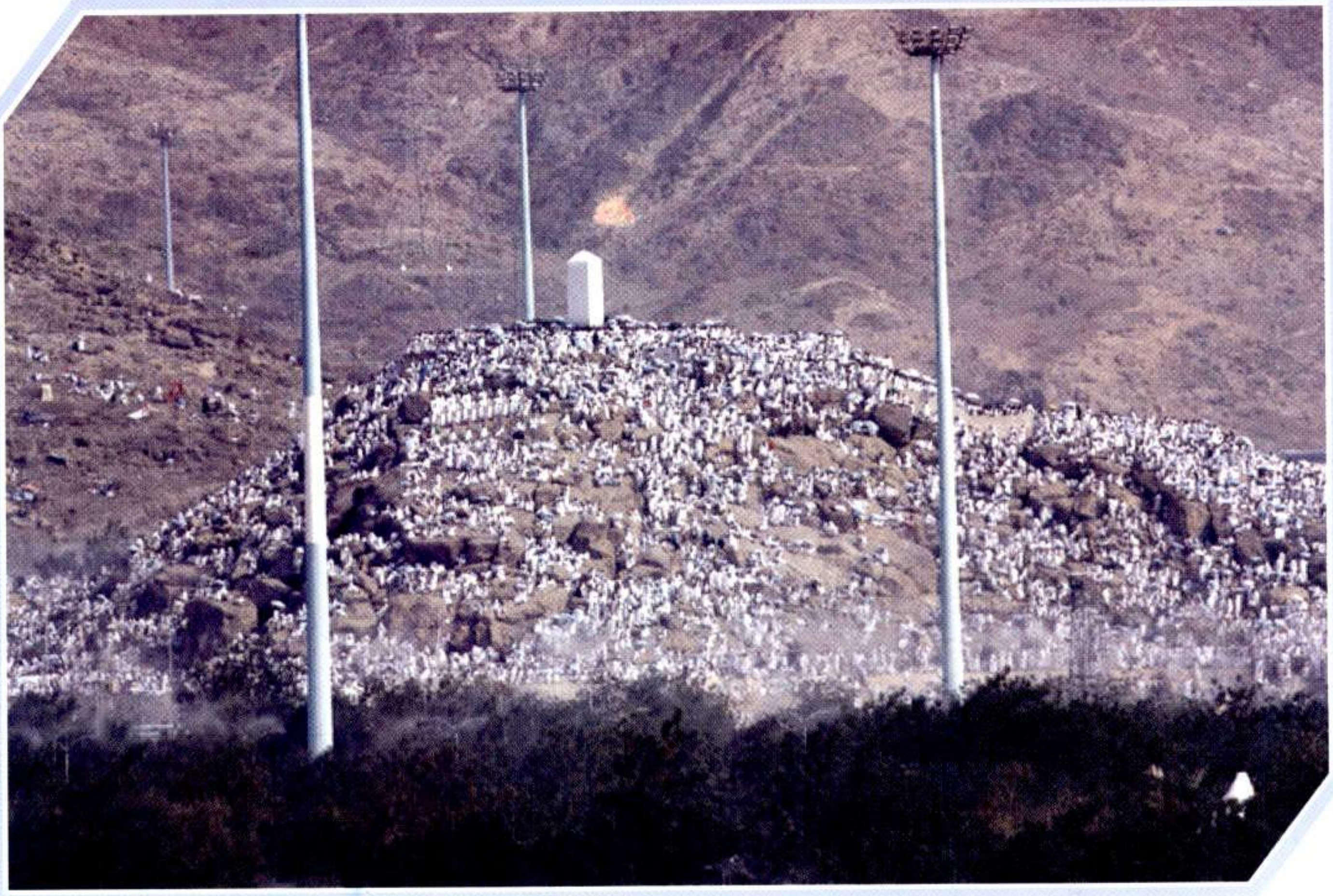




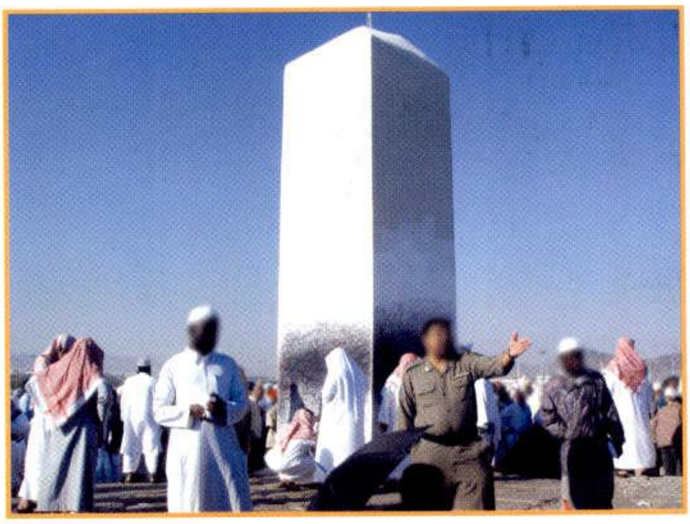
میدان عرفات میں جبل رحمت

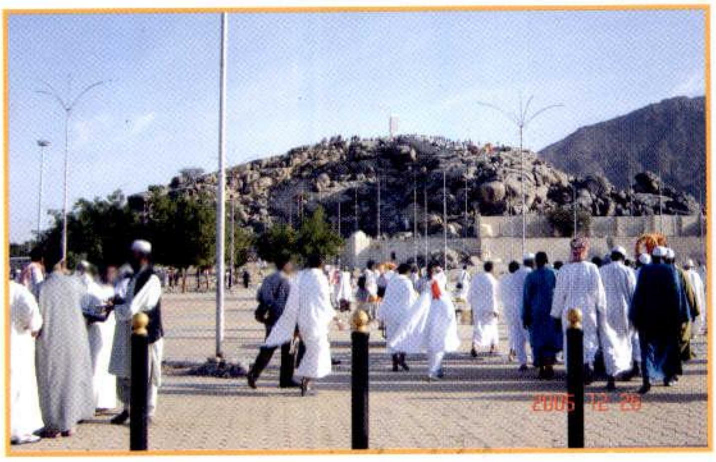
جس کے گرد ہر سال لاکھوں توحید و رسالت کے پروانے جمع ہوتے ہیں

اس پہاڑ کے دامن میں رسول اللہ ﷺ نے حالت قیام میں سورج غروب ہونے تک قبلہ رو ہو کر دعائیں کیں۔



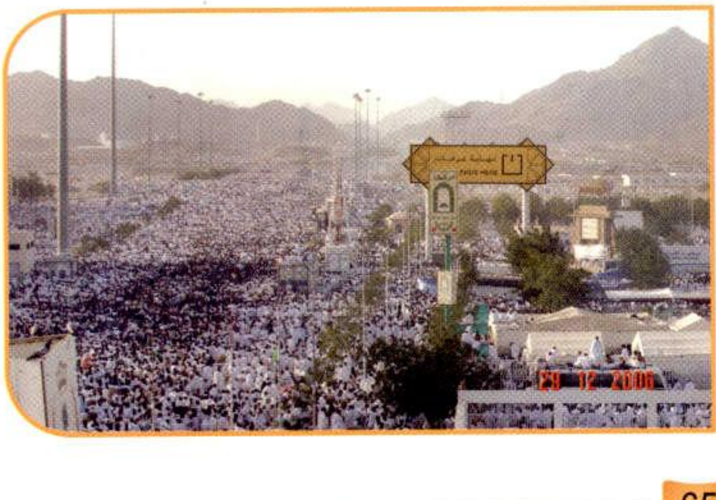
جبل رحمت پر علامت و نشانی کے طور پر بنایا گیا ستون

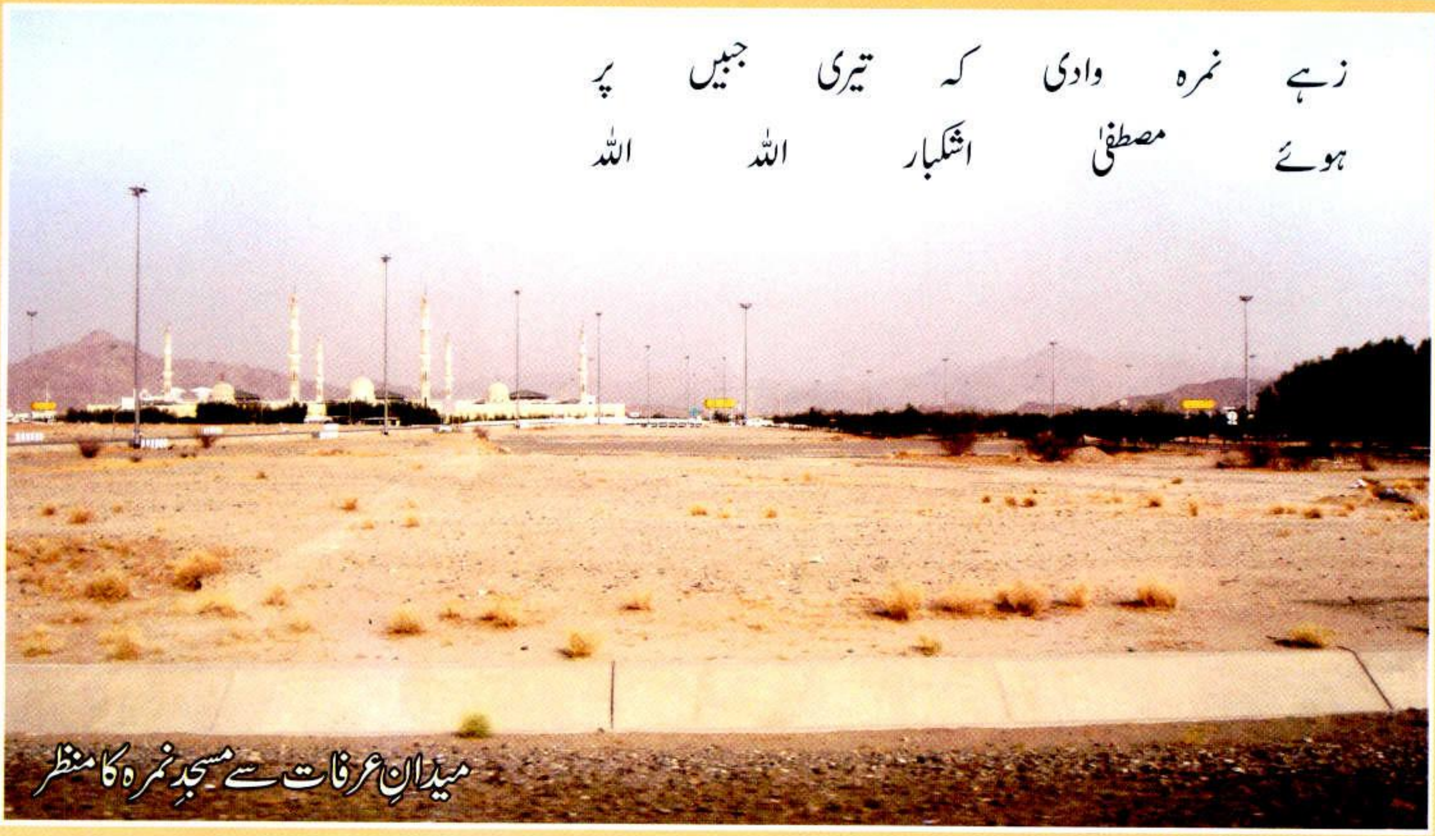




حدود عرفات کی نشاندہی کے لیے اس قسم کے بورڈ مختلف جگہوں پر نصب ہیں

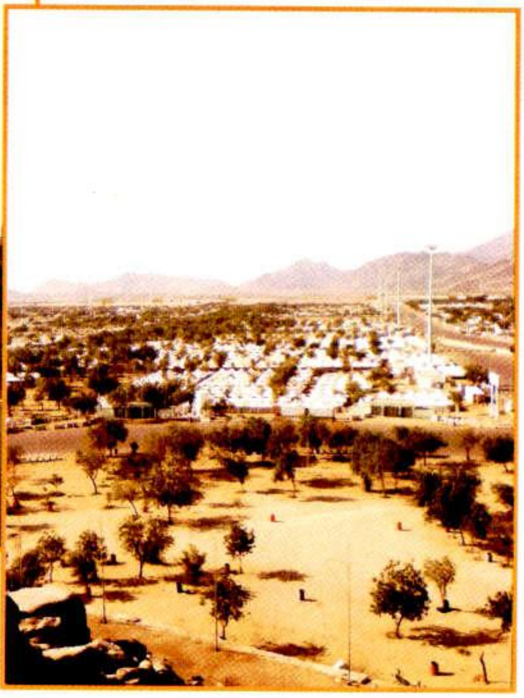


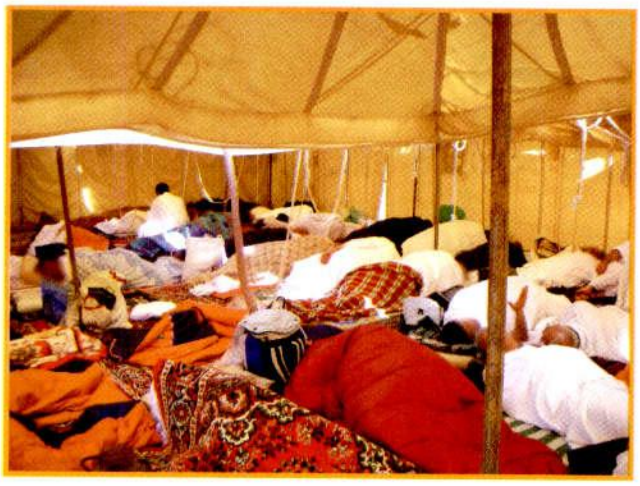




میدانِ عرفات سے مسجدِ نمرہ کا منظر







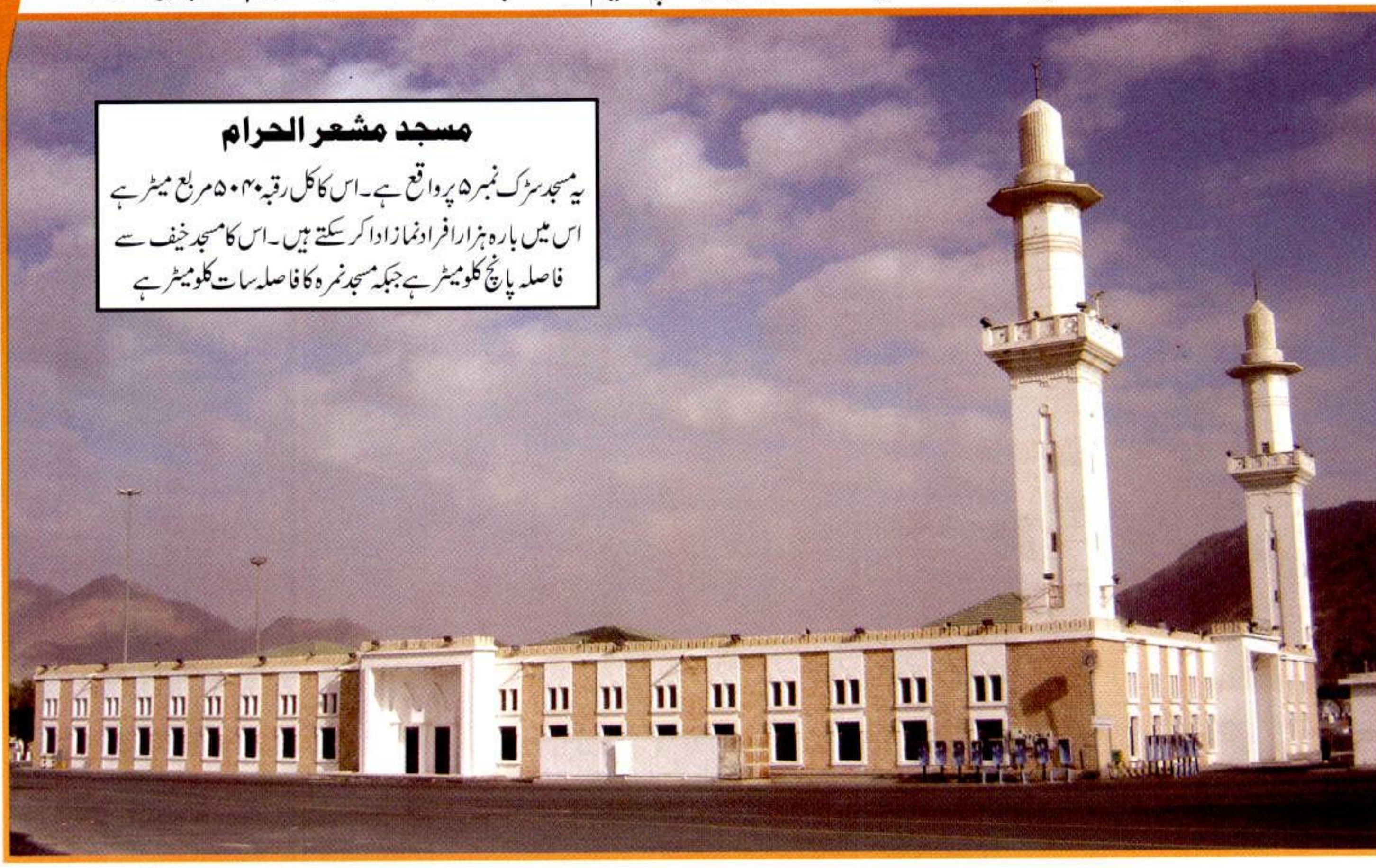
میدان عرفات میں حاجیوں کے ایک خیمے کا منظر



میدان عرفات کا روح پرور منظر
جب مختلف رنگ ونسل اور قوموں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید
اپنے رب ذوالجلال کے سامنے سربسجود ہیں

مزدلفه

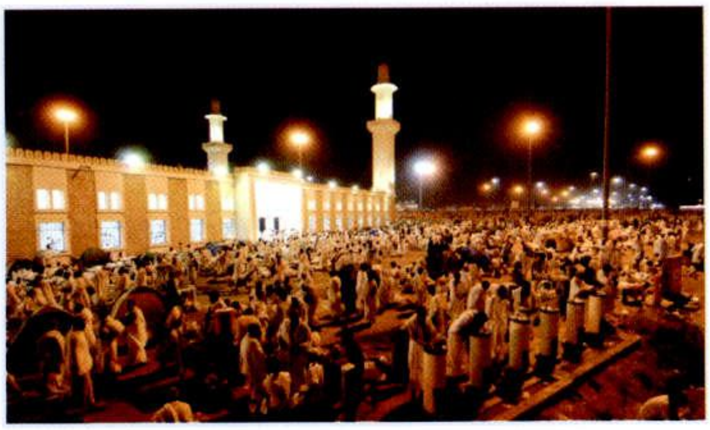
یہ مقام عرفات اور منیٰ کے درمیان ہے۔عرفات سے واپسی پر حجاج کرام یہاں مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کرتے ہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی تھی۔آپ کا قیام موجودہ مسجد **مسجد مشعر الحرام** کے قبلہ کی سمت تھا



مسجد مشعر الحرام

یہ مسجد سڑک نمبر ۵ پر واقع ہے۔اس کا کل رقبہ ۵۰۴۰ مربع میٹر ہے اس میں بارہ ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔اس کا مسجد خیف سے فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے جبکہ مسجد نمرہ کا فاصلہ سات کلومیٹر ہے



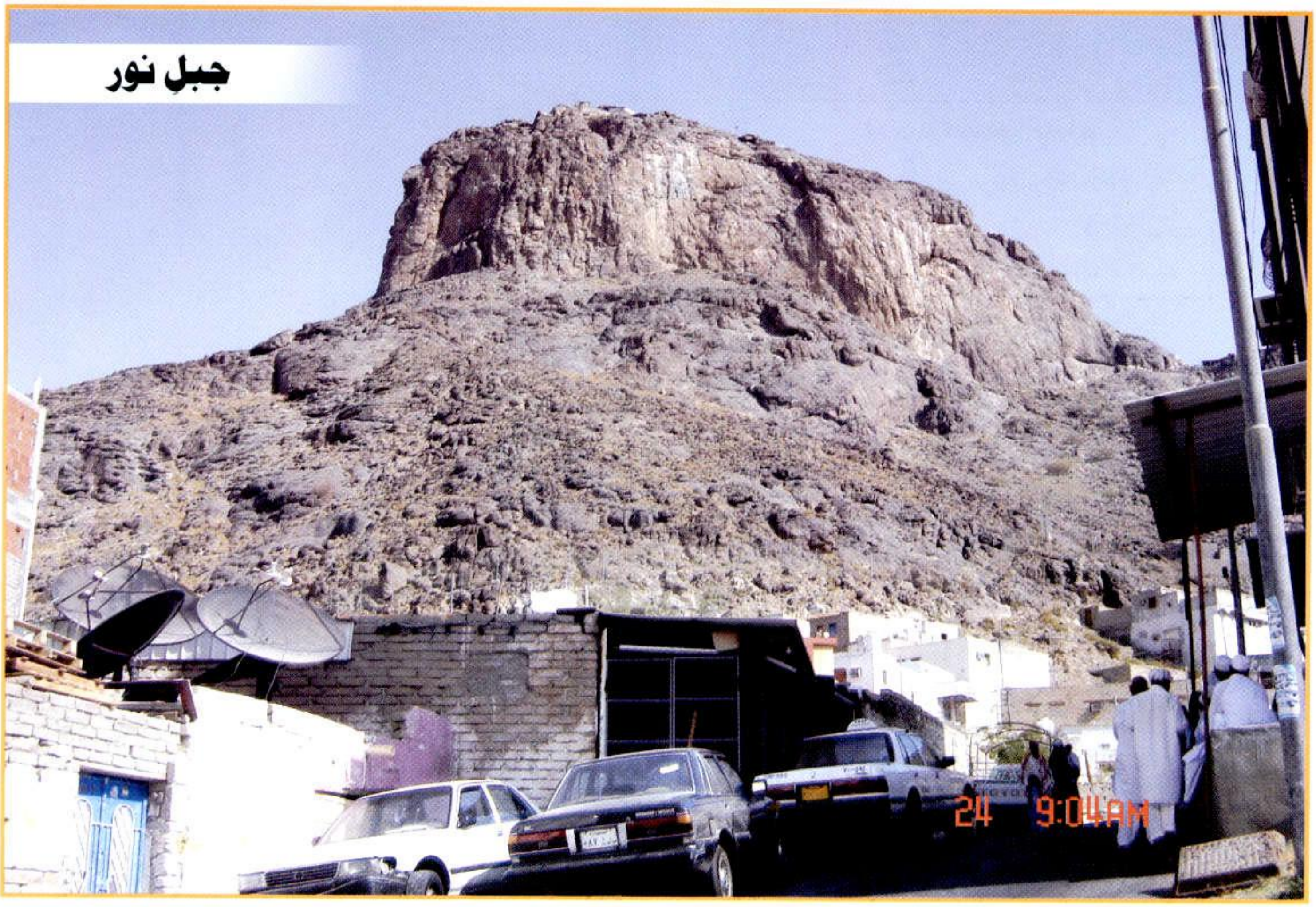


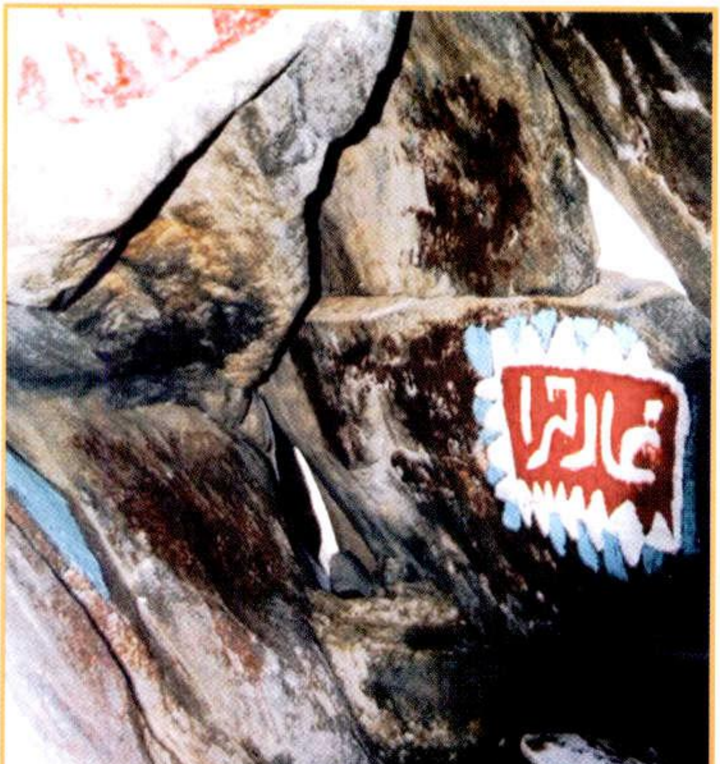
مزدلفہ کی حدود کی نشاندہی کے لیے مخصوص بورڈ مختلف جگہوں پر نصب ہیں



غار حرا

غارِحرا جبلِ نور کی چوٹی پر واقع ہے جو مسجد حرام کے شمال مشرق میں واقع ہے۔
یہ وہ مبارک غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے





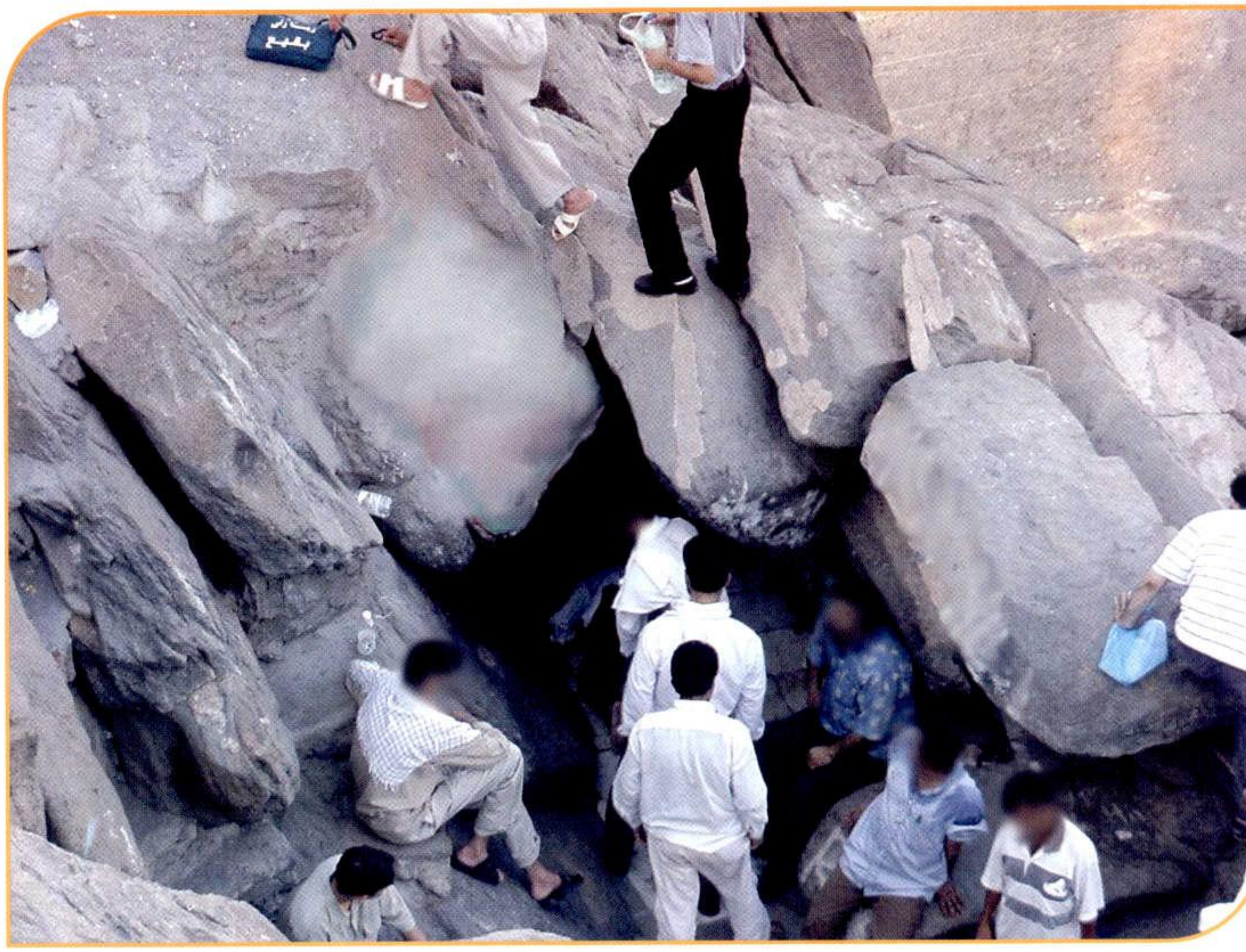
غارِحرا کا اندرونی منظر جس میں دو آدمی ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں



غارِحرا کی طرف جانے والا راستہ جو تقریباً ایک گھنٹے کا ہے



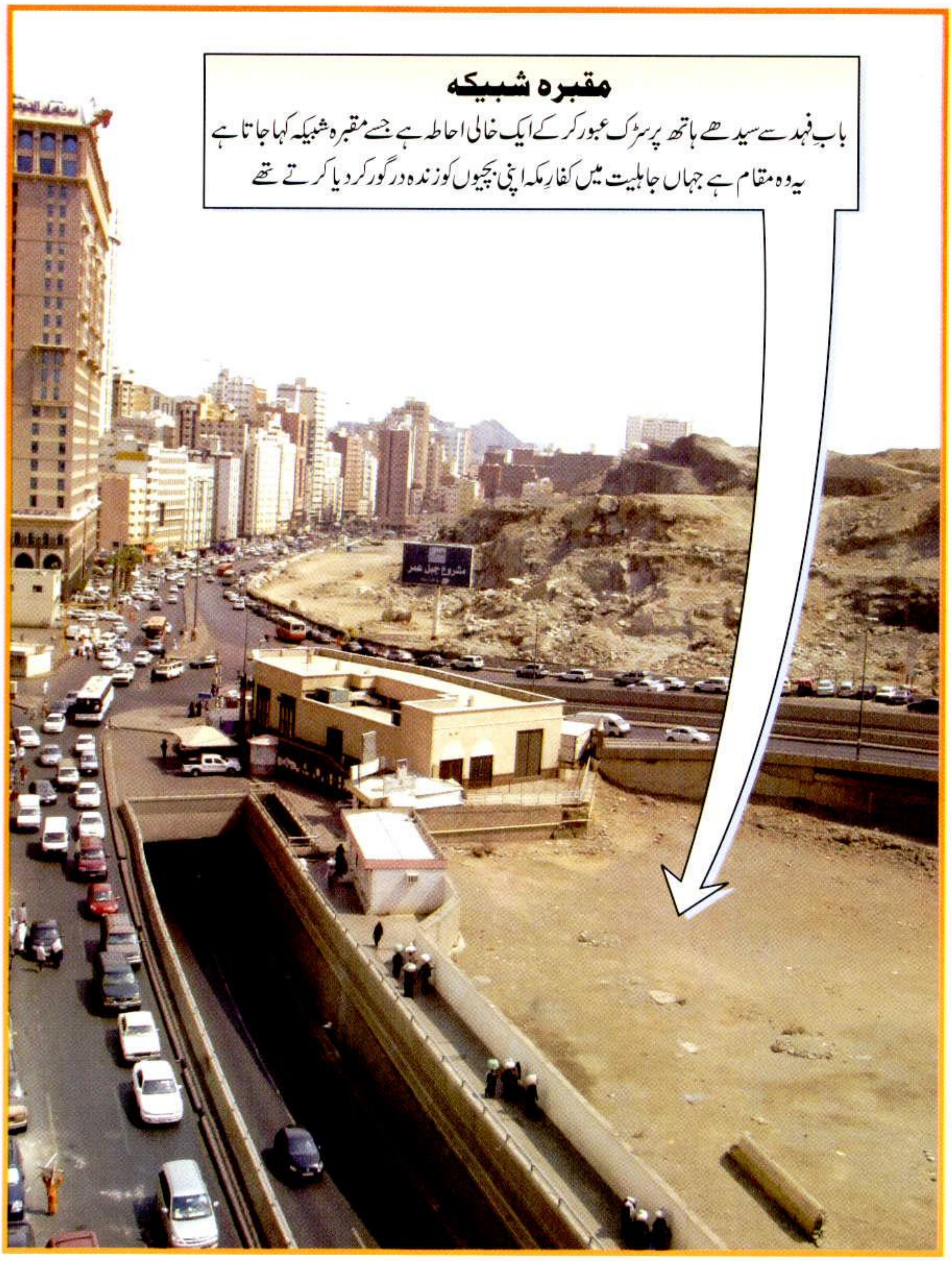
اس غار کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی لیکر تشریف لائے
اسی پہاڑ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دیکھا تھا





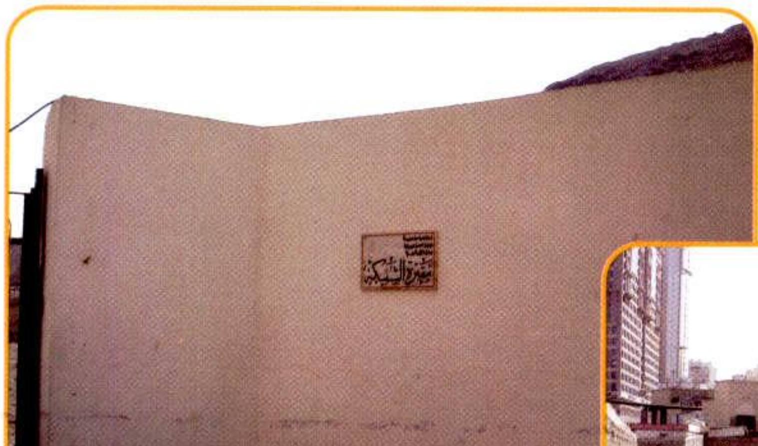


جلوہ گاہِ محمد وہ غارِ حرا
جلوہ زارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جبرئیل امیں مرحبا مرحبا
راز دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

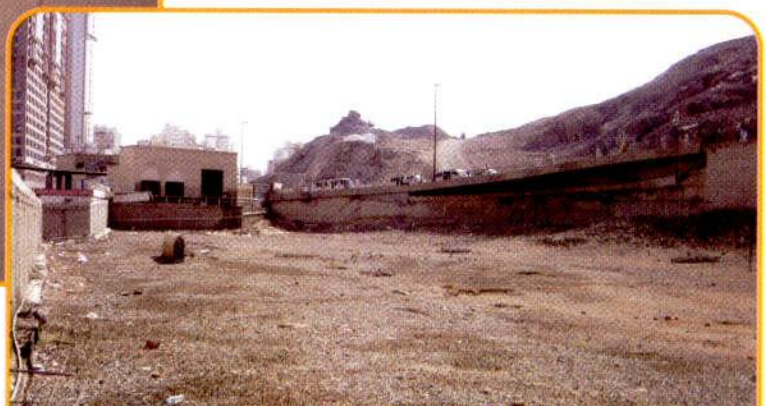


مقبرہ شبیکہ

بابِ فہد سے سیدھے ہاتھ پر سڑک عبور کر کے ایک خالی احاطہ ہے جسے مقبرہ شبیکہ کہا جاتا ہے
یہ وہ مقام ہے جہاں جاہلیت میں کفارِ مکہ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے



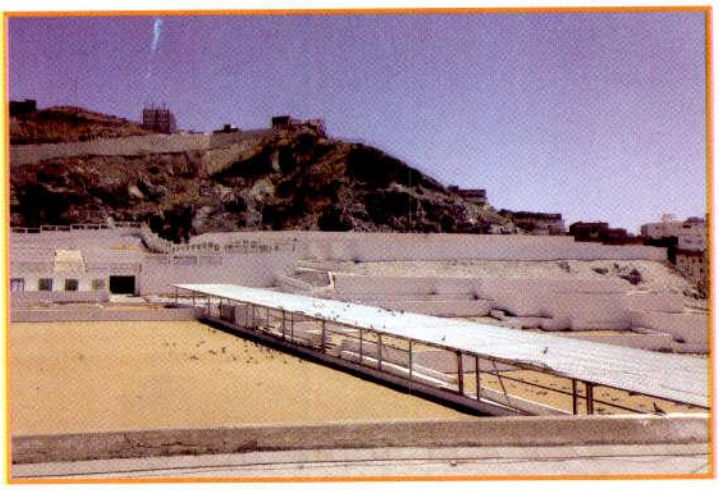
إن الله مع الصابرين

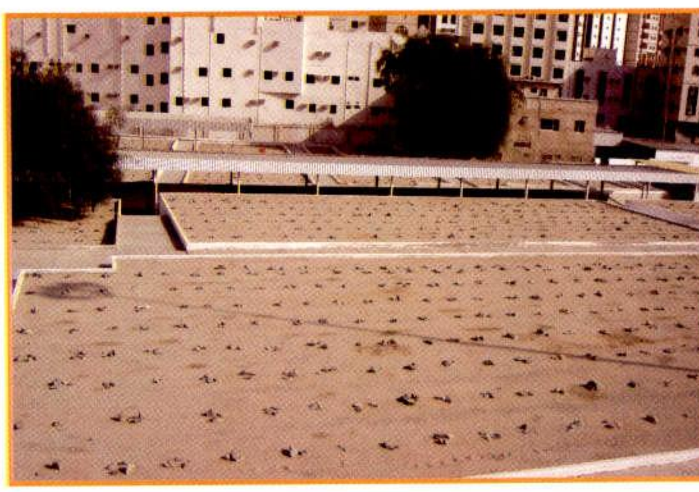


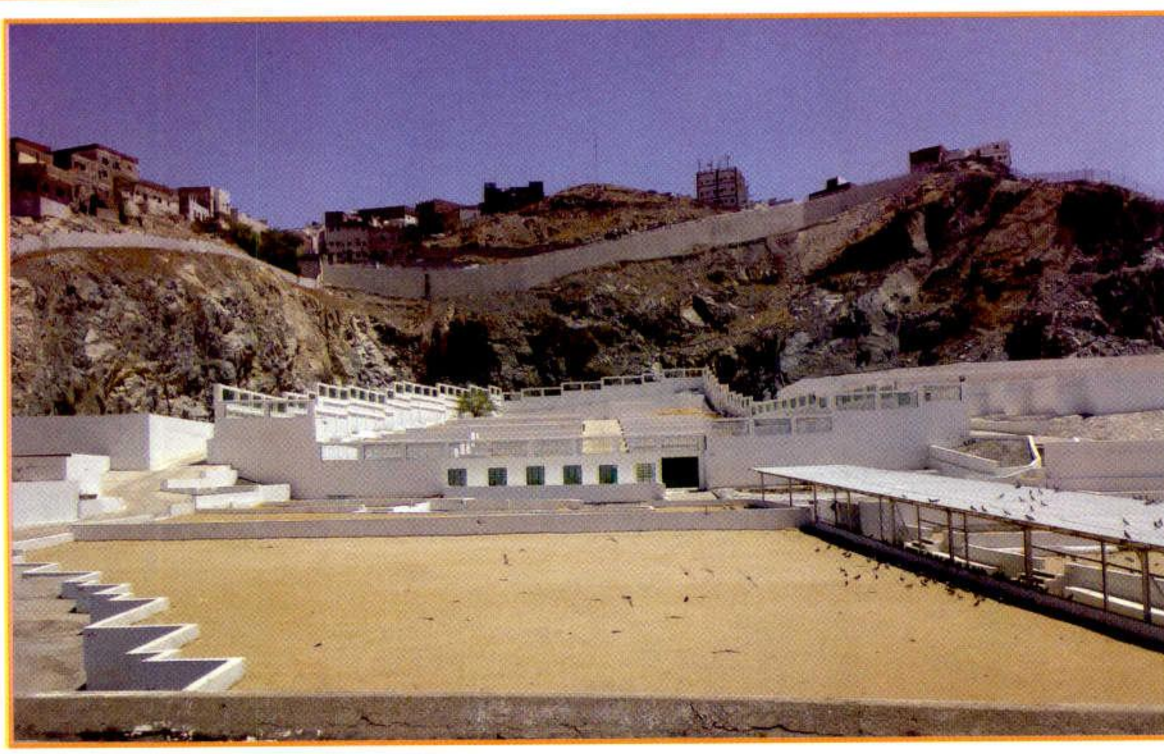
مقبرة المعلاة

مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات میں سے ایک ہے جو مسجد حرام کی مشرقی جانب حجون کے مقام پر ایک پہاڑی کی گھاٹی میں واقع ہے۔
اسی تاریخی قبرستان میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی قبر مبارک ہے۔
نیز بہت سے صحابہ وتابعین اور بزرگانِ دین کی قبریں بھی ہیں





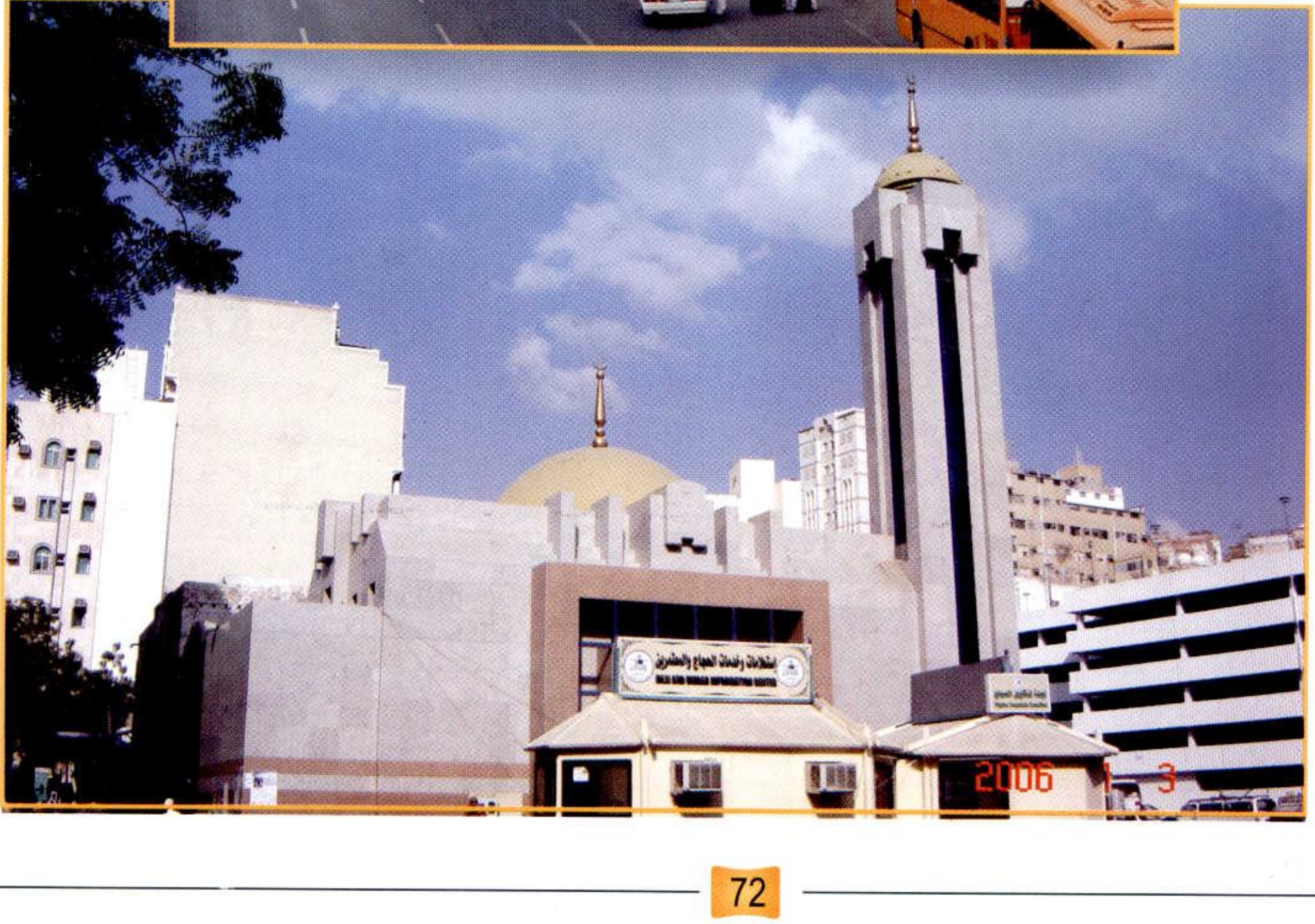




مسجد جن

نَصِیْبَیْن سے آئے ہوئے جنوں نے اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا اور ایمان لے آئے تھے۔ یہ مسجد اسی جگہ تعمیر کی گئی ہے

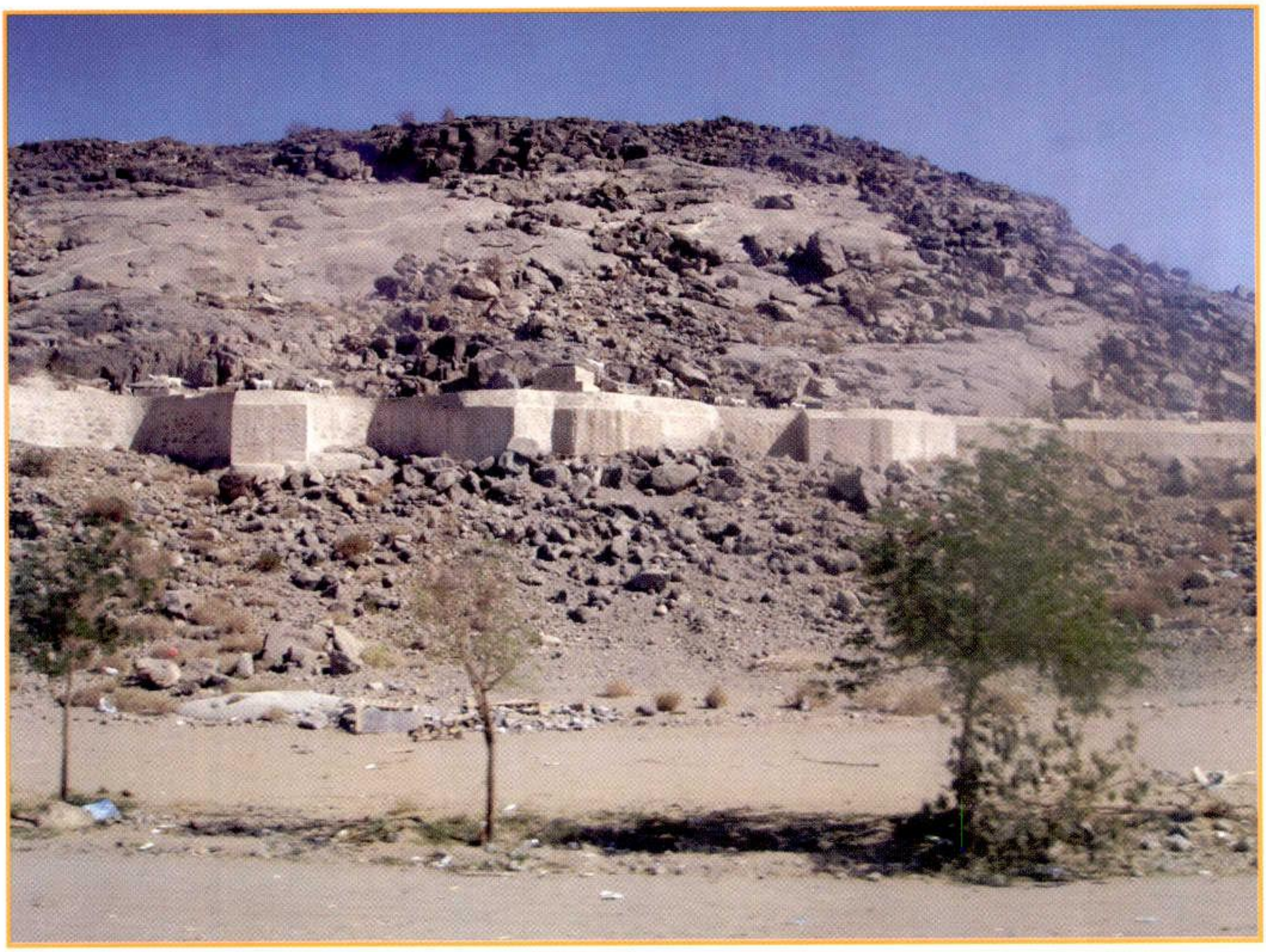


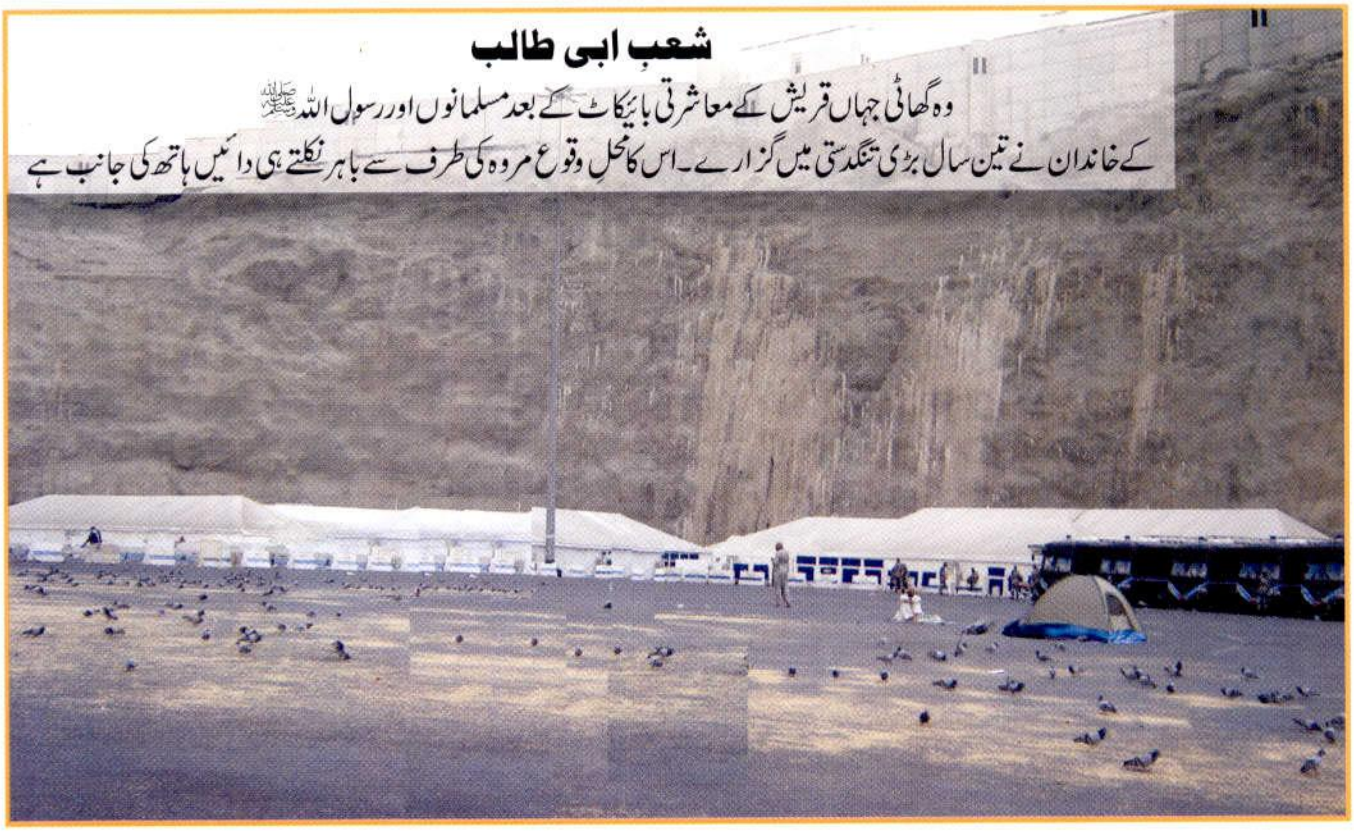


نہرِ زبیدہ

عباسی خلیفہ ہارون رشید کی اہلیہ محترمہ زبیدہ کا حیرت انگیز کارنامہ

ان دنوں مکہ مکرمہ اور آس پاس کے علاقوں کو پانی کی شدید قلت کا سامنا تھا۔ یہ بات جب محترمہ زبیدہ کے سامنے آئی تو انہوں نے ایک حیرت انگیز فیصلہ کر کے ۳۶ کلومیٹر کے فاصلے پر حنین میں واقع وادی نعمان سے ایک نہر بنوانا شروع کی جو عرفات اور وادی عرنہ سے گزرتی ہوئی منیٰ کے نشیبی علاقہ سے ہو کر مکہ مکرمہ پہنچی۔ تقریباً بارہ سو سال تک اہل مکہ اور حجاج اس سے سیراب ہوتے رہے۔ مسلم خلفاء و حکمران حسبِ ضرورت اس کی اصلاح و مرمت کرواتے رہے مگر اب ایک عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو چکی ہے۔ اس کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ سن ۱۴۲۱ھ میں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے ہدایات جاری کیں ہیں کہ اس قدیم نہر کی تجدید و ترمیم کر کے پھر سے قابلِ استعمال بنایا جائے۔





شعبِ ابی طالب

وہ گھاٹی جہاں قریش کے معاشرتی بائیکاٹ کے بعد مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کے خاندان نے تین سال بڑی تنگدستی میں گزارے۔ اس کا محلِ وقوع مروہ کی طرف سے باہر نکلتے ہی دائیں ہاتھ کی جانب ہے

مسجد عائشہ

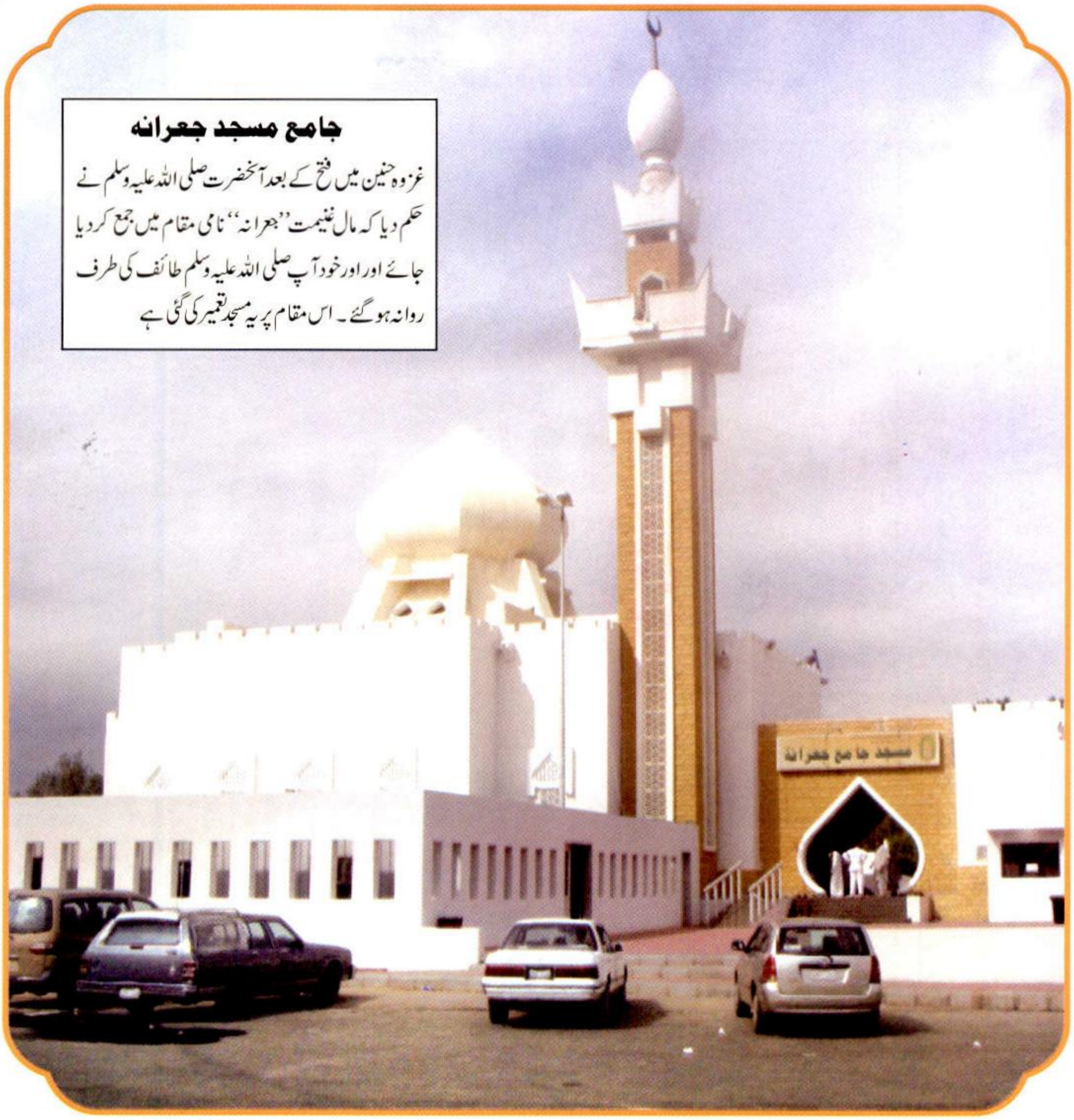
یہ مسجد حرام سے شمال کی جانب، مدینہ روڈ پر ساڑھے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ حدودِ حرم میں سب سے نزدیک حدِ حرم یہی ہے۔ اس مبارک مسجد کی تعمیر اس جگہ پر ہوئی ہے جہاں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے سن ۹ ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کے احرام کی نیت کی۔



سخن کسی کا نہیں ترے سخن کی طرح   نہ انجمن ہے کوئی تری انجمن کے طرح
(امین گیلانی)





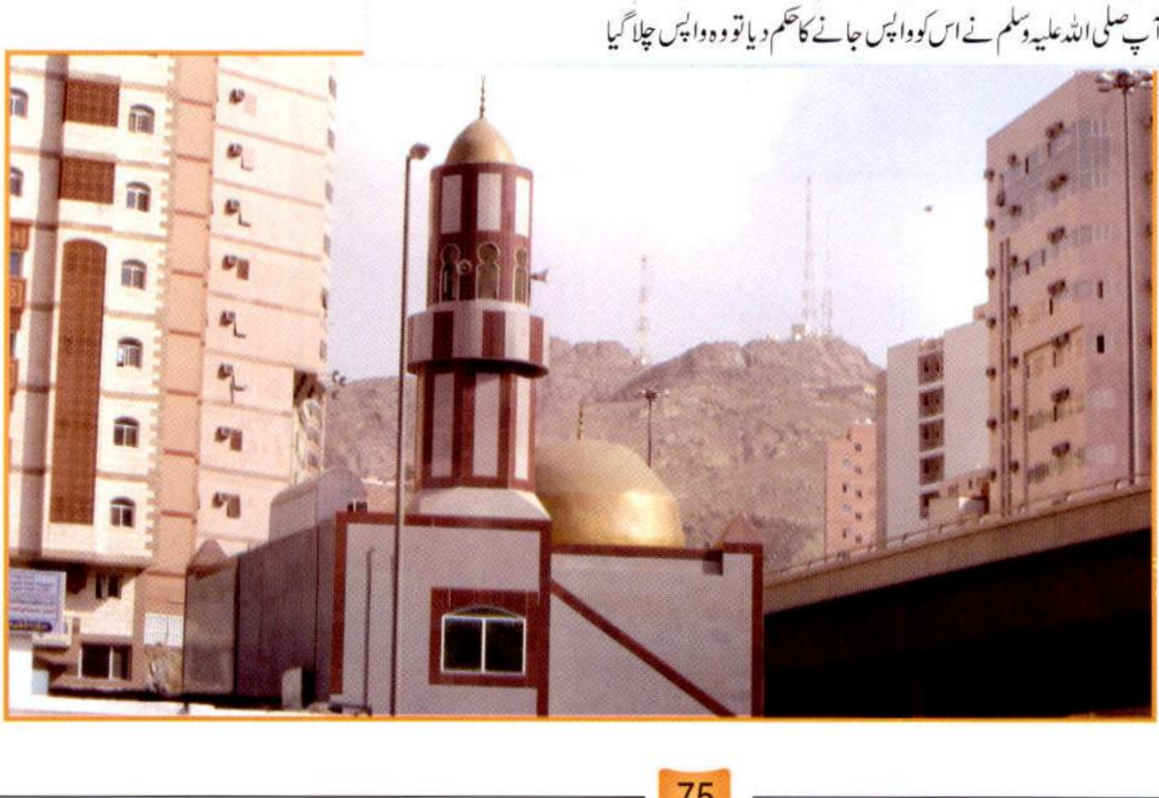


جامع مسجد جعرانہ

غزوہ حنین میں فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مال غنیمت ''جعرانہ'' نامی مقام میں جمع کر دیا جائے اور اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس مقام پر یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے

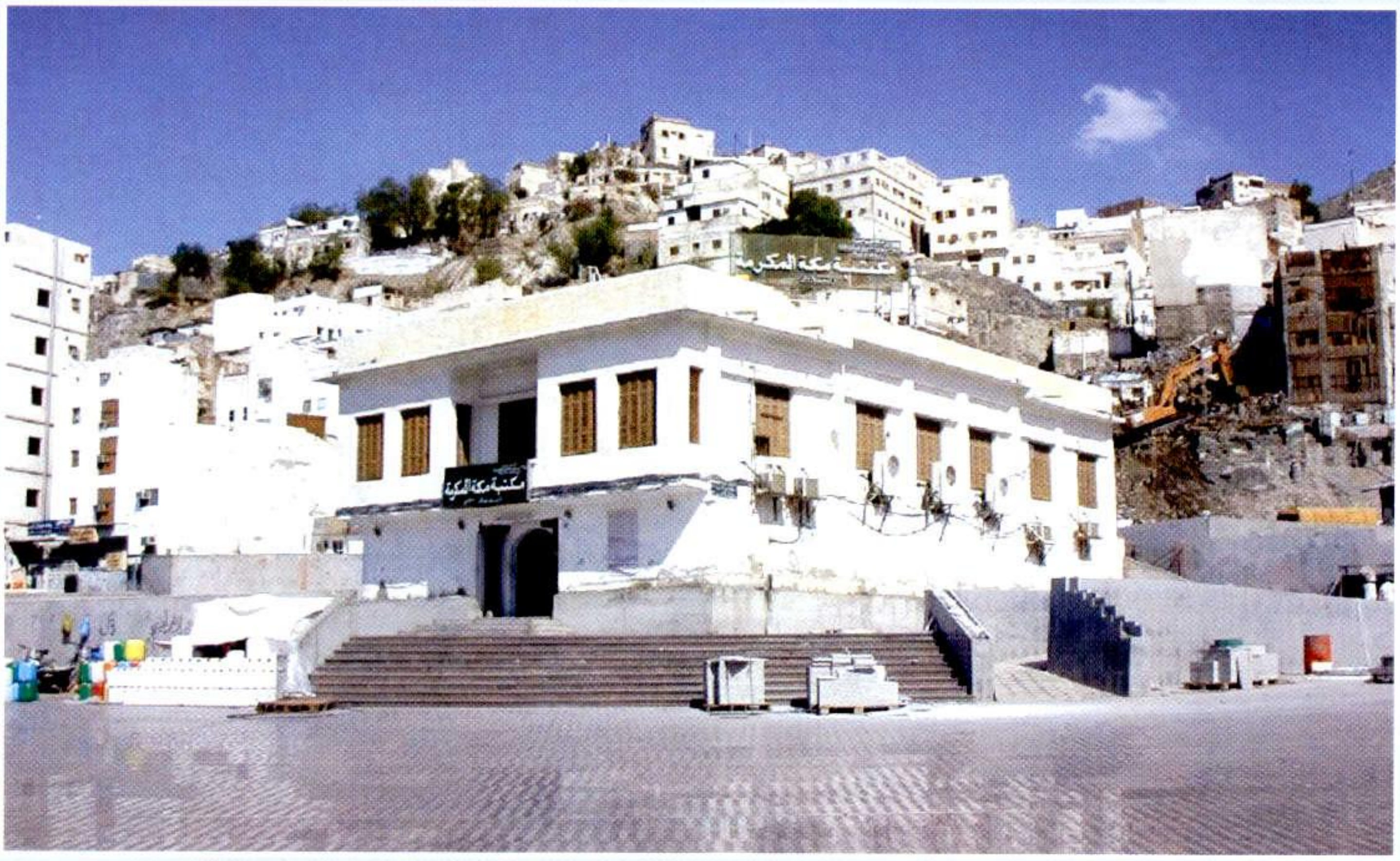
مسجد شجرہ (درخت والی مسجد)

یہ مسجد، مسجد جن کے بالمقابل واقع ہے۔ یہ مسجد اس جگہ بنائی گئی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو بلایا تو درخت چل کر آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس جانے کا حکم دیا تو وہ واپس چلا گیا



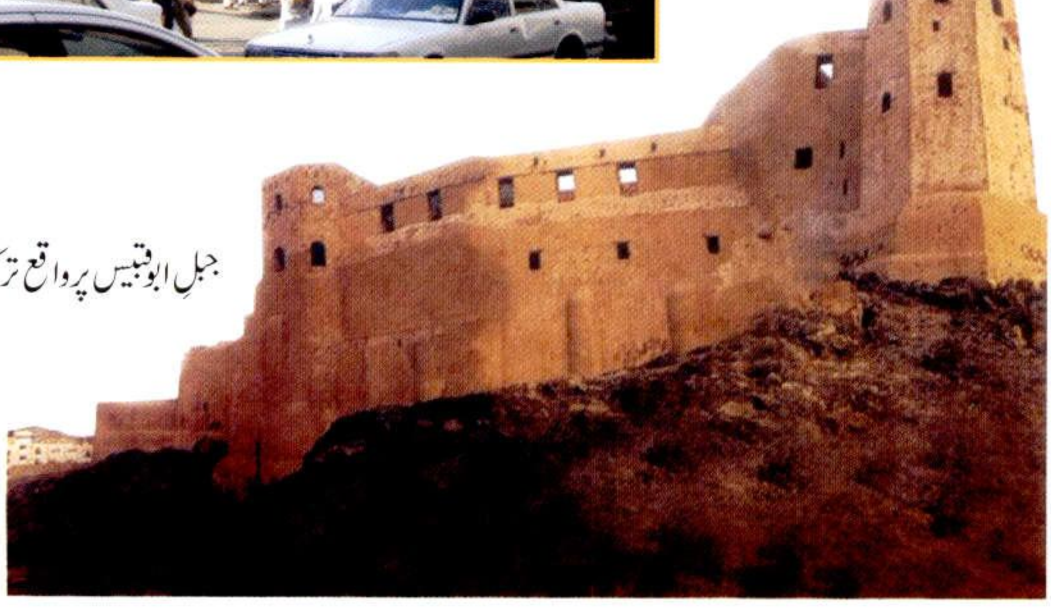
مکتبہ مکہ مکرمہ

باب السلام کے سامنے نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت جسے آجکل لائبریری بنادیا گیا ہے



جبلِ عمر





جبلِ ابوقبیس پر واقع ترکوں کے دور کا تعمیر شدہ قلعہ

مقبرہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ربذہ نامی مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبرہ



مسجد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ



یہ اس کارخانہ کا صدر دروازہ ہے جس میں بیت اللہ کا غلاف تیار کیا جاتا ہے



مسجد ابن مسعود

حضرت ابن مسعودؓ کے نام سے موسوم یہ مسجد طائف میں واقع ہے

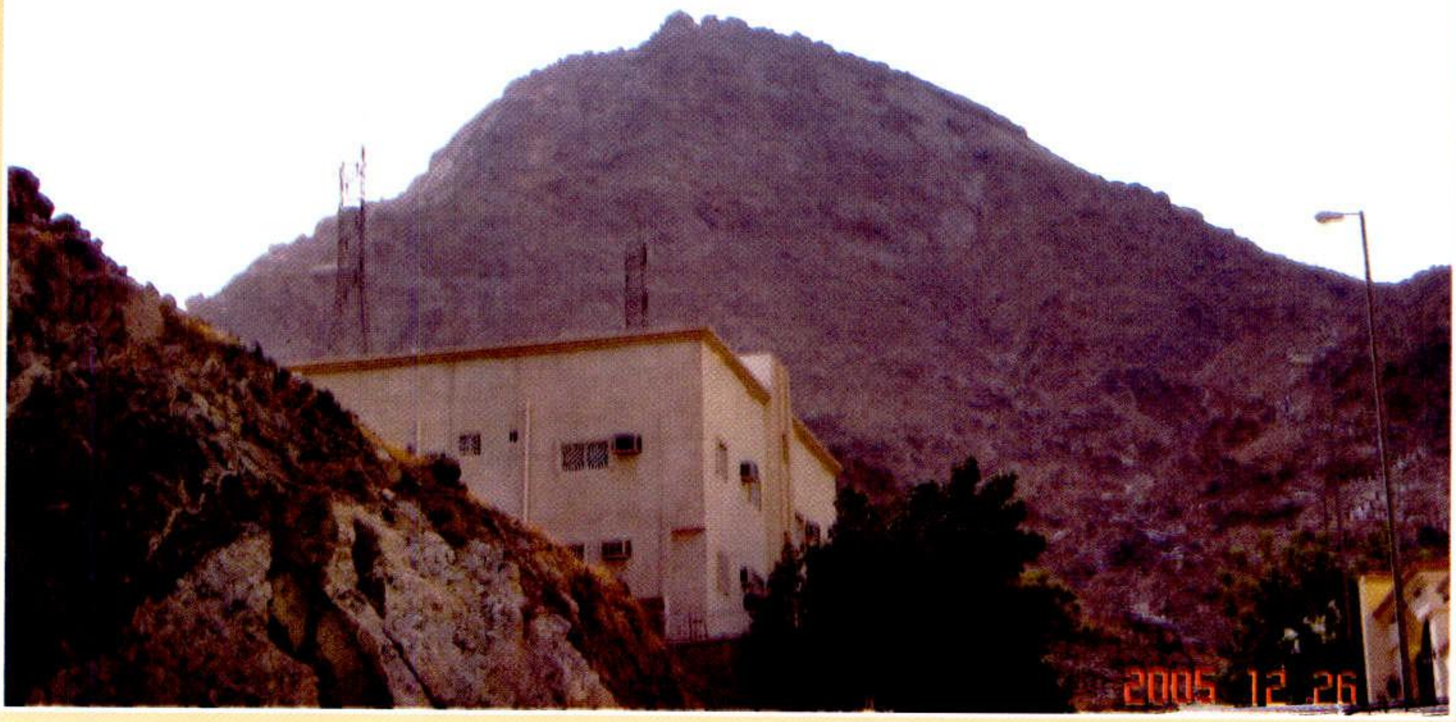


عزیزیہ میں واقع مسجد جو مفتی اعظم سعودیہ الشیخ محمد بن باز کے نام سے موسوم ہے



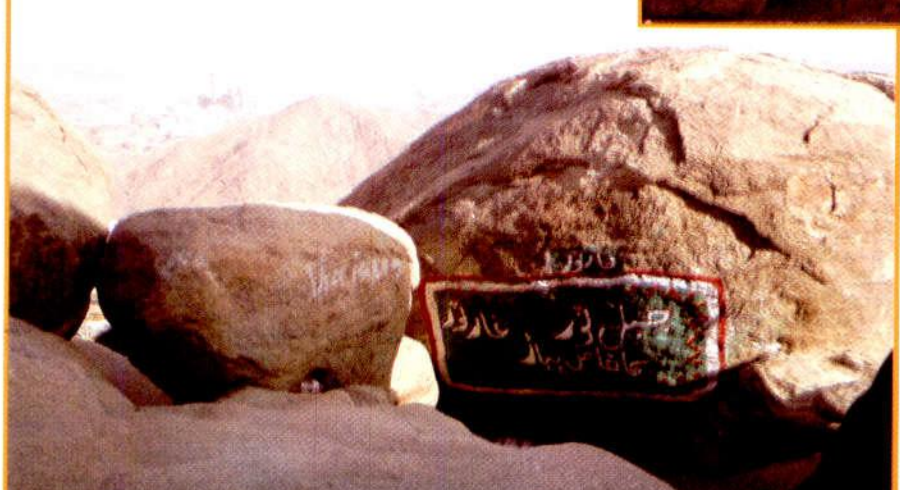
جبلِ ثور

یہ غار مسجد حرام سے چار کلو میٹر جنوبی سمت میں واقع ہے۔ اس غار کے دو دہانے ہیں۔ ایک مغربی سمت میں ہے جس سے رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے تھے۔ اس دہانے سے لیٹ کر ہی اندر جایا جا سکتا ہے۔





کوئی دیکھے رفاقت ابوبکرؓ کی
یارِ غارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
(نفیس)





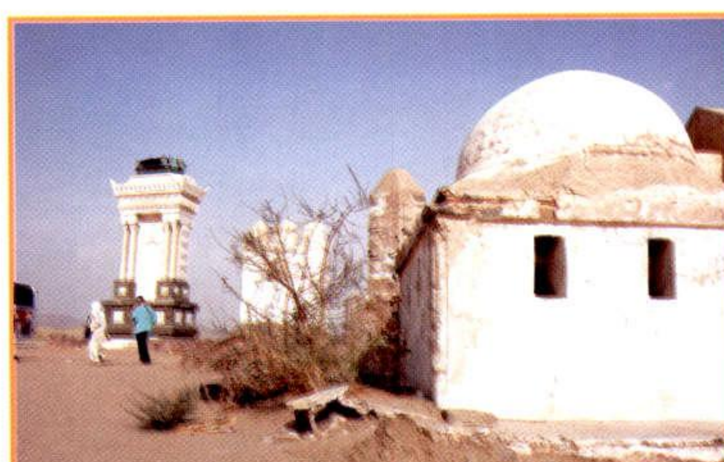
جبل ثور جہاں رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبرؓ نے مدینہ ہجرت کے موقع پر روپوشی اختیار کی تھی

حدودِ حرم کی نشاندہی کے لیے مختلف مقامات پر لگے ہوئے بورڈ







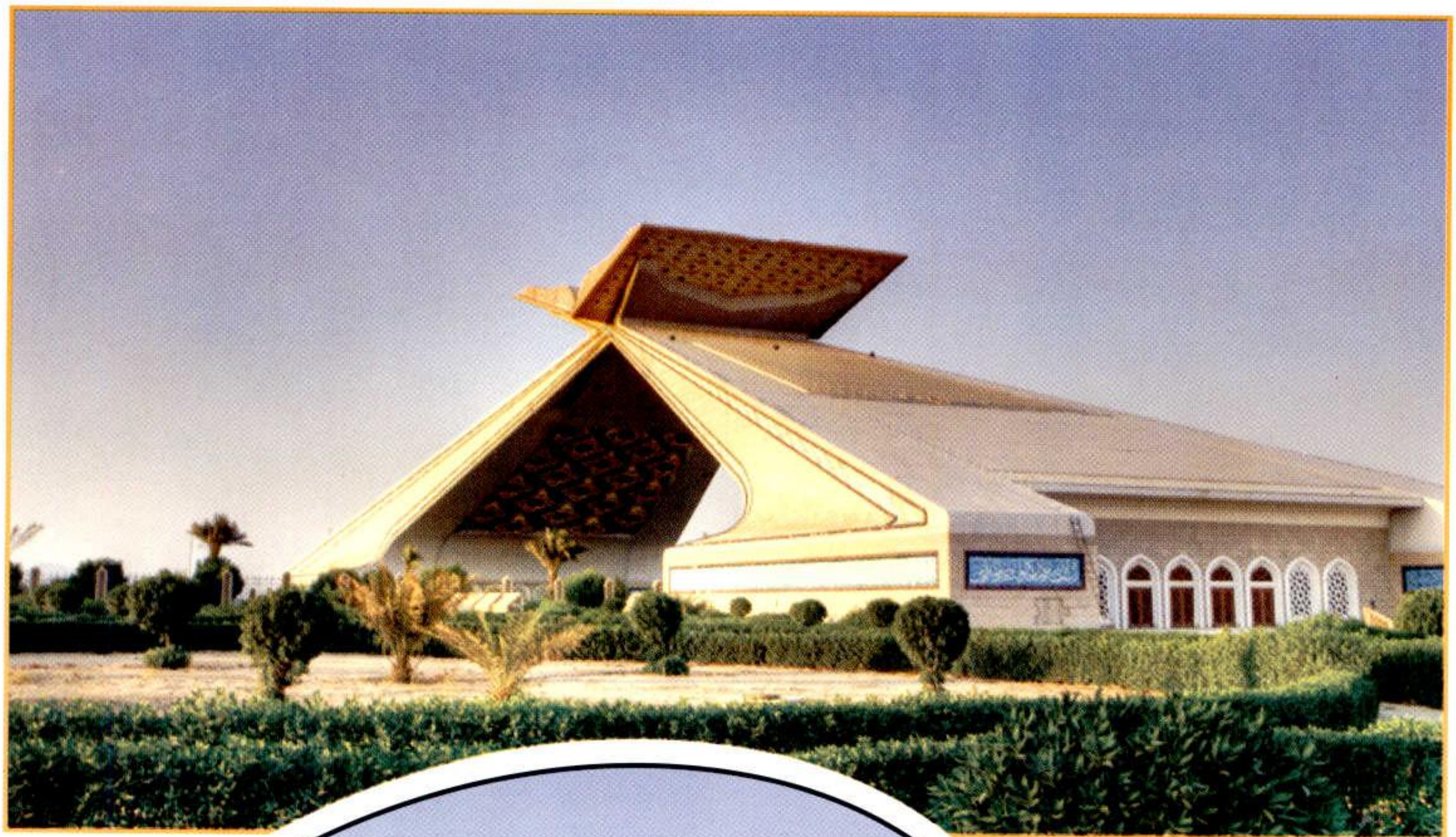


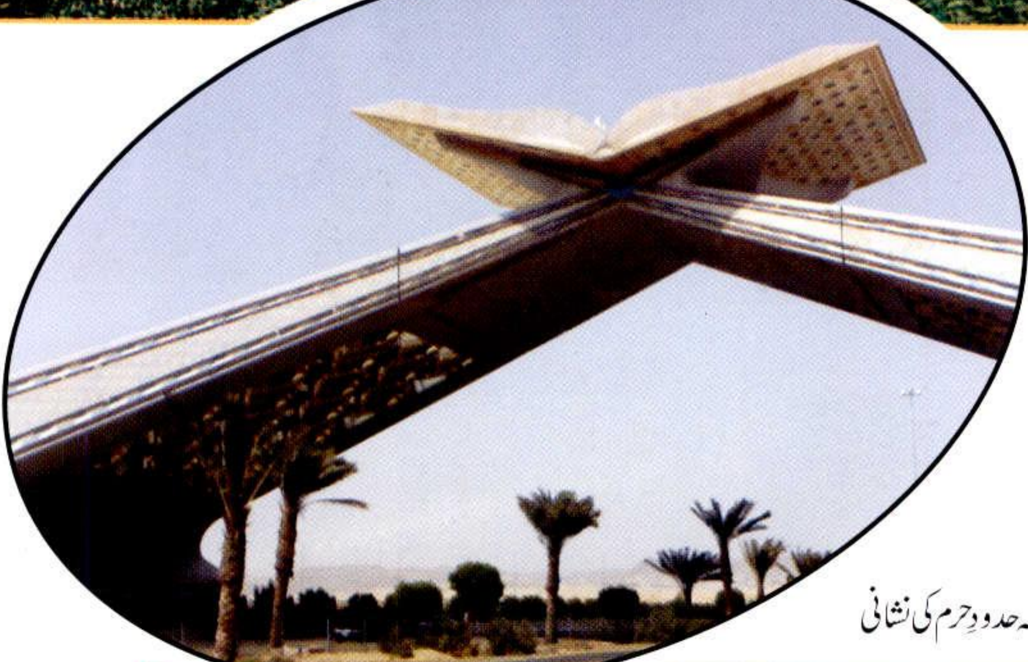
حدیبیہ کے پاس حدودِ حرم کی نشاندہی کے لیے بنے ہوئے مینار



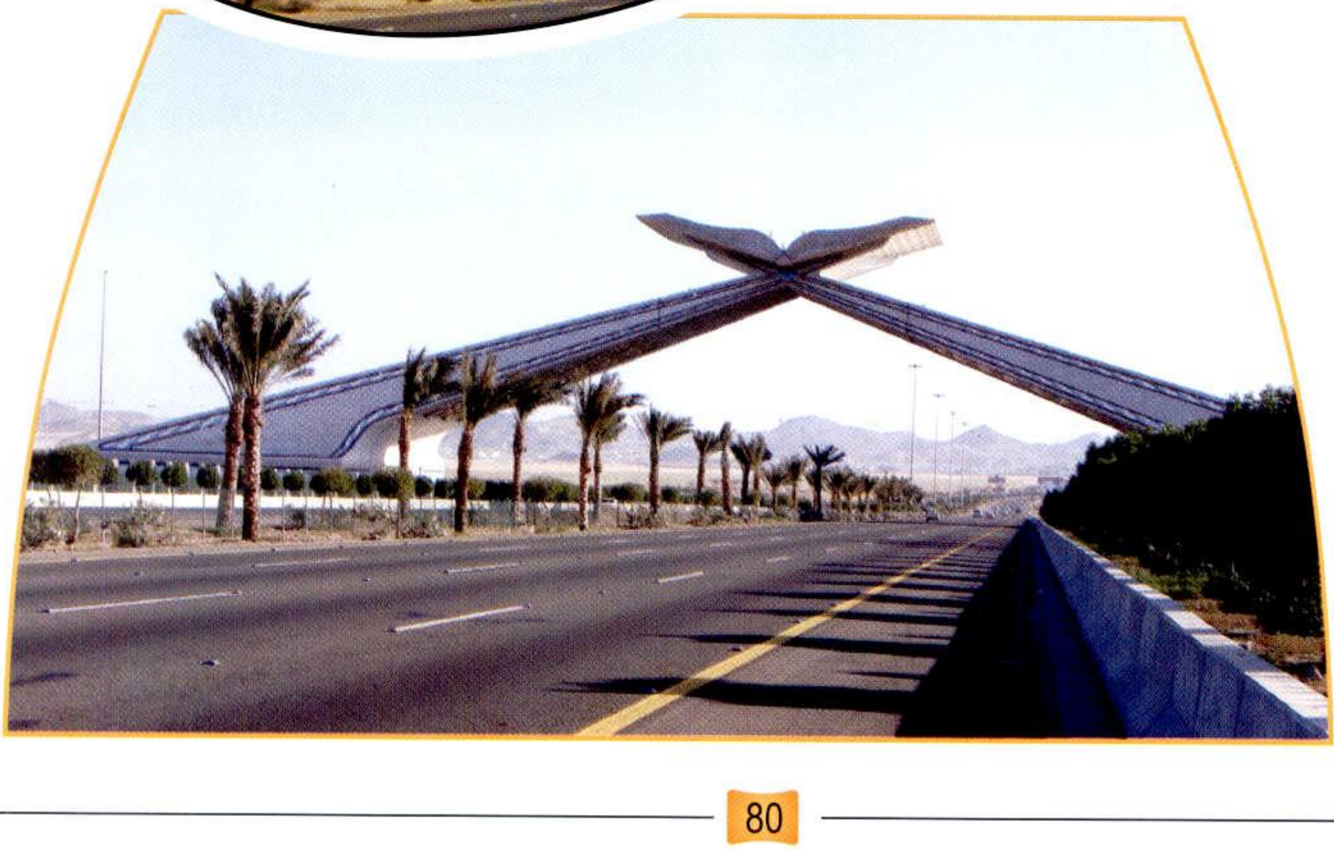
مسجد عائشہ کے پاس حدودِ حرم کی نشاندہی کے پرانے مینار

جدہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستہ میں یہ عظیم الشان رحل بنی ہوئی ہے جس پر قرآن مجید کا ماڈل بنا ہوا ہے





یہ صرف ایک تخلیقی شہ پارہ ہی ہے نہ کہ حدودِ حرم کی نشانی

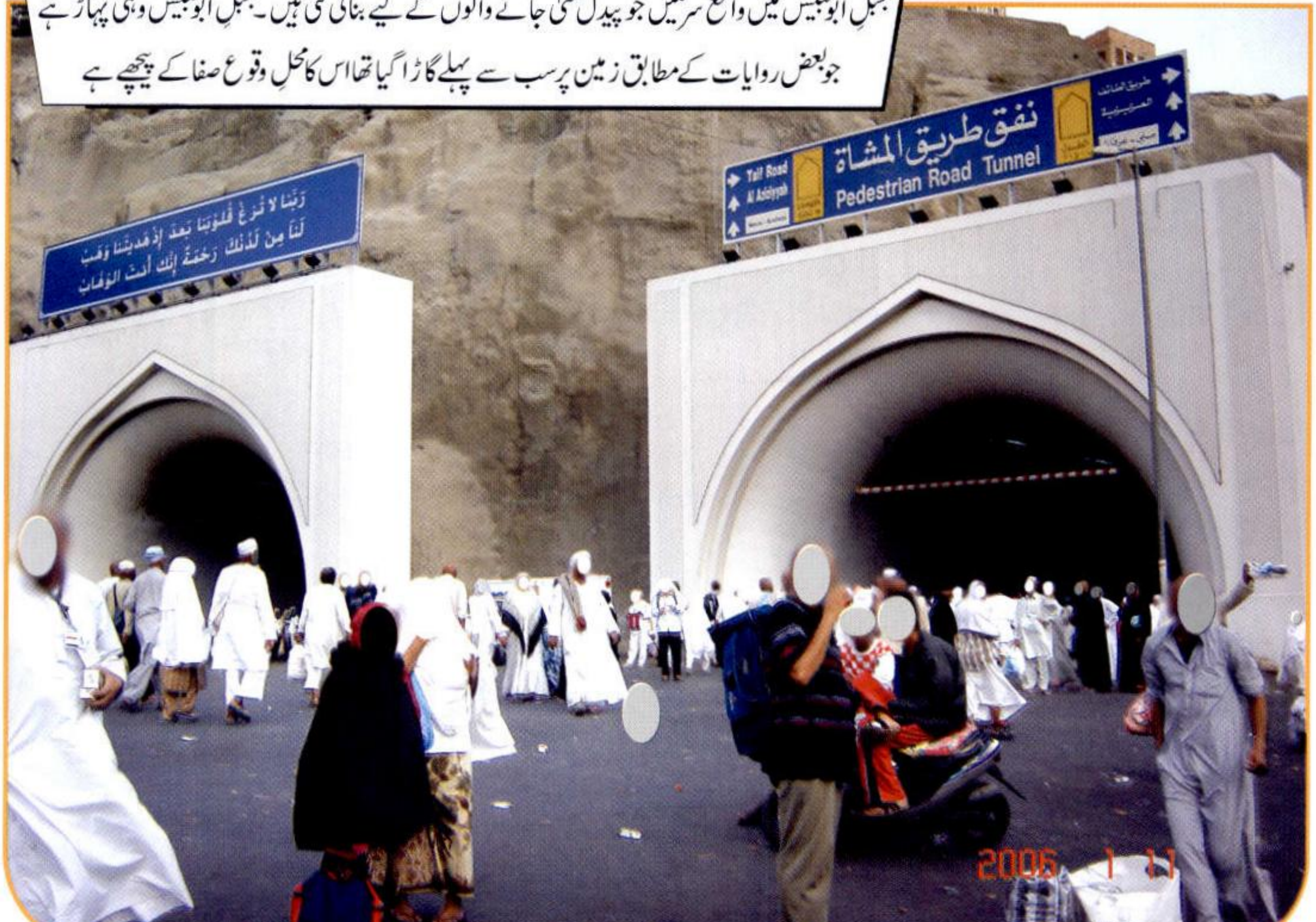


طائف میں واقع مسجد بلال

روایات کے مطابق غزوہ طائف میں محاصرے کے دوران حضرت بلالؓ نے یہاں اذان دی اور نماز باجماعت ادا کی جاتی رہی



جبلِ ابوقبیس میں واقع سرنگیں جو پیدل منیٰ جانے والوں کے لیے بنائی گئی ہیں۔ جبلِ ابوقبیس وہی پہاڑ ہے جو بعض روایات کے مطابق زمین پر سب سے پہلے گاڑا گیا تھا اس کا محلِ وقوع صفا کے پیچھے ہے



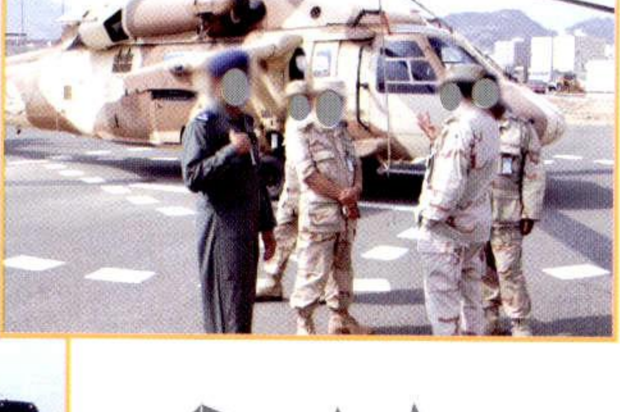
سعودی حکام کی جانب سے حج تیاریوں کے مناظر

حکومتِ سعودیہ ہر سال دنیا کا یہ سب سے بڑا اجتماع بڑے ہی اچھے انداز میں منعقد کرتی ہے اور اس کے لیے اپنی پوری استعداد کے مطابق حاجیوں کو سہولیات فراہم کرتی ہے۔ کسی بھی ناگہانی آفت سے بخوبی نمٹنا اور اس کا فوری تدارک بھی انہی کی امتیازی خصوصیت ہے۔ اس کی ایک مثال منیٰ حادثہ کے بعد نئے جدید اور کثیر المنزلہ پل کی تعمیر ہے۔ منیٰ کے خیموں میں آگ لگنے کے واقعہ کے بعد فائر پروف خیموں کی فراہمی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ حاجیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجدِ حرام کے تیسرے سعودی توسیعی منصوبے کا بھی افتتاح ہو چکا ہے۔

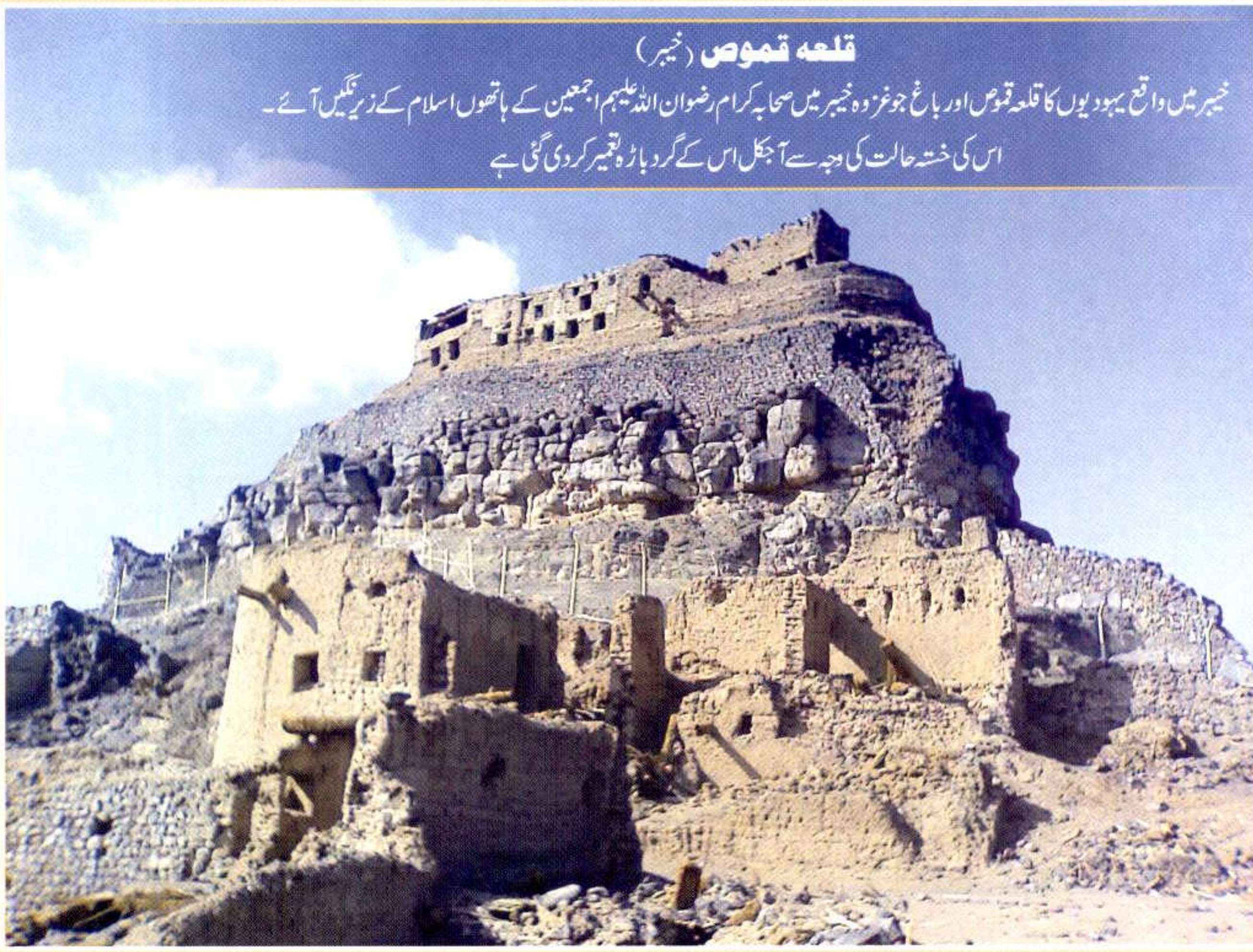






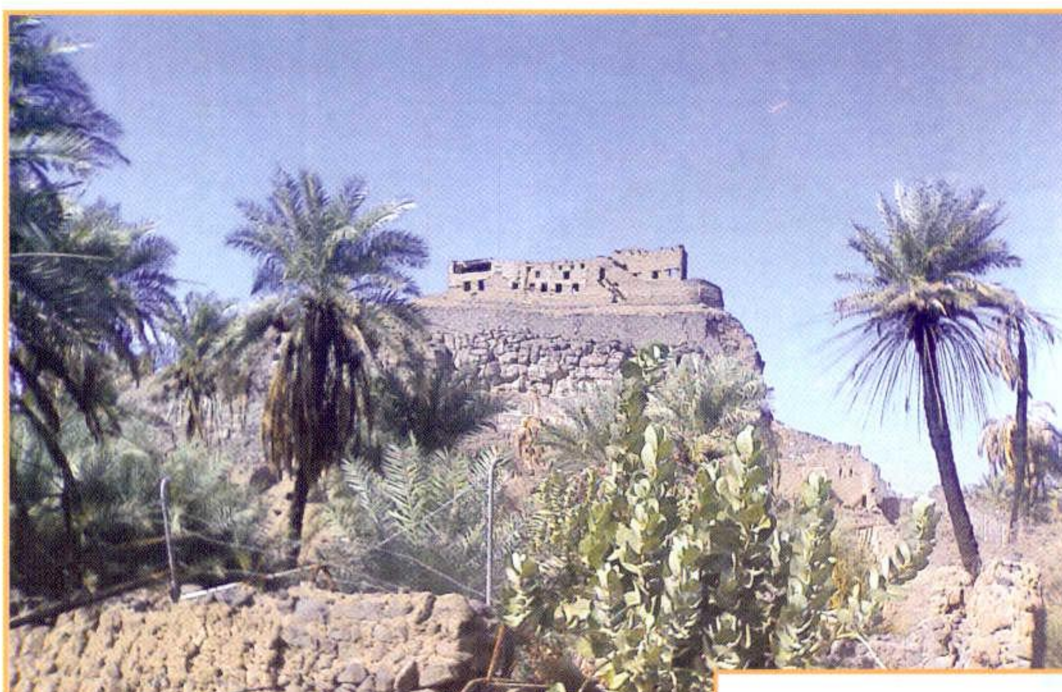




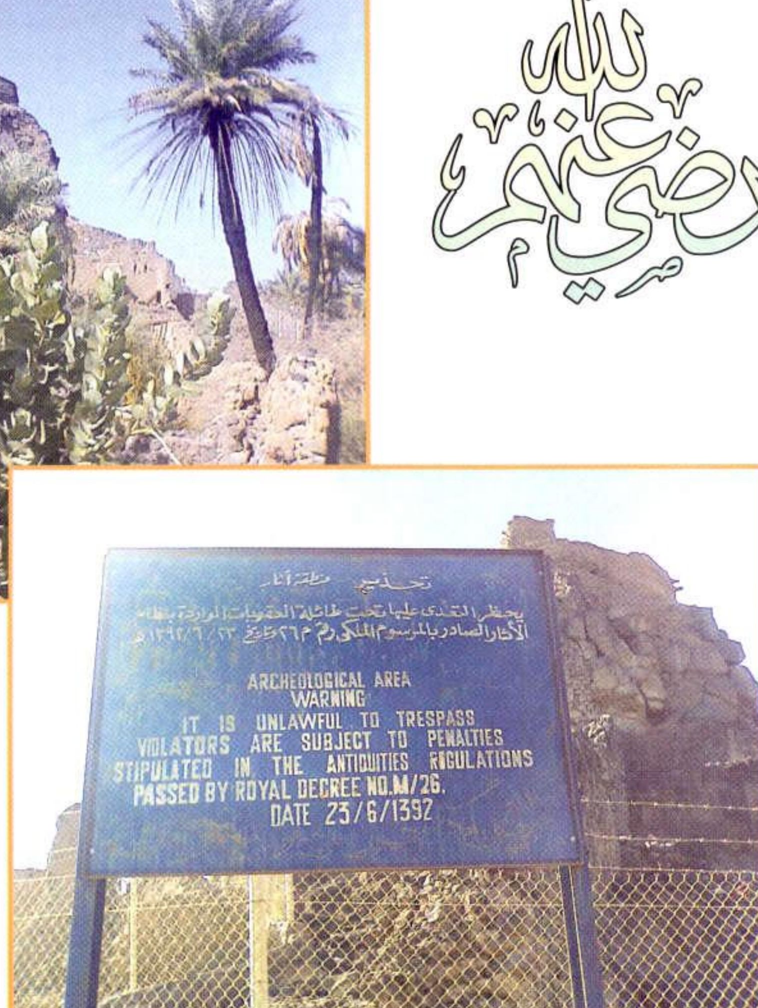


قلعه قموص (خیبر)

خیبر میں واقع یہودیوں کا قلعہ قموص اور باغ جوغزوہ خیبر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں اسلام کے زیرنگیں آئے۔
اس کی خستہ حالت کی وجہ سے آجکل اس کے گرد باڑہ تعمیر کردی گئی ہے

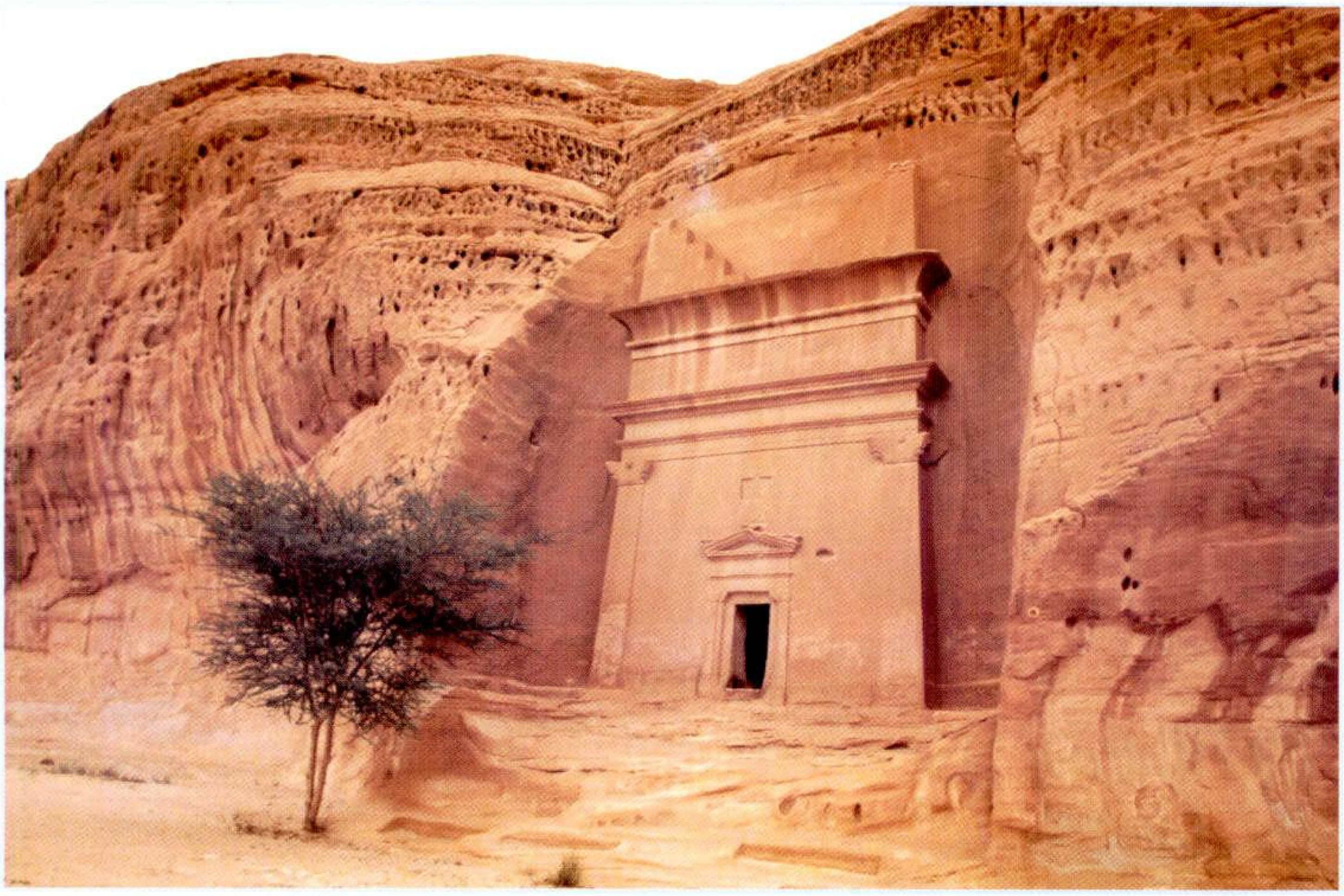


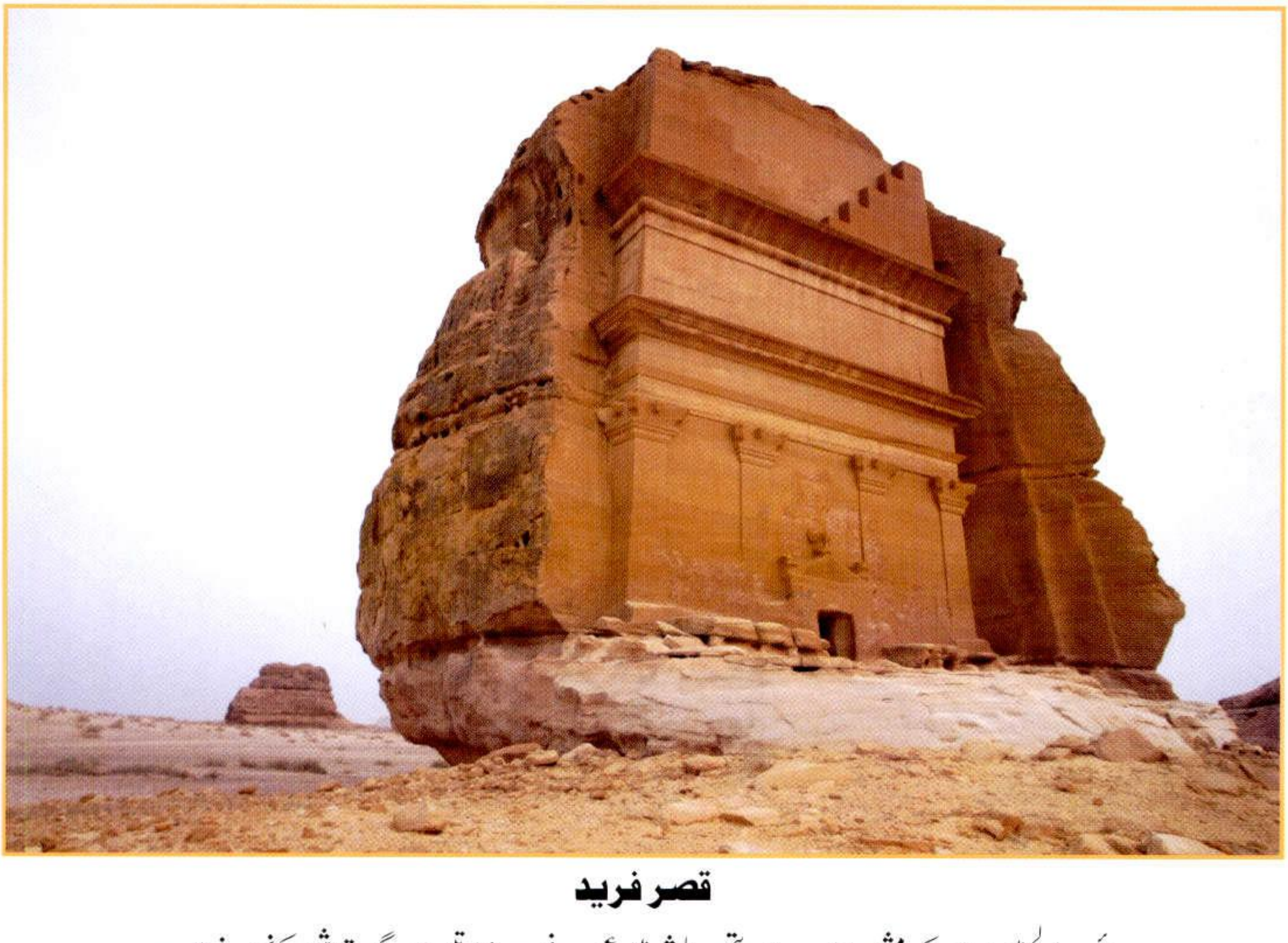
رضي الله عنهم



مدائن صالح علیہ السلام

قوم ثمود کے بادشاہ کے محل کا شاندار دروازہ جو بذاتِ خود فن سنگ تراشی کا شاہکار ہے۔
یہ ہزاروں سال پہلے کی تعمیرات ہیں جو عبرت کے لیے اب تک جوں کی توں موجود ہیں۔

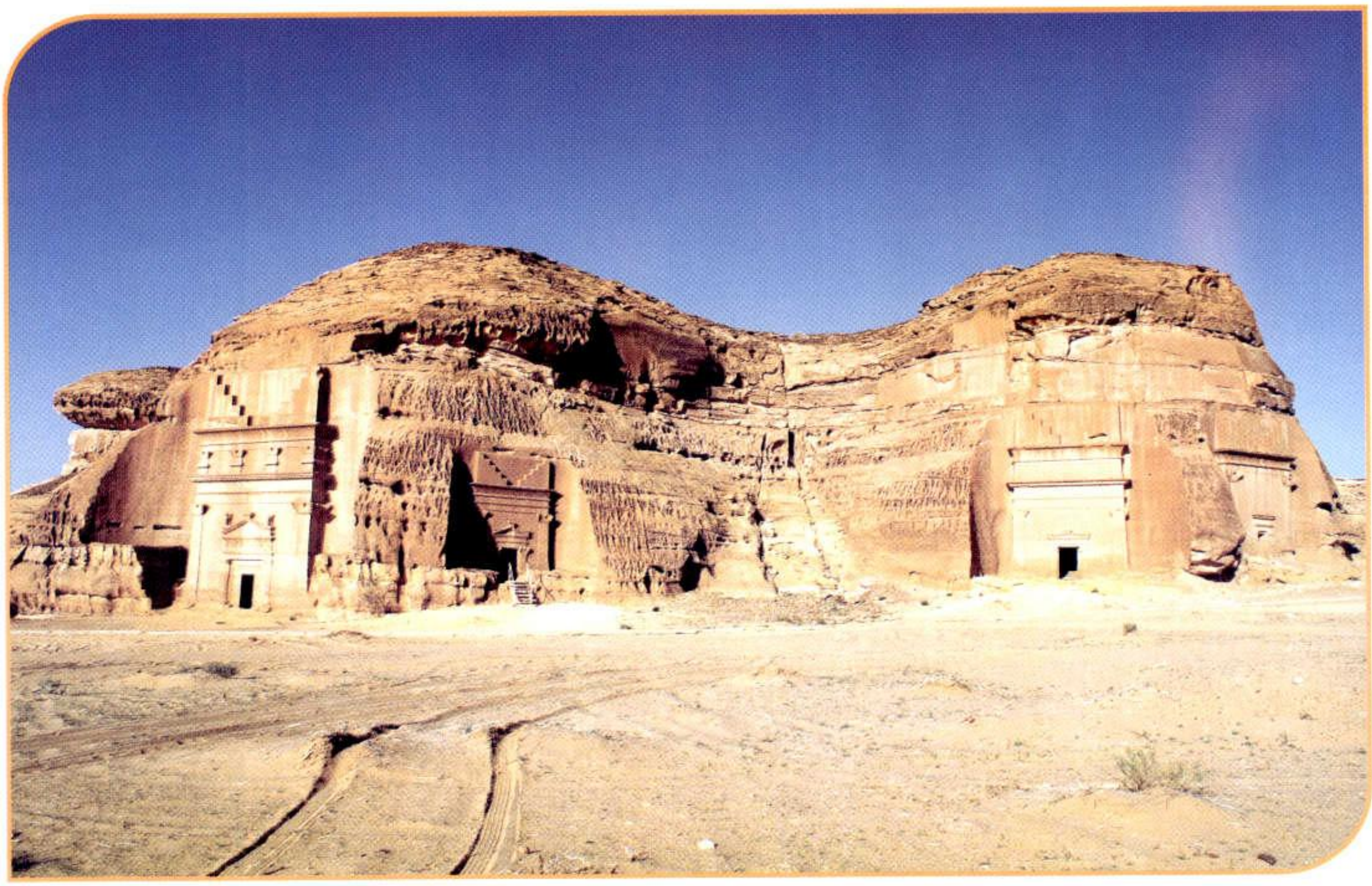




قصر فرید

مدائن صالح میں موجود ایک مشہور عمارت، اس پتھریلے شہر میں عجیب وغریب عمارتیں اور سنگ تراشی کے نمونے ہیں۔
ہاتھوں میں اس قدر اعلیٰ ہنر کے باوجود دل میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اس قوم کو آخر کار تباہی کا منہ دیکھنا پڑا

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سنگ تراشی کے فن میں انتہائی ماہر تھی۔ اس کے تعمیر کردہ پتھروں کے شہر اپنی مثال آپ ہے۔
یہ شہر وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔



قصر دیوان

بادشاہ کی نشست گاہ جو پہاڑ کو کھود کر مہارت سے تعمیر کی گئی۔ جب برے اعمال کی شامت آئی تو نافرمانی کرنے والے بڑے اور ان کے پیچھے چلنے والے چھوٹے سب اسی کی لپیٹ میں آ گئے، اللہ تعالیٰ اپنی پکڑ سے بچائے۔

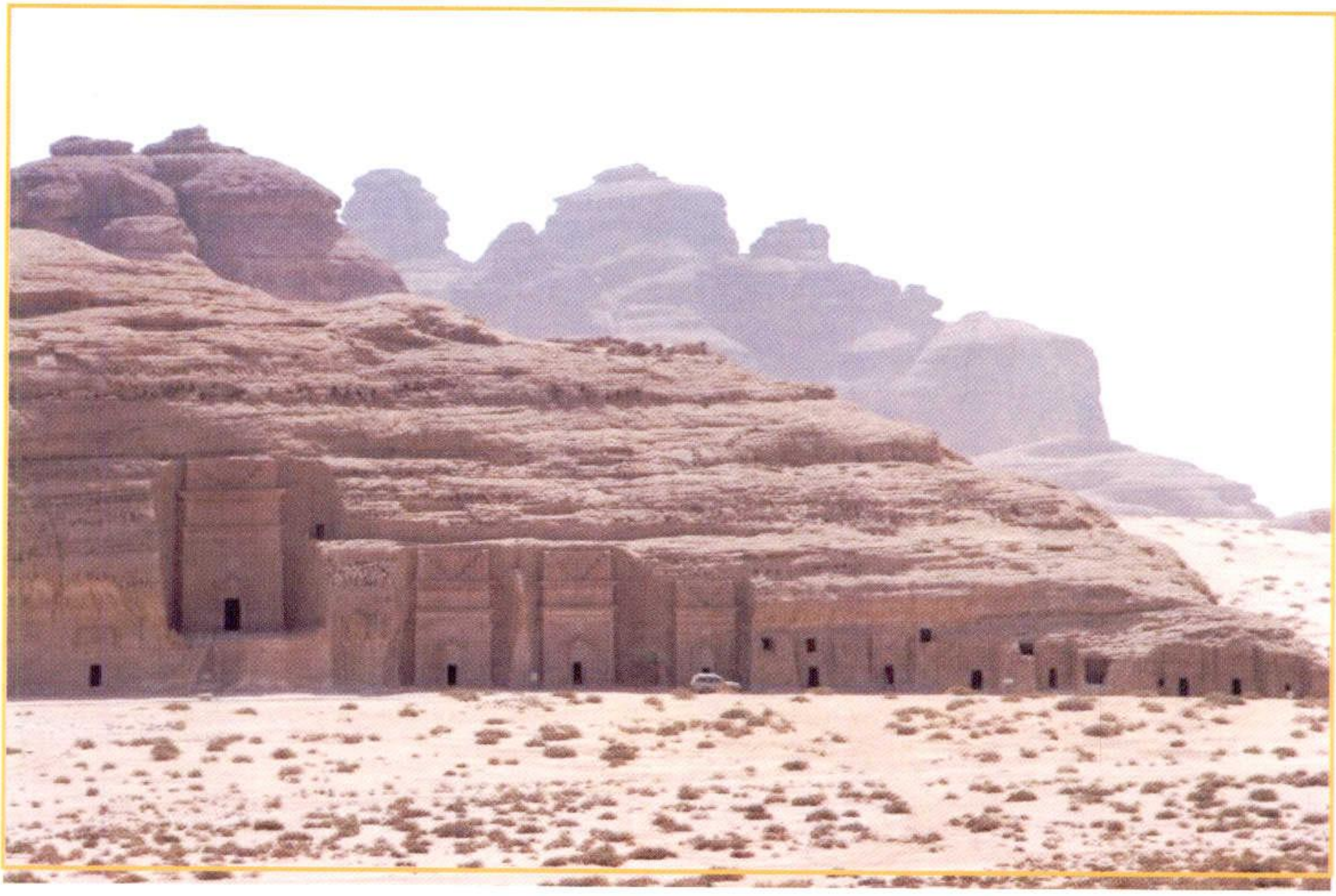


محلات کے اندرونی مناظر

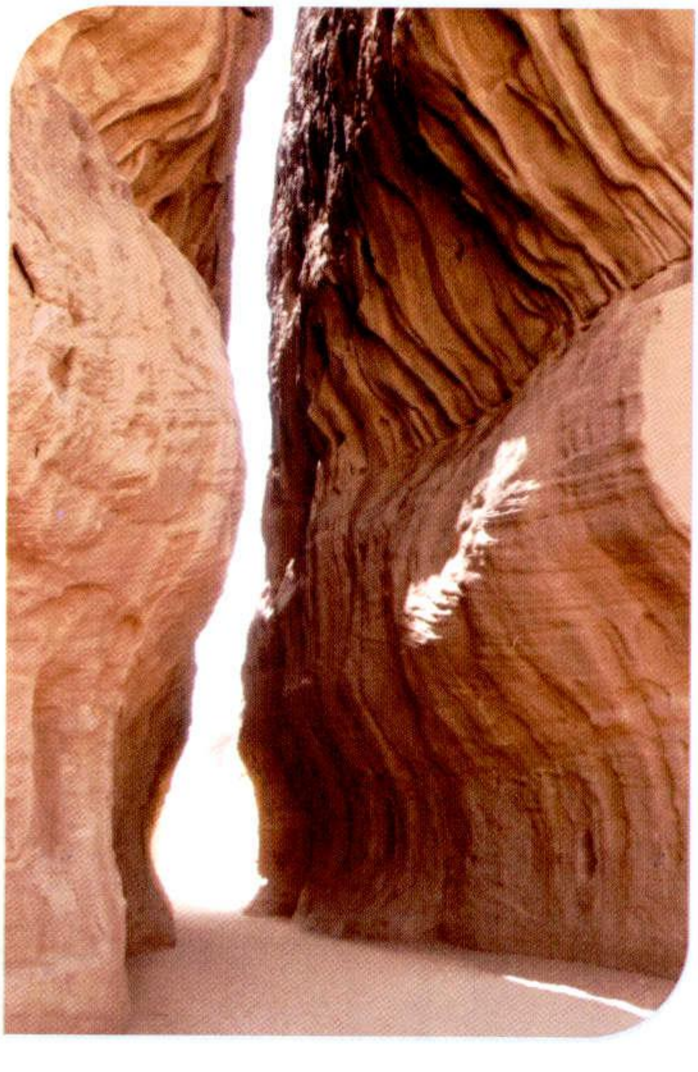




سلسلہ در سلسلہ تعمیر کیے گئے مکانات جو آج بھی فنِ تعمیر کے شاہکار ہیں









مدائن **شعیب** علیہ السلام

بحیرہ قلزم کے مشرقی کنارے اور عرب کے شمال مغرب میں مدائن شعیب ایسی جگہ آباد تھا جو شام سے
متصل علاقۂ حجاز کا آخری حصہ ہے، یہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم آباد تھی



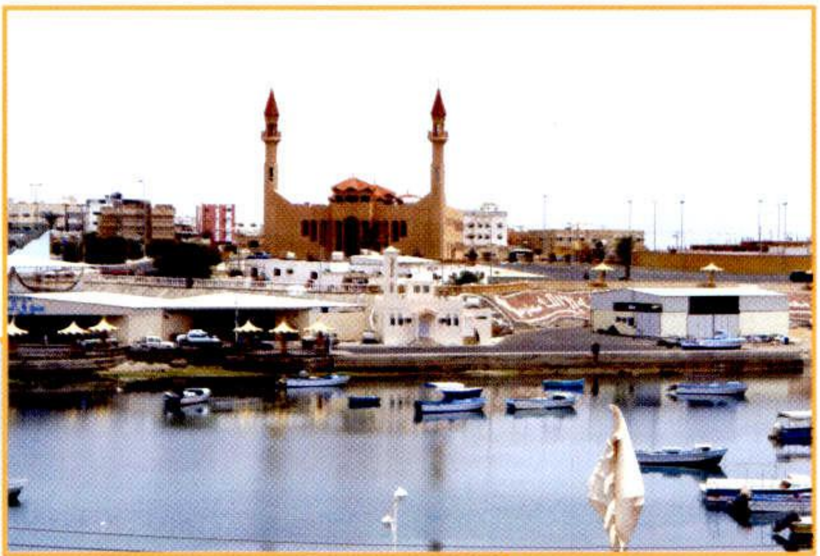




تبوک

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو وہاں چشمے میں موجود پانی کم تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کا دھوون اس چشمے میں ڈالا تو وہ جوش مار کر پھوٹ پڑا اور تیس ہزار کا لشکر اس سے اپنی ضروریات پوری کرتا رہا۔ یہ قلعہ ترکوں نے اسی کے گرد تعمیر کیا ہے۔ پانی کے ذخیرہ کرنے کے لیے تین حوض تعمیر کیے گئے تھے جو آج تک موجود ہیں۔





تبوک میں موجود مسجد اور شہر کے ایک حصے کا ایک خوبصورت منظر



درخشندہ ماضی

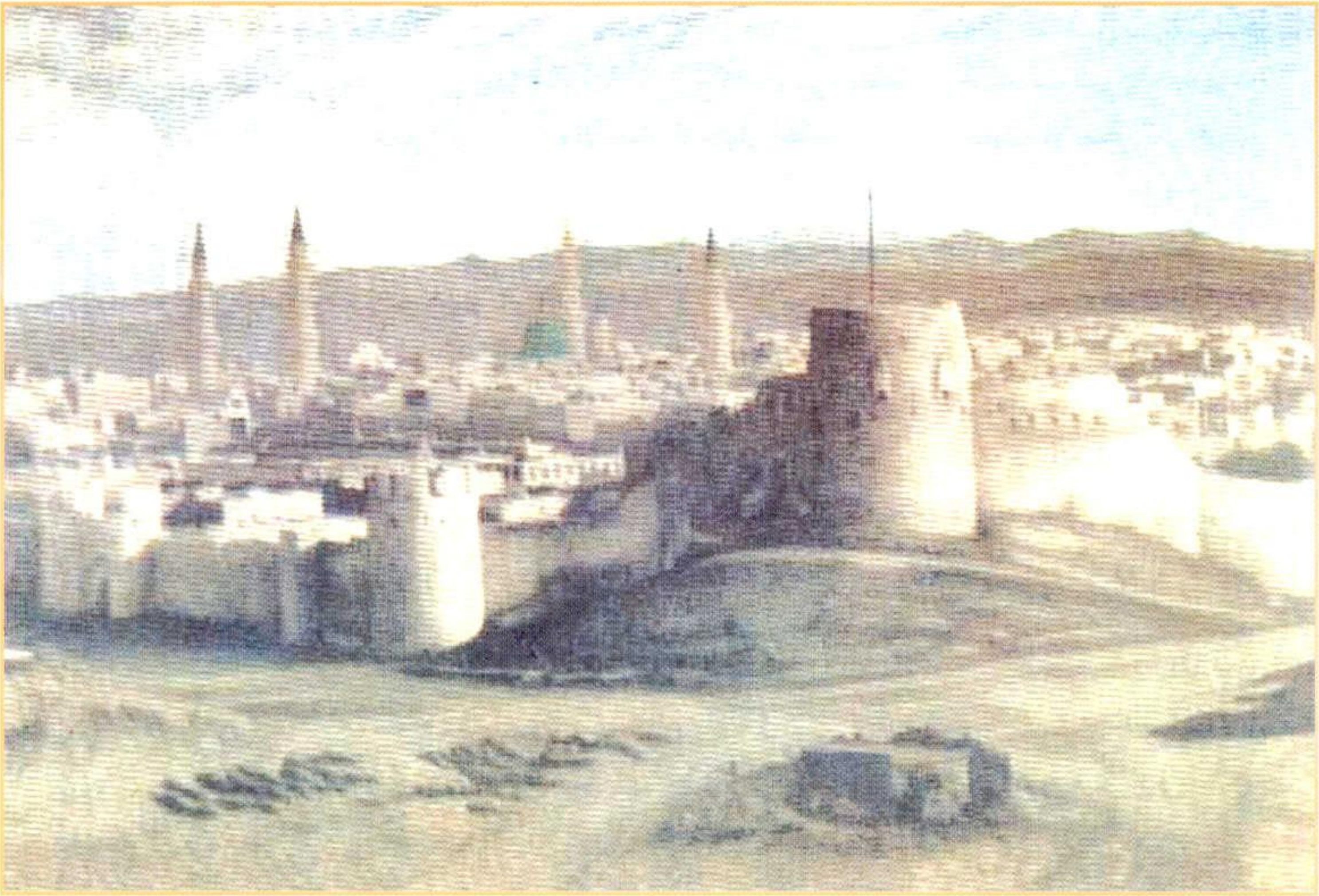
ایک عرصے سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ جو موجودہ نسل کو اپنی تاریخ سے روشناس کروائے۔ وہ اپنے درخشندہ ماضی کا جاگتی آنکھوں سے نظارہ کرے۔ ایم. آئی. ایس نے یہ کتاب تیار کر کے نہ صرف میری بلکہ بے شمار مسلمانوں کی دلی خواہش پوری کردی۔

اس کتاب کو دیکھنے سے دیگر باتوں کے علاوہ اس بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ جن لوگوں نے اسلام کے لیے قربانیاں دیں، ان کی یادگاریں آج بھی مسلمانوں کی لیے مشعل راہ ہیں۔ اور جو لوگ طاقت اور بادشاہت کے گھمنڈ میں اللہ کی زمین میں فساد برپا کرتے رہے وہ ہر دور میں عبرت کا نشان بنے۔

آج بھی مسلمان اگر اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور **حسن نیت**، **محنت** اور **دعا** کو اپنا شعار بنالیں تو اقوام عالم کی سیادت وقیادت کے حق دار یہ ہی ہوں گے۔

عبدالرؤف عیسیٰ
چیف ایگزیکٹیو
یونائیٹڈ موبائل

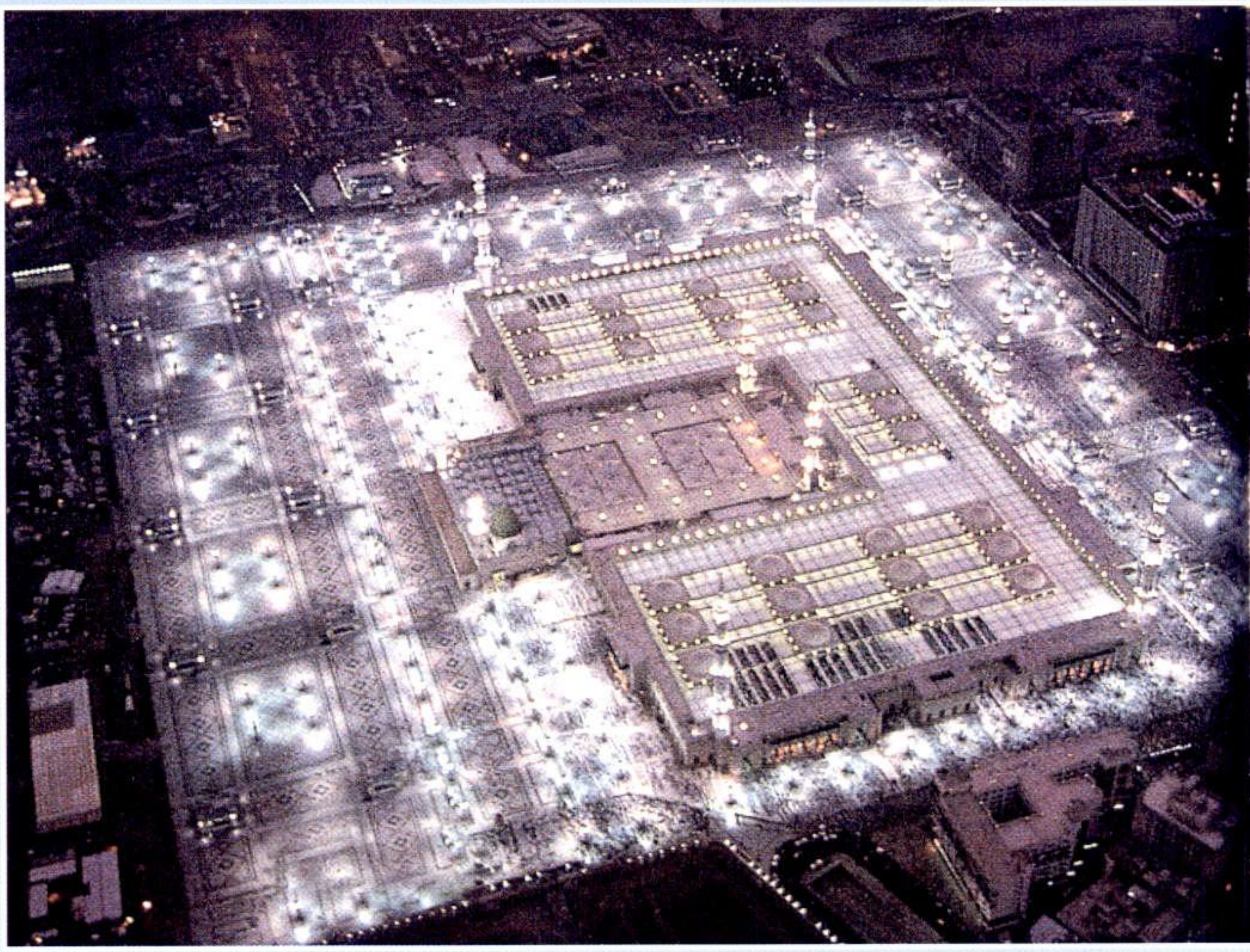
مدینہ منورہ کی تقریباً ایک صدی پرانی تصویر

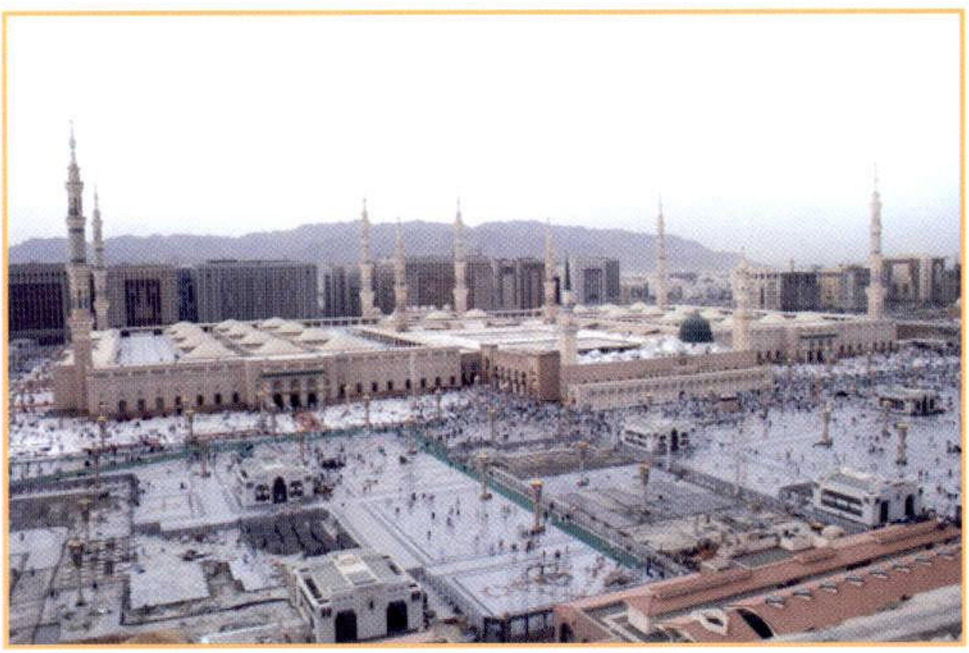


بناء ڈالی اس کی شاہِ انبیاء نے　　لگے اس میں ان کے غلام ، اللہ اللہ
ہیں وابستہ مسجد سے کتنی ہی یادیں　　نہ ہو کیوں یہ خیر المقام ، اللہ اللہ
اُترتی جہاں پہ تھی وحیِ الٰہی　　وہ در ، وہ دریچہ ، وہ بام ، اللہ اللہ
(ولی)

دوسری سعودی توسیع کے دوران لی گئی تصویر







صلی اللہ علیہ وسلم



بقیع قبرستان کی جانب سے **مسجدِ نبوی** کا ایک خوبصورت عکس

سرکارِ دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کے لیے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ادا کرنے کے لیے ایک مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ایک ناہموار قطعۂ زمین جو دراصل نخلستان تھا اور وہاں خرما خشک کر کے تمر بنائی جاتی تھیں (اسی جگہ آپ ﷺ کی اونٹنی قصویٰ نے قیام فرمایا تھا) یہ جگہ دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھا اور یہ بچے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان یتیم بچوں سے ارشاد فرمایا کہ یہ قطعۂ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کر دو، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ بچوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ہم یہ زمین بلا معاوضہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔'' مگر اللہ کے رسول ﷺ راضی نہیں ہوئے اور قطعۂ زمین ان سے دس دینار میں خرید لیا۔



وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ جو دلوں کو کرلے فتح وہی فاتحِ زمانہ
(جگر مرادآبادی)



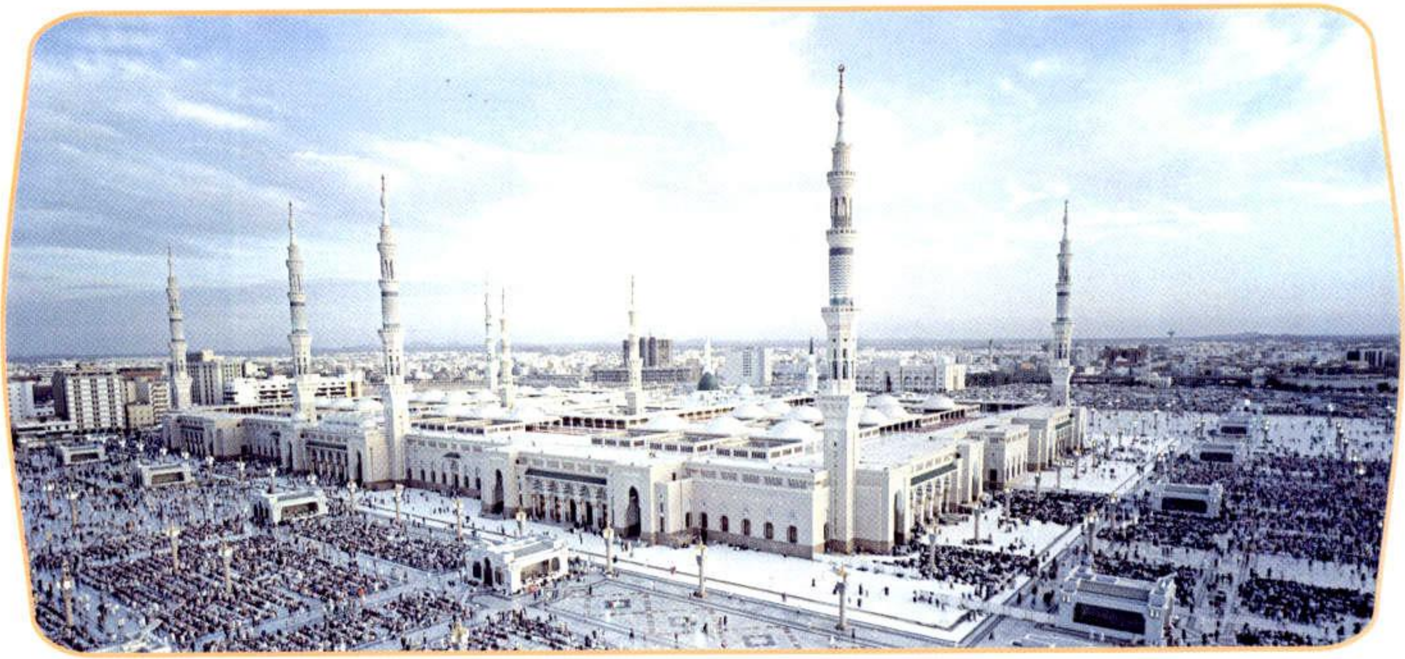
دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو
ظفر علی خاں





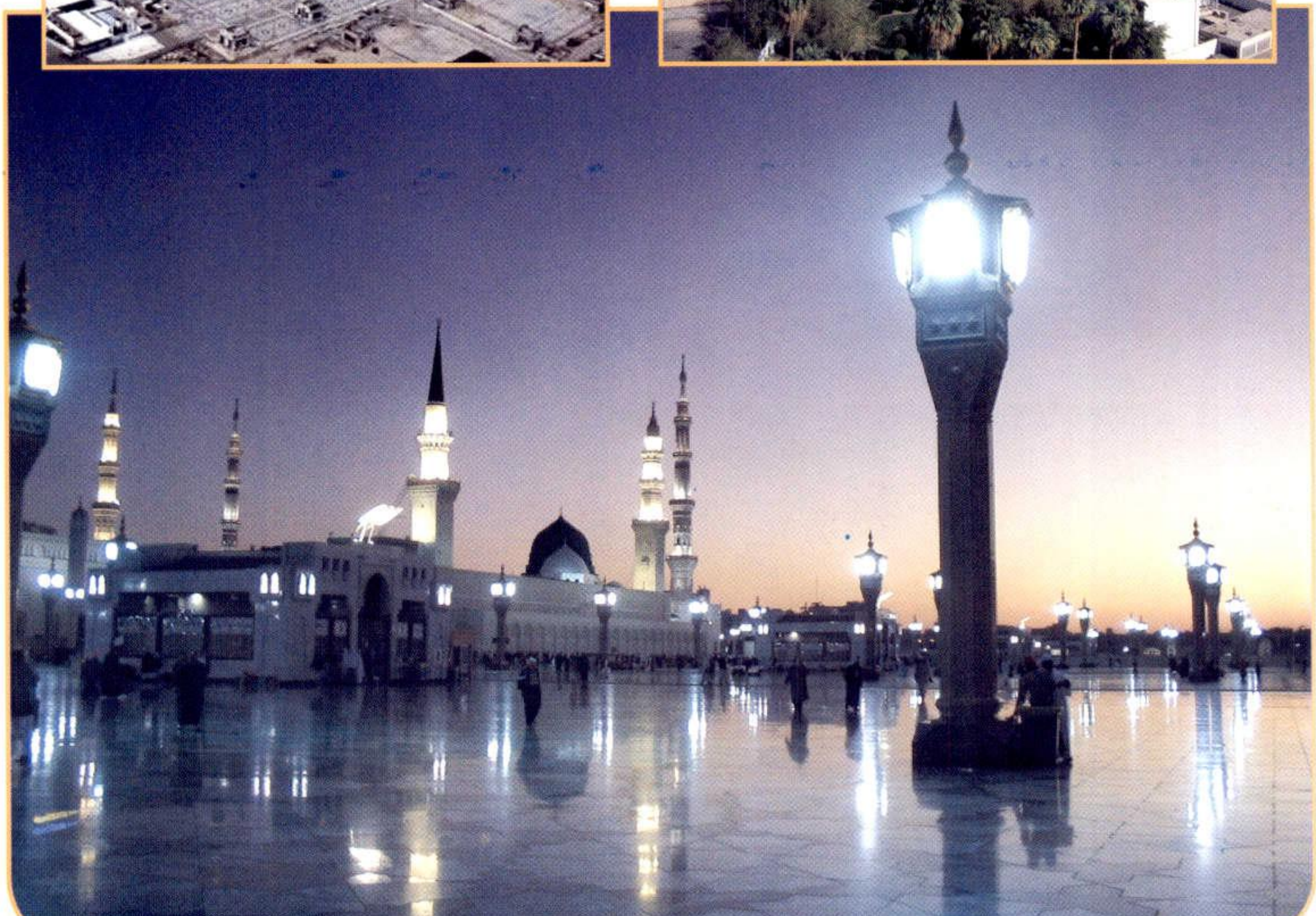
گنبد خضراء کی ایک قدیم تصویر

مختلف زاویوں سے مسجدِ نبوی کے مناظر





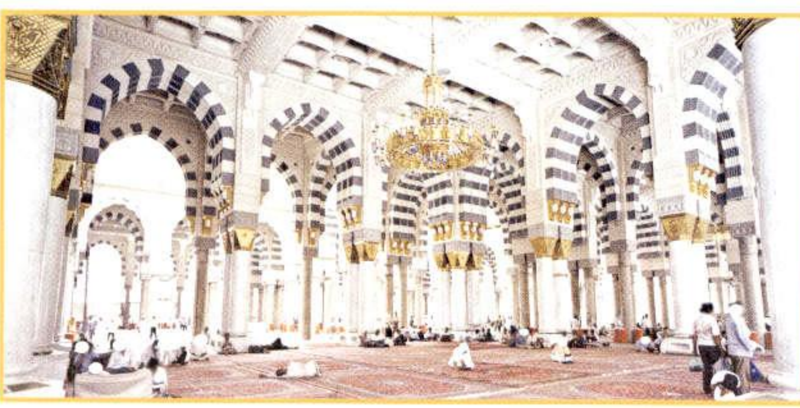




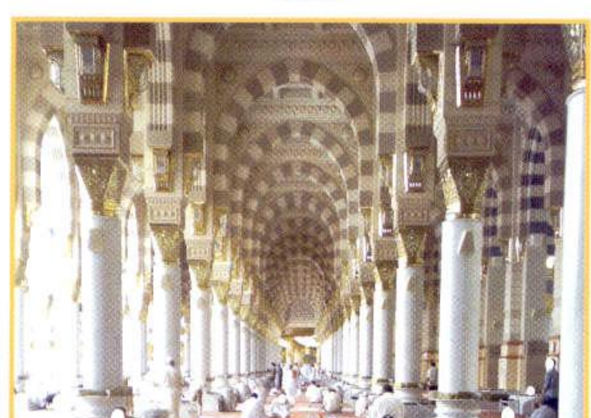
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سما گئی
مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے

یہیں وہ ارضِ پاک ہے شرف دیا گیا جسے
کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے





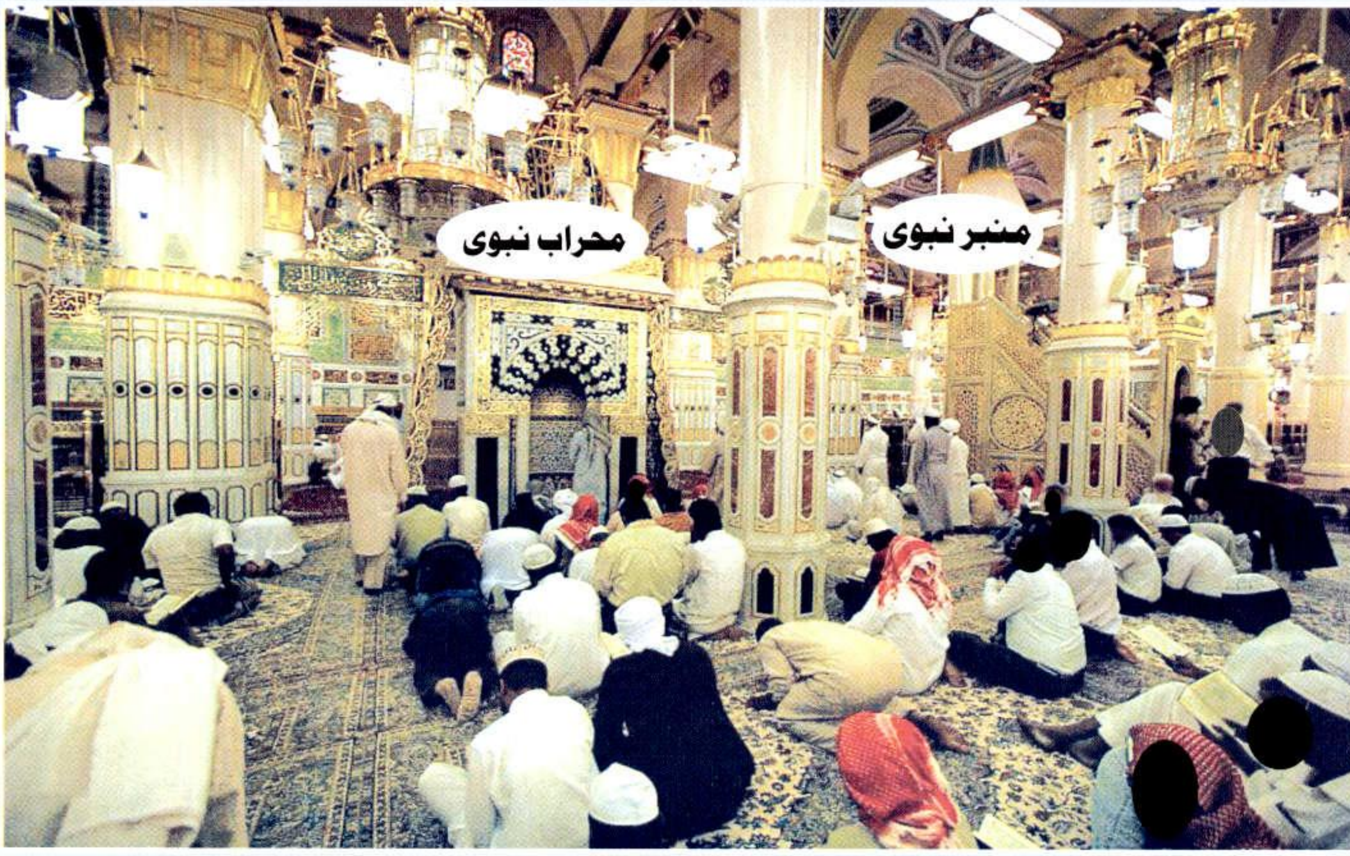






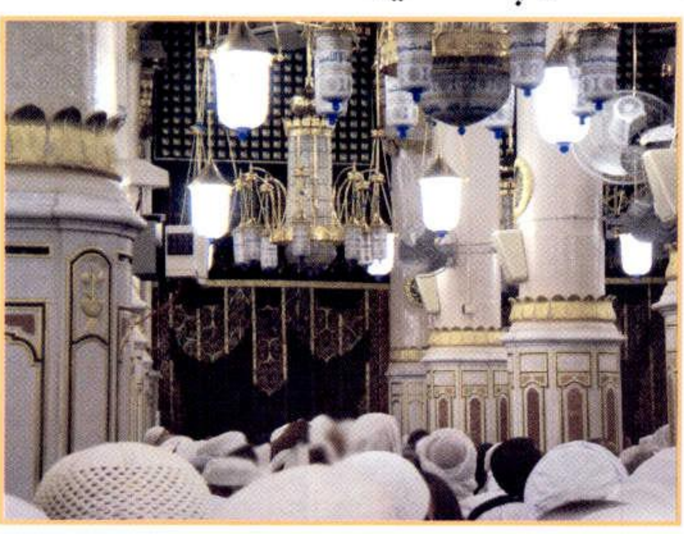
رياض الجنة

مسجد نبوی کا مقدس ترین مقام جسے ایک حدیث شریف میں جنت کا باغ کہا گیا ہے اور جہاں ماتھا ٹیک کر اپنے رب کو سجدہ کرنا ہر مسلمان کی دلی خواہش اور شدید تمنا ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ تشریف فرما کر تعلیم و تبلیغ اور مشورے وغیرہ فرمایا کرتے تھے۔ باہر سے آنے والے وفود سے بھی اسی جگہ ملاقاتیں فرمایا کرتے تھے۔

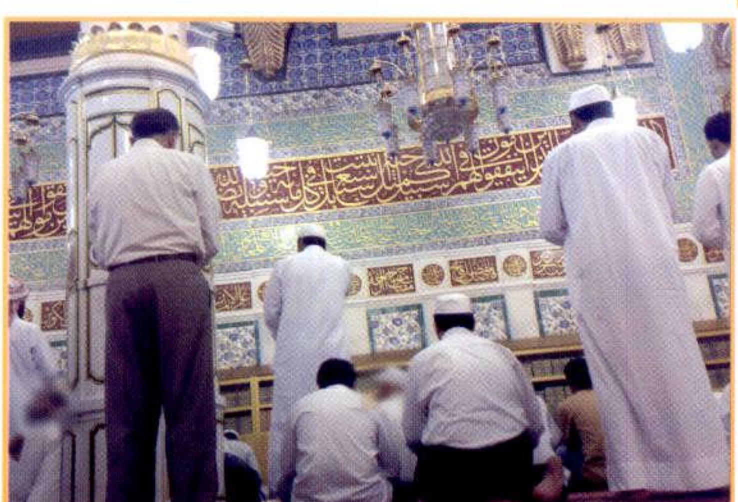


ریاض الجنہ کی نشاندہی کے لیے اس جگہ سبز رنگ کے قالین بچھائے گئے ہیں

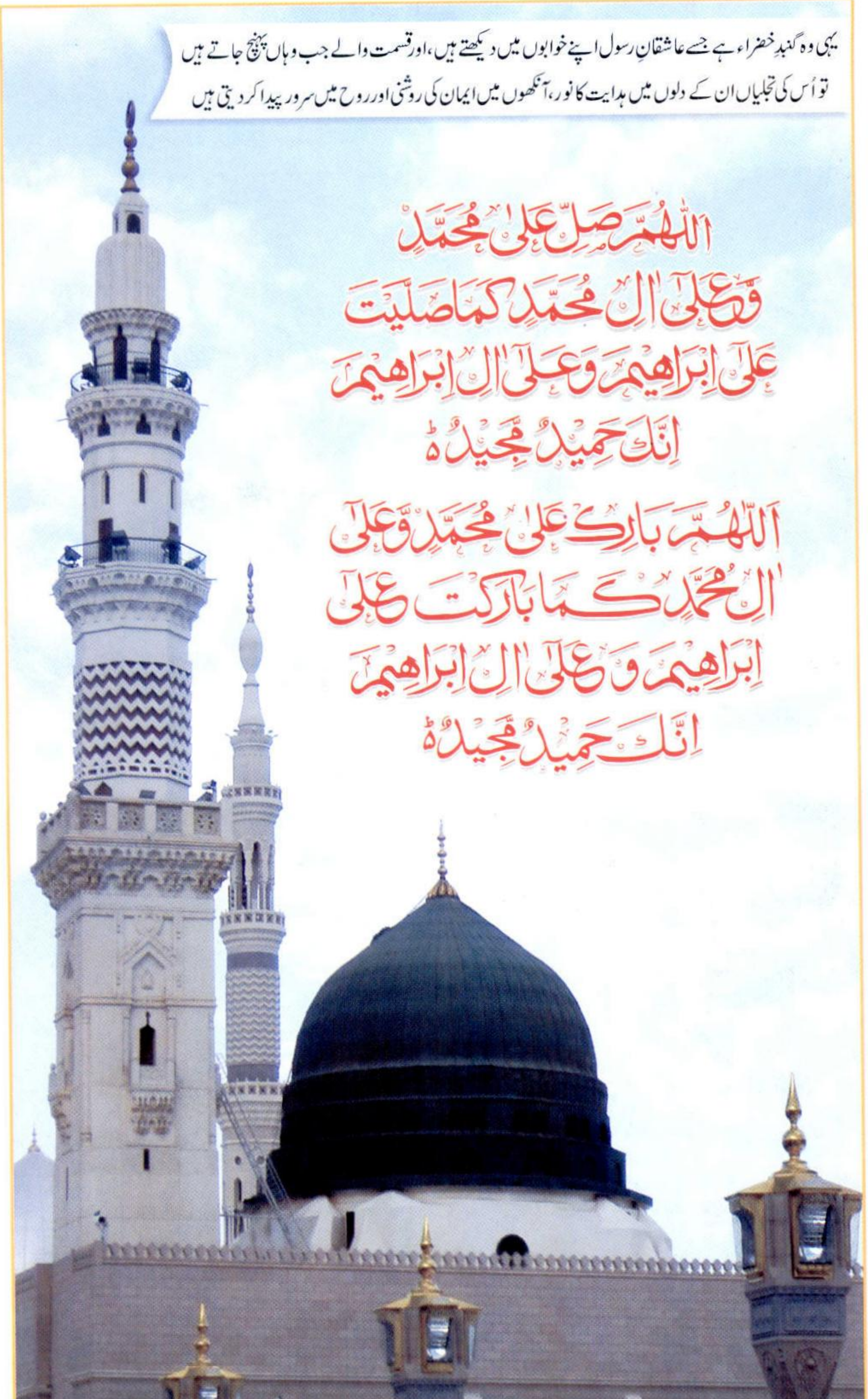








یہی وہ گنبدِ خضراء ہے جسے عاشقانِ رسول اپنے خوابوں میں دیکھتے ہیں، اور قسمت والے جب وہاں پہنچ جاتے ہیں
تو اُس کی تجلیاں ان کے دلوں میں ہدایت کا نور، آنکھوں میں ایمان کی روشنی اور روح میں سرور پیدا کر دیتی ہیں



اسی گنبد کے نیچے وہ جگہ ہے جسے مقصورہ شریف کہا جاتا ہے
جس میں اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں

مقصورہ شریف (روضہ رسول ﷺ)

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا یہ حجرہ جس کے چاروں طرف جالیاں لگی ہوئی ہیں، اس حجرہ مبارکہ میں رحمت دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے دو محبوب صحابی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ و خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔ وہیں ایک مزید قبر کی جگہ بھی باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ دفن ہوں گے۔ روضۂ اقدس کو پیتل کی جالیوں اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہہ شریف کی طرف تینوں مزاراتِ متبرکہ کے مقابل تقریباً ۶ انچ قطر کے گول گول خانے ہیں۔ اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

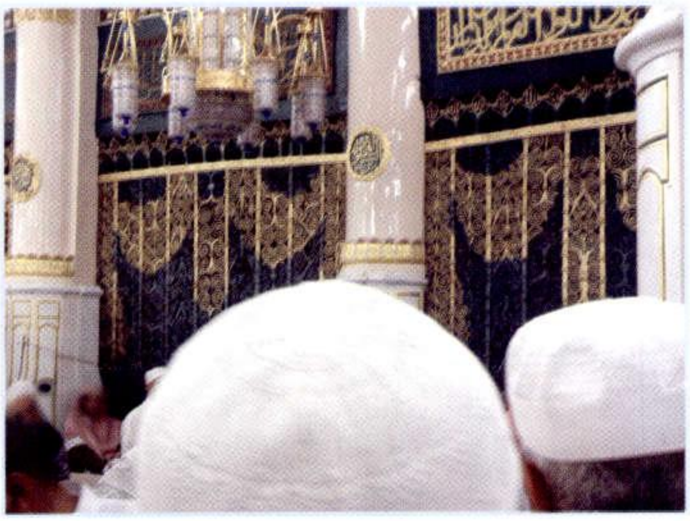


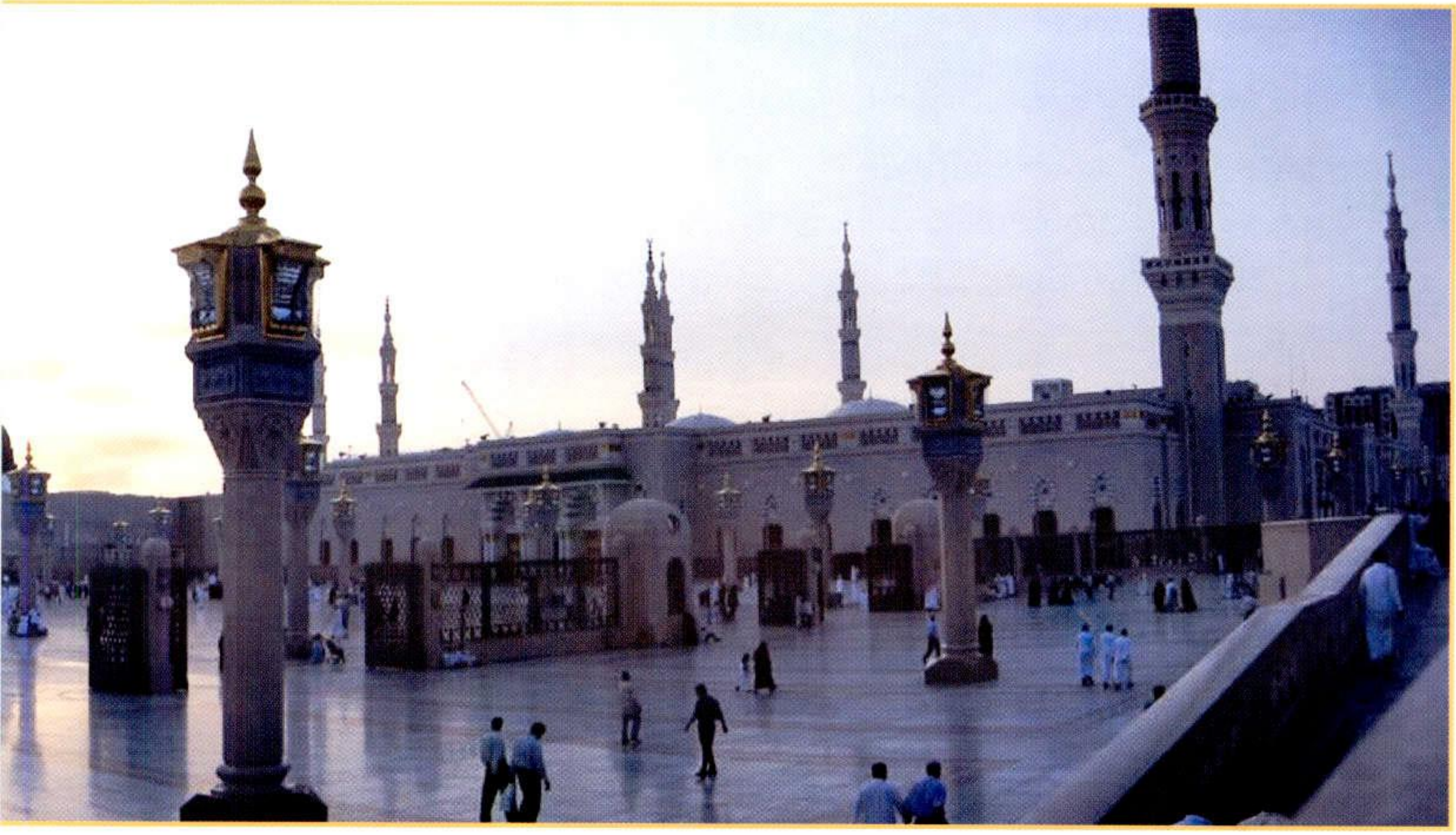
روضہ اقدس کے دیگر اطراف کی دیواریں











مسجد نبوی کے ایک گوشے میں چمکتا دمکتا **گنبدِ خضراء**

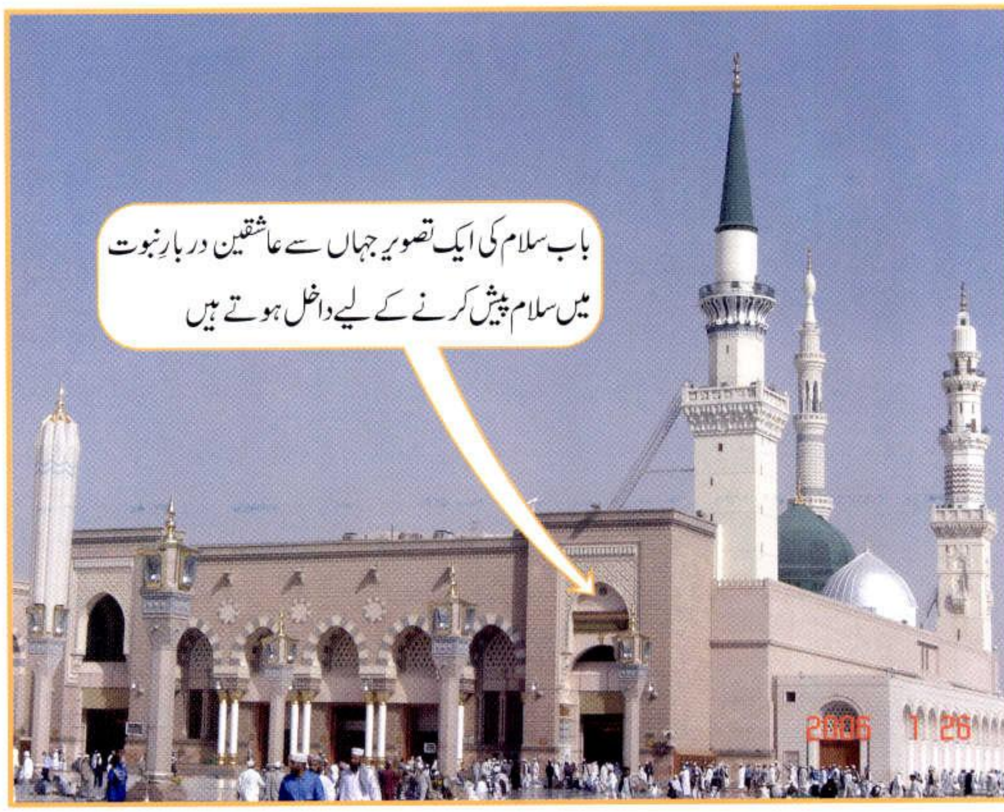
حضور ﷺ کے روضۂ اقدس کے اوپر گنبد خضراء ہے جس کی زیارت کرنے کی سعادت ہر مسلمان کے دل کی تمنا اور آرزو ہے۔
صالحی عہد میں سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں الملک المنصور قلدون نے روضۂ اقدس پر ایک گنبد بنایا تھا جو نیچے سے مربع اور اوپر سے آٹھ گوشوں کا تھا اور لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔

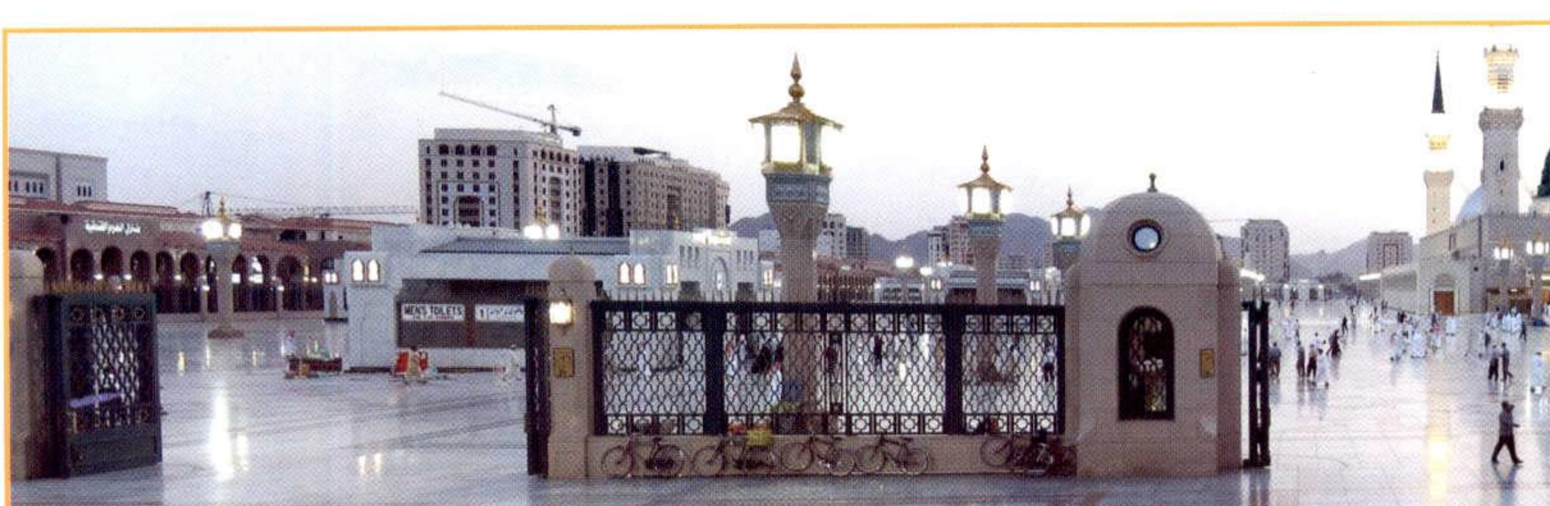






السلام

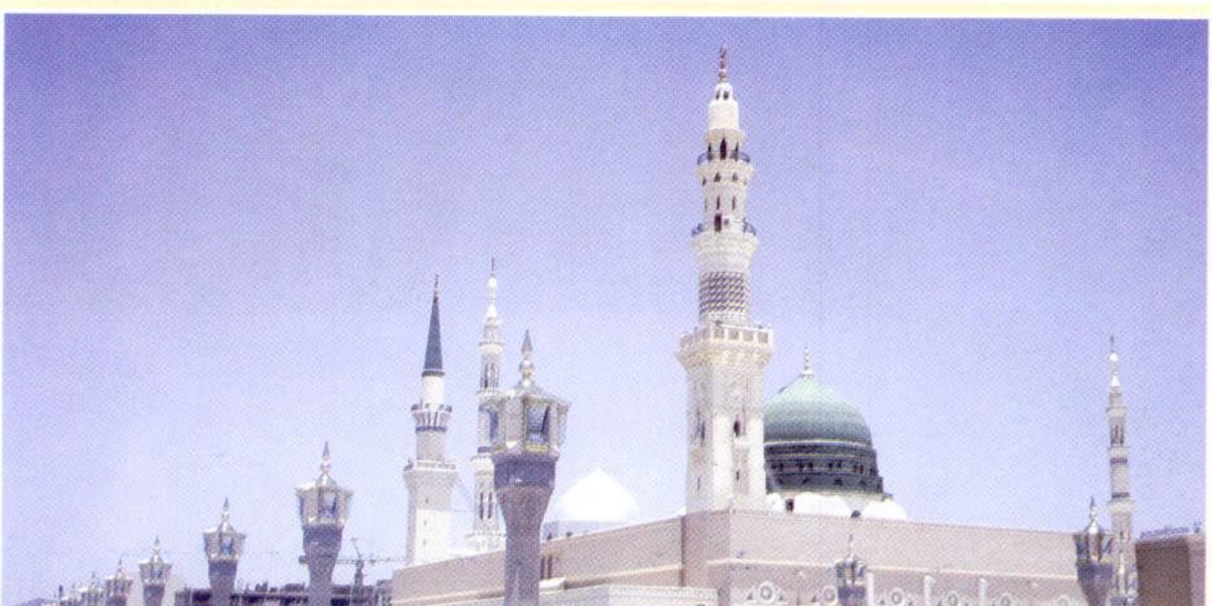

باب سلام کی ایک تصویر جہاں سے عاشقین دربارِ نبوت میں سلام پیش کرنے کے لیے داخل ہوتے ہیں
2006 1 26


MENS TOILETS

۸۸٦ھ میں الملک اشرف قائتبائی نے سنقر جمالی کو مسجد کی تعمیر اور مرمت کی خدمت پر مامور کیا۔ اس تعمیر کے وقت گنبد کا رنگ سفید تھا۔ جسے القبۃ البیضاء کہا جاتا تھا۔ ۸۸۸ھ میں سلطان قائتبائی نے روضۂ اقدس میں پیتل کی نہایت خوبصورت جالیاں بنوائیں اور اس میں قبلہ کی جانب روضۂ اقدس میں ایک جھروکہ، باب فاطمہ اور باب التہجد بھی بنوائے، کچے فرش کو تبرکاً اسی طرح رہنے دیا، لیکن دسویں صدی ہجری کے وسط میں سلطان سلیمان رومی نے روضۂ اقدس کا فرش سنگ مرمر کا بنوایا جو آج تک موجود ہے۔

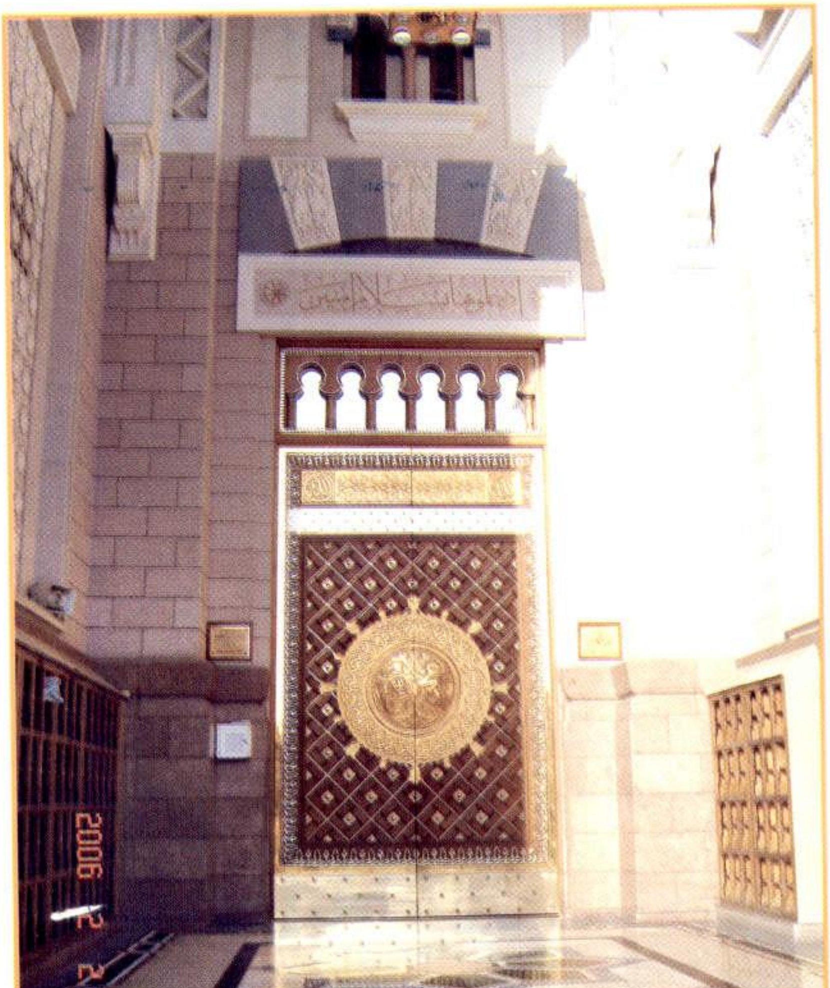


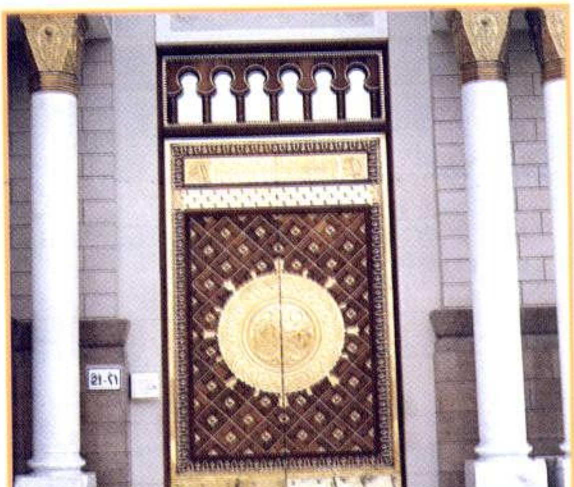
۹۸۰ھ میں سلطان سلیم ثانی نے روضۂ اقدس کا قابل رشک گنبد بنوایا، جسے رنگین پتھروں مزین کیا گیا۔ گنبد کی پشت پر اپنا نام بھی کندہ کرایا۔ ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے گنبد نبوی کو از سر نو تعمیر کرایا۔ پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا اور جب ہی سے اسے گنبد خضراء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے



مسجدِ نبوی کے دروازوں کی دیدہ زیب تصاویر مسجدِ نبوی کی ایک ایک جگہ فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے







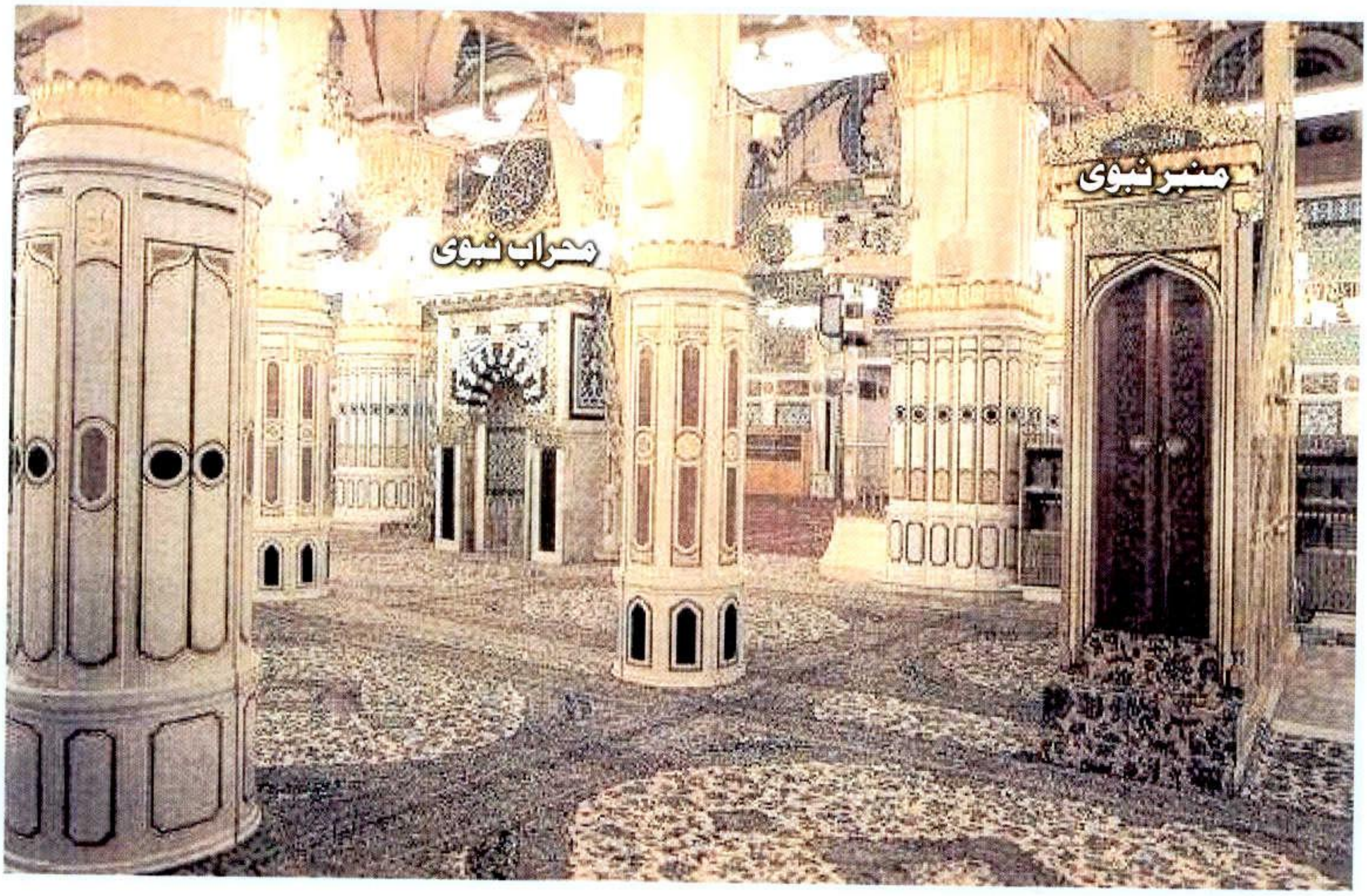


منبر نبوی

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کے میرے منبر کے پائے جنت کی سیڑھی ہوں گے ایک دوسری حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا

محراب نبوی

اس وقت جو مقدس محراب بنی ہوئی ہے وہ ۹ فٹ سنگِ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے خوبصورت مینا کاری کی گئی ہے، دونوں جانب سرخ سنگ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوئے ہیں۔ محراب کے اوپر وہ آیت لکھی ہوئی ہے جس میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے





اس تصویر میں تین ستون مقصورہ شریف کی عمارت میں نظر آرہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) ستون وفود: اس جگہ نبی کریم ﷺ باہر سے آنیوالے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

(۲) ستون حرس: اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے۔

(۳) ستون سریر: اس جگہ نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

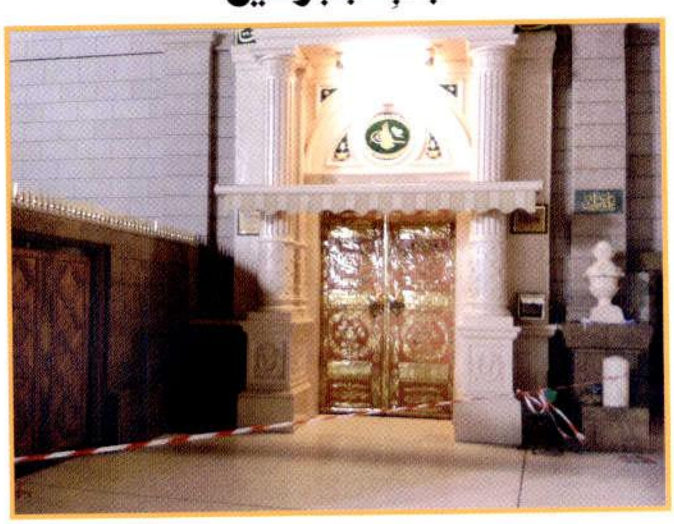
مسجدِ نبوی کے چند مشہور دروازے

بابِ جبرئیل

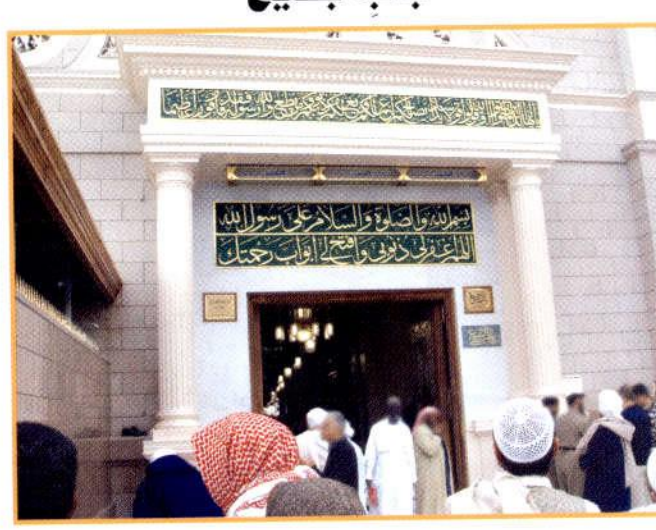
مسجدِ نبوی میں حاضری کے وقت اس دروازے سے داخل ہونا مستحب ہے



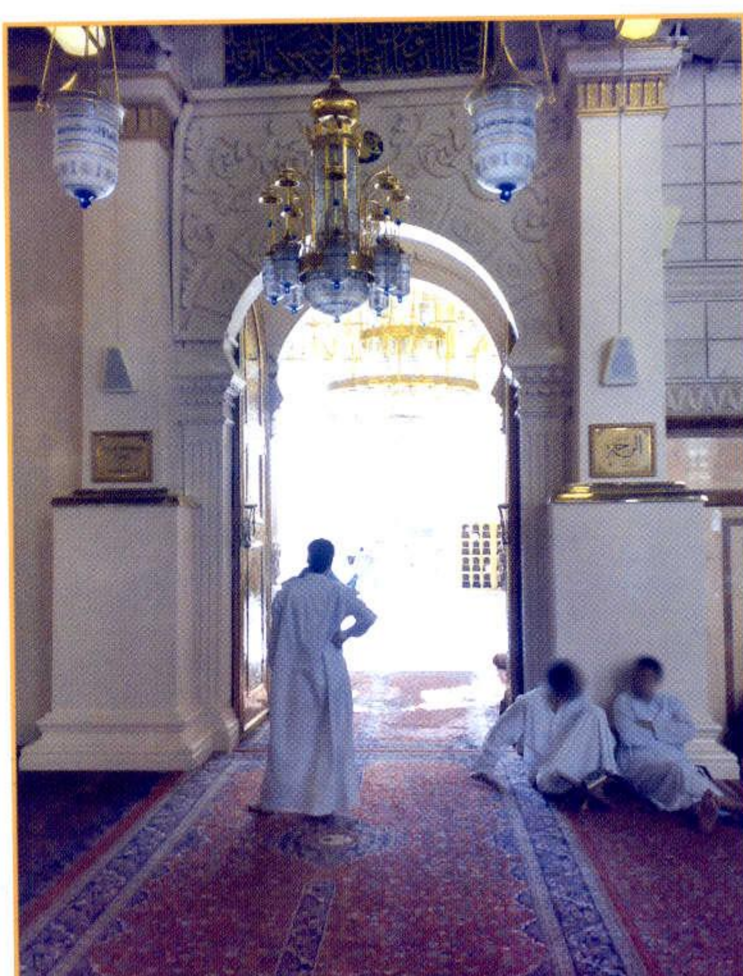
بابِ جبرئیل



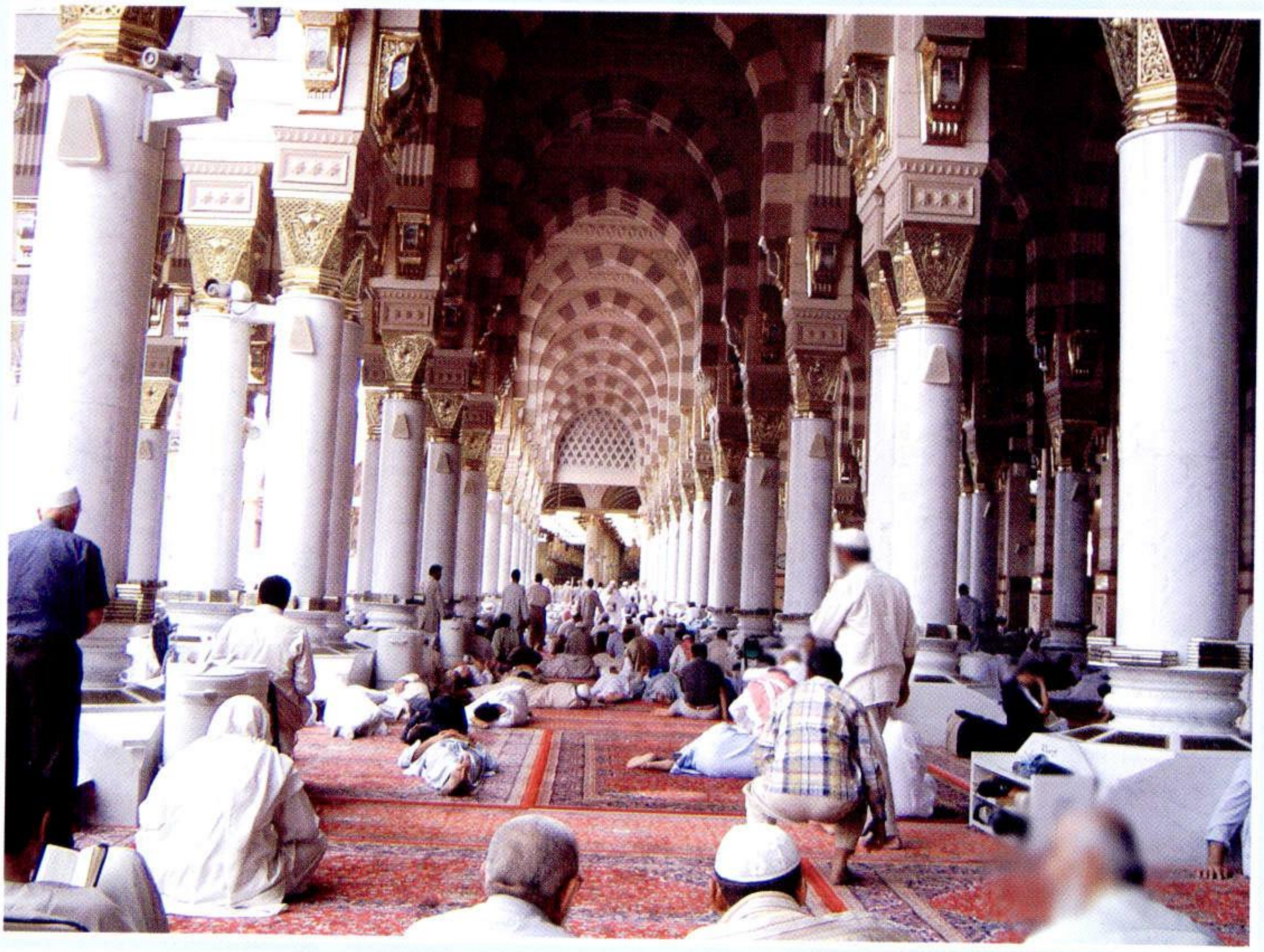
بابِ بقیع



بابِ رحمت



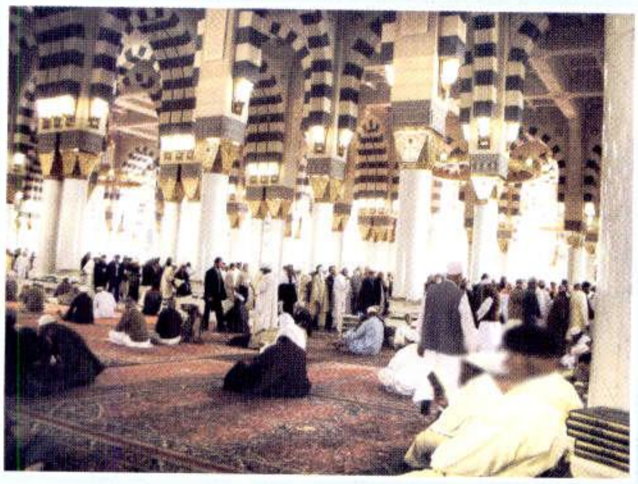
مسجدِ نبوی کی جدید عمارت کے چند خوشنما مناظر





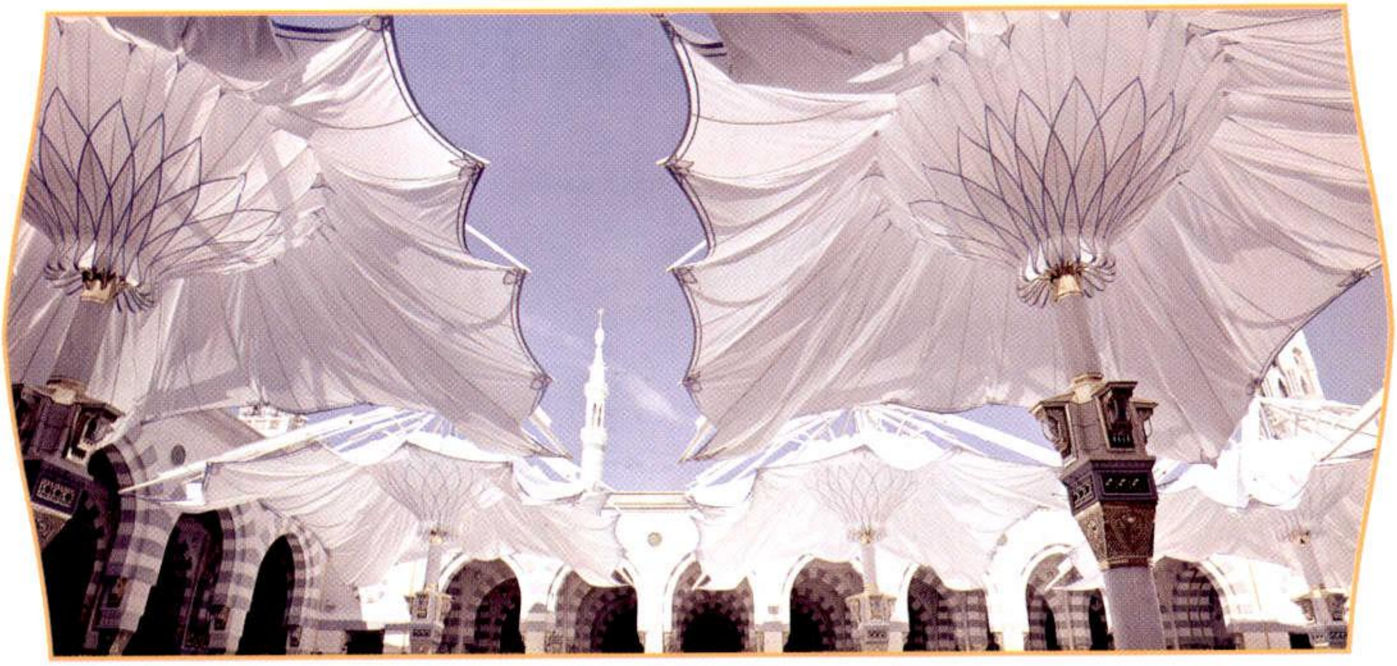


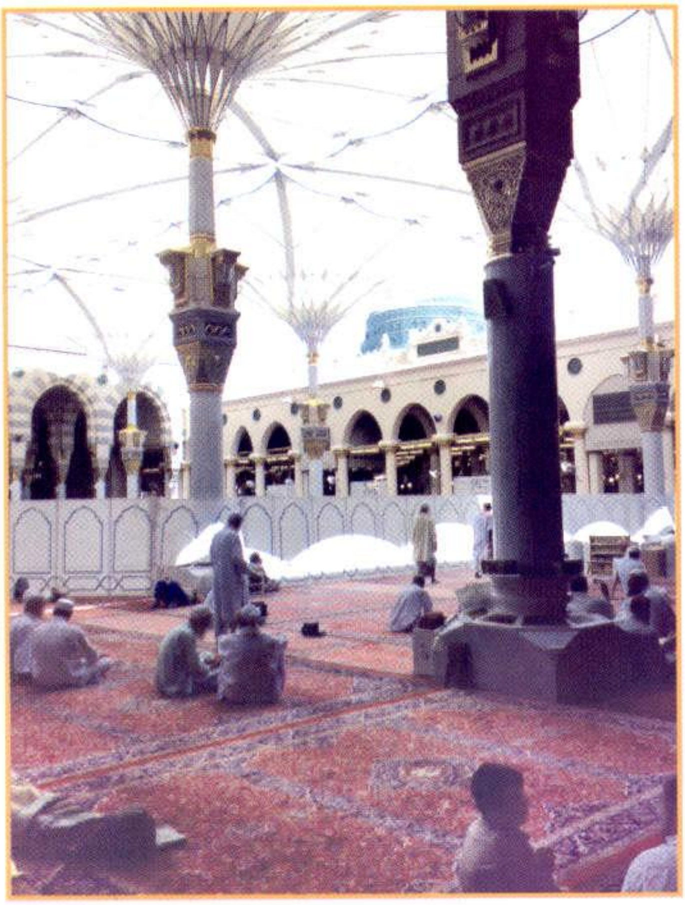
گراؤنڈ فلور کے ستونوں کی تعداد ۲،۱۷۴ ہے، ان ستونوں کی تزیین میں استعمال شدہ پیتل کا وزن ۱۶۰۰ ٹن ہے





صحنوں میں نصب خودکار چھتریاں

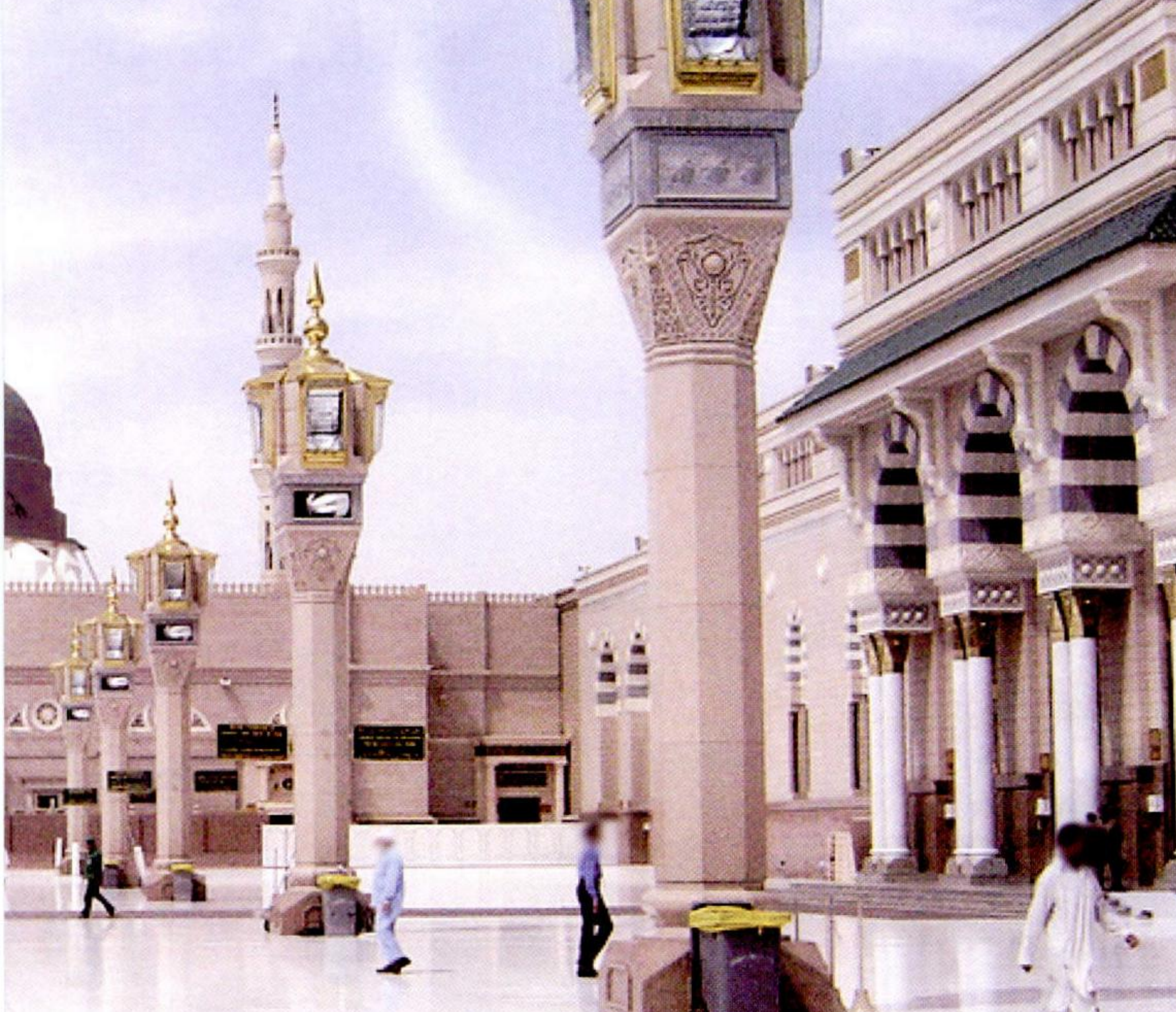




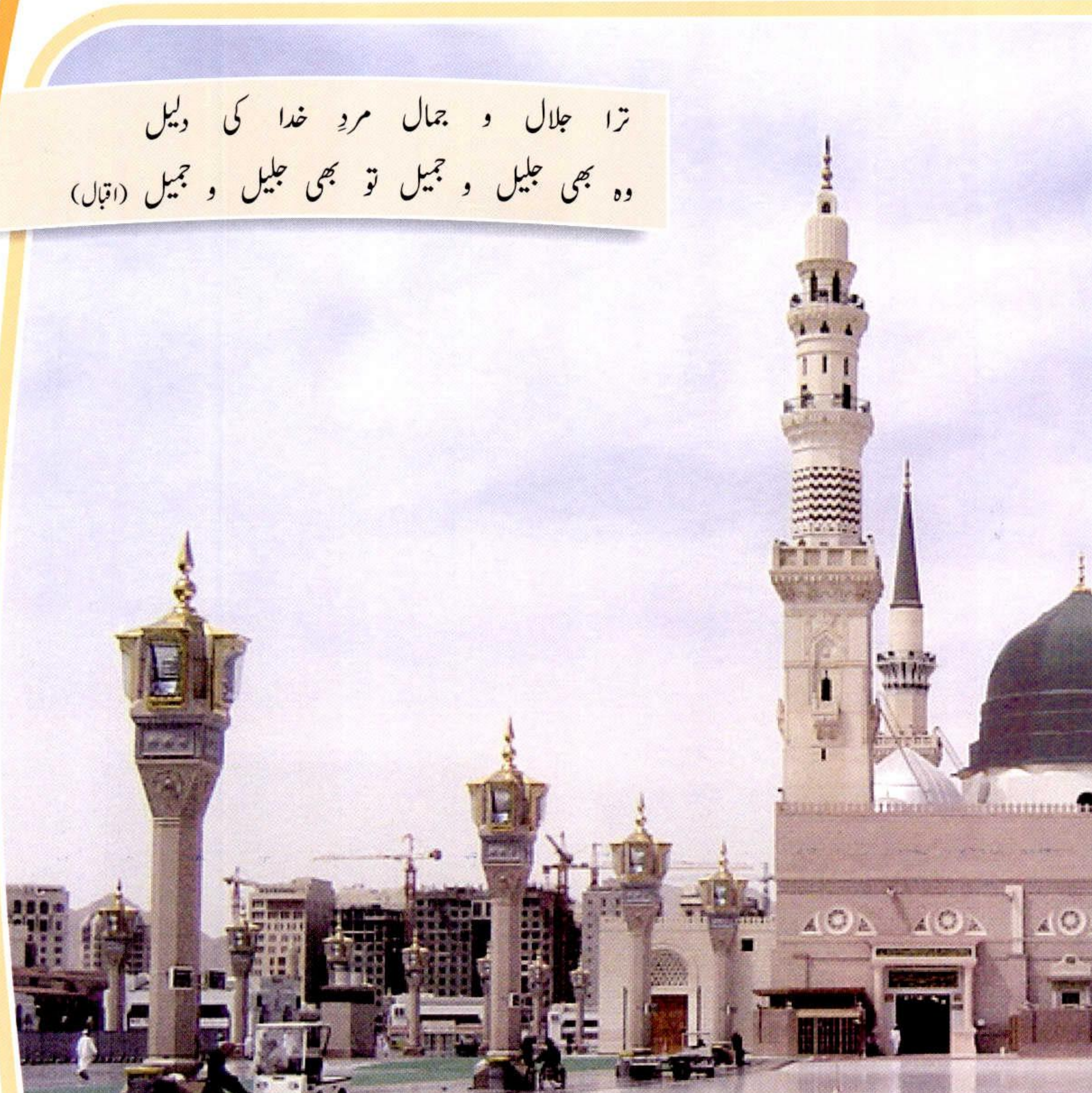




پھر پیشِ نظر گنبدِ خضراء ہے حرم ہے
پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے



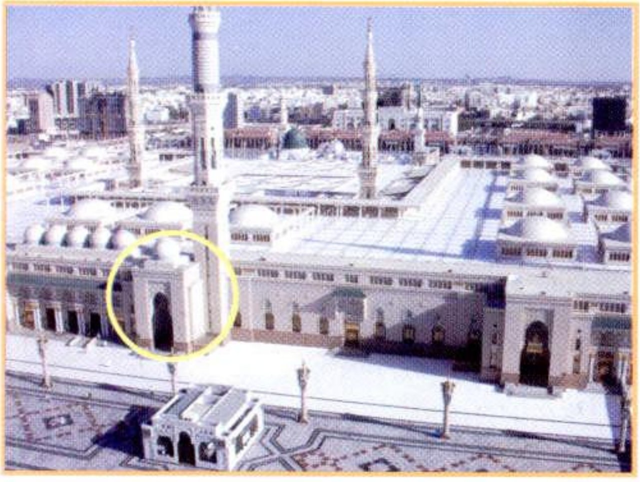
ترا جلال و جمال مردِ خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل (اقبال)



بابِ فہد کا ایک دلکش منظر



پسِ منظر میں گنبدِ خضراء اپنی بہاریں دکھا رہا ہے

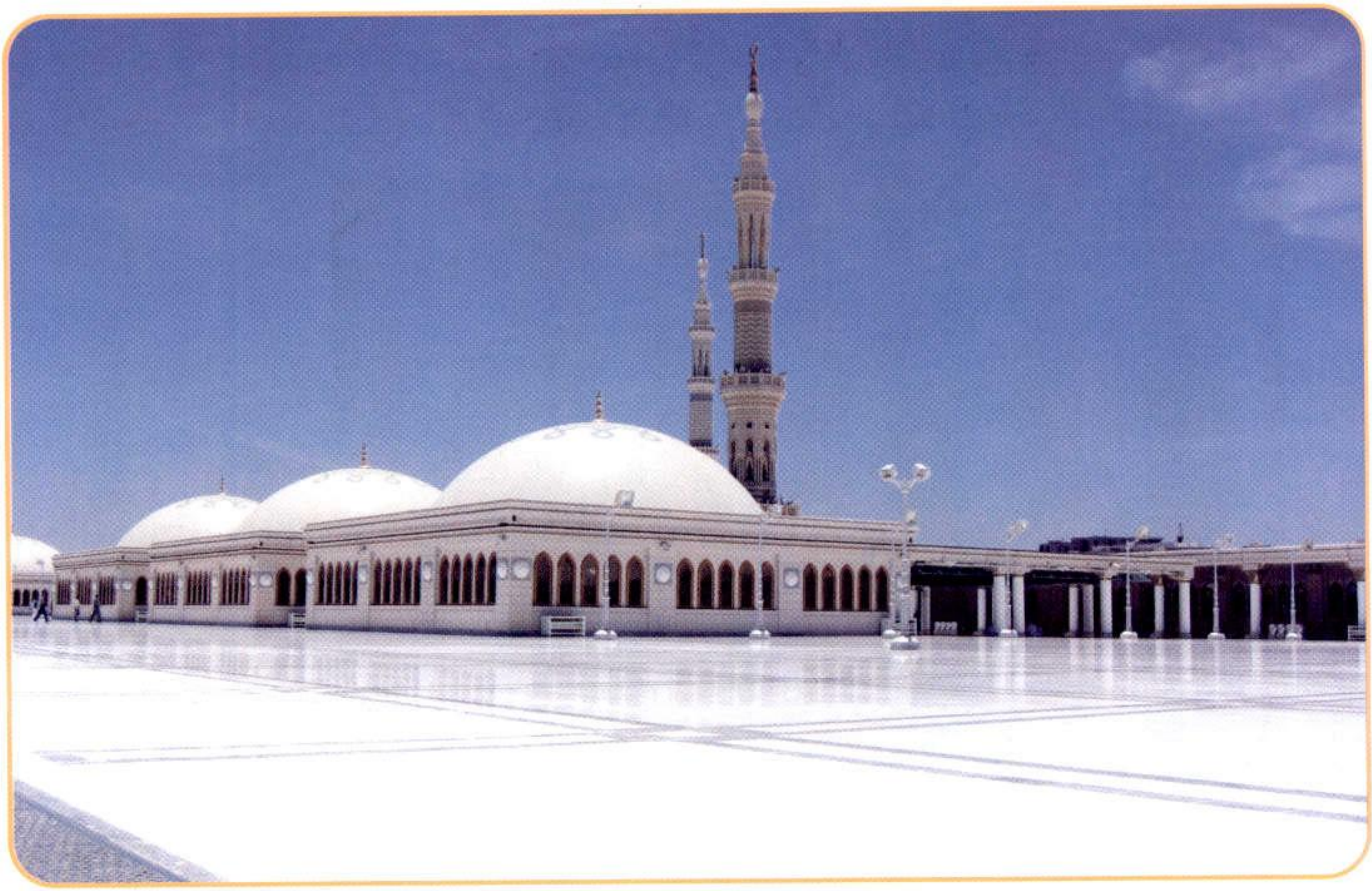






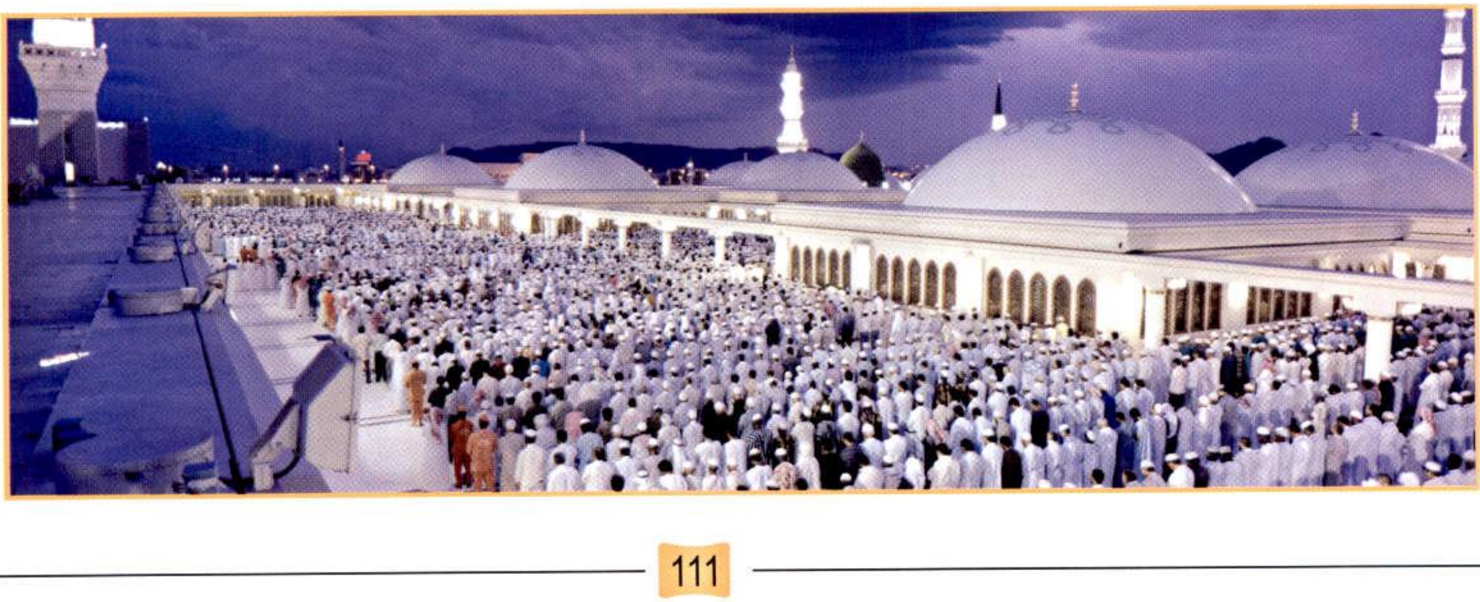
چھت اور متحرک گنبدوں کے چند مناظر

متحرک گنبدوں کی تعداد ۲۷ ہے اور ان گنبدوں کی تزیین میں سونے کا استعمال کیا گیا ہے جس کا وزن ۶۸ کلوگرام ہے



یہ متحرک گنبد بوقتِ ضرورت مکینکی طور پر بند اور کھل جاتے ہیں





صفہ اور اصحاب صفہ

صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے سے ملا ہوا یہ چبوترہ دنیائے اسلام کا پہلا مدرسہ تھا۔ یہ جگہ اس وقت باب جبریل سے اندر داخل ہوتے ہی سیدھے ہاتھ پہ محراب تہجد کے بالکل سامنے ۲ فٹ اونچے پیتل کے کٹھرے میں گھری ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی و چوڑائی ۴۰ × ۴۰ فٹ ہے۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، یہ ''اہلِ صفہ'' کہلاتے تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین و احکامِ شریعت کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً تبلیغ اسلام کے لیے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے۔



مسجد نبوی کے صحن میں اس طرح کے روشنی کے ۱۵۱ استون ہیں جن پر بڑے بڑے گلوب لگائے گئے ہیں



تجلی حسن نو بنو سے کچھ ایسے مدہوش ہو رہے ہیں
کہ رنگ و بو کے تمام جلوے نظر سے روپوش ہو رہے ہیں



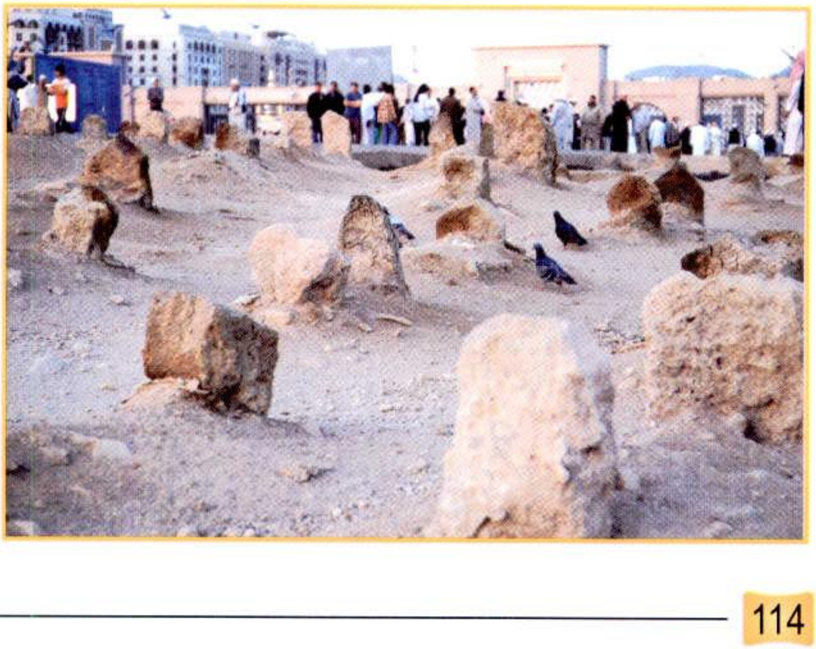
جنت البقیع

مسجد نبوی کی مشرقی جانب سطح زمین سے کچھ اونچا ایک قبرستان ہے جسے جنت البقیع کہا جاتا ہے۔اس میں تقریباً دس ہزار حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مدفون ہیں، نیز نبی کریم حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات وآلِ مطہرہ کے افراد بھی آرام فرما ہیں۔

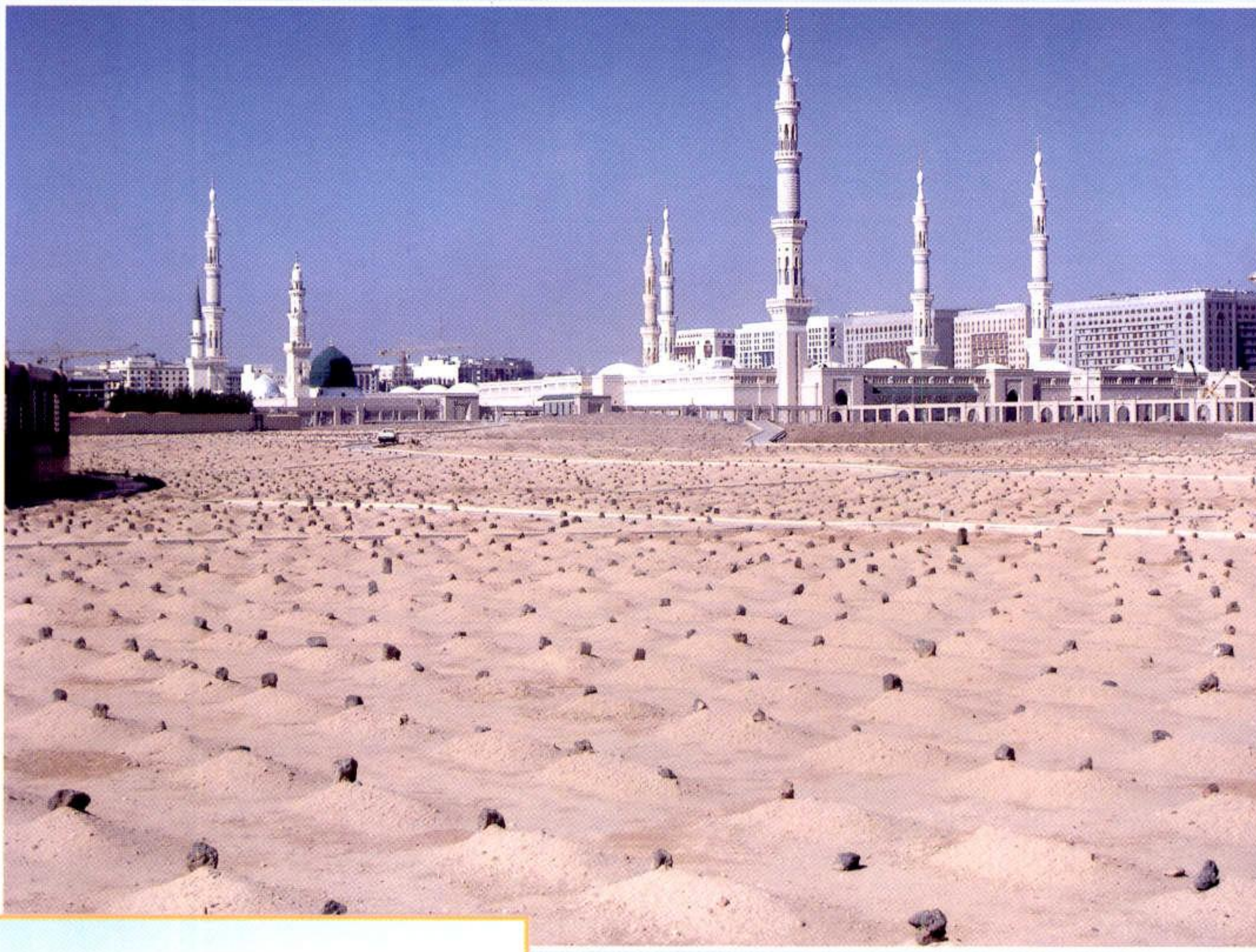








یہ وہ خوش نصیب قطعۂ زمین ہے جس میں بہت سے صحابہ کرامؓ کو خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے دفن فرمایا
حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس میں دفن ہونے والے مسلمانوں کی رسول اللہ ﷺ سفارش فرمائیں گے

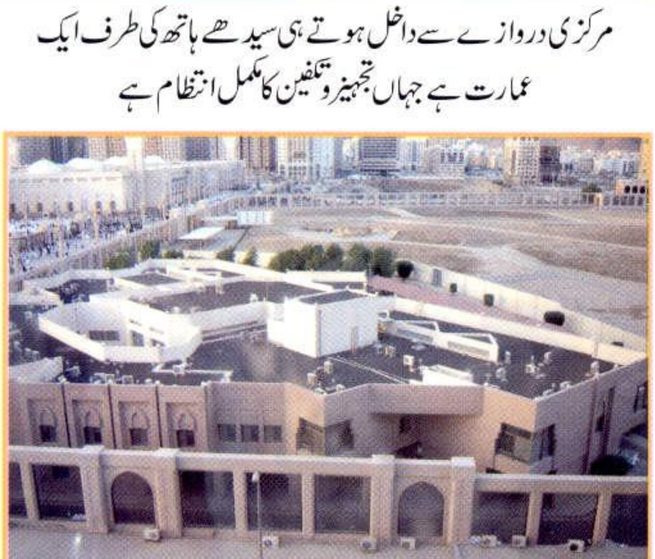


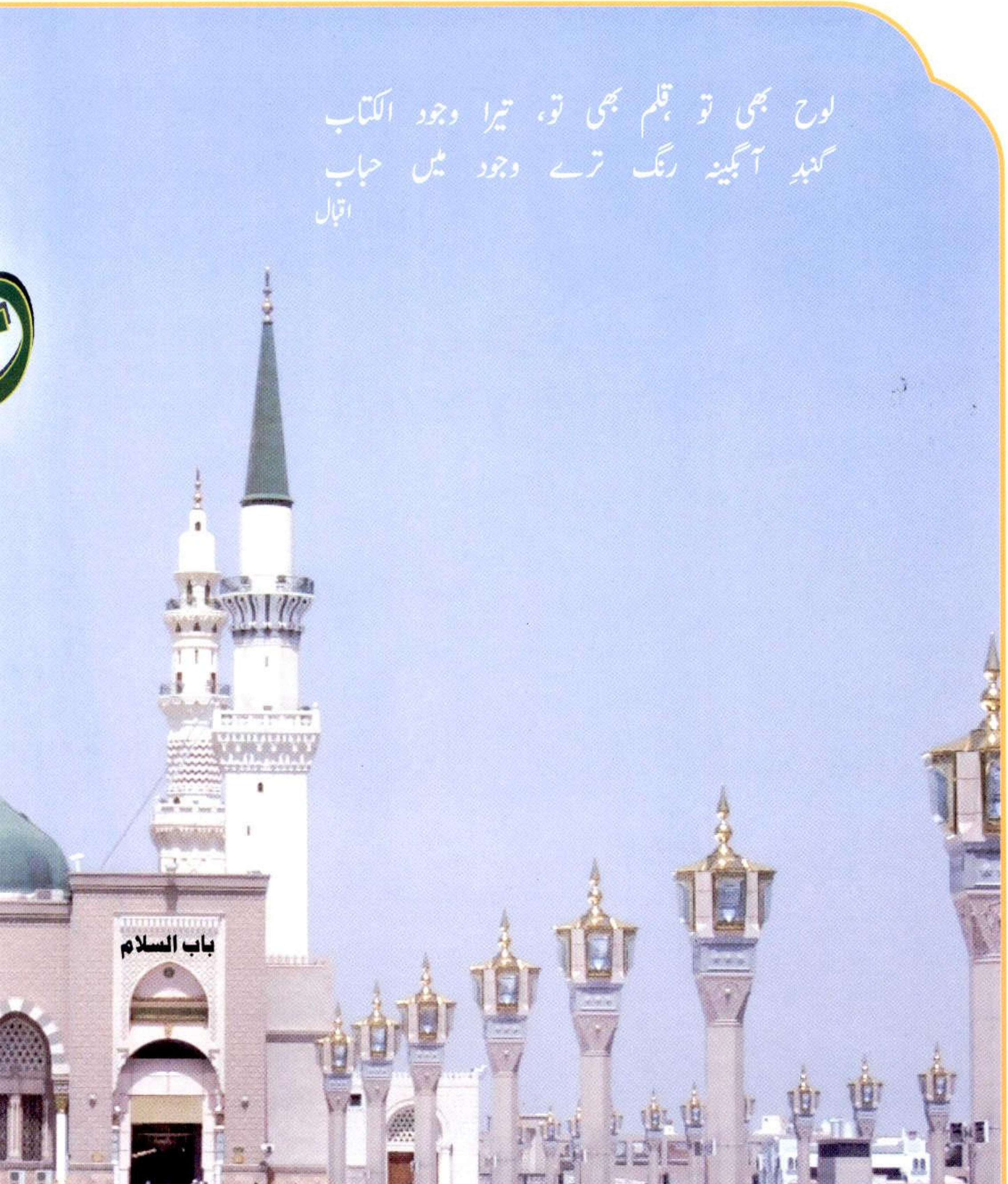


کسی خوش نصیب کے لیے نئی تیار شدہ آرام گاہ



مرکزی دروازے سے داخل ہوتے ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ایک
عمارت ہے جہاں تجہیز و تکفین کا مکمل انتظام ہے





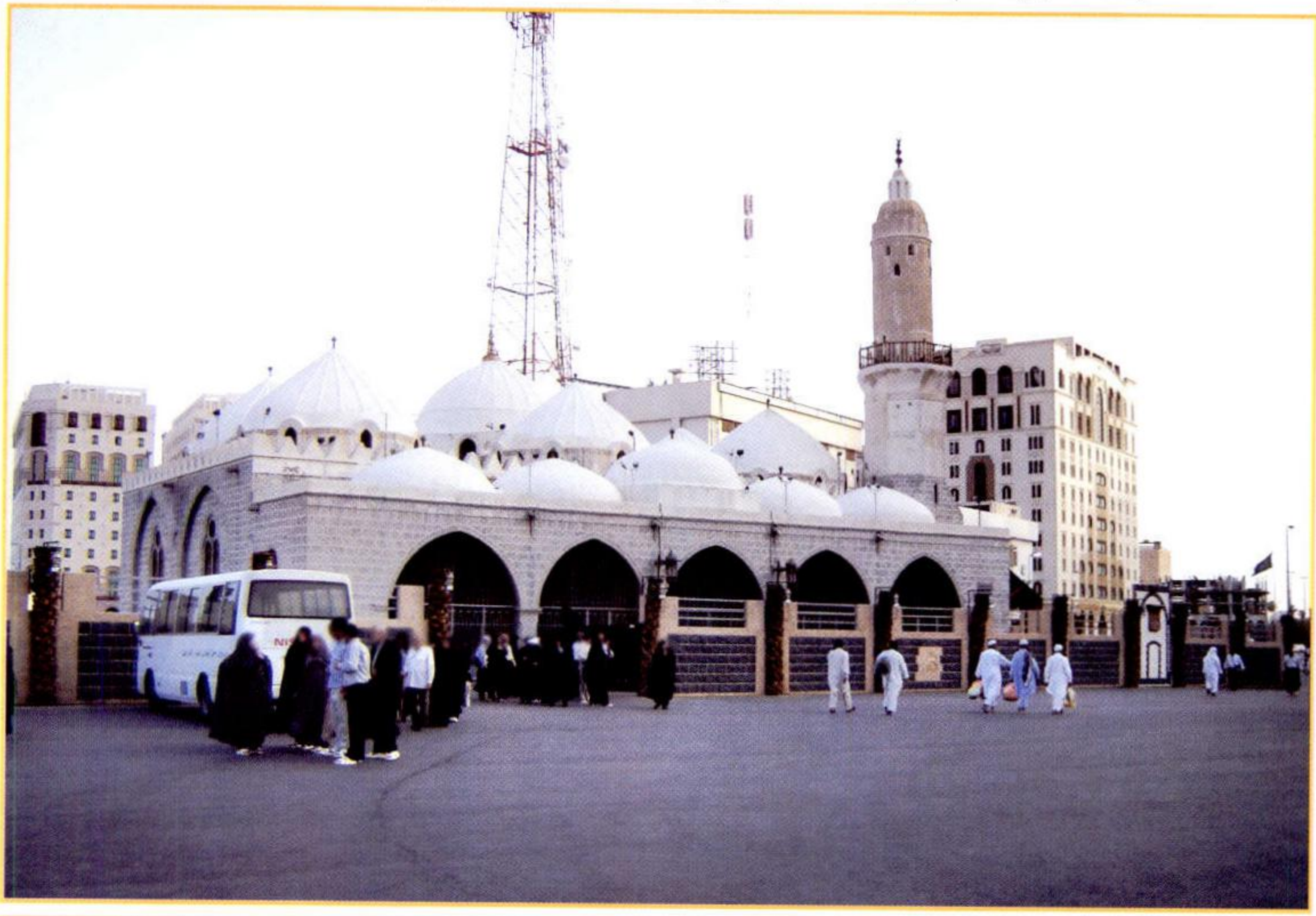
لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ ترے وجود میں حباب
اقبال



بابِ سلام کی جانب سے لیا گیا ایک خوبصورت منظر

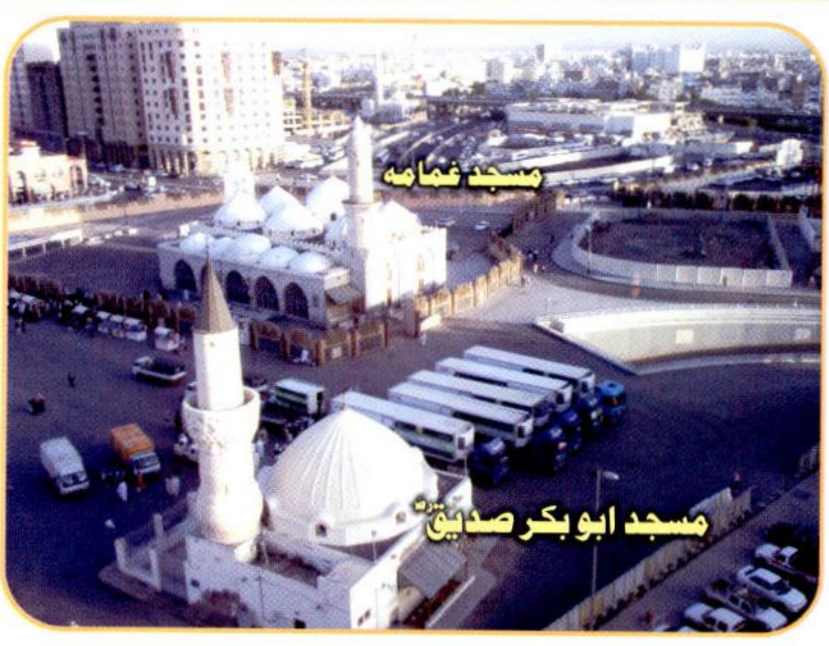
مسجد غمامه

مسجد نبوی کے باب السلام سے باہر آئیں تو جنوب مغربی جانب تقریباً سوفٹ کے فاصلے پر چار دیواری کے باہر یہ مسجد واقع ہے





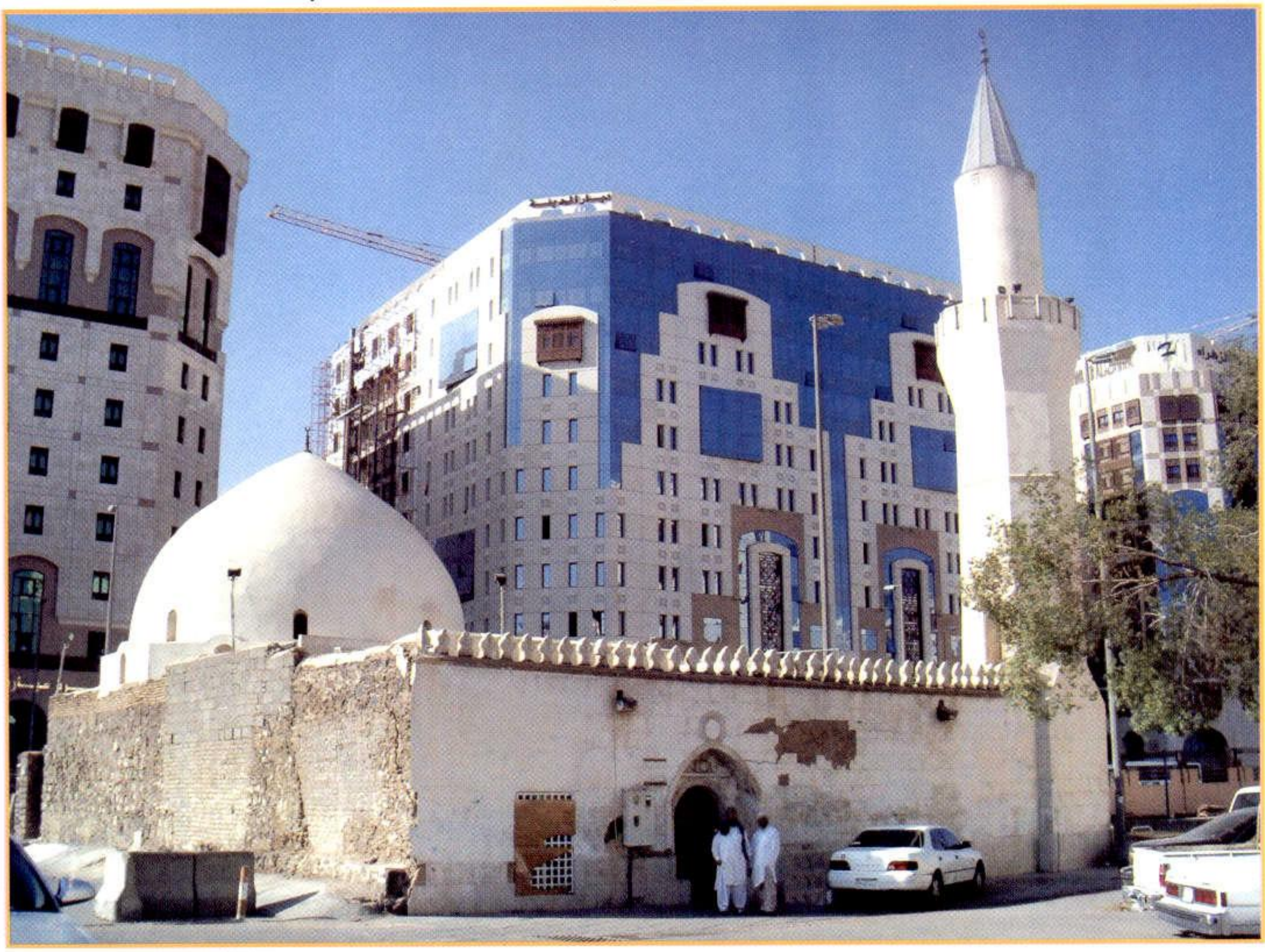




حضور اقدس ﷺ نے یہاں ۲ھ میں پہلی دفعہ عیدین کی نماز ادا فرمائی۔ اور نویں صدی ہجری تک عیدین کی نمازیں یہاں ہی پڑھی جاتی رہیں۔ اس مسجد کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس جگہ نماز استسقاء بھی پڑھائی تھی، اسی وقت بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی، اسی لیے اس کو مسجد غمامہ (بادل) بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد اب بند رہتی ہے کیونکہ موجودہ مسجد نبوی کی تعمیر نو کے بعد یہ مسجد نبوی سے بہت قریب ہوگئی ہے اس لیے یہاں نماز نہیں ہوتی۔ اس کو حضور پاک ﷺ کی یادگار کے طور پر محفوظ کرلیا گیا ہے۔

مسجد عمر بن خطابؓ

یہ مسجد مسجد نبوی سے ۴۵۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔نویں صدی ہجری میں اسکی ابتدائی تعمیر ہوئی۔۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد نے اسکی مرمت کروائی۔اس کا رقبہ ۳۵ مربع میٹر ہے اور گنبد کی اندرونی بلندی ۱۲ میٹر ہے۔



مسجد علیؓ بن ابی طالب

یہ مسجد مسجد نبوی سے ۲۹۰ میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس جگہ بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی تھی ۔شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں اسکی تعمیر نو اور توسیع کروائی۔اسکا رقبہ ۸۸۶ مربع میٹر ہے اور مینار کی بلندی ۲۶ میٹر ہے۔



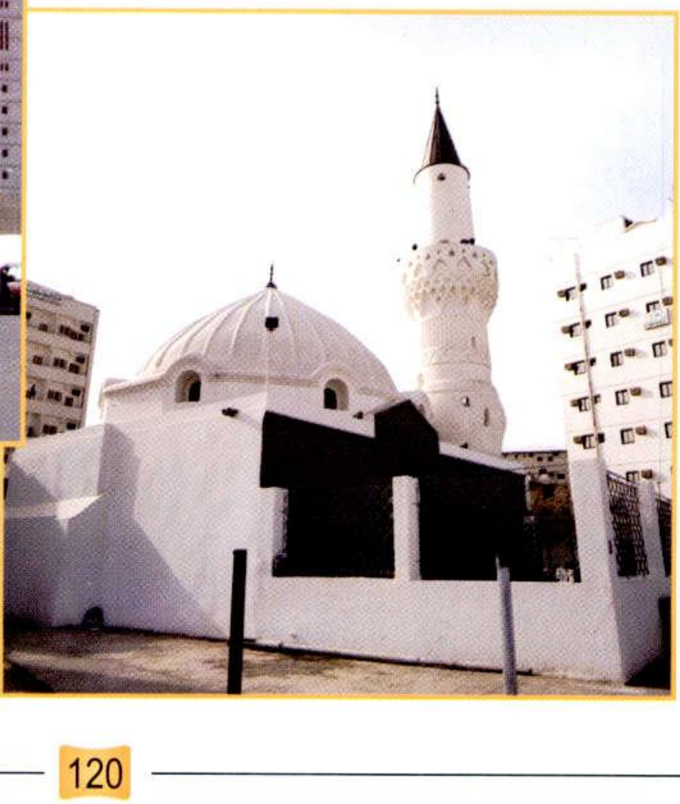
مسجد ابو بکر صدیقؓ

یہ مسجد مسجد غمامہ سے ۴۰ میٹر اور مسجد نبوی سے ۳۳۵ میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پس منظر میں مسجد نبوی کے مینار اور مسجد علی بھی نظر آ رہی ہے



خاتم النبیین ﷺ نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی، پھر آپ ﷺ کے خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہاں نمازیں پڑھائیں اسی لیے یہ مسجد ان کی طرف منسوب ہے۔ موجودہ عمارت سلطان محمود خان ترکی نے بنوائی، جس کی مرمت شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں کرائی۔ اسکی پیمائش ۲۹۲۵ مربع میٹر ہے۔



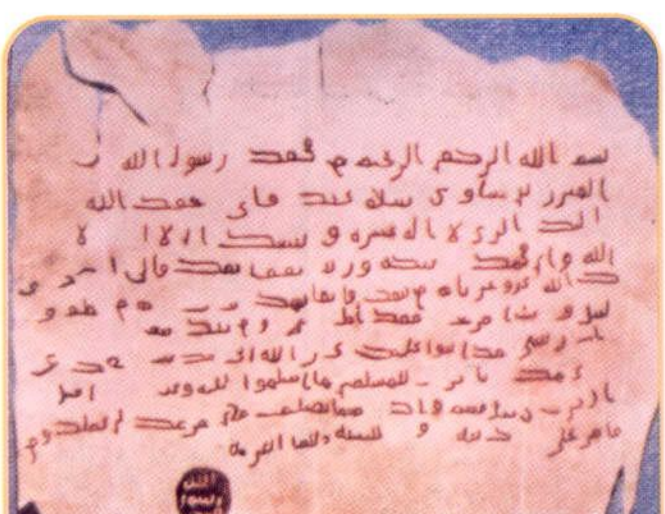


ثقیفہ بنو ساعدہ

وہ جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے مشاورت کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔







رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف بادشاہوں کو لکھے گئے خطوط میں سے ایک کا عکس



مدینہ ریلوے اسٹیشن

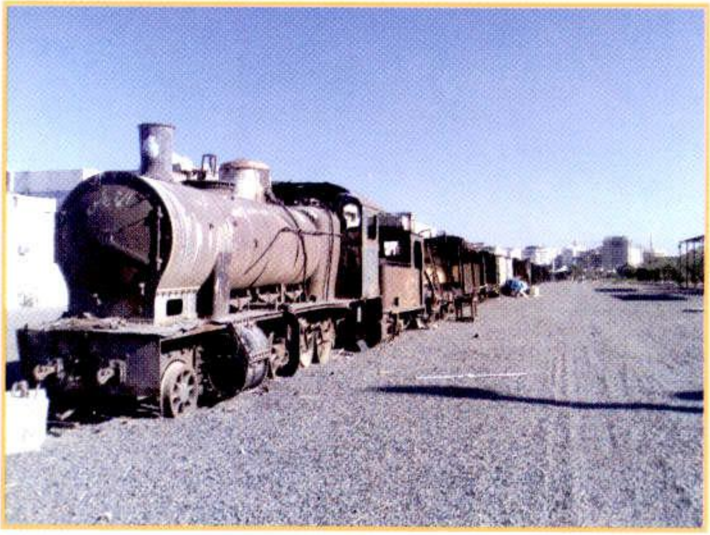
خلافتِ عثمانیہ کے دور میں ترکوں نے نقل وحرکت کے لیے ترکی سے مدینہ تک ریلوے لائن ڈالی تھی۔
یہ اس دور کا قائم کردہ ریلوے اسٹیشن ہے



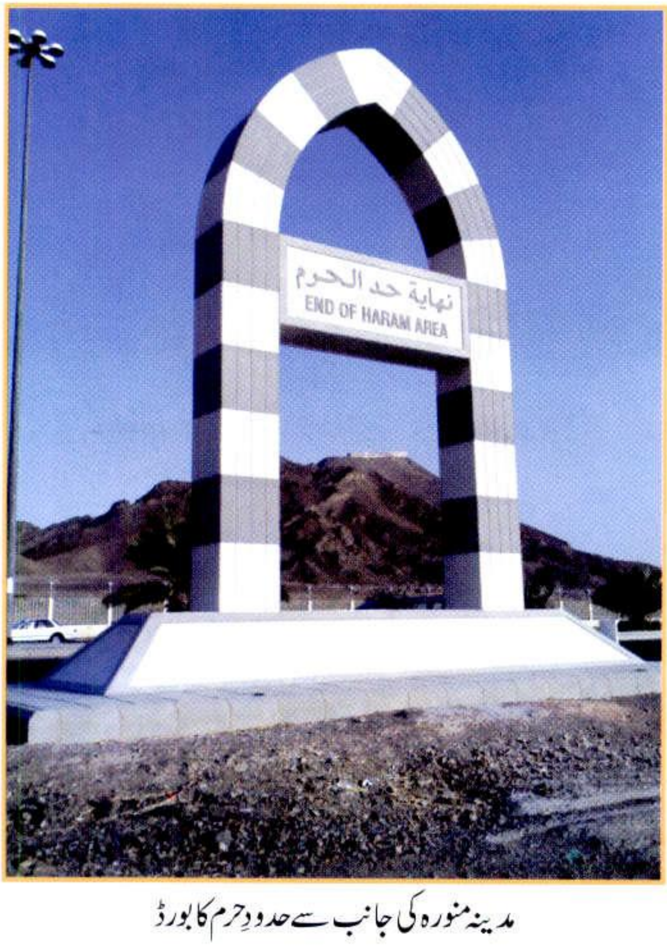


مدینہ کی کھجوریں جسے ایک حدیث میں زہر سے بچاو کا تریاق بتایا گیا ہے





ریل کا انجن بھی تصویر میں واضح ہے

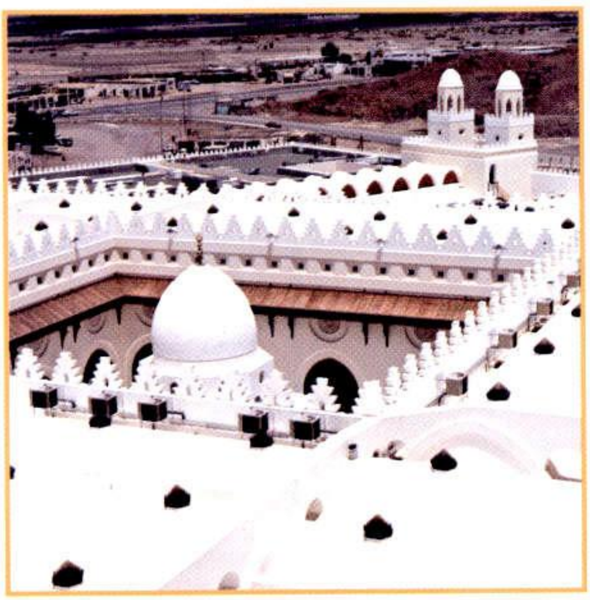


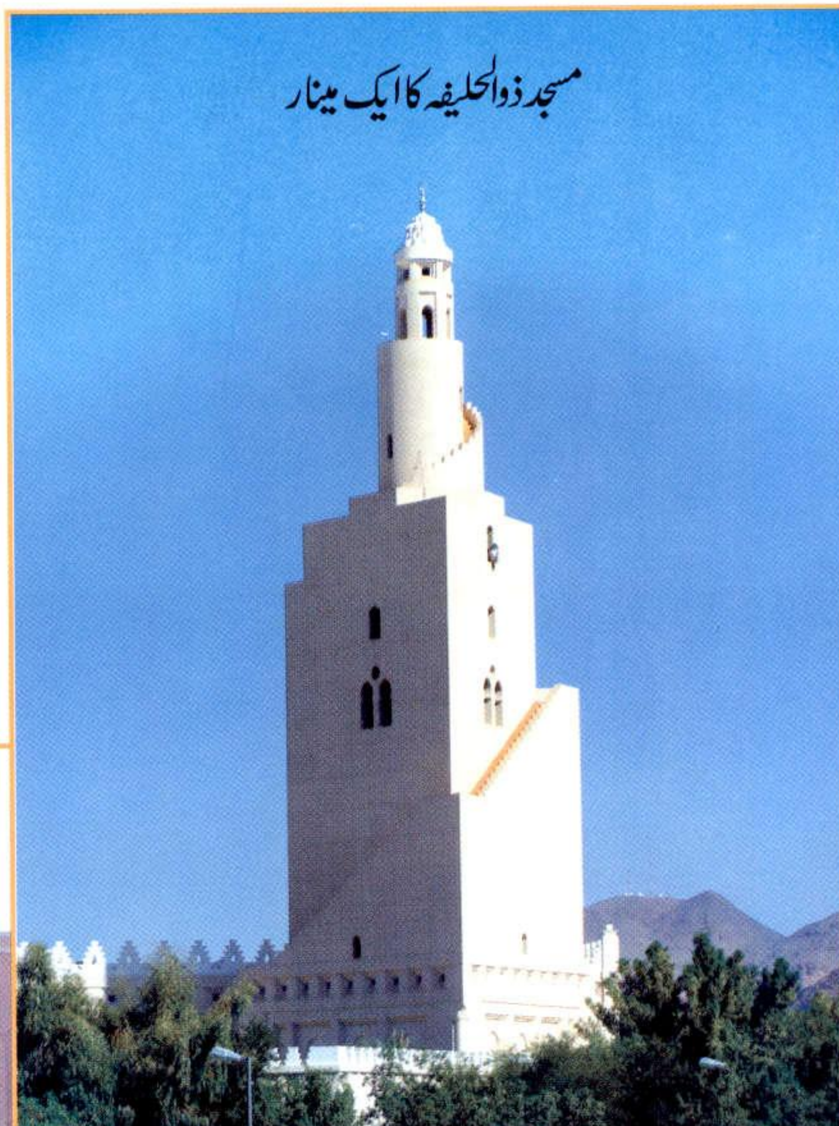
مدینہ منورہ کی جانب سے حدودِ حرم کا بورڈ

مسجدِ میقات

یہ مسجد مدینہ منورہ سے 12 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے۔ آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ جاتے اور آتے ہوئے یہاں ٹھہرتے اور نماز ادا فرماتے۔ اس مسجد کو مسجدِ ذوالحلیفہ بھی کہا جاتا ہے







مسجد ذوالحلیفہ کا ایک مینار

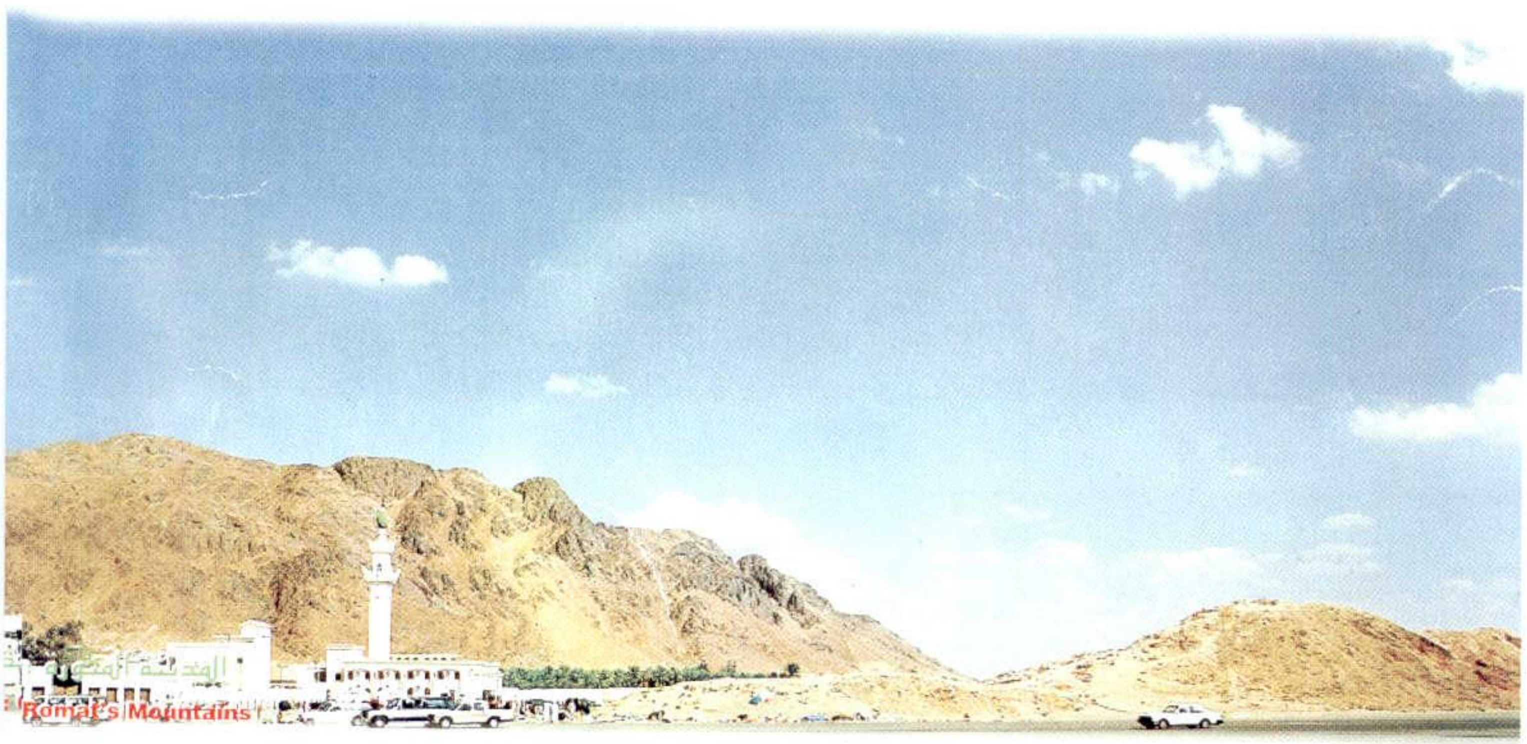


مسجد عنبریہ

ترکی دور کی تعمیر شدہ یہ مسجد قدیم ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہے

جبل احد

جبل احد مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے، مسجد نبوی سے اس کا فاصلہ ۴ کلومیٹر ہے۔ اسکی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے، اس کی لمبائی ۷ء۴۴ کلومیٹر، چوڑائی ۳ء۱۴ کلومیٹر اور سطح زمین سے بلندی ۳۰۰ میٹر ہے۔ اس کی مختلف چوٹیاں ہیں







میدان احد

یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ احد کا معرکہ برپا ہوا تھا۔اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے۔دندان مبارک شہید ہوئے۔ چہرۂ انور خون آلودہ ہوا ساتھ سات صحابہؓ یکے بعد دیگرے آپ کا دفاع کرتے ہوئے پروانہ وار شہید ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا سید الشہداءؓ راہ خدا میں ٹکڑے ہوئے



قبرستان شہداء احد

جبل احد کے دامن میں اس چار دیواری کے اندر شہداء احد کی قبور ہیں



قبرستان میں موجود اس احاطے کے اندر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر موجود ہے

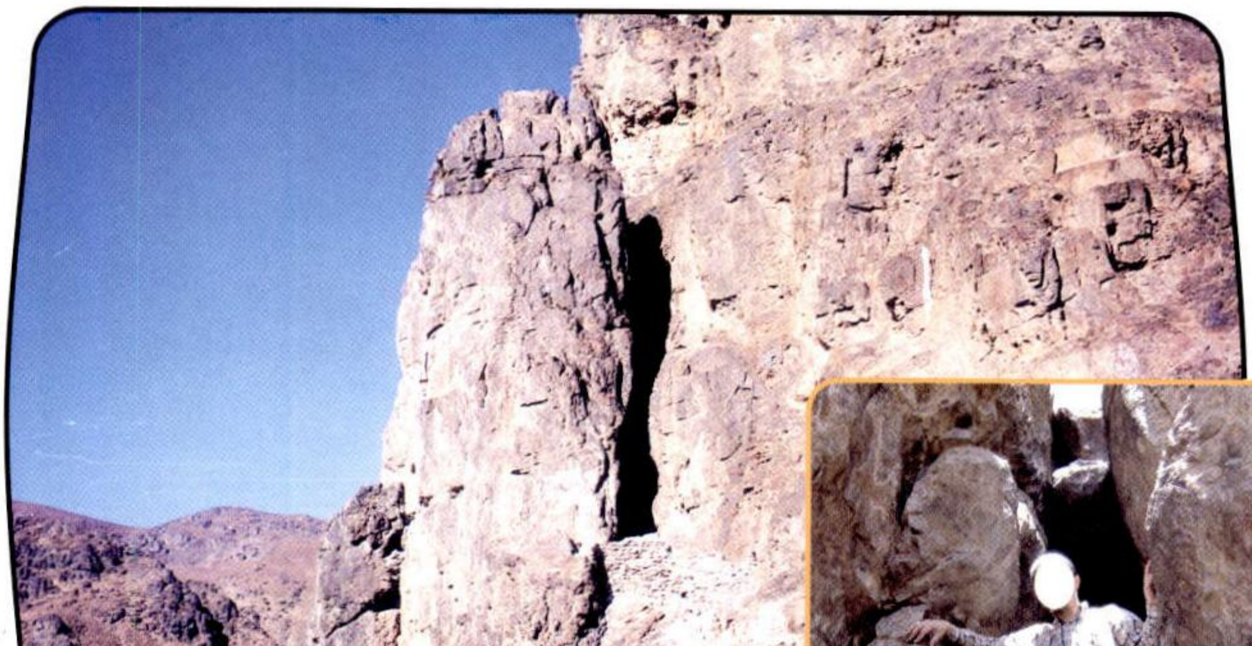


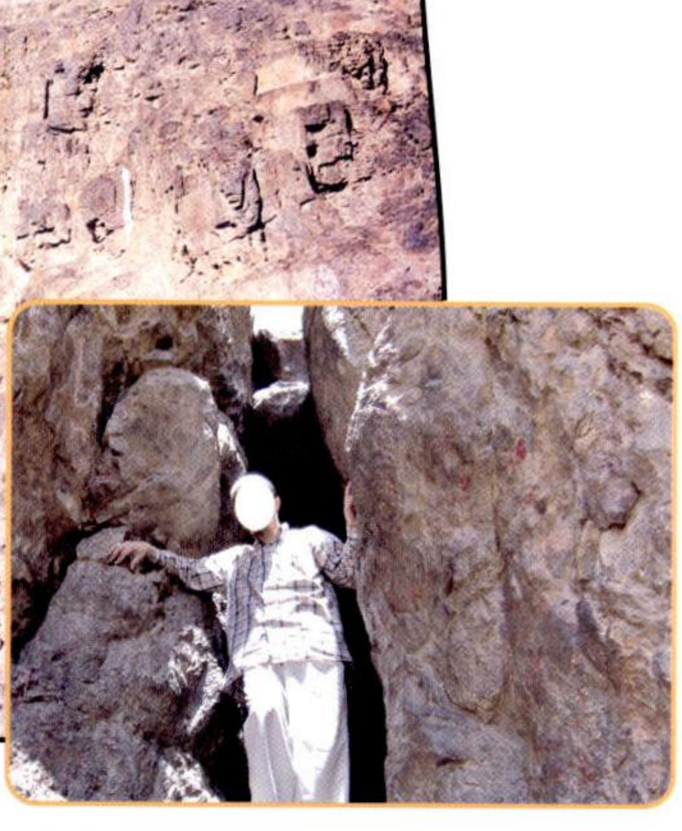
جبل رماۃ

وادی قناۃ کے کنارے جبل احد کے قریب ایک چھوٹی پہاڑی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیراندازوں کو مقرر فرمایا تھا، اس پہاڑ کے عقب سے حضرت خالد بن ولیدؓ نے (قبولِ اسلام سے قبل) اپنے لشکر کے ہمراہ مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ اسی پہاڑ کے مشرقی دامن میں چھپ کر (قبولِ اسلام سے قبل) حضرت وحشیؓ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ جبل رماۃ کی لمبائی ۷۷ امیٹر، چوڑائی ۵۵ میٹر اور بلندی ۲۰ میٹر ہے



اس غار کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ وہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں زخمی ہونے کے بعد آرام فرمایا تھا





مسجد امیر حمزہ

جبلِ احد کے دامن میں واقع مسجد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نام سے موسوم ہے



مسجد امام بخاری رحمہ اللہ تعالی





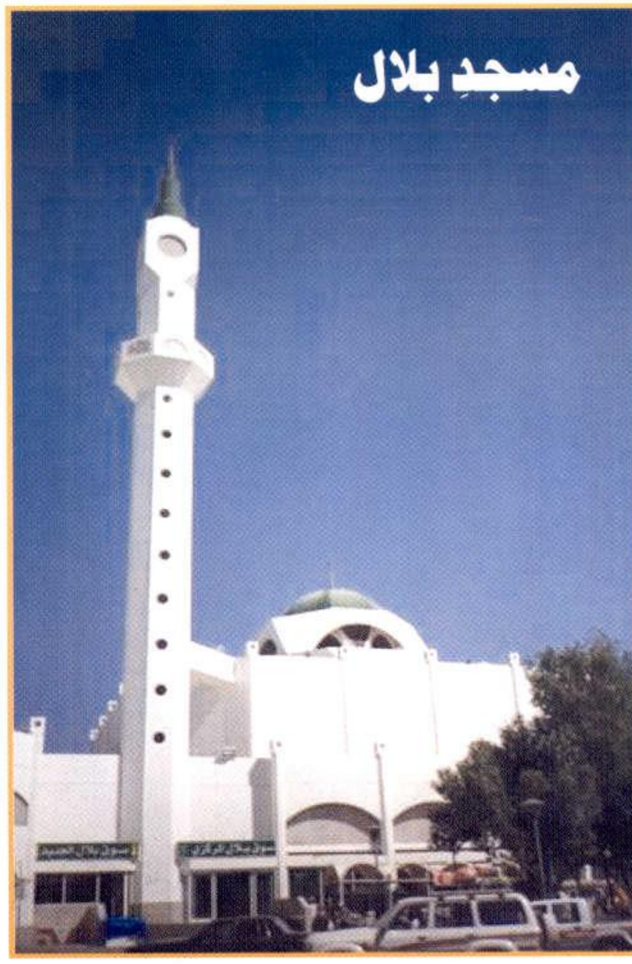


مسجد اجابہ

یہ مسجد جنت البقیع سے ۳۸۵ میٹر دور شارع فیصل (شارع ستین) کے کنارے واقع ہے صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن عوالی سے واپس آتے ہوئے بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو اس میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حضرات صحابہؓ نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنے رب کے حضور طویل دعا کی اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں جن میں سے دو قبول ہوگئیں، میں نے دعا کی کہ میری امت قحط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو، نیز میری امت غرق ہو کر تباہ نہ ہو، یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں۔ تیسری دعا یہ تھی کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ ان دعاؤں کے بعد بنو معاویہ کی یہ مسجد مسجدِ اجابہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ مسجد کے شمال مشرق میں عورتوں کی نماز گاہ ہے، جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔ مسجد کے جنوبی حصہ میں ۱۱،۷۰ میٹر بلند گنبد ہے جس کا قطر ۹،۵ میٹر ہے۔ جبکہ جنوب مشرق میں ۳۶ میٹر بلند مینار ہے۔

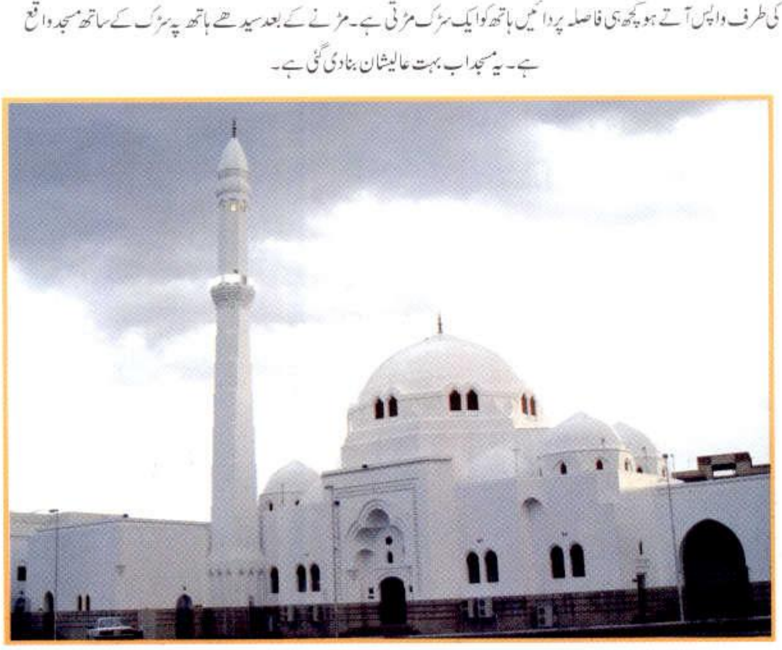


مسجدِ بلال



مسجد جمعہ

حضور اکرم ﷺ جب ہجرت کے موقع پر قباء کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا تو راستے میں اسی مقام پر آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ منورہ میں یہی آپ ﷺ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ یہ مسجد اسی جگہ ہے۔ مسجد قباء سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آتے ہو کچھ ہی فاصلہ پر دائیں ہاتھ کو ایک سڑک مڑتی ہے۔ مڑنے کے بعد سیدھے ہاتھ پہ سڑک کے ساتھ مسجد واقع ہے۔ یہ مسجد اب بہت عالیشان بنادی گئی ہے۔



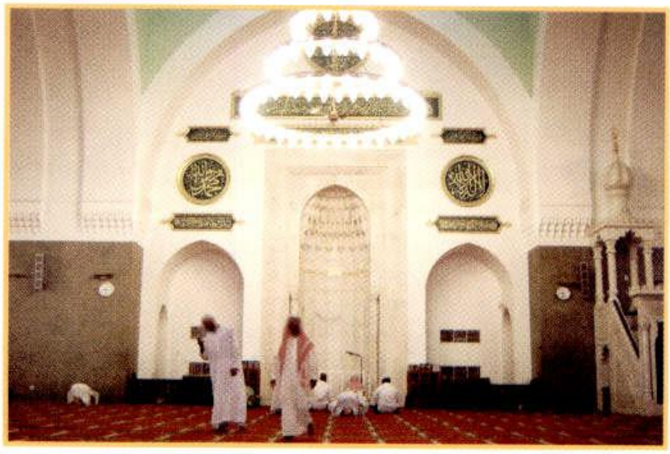
مسجد قباء

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے قباء کہا جاتا ہے۔ ہجرت مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے۔ اس وقت عمرو بن عوف کے خاندان کے سربراہ حضرت کلثومؓ بن الہدم تھے، حضورﷺ نے ان ہی کے ہاں چار دن تک قباء میں قیام فرمایا تھا اور وہیں اپنے دست مبارک سے مسجد قباء کی بنیاد رکھی تھی۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ اس مسجد کی فضیلت کا اس واقعہ سے بھی گہرا تعلق ہے

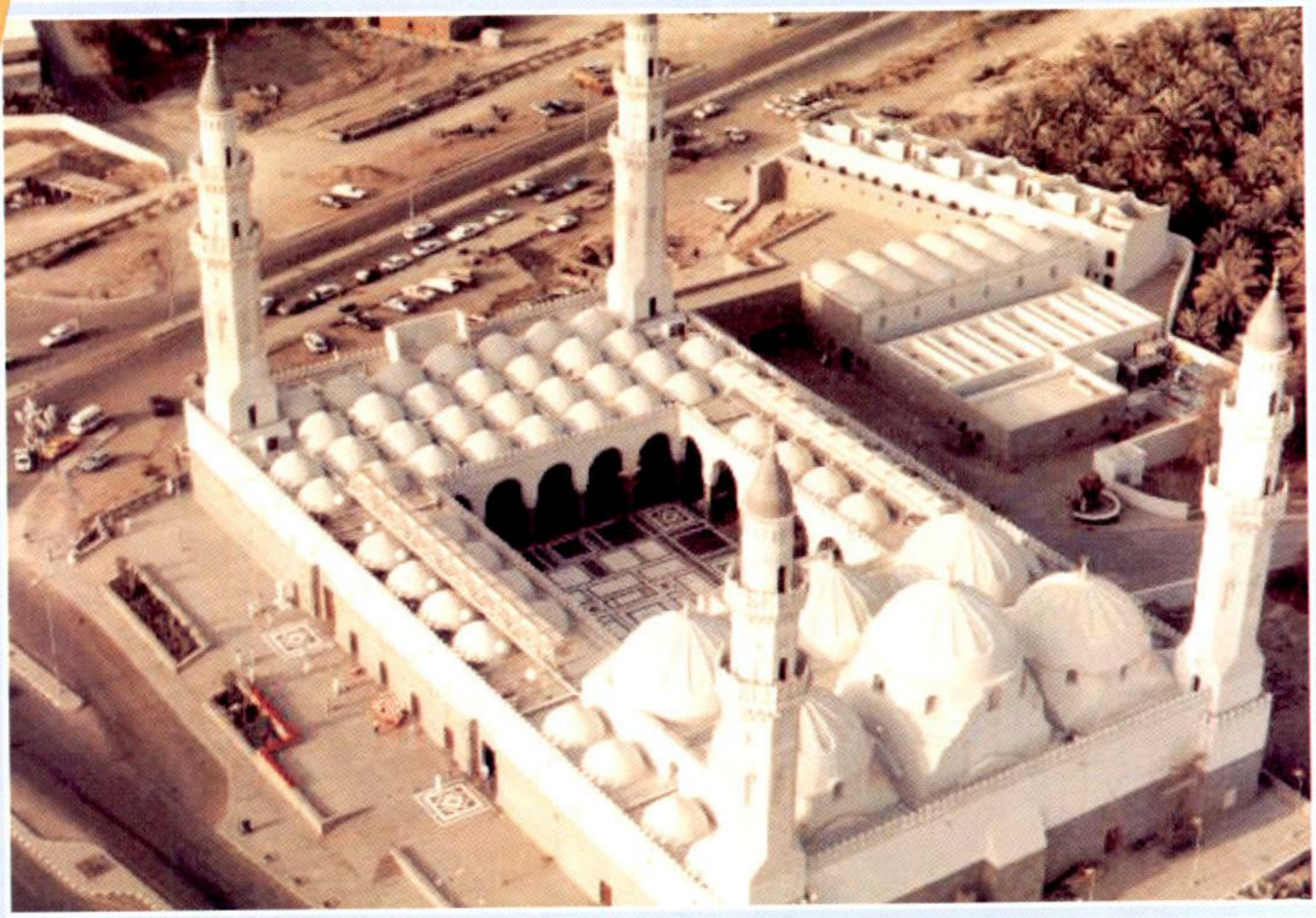


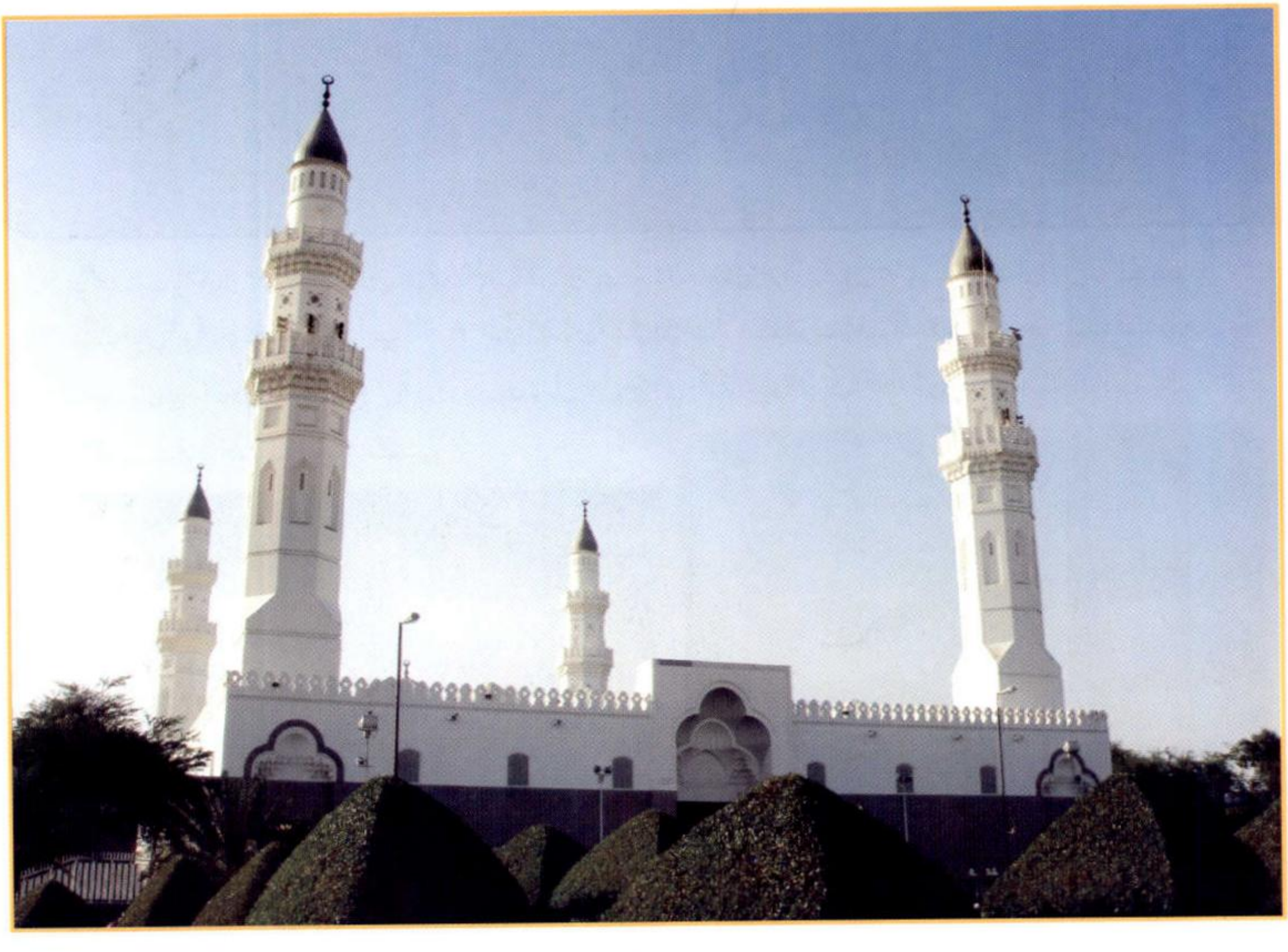






مسجد قباء میں گھر سے وضوء کر کے دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے اور یہی بات مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوئی ہے



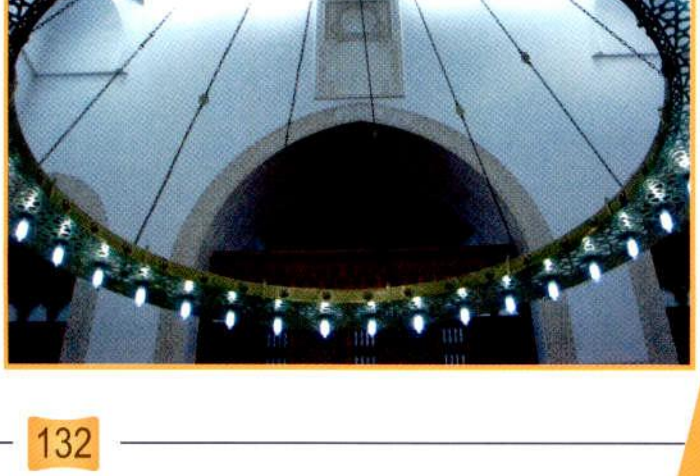


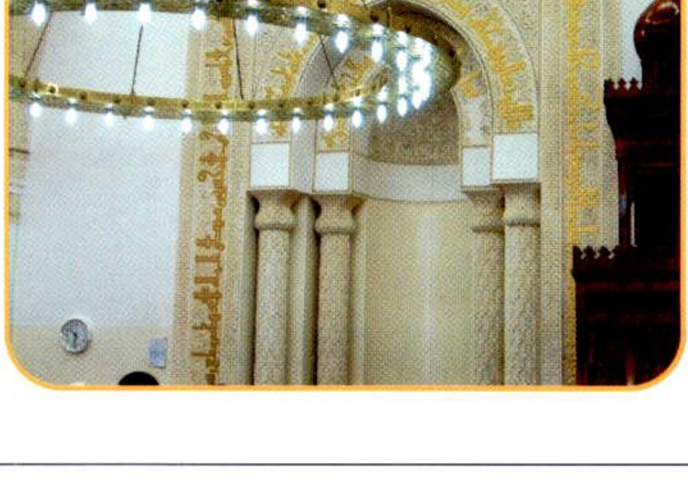
مسجد قبلتین

یہ مسجد نبوی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے، یہ مسجد تاریخِ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب تک مکہ معظّمہ میں تشریف فرما رہے، یہی دستور رہا مگر آپ ﷺ نمازیں اس رخ سے ادا فرماتے تھے کہ خانہ کعبہ بھی آپ ﷺ کے سامنے رہتا، مگر مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا اور تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ لیکن اس تمام عرصے میں حضور اکرم ﷺ کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں۔ حضور اکرم ﷺ بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں تبدیلِ قبلہ والی آیت نازل ہوئی۔

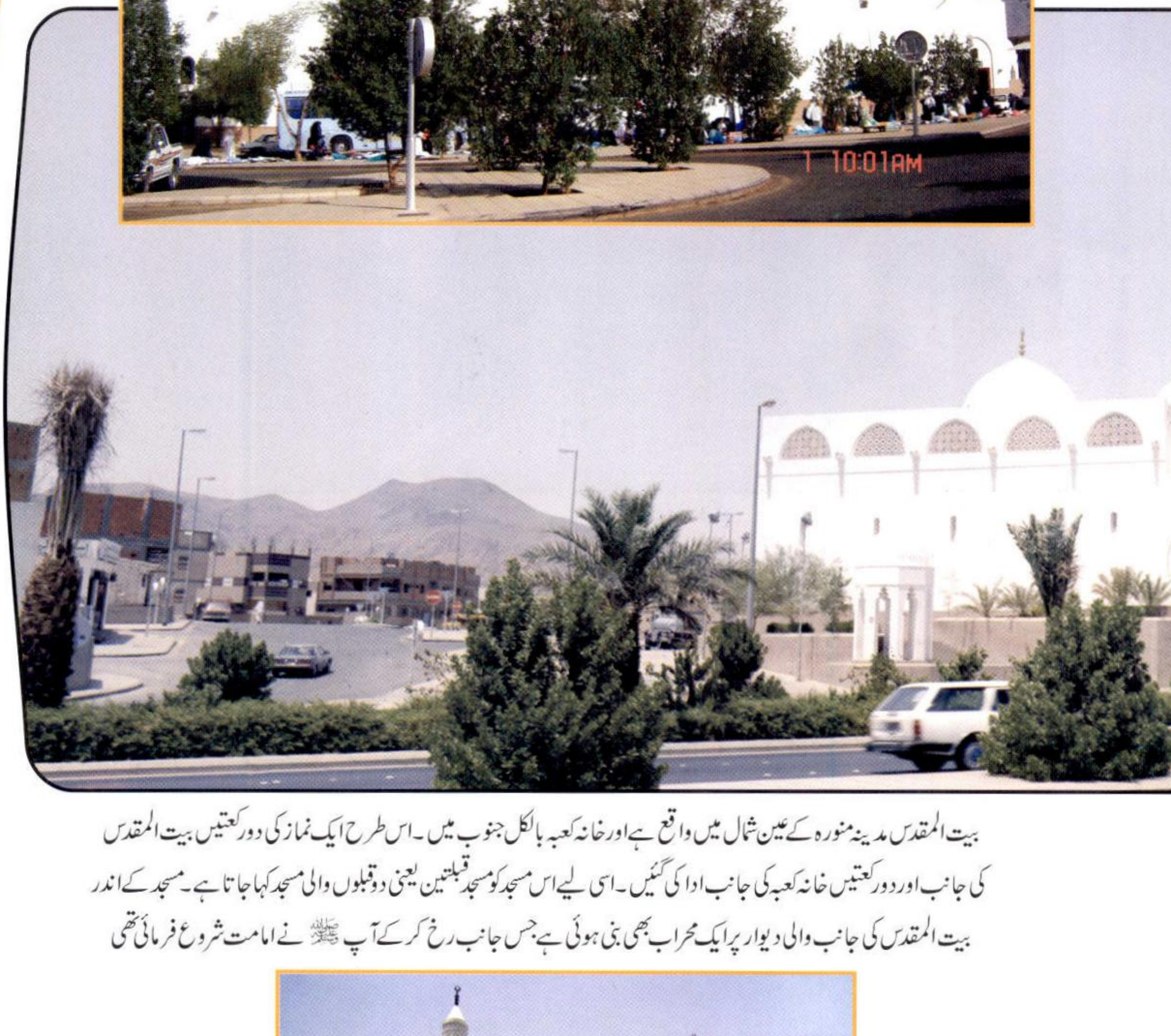


یہ حکم رجب یا شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوا تھا۔ حضور ﷺ حضرت بشر بن براء بن معرورؓ کے ہاں بنوسلمہ کے محلے میں تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ آپ ﷺ بنوسلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویل قبلہ کی یہ آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ ﷺ کی اقتداء میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کے رخ پہ پھر گئے۔

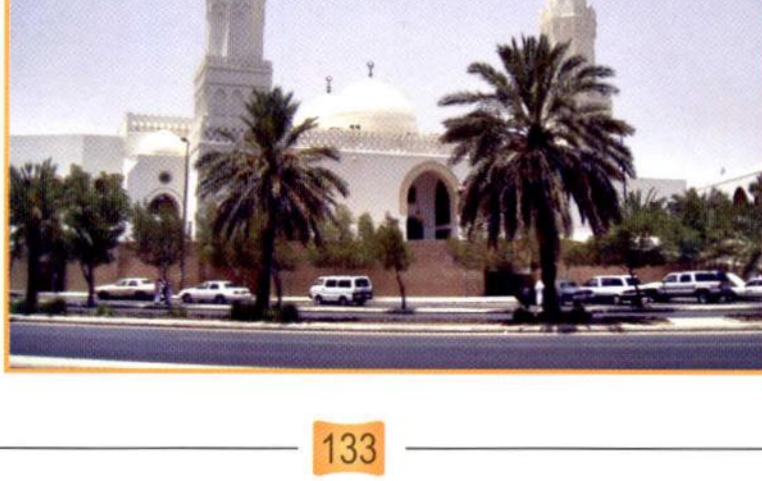






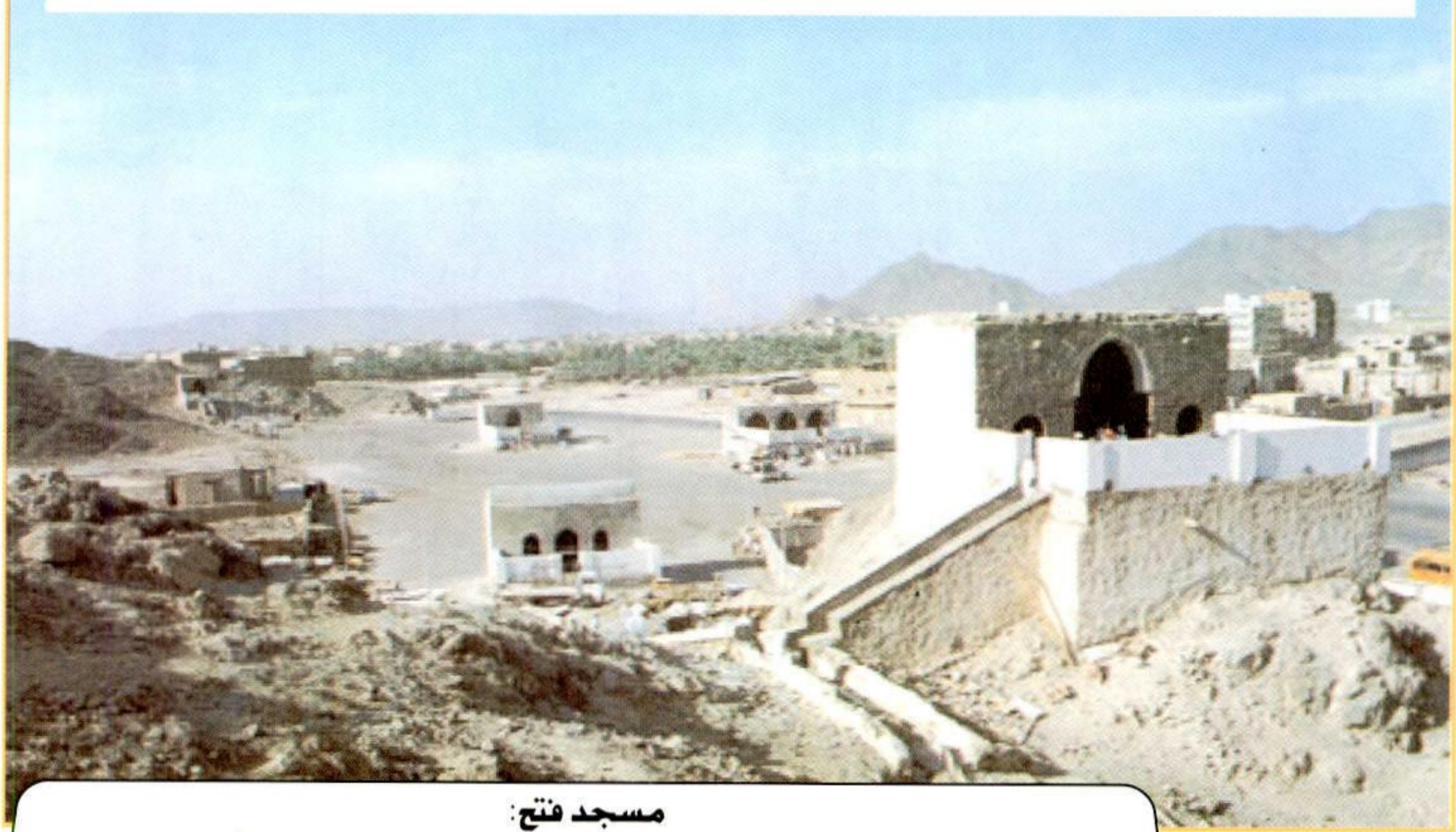


بیت المقدس مدینہ منورہ کے عین شمال میں واقع ہے اور خانہ کعبہ بالکل جنوب میں۔ اس طرح ایک نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی جانب ادا کی گئیں۔ اسی لیے اس مسجد کو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ مسجد کے اندر بیت المقدس کی جانب والی دیوار پر ایک محراب بھی بنی ہوئی ہے جس جانب رخ کر کے آپ ﷺ نے امامت شروع فرمائی تھی



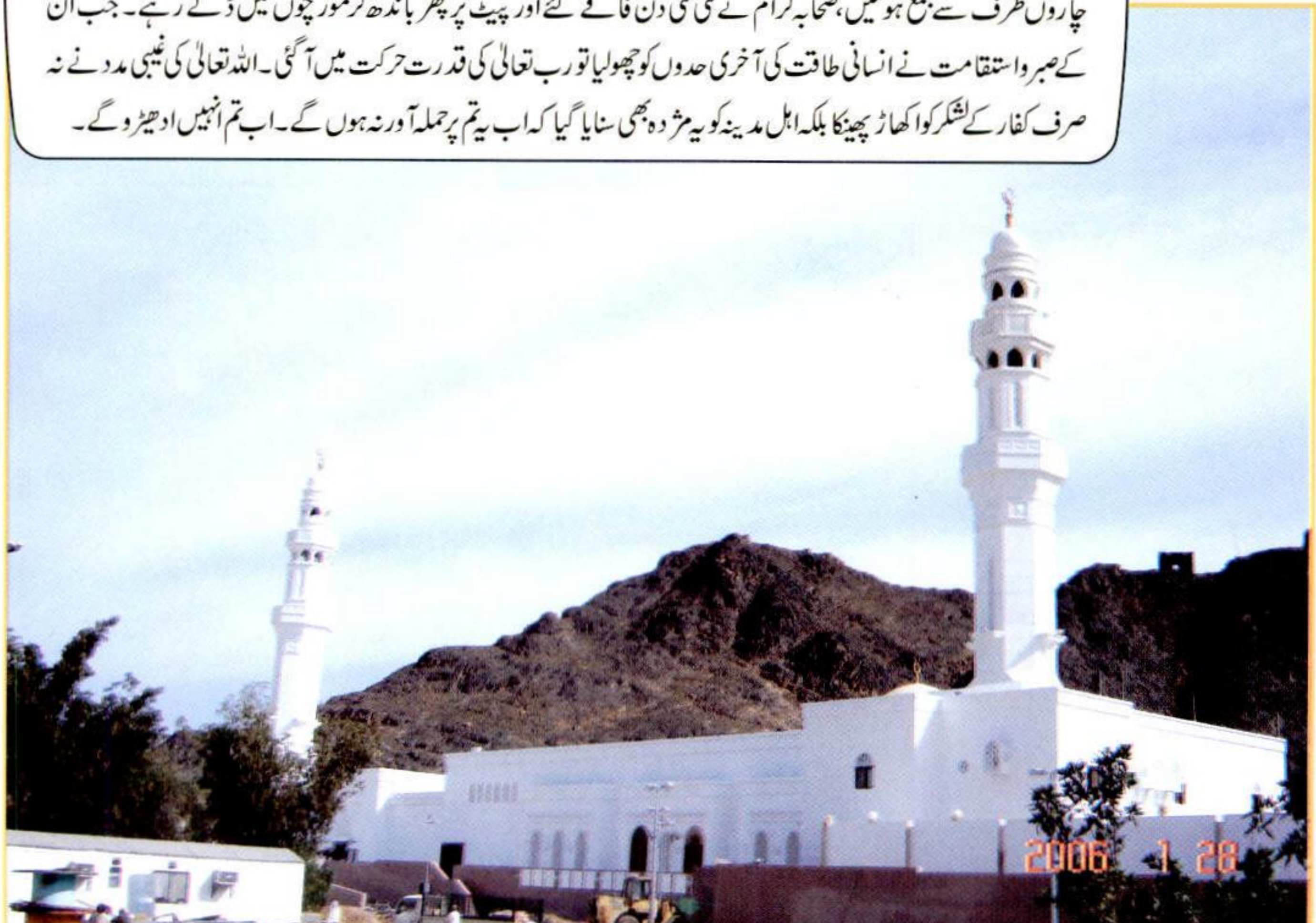
مساجد سبعه

مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، مسجد عمرؓ، مسجد سعد بن معاذؓ اور مسجد ابوبکرؓ۔ یہ مساجد اس خندق کے کنارے قائم کی گئی تھیں جہاں غزوۂ خندق میں کفار کے متحد لشکر کے مقابلے میں بعض جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے مورچے تھے۔ ۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد فتح کے نام سے جو بڑی مسجد بنائی گئی ہے، مساجد سبعہ میں سے بعض مساجد اس میں شامل ہوگئی ہیں



مسجد فتح:

اس میدان میں جنگ خندق لڑی گئی تھی۔ جس جنگ میں مسلمانوں پر آزمائش اپنی آخری حد تک پہنچ گئی تھی۔ دشمنوں کا جم غفیر، نفری، اسلحے اور خوراک کی قلت، سخت سردی سے بے سروسامانی کا عالم یہودی حلیفوں کی عہد شکنی، غرض کہ ہر قسم کی مشکلات چاروں طرف سے جمع ہوگئیں، صحابہ کرام نے کئی کئی دن فاقے کئے اور پیٹ پر پتھر باندھ کر مورچوں میں ڈٹے رہے۔ جب ان کے صبر واستقامت نے انسانی طاقت کی آخری حدوں کو چھولیا تو رب تعالیٰ کی قدرت حرکت میں آگئی۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد نے نہ صرف کفار کے لشکر کو اکھاڑ پھینکا بلکہ اہل مدینہ کو یہ مژدہ بھی سنایا گیا کہ اب یہ تم پر حملہ آور نہ ہوں گے۔ اب تم انہیں ادھیڑو گے۔



حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محل کے آثار



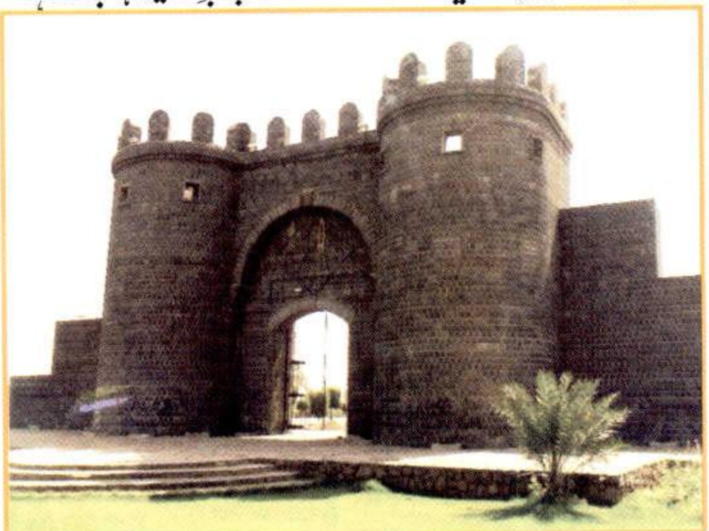


مدینہ کی وادی عاقول میں جاری نہر

مسجد قباء کے قریب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغ



ترکی دور کا تعمیر شدہ ایک قلعہ نما دروازہ جسے بابِ مدینہ کہا جاتا ہے



مسجد العریش

بدر کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک اونچی جگہ سائبان بنایا گیا تھا۔ جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کی کمان کرر ہے تھے۔ مسجد العریش نامی یہ خوبصورت مسجد اسی جگہ بنائی گئی ہے۔


بدر کے میدان میں لگا ہوا کتبہ جس میں تمام شہداءِ بدر کے اسماء گرامی درج ہیں



میدانِ بدر میں موجود شہداء بدر کی قبریں

نقوش تاریخ اسلامی

فلسطین

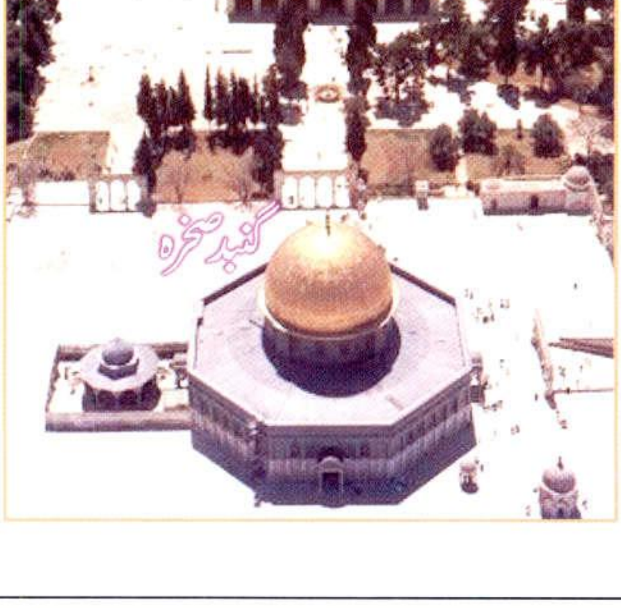
• مسجدِ اقصیٰ • بیت اللحم • الخلیل (حبرون) • متفرّق مقامات



اس چار دیواری کے اندر موجود تمام جگہ مسجد اقصی کہلاتی ہے







ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر



1 حرم کی چار دیواری کے ساتھ بنو امیہ کے حکمرانوں کے مکانات جو کھدائی سے دریافت ہوئے

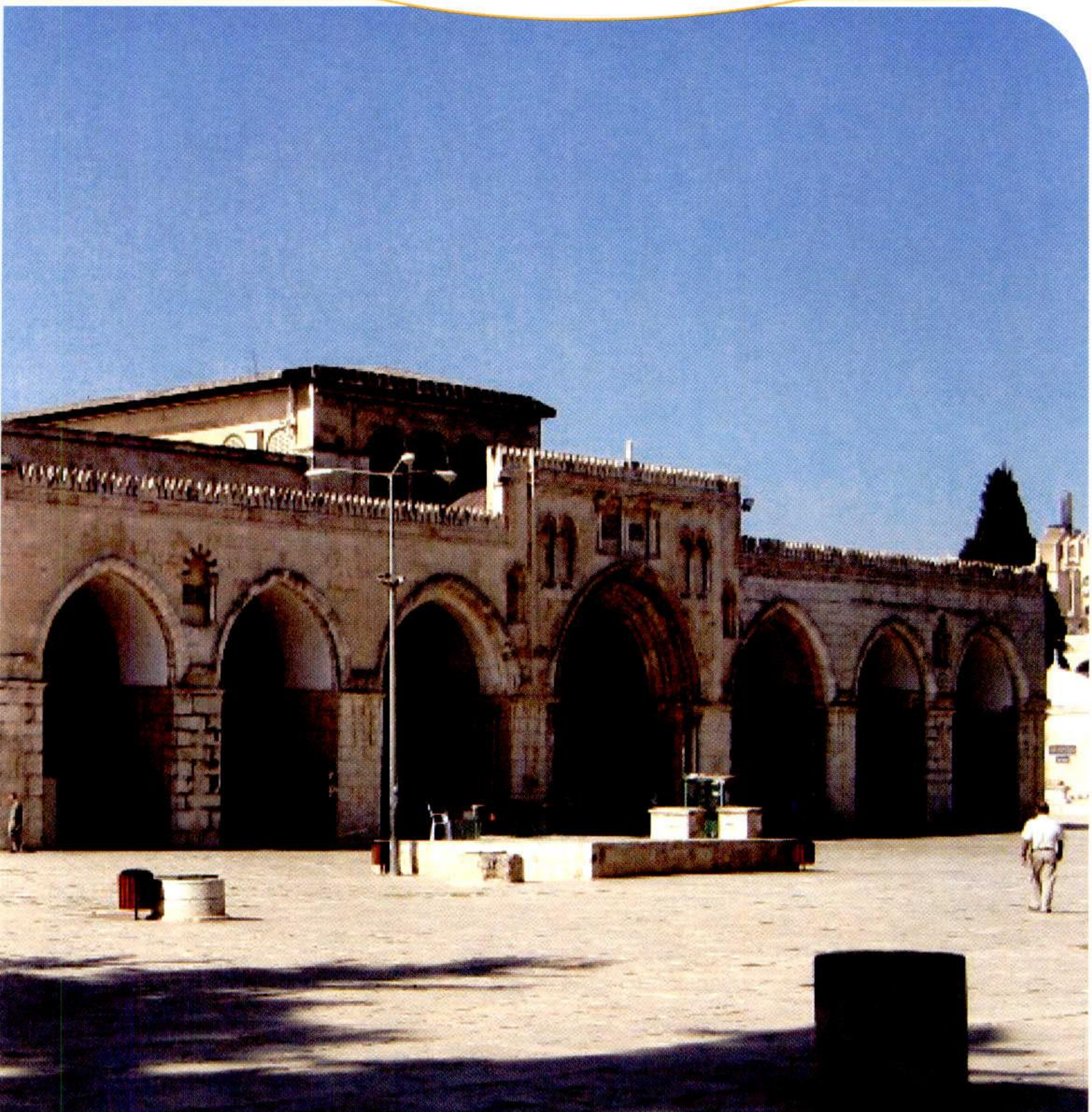
2 دیوار براق (دیوار گریہ): مسجد براق یہاں تھی جسے شہید کر دیا گیا

3 مقبرہ رحمت: قدیم قبرستان جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبریں بھی موجود ہیں

4 القدس شہر کی قدیم آبادی

مسجد اقصیٰ: حدود حرم میں واقع مسجد اقصیٰ

حرمین شریفین کے بعد روئے زمین کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ یہاں بے شمار انبیاء علیہم السلام، جلیل القدر صحابہ کرام اور اولیاء عظام سجدہ ریز ہوتے رہے۔ اس کی فضاؤں میں وہ انوار و برکات نازل ہوتے ہیں جو خالق السموات والارض کی خصوصی رحمت کا مظہر ہیں



نہیں اب دیکھی جاتی اے خدا امت کی بربادی　　خدایا پھر عطا کر مسجدِ اقصیٰ کو آزادی

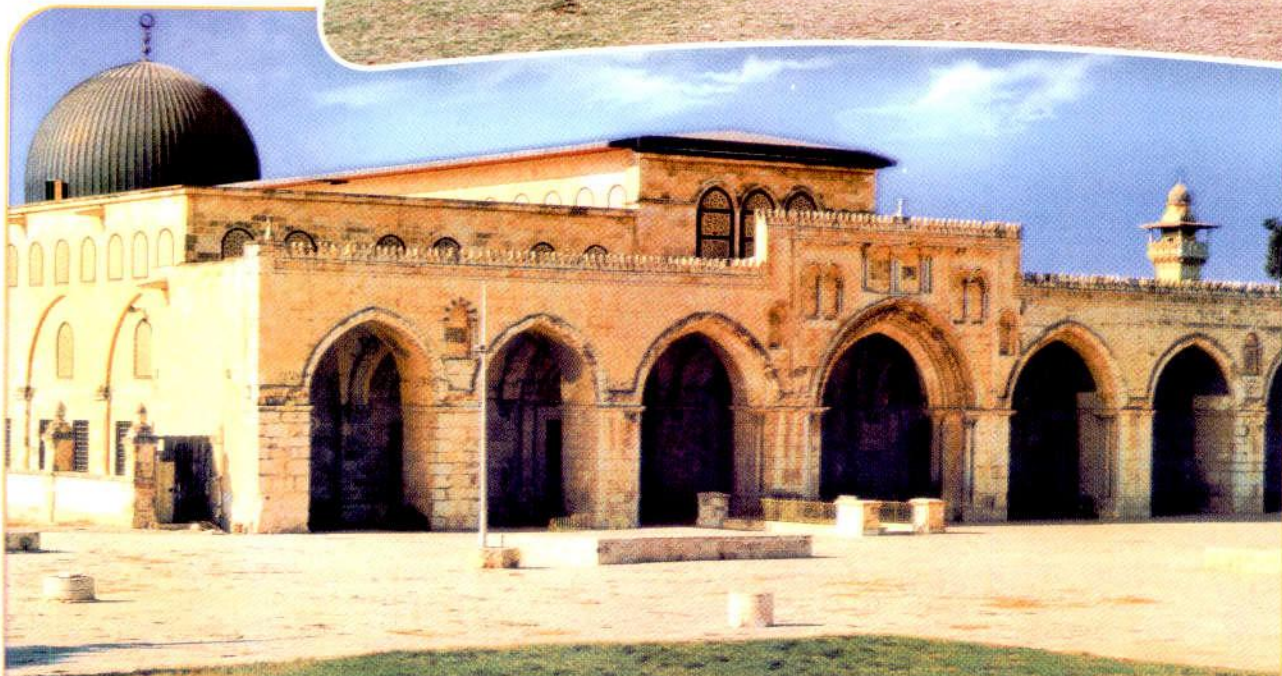
(حفیظ جالندھری)



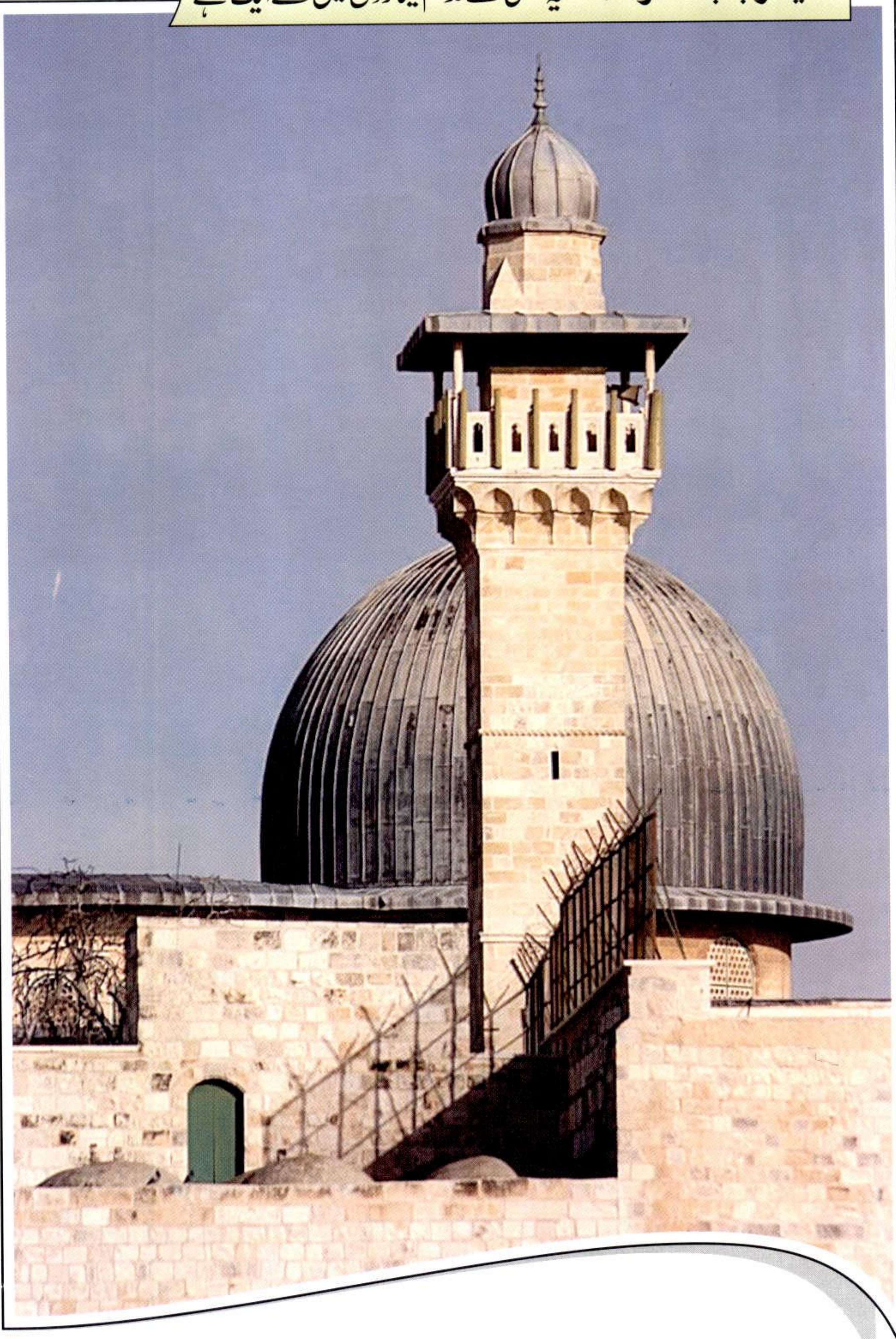
مسجد اقصیٰ کے مختلف مناظر







مینار باب الغوانمہ: یہ اقصیٰ کے قدیم میناروں میں سے ایک ہے



مسجد اقصیٰ کا صحن کی جانب سے منظر۔ قدیم تعمیر شدہ وضو کا حوض بھی نظر آ رہا ہے





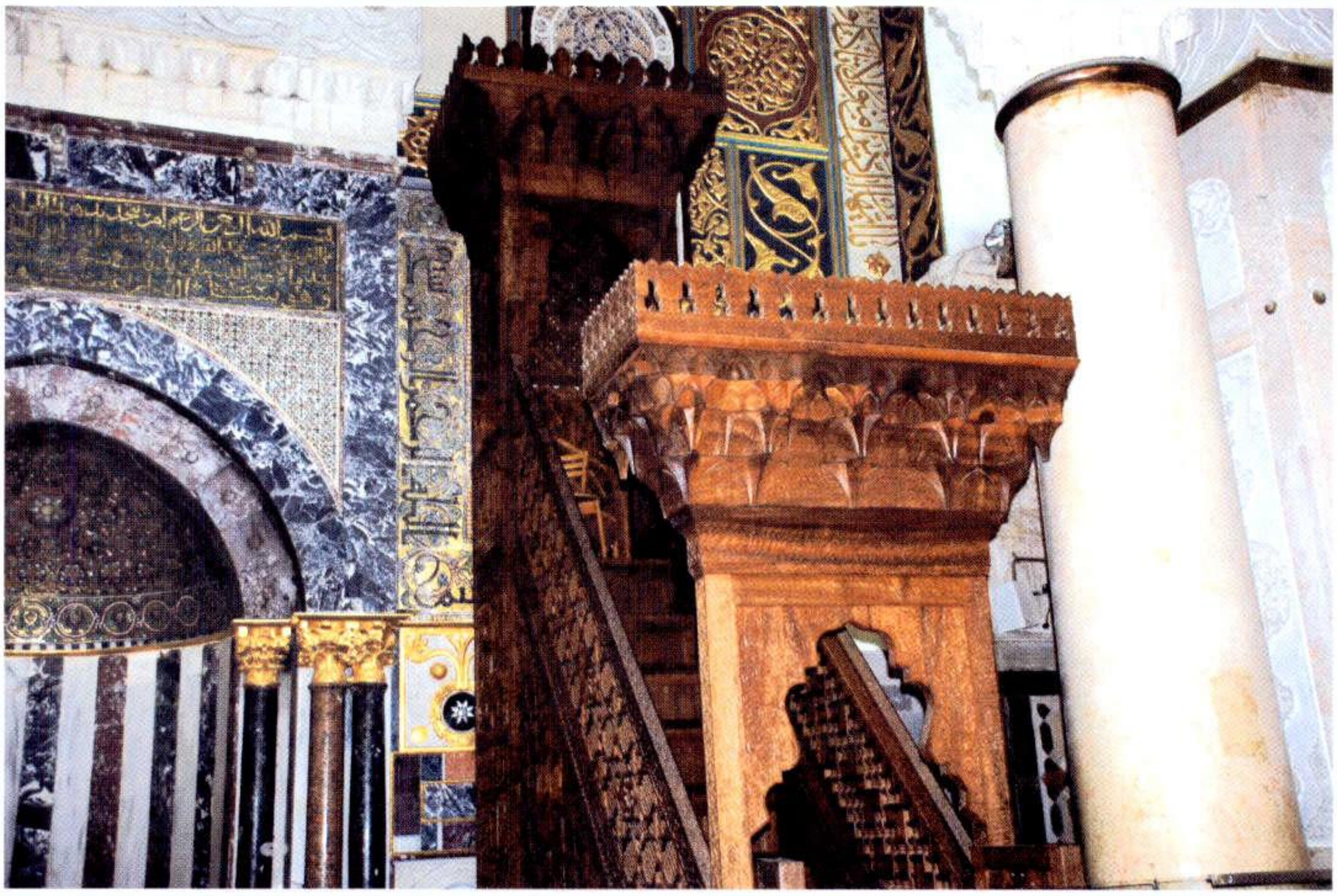


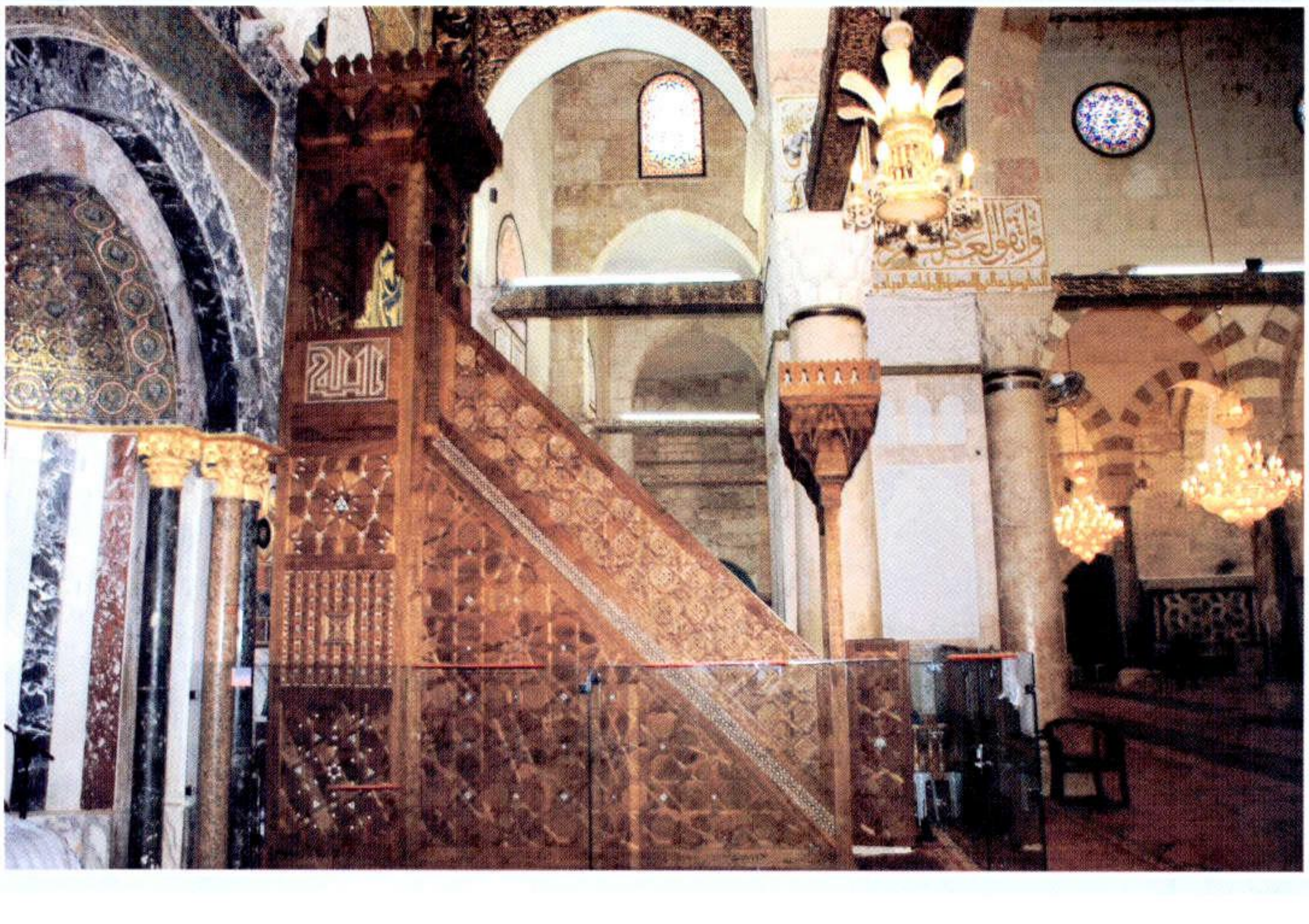
مسجد کے دائیں اور بائیں طرف کے مناظر



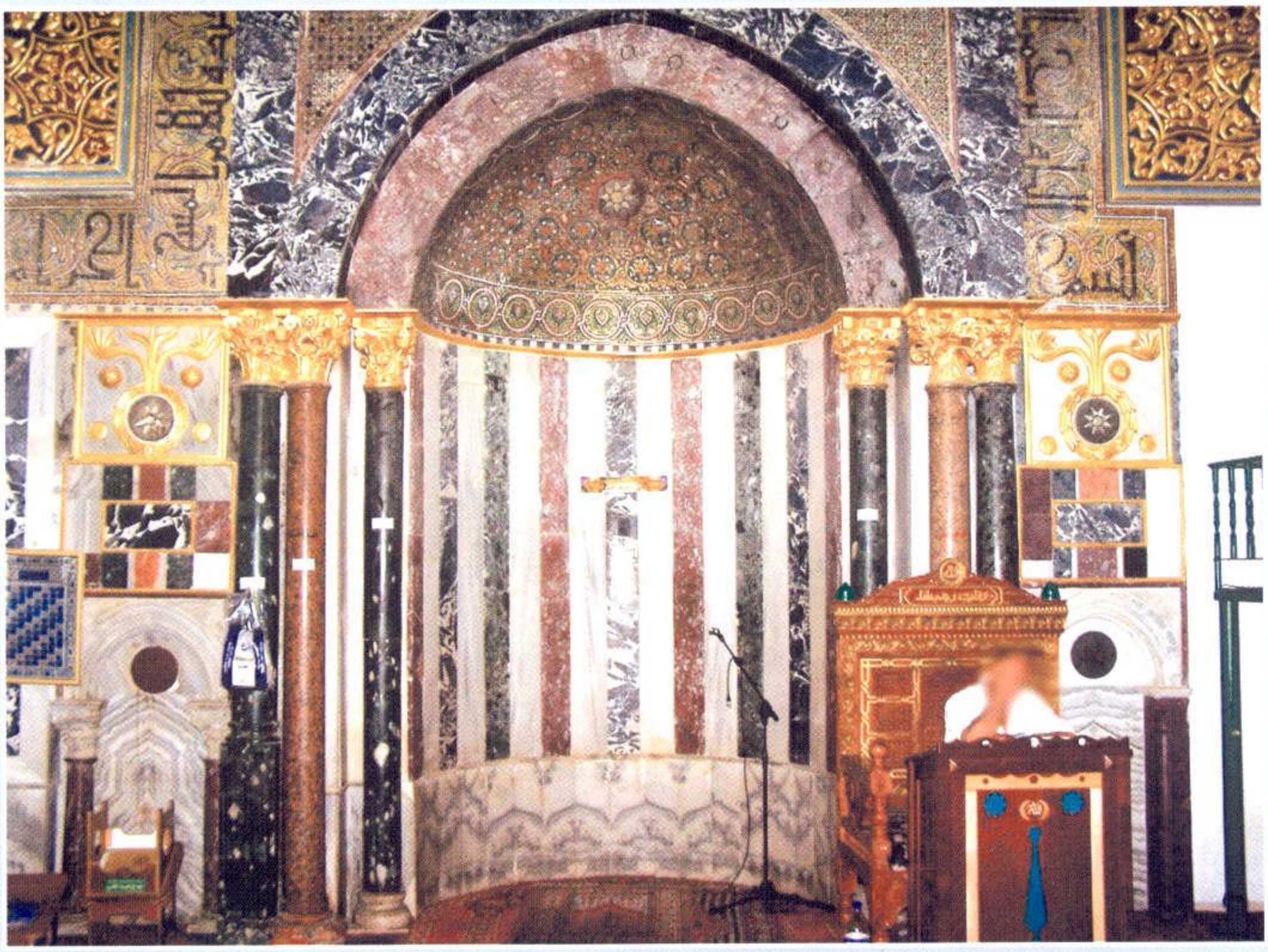


شاہ اردن کی جانب سے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے منبر کی طرز پر بنوایا گیا منبر





مسجد اقصیٰ کی محراب اور محراب کے اوپر کیے گئے نقش ونگار





مسجد اقصیٰ:

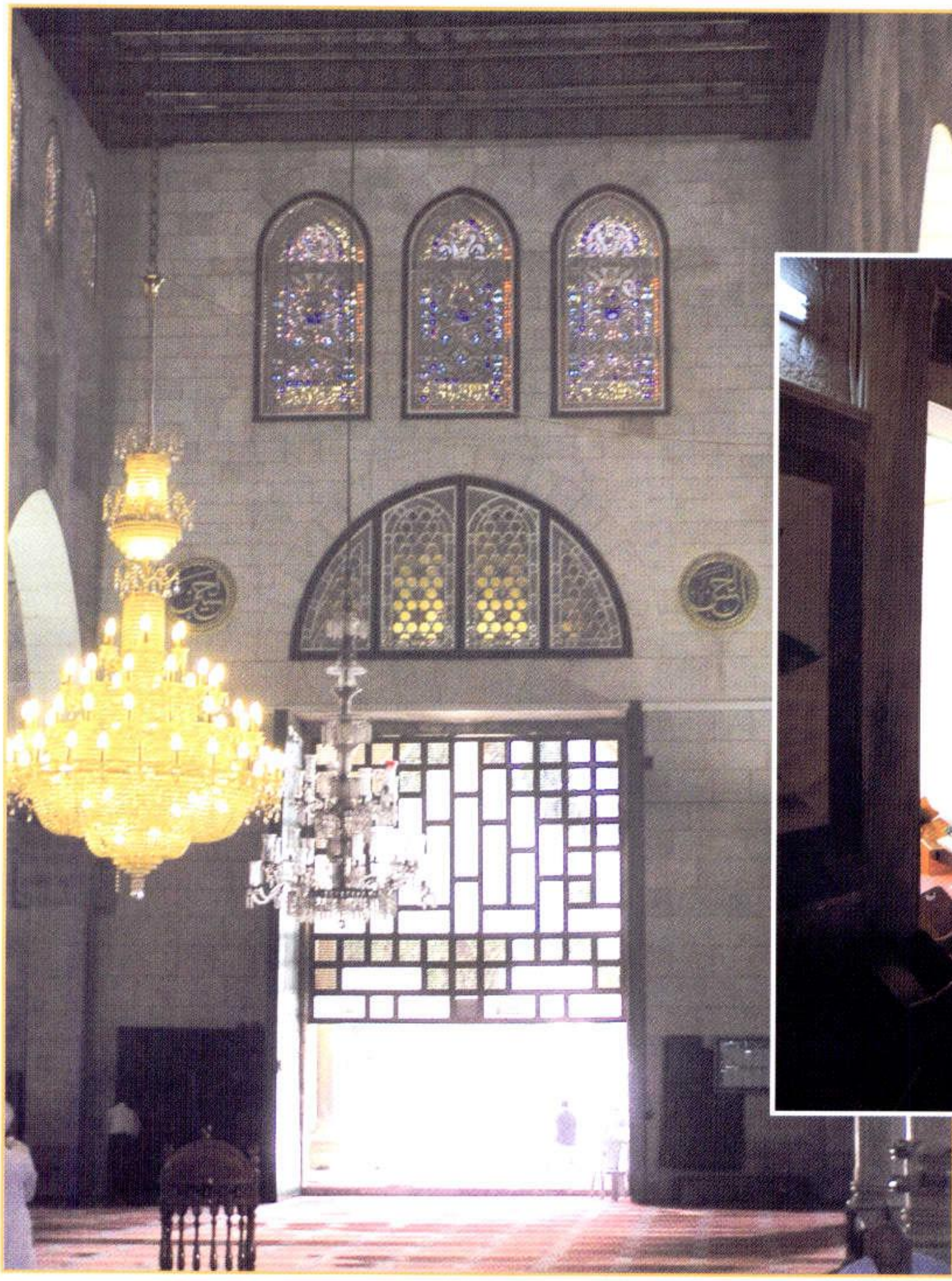
مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصے کا ایک خوبصورت اور دل ربا منظر
اسلامی بادشاہوں نے اس مسجد کو انتہائی عقیدت و محبت سے تعمیر کیا ہے۔

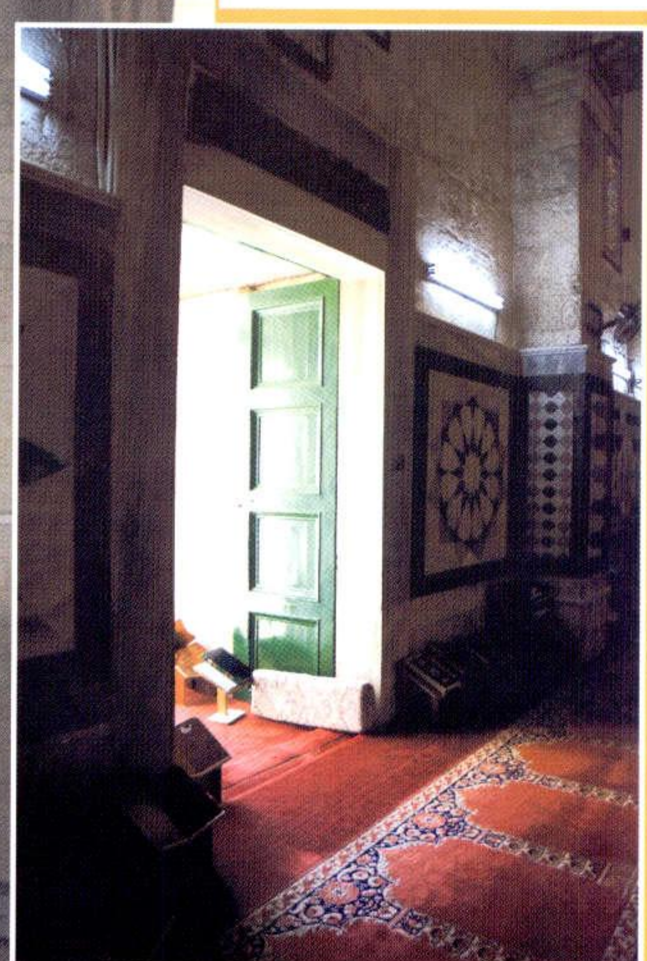


وقتِ فرصت کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے
(اقبال)

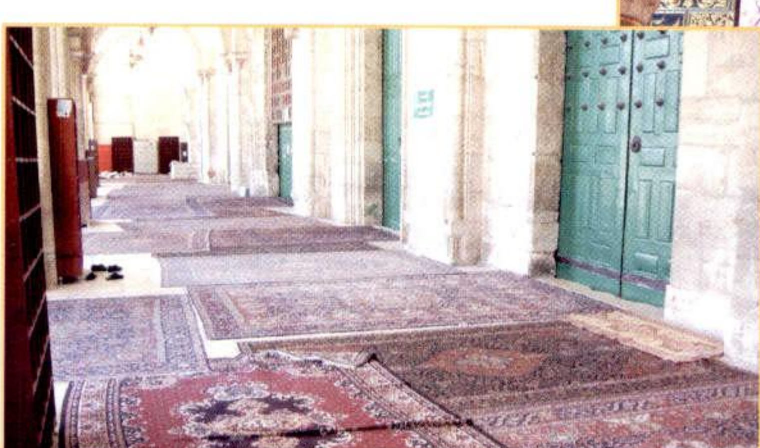


مسجد اقصیٰ کے دروازے، برآمدے اور محراب کی تصاویر









مسجد اقصیٰ کی خوبصورت تعمیر کے دو مناظر





مسجد اقصی کے تہہ خانے کے مناظر

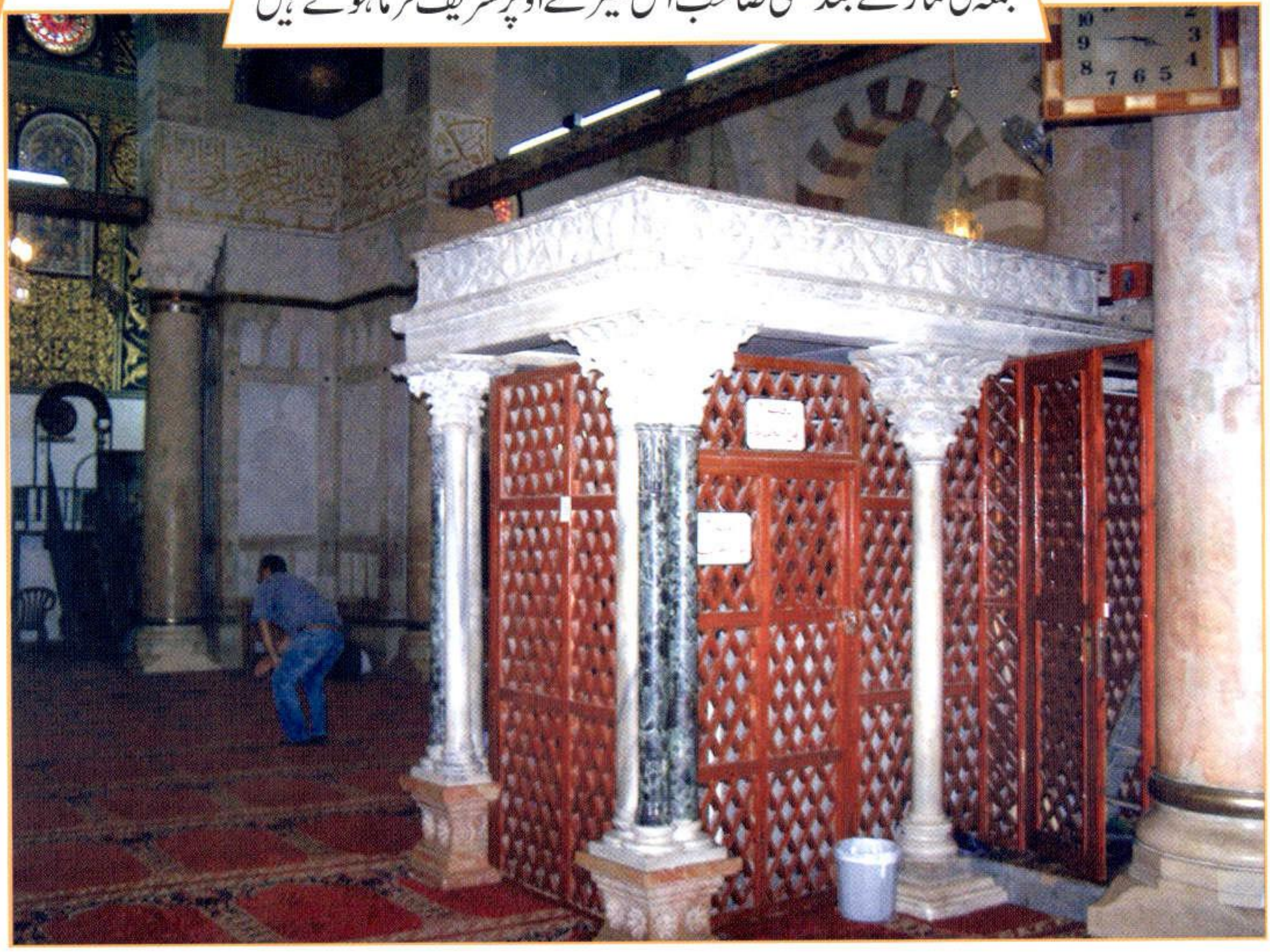




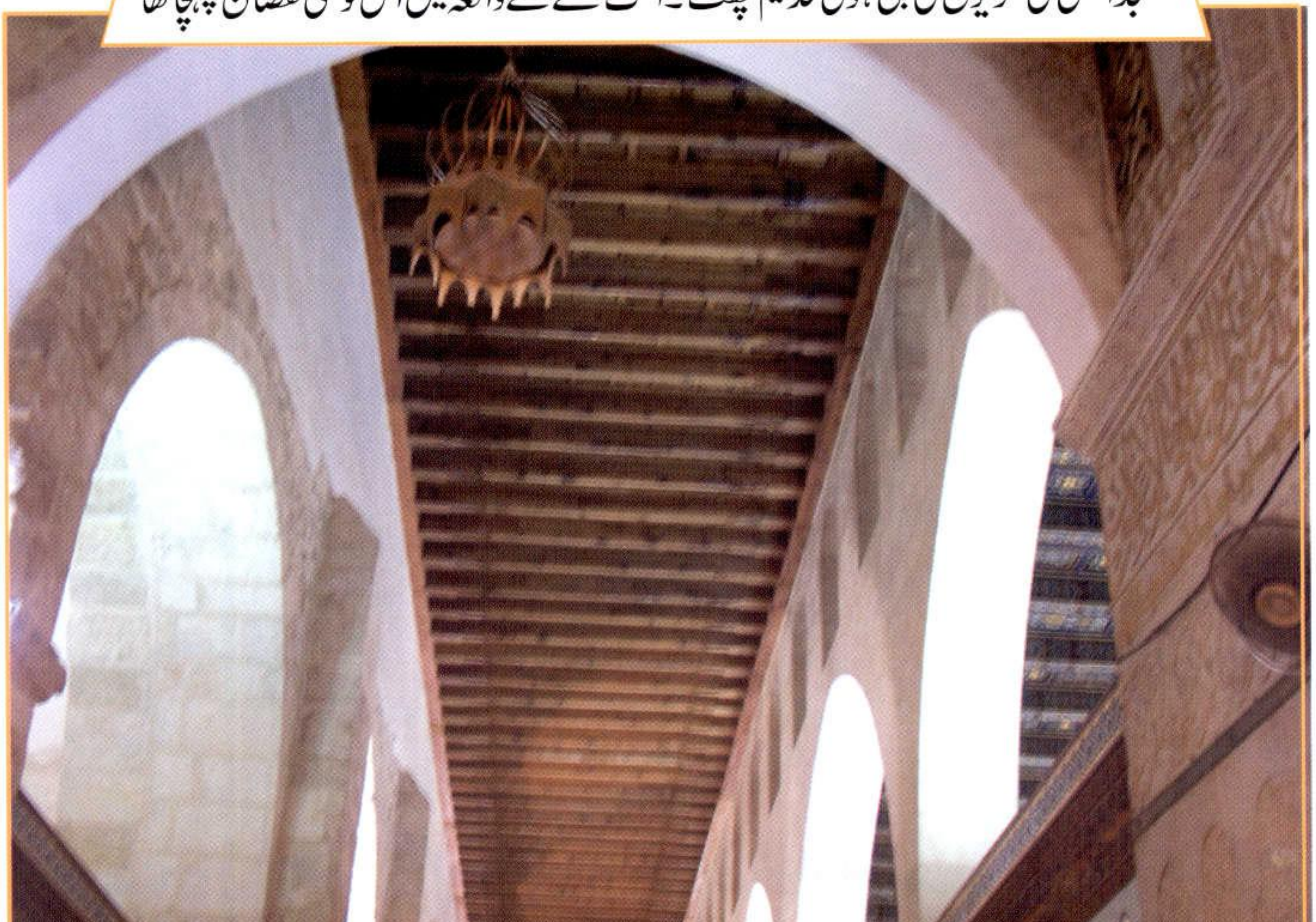
مسجد اقصیٰ کے تہہ خانے میں قائم قدیم ستون



جمعہ کی نماز کے بعد مفتی صاحب اس تعمیر کے اوپر تشریف فرما ہوتے ہیں

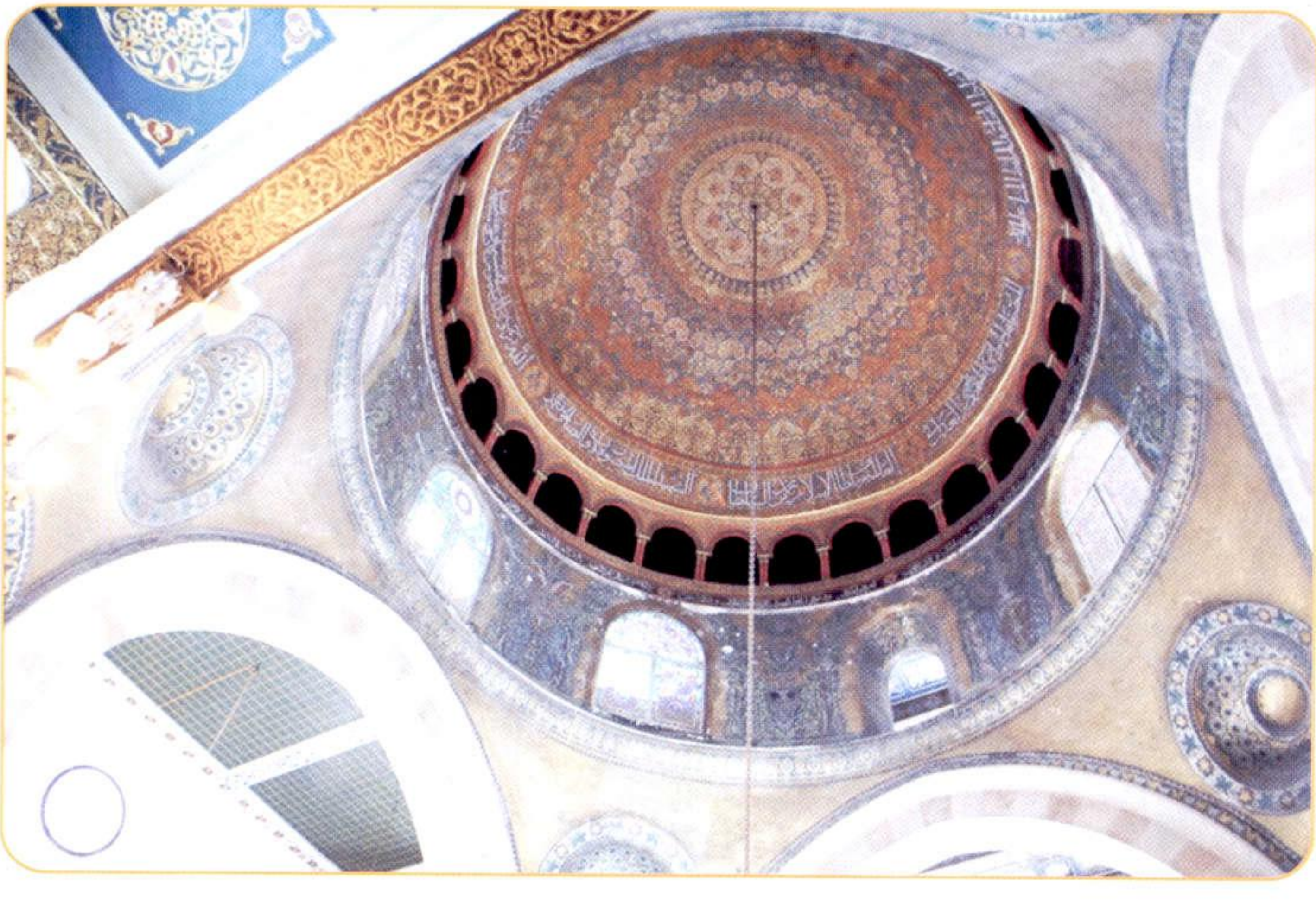


مسجد اقصیٰ کی لکڑیوں کی بنی ہوئی قدیم چھت ۔آگ لگنے کے واقعہ میں اس کو بھی نقصان پہنچا تھا

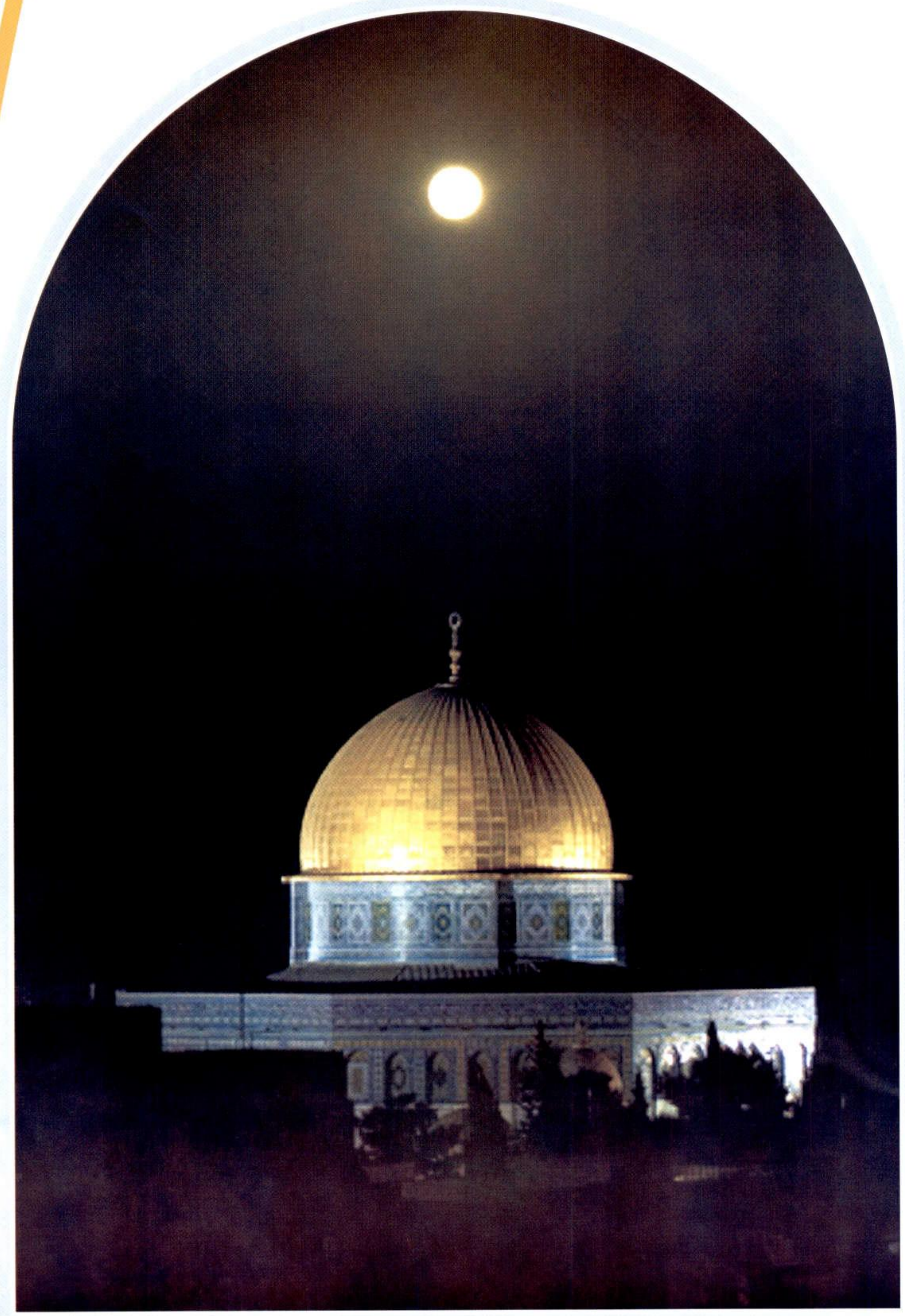


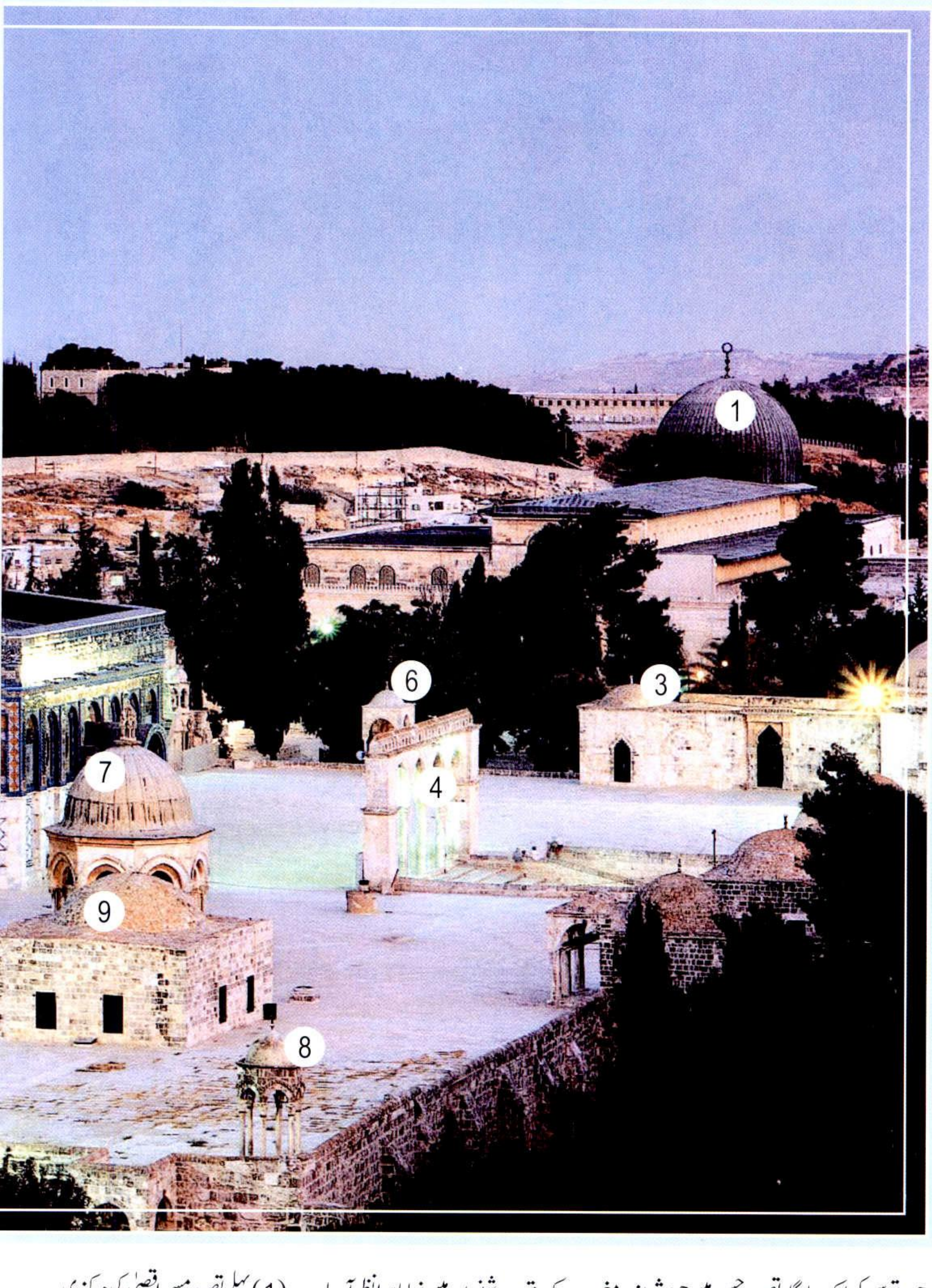
اندرونی جانب سے مسجد اقصیٰ کا گنبد جس کو خوبصورت نقش ونگار سے مزین کیا گیا ہے



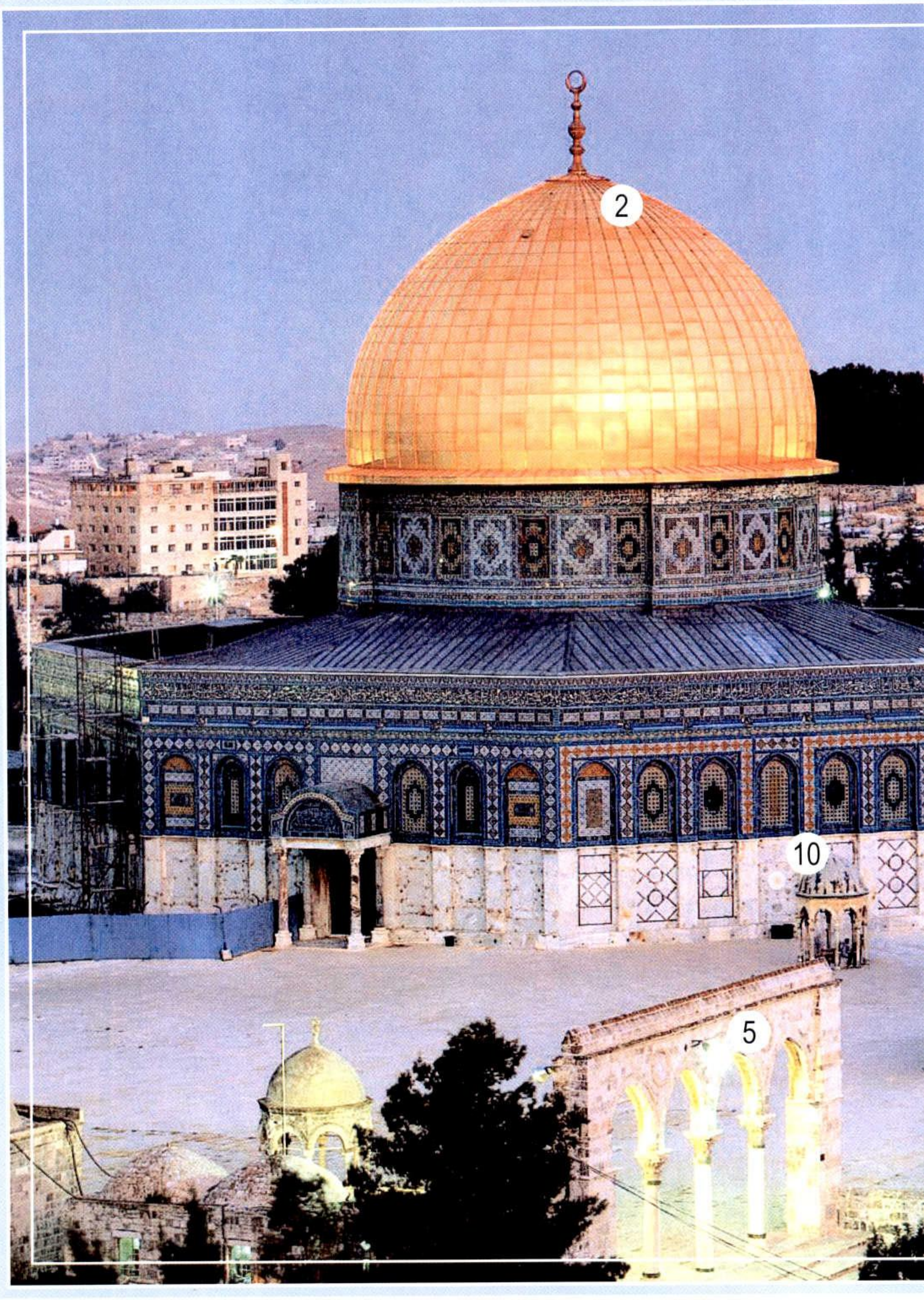


روشنیوں میں نہایا ہوا **قبة الصخرہ** کا دل گرفتہ منظر





حرم قدسی کی ایک یادگار تصویر جس میں حرم شریف مغرب کے وقت روشنیوں میں نہایا ہوا نظر آ رہا ہے۔ (1) پہلی تصویر مسجد اقصیٰ کی مرکزی عمارت کی ہے جہاں شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ (2) دوسری تصویر مسجد اقصیٰ کے صحن میں واقع اس سنہری گنبد کی ہے جو ایک چٹان پر تعمیر کیا گیا۔ (3) قبۃ نحویہ: اسے سلطان معظم عیسیٰ نے 607ء میں علوم عربیہ، نحو و صرف ولغت کی تعلیم کے لیے تعمیر کروایا اس لیے اسے قبۃ نحویہ کہتے ہیں۔



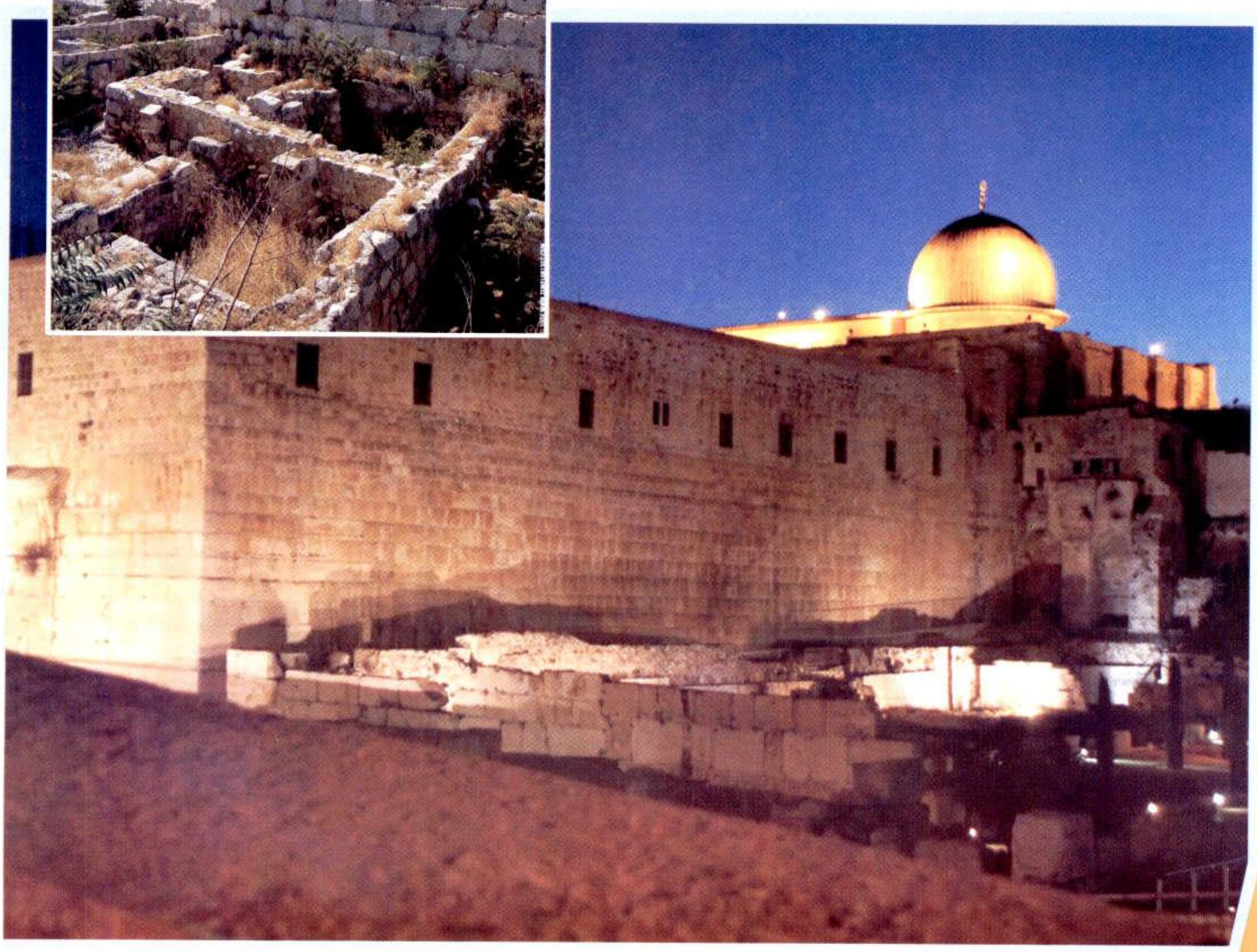
(5،4) چوتھی اور پانچویں تصویر ان محرابی دروازوں کی ہے جن سے گزر کر اس اونچے ہموار حصے میں داخل ہوتے ہیں۔
(6) قبہ یوسف: اسے سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ کی یاد میں 1092ء میں تعمیر کیا گیا۔ (7) قبۃ المعراج: واقعہ معراج کی یاد میں تعمیر ہوا۔ (8) قبۃ الخضر: عثمانی دور میں تعمیر ہوا۔ (9) قبۃ الشیخ خلیلی: ذکر وعبادت اور مراقبے کا مرکز تھا جو شیخ خلیلی نامی ایک بزرگ کے یہاں قیام کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہے۔ (10) قبۃ الارواح: یہ بھی عثمانی سلاطین کے دور میں تعمیر ہوا۔

مسجد اقصی کی مغربی دیوار جہاں معراج کی رات حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے براق باندھا تھا۔ اس جگہ مسجد براق بھی تھی جسے شہید کر دیا گیا اور اس دیوار کو دیوار گریہ کا نام دے دیا گیا





مسجد اقصیٰ کی قبلے کی جانب دائیں طرف چار دیواری کے باہر کی طرف اموی خلفاء کے آثار قدیمہ جہاں ان کے رہائشی مکانات تعمیر تھے

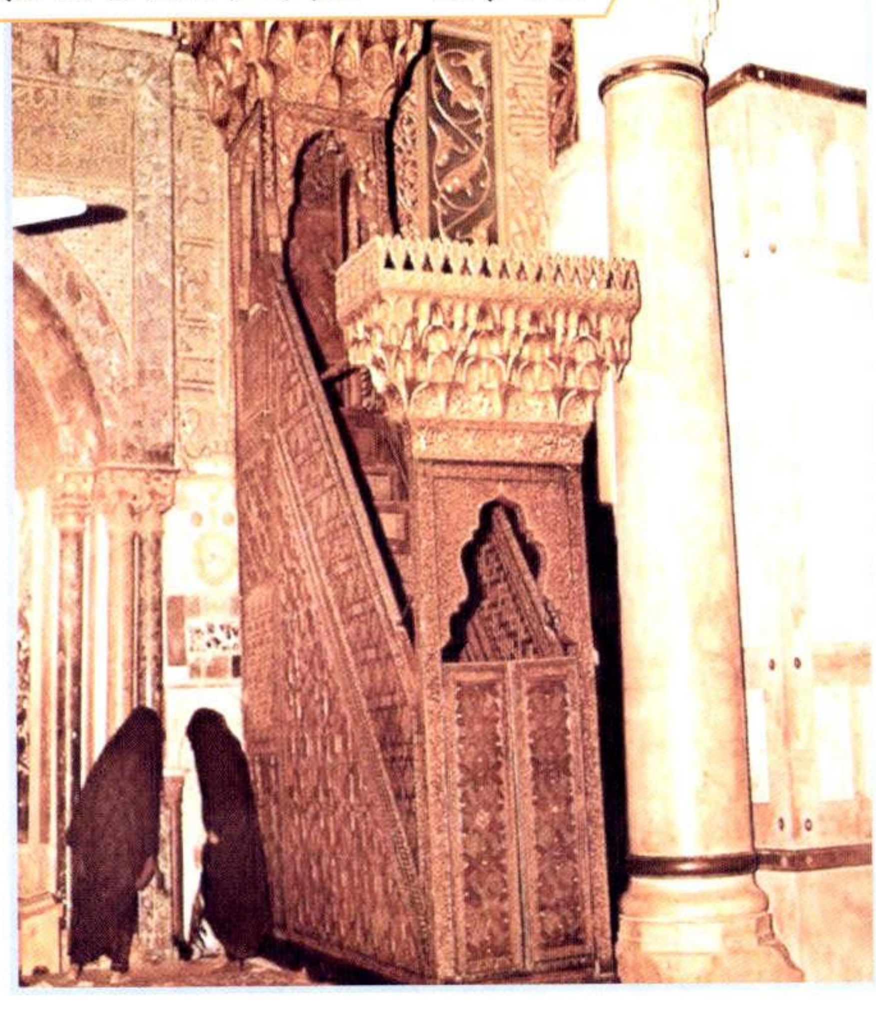


مسجد اقصیٰ کے تہہ خانہ کی طرف جانے والی سیڑھیاں، آج کل یہاں اقصیٰ لائبریری قائم کر دی گئی ہے

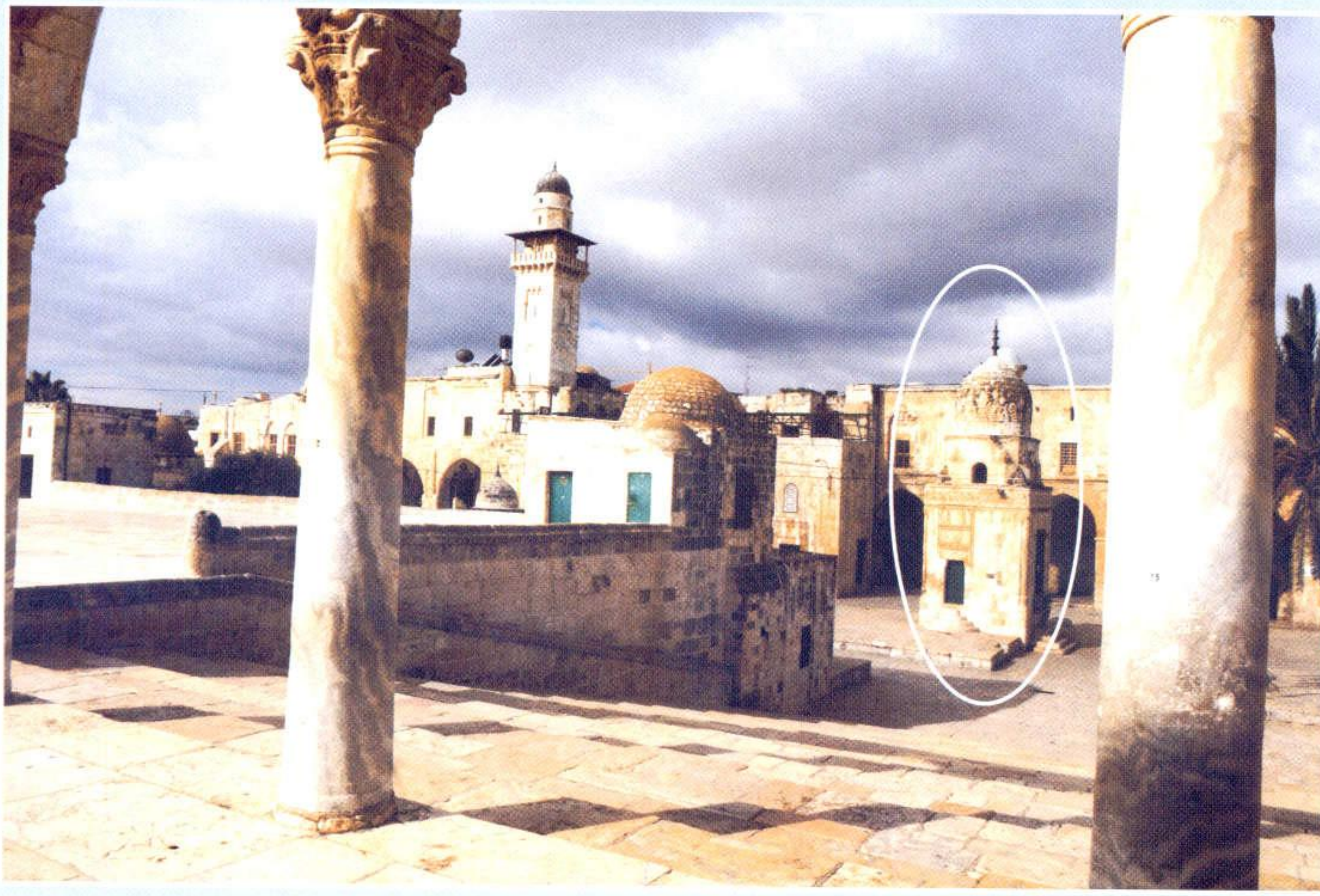


یہ منبر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے لیے خصوصی طور پر تعمیر کروایا گیا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے آگ لگنے کے واقعہ میں یہ مکمل طور پر جل گیا۔ شاہ اردن کی جانب سے بالکل اسی کی طرح منبر بنوا کر دوبارہ مسجد اقصیٰ میں رکھوا دیا گیا

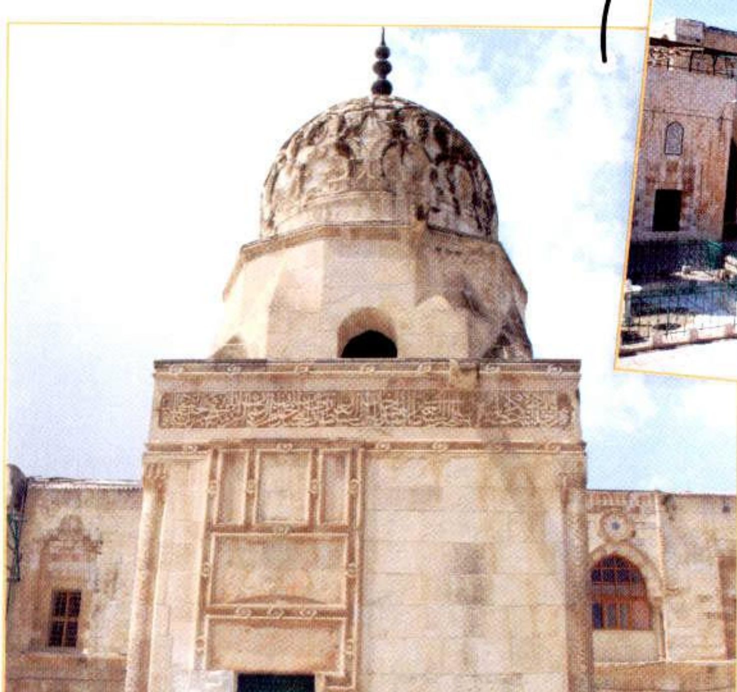




محرابی دروازوں سے سبیل قایتبائی کا ایک خوبصورت منظر۔
پس منظر میں اقصیٰ کا مینار بھی نظر آرہا ہے جسے **باب المغاربہ کا مینار** کہا جاتا ہے۔اس مینار پر چڑھ کر اذان دی جاتی تھی۔

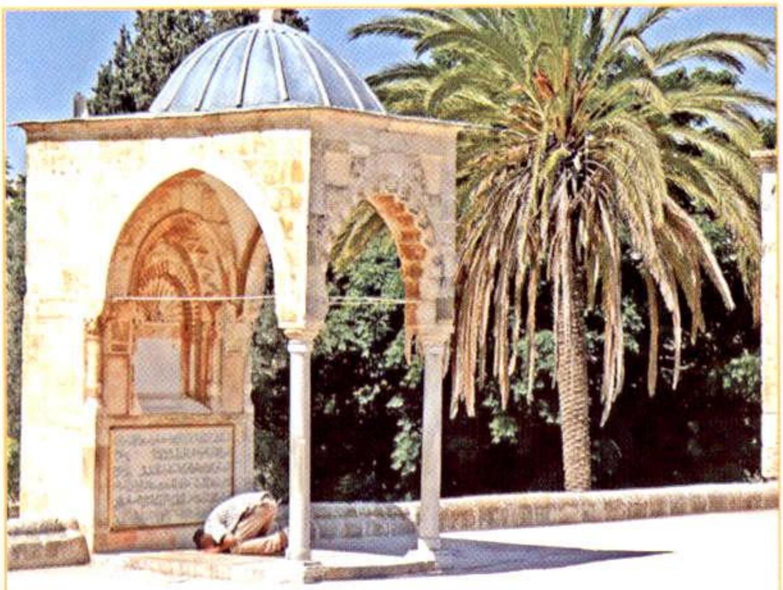






سبیل قایتبائی

اس سبیل کو سلطان قایتبائی نے 887ھ میں تعمیر کروایا۔ یہ حرم قدسی کی سب سے اہم ترین سبیل شمار ہوتی ہے اور آج تک آباد ہے۔ یہ جب تعمیر ہوئی تو پورے فلسطین وشام میں اپنی نوعیت کی منفرد چیز سمجھی جاتی تھی۔



قبہ یوسف :
یہ قبہ قبلہ اول کی صحنوں میں موجود درجنوں قبوں کی طرح ایک قبہ ہے جسے قبہ یوسف کہا جاتا ہے،
اس قبے کو 1092ھ میں سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ
کی یاد میں تعمیر کیا گیا۔

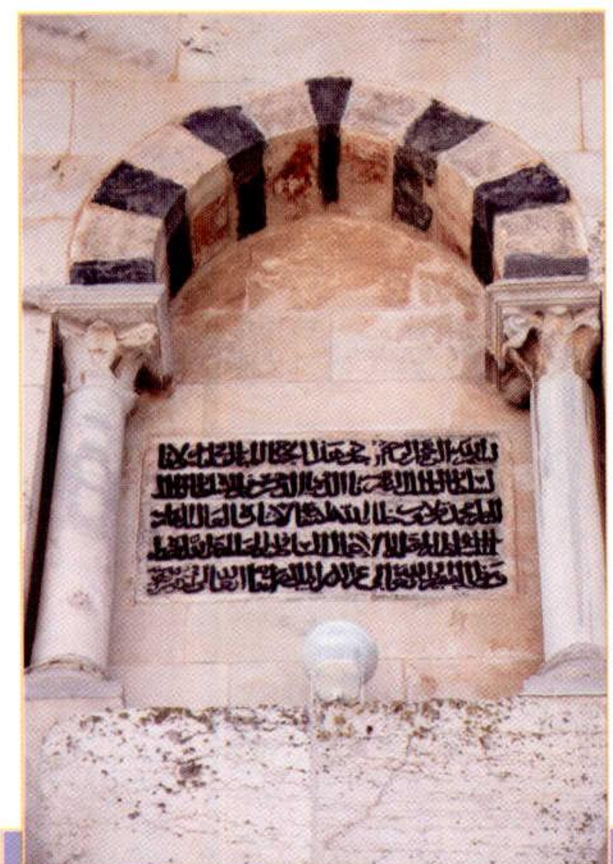


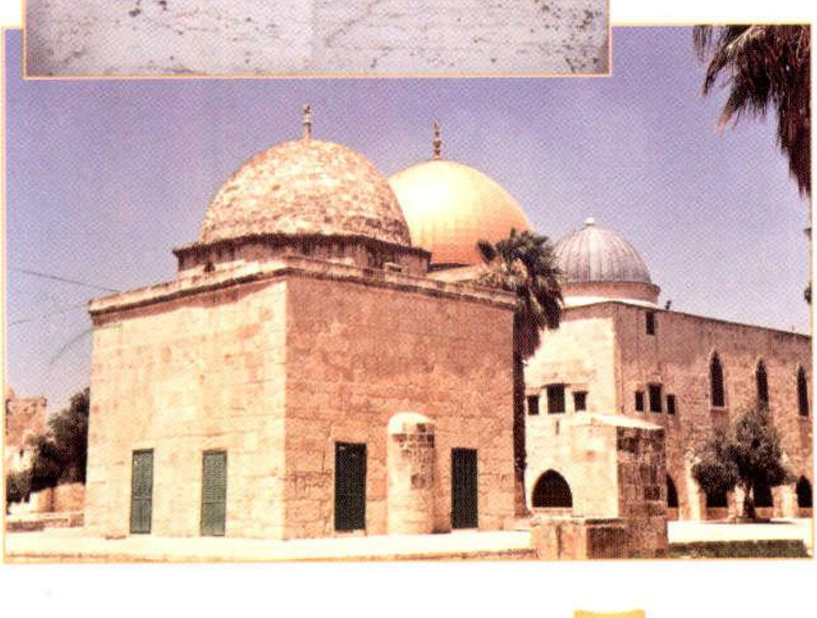
قبة الخضر: عثمانی دور میں تعمیر ہوا۔

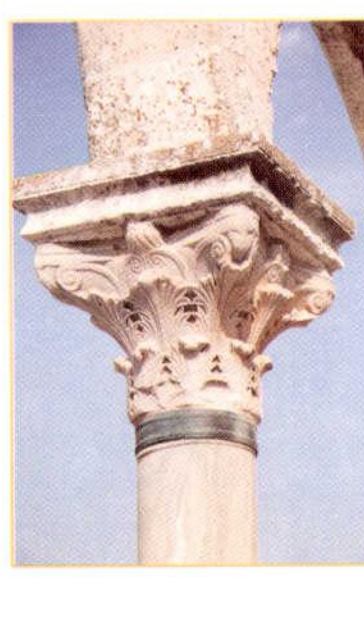
مسجد اقصیٰ کا ایک قدیم دروازہ



مسجد اقصیٰ کی مختلف تعمیرات کے نمونے







یہ قبرستان قدیم قبرستانوں میں سے ایک ہے، جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبریں بھی موجود ہیں اور نظر آنے والا دروازہ باب رحمت (Golden Gate) کہلاتا ہے



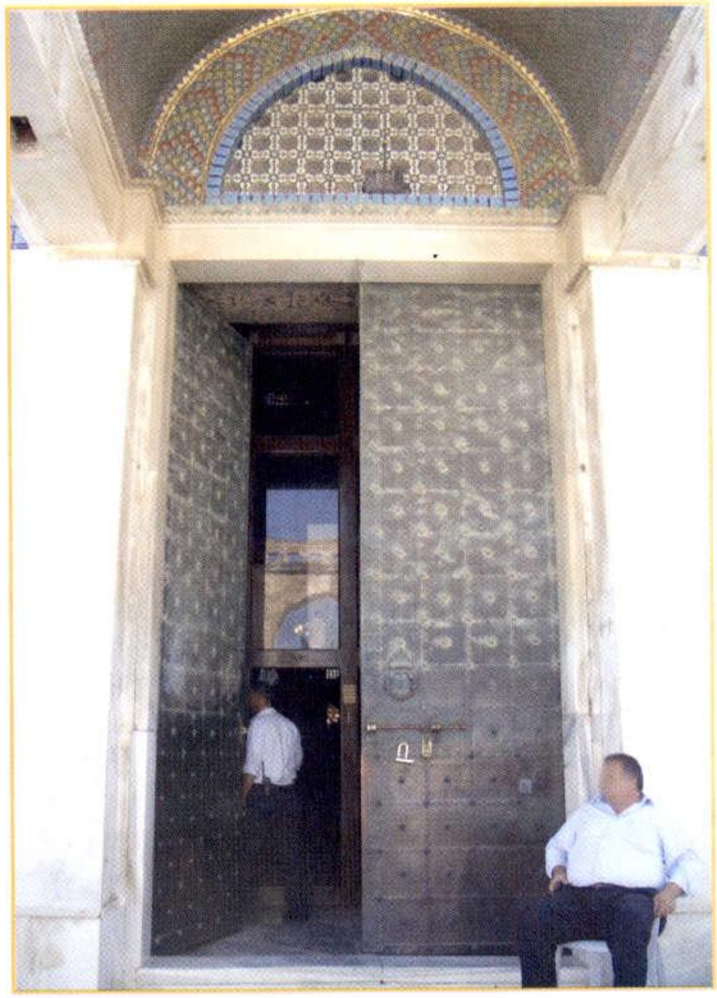


مقبرہ رحمت کی جانب سے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کا عمومی منظر

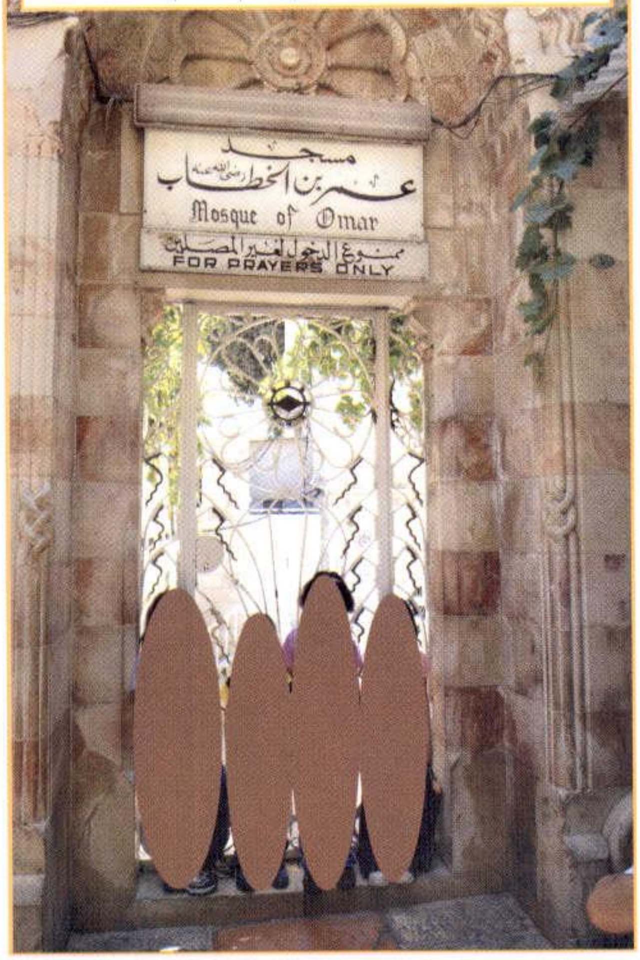




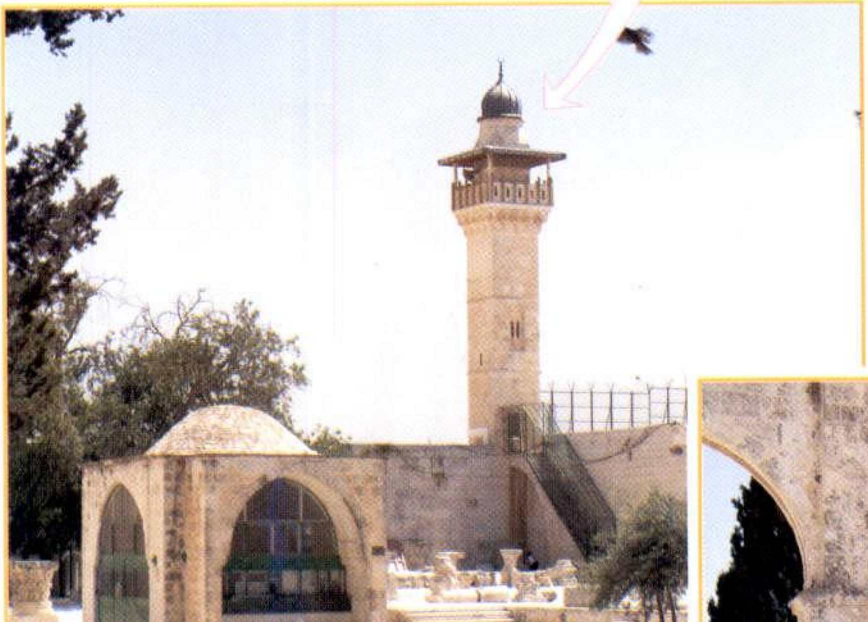
قبۃ الصخرۃ کا داخلی دروازہ



مسجد عمر بن الخطاب:
مسجد اقصیٰ کے قدیم حصہ کا داخلی دروازہ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتح بیت المقدس کے بعد اس جگہ تعمیر کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔



باب المغاربہ کا مینار
اس مینار پر چڑھ کر اذان دی جاتی تھی



منبر برہان الدین



قبة الصخرہ : اس کی تعمیر کا آغاز 66ھ مطابق 685ء میں اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان اور ان کے بیٹے ولید بن عبدالملک نے کیا۔ 6 سال بعد 72ھ مطابق 691ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔ اسے دو ماہرین فن معماروں رجاء بن حیوۃ اور یزید بن سلام کی نگرانی میں تعمیر کیا گیا۔ رجاء بن حیوۃ فلسطین کے ایک مقام بلیسان اور یزید بن سلام القدس کے رہنے والے تھے۔ اس کی تعمیر پر مصر کے خراج سے حاصل ہونے والی سات سال کی آمدنی خرچ ہوئی۔

موجودہ عمارت ترک سلاطین سلطان عبدالحمید اور سلطان عبدالعزیز کے عہد کی مرمت کردہ ہے۔ دیواروں کی بیرونی مینا کاری، خوبصورت رنگین شیشوں کی 38 کھڑکیاں اور انداز تزئین سب کا سب مخصوص ترکی طرز کا ہے۔ عمارت کے باہر چاروں طرف خوبصورت پتھروں پر سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ یٰسین کی آیات خط طغرا میں دلفریب انداز میں تحریر کی گئی ہیں۔ کھڑکیوں کی بناوٹ میں اعلیٰ درجے کی حسن ترتیب اور بہترین جالی دار کام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔



ہم سے تہذیب و تمدن کا بھرم قائم ہے ہم تو تاریخ بناتے ہیں جدھر جاتے ہیں



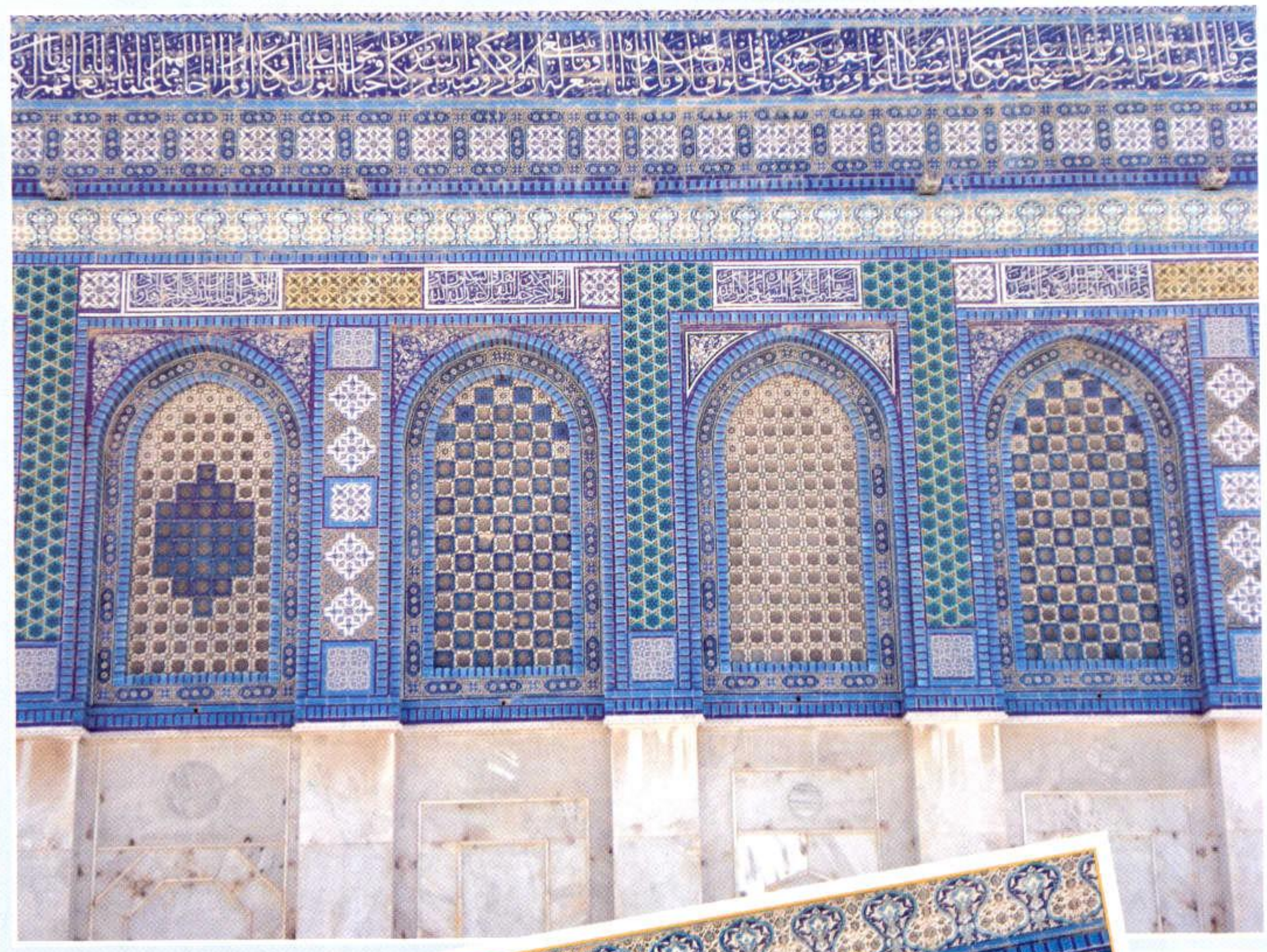
دھوپ کی گھڑیاں: مسجد اقصیٰ میں اس طرح کی دو دھوپ کی گھڑیاں ہیں ان میں سے ایک مسجد کی مرکزی عمارت کے سامنے مفتی الشافعہ علامہ ابوسعود محمد طاہر نے بنائی دوسری سنہری گنبد کے قریب مقدسی نامی ایک انجینئر نے بنائی۔





قبة الصخره

اسلامی طرزِ تعمیر کا ایک بے مثال شاہکار

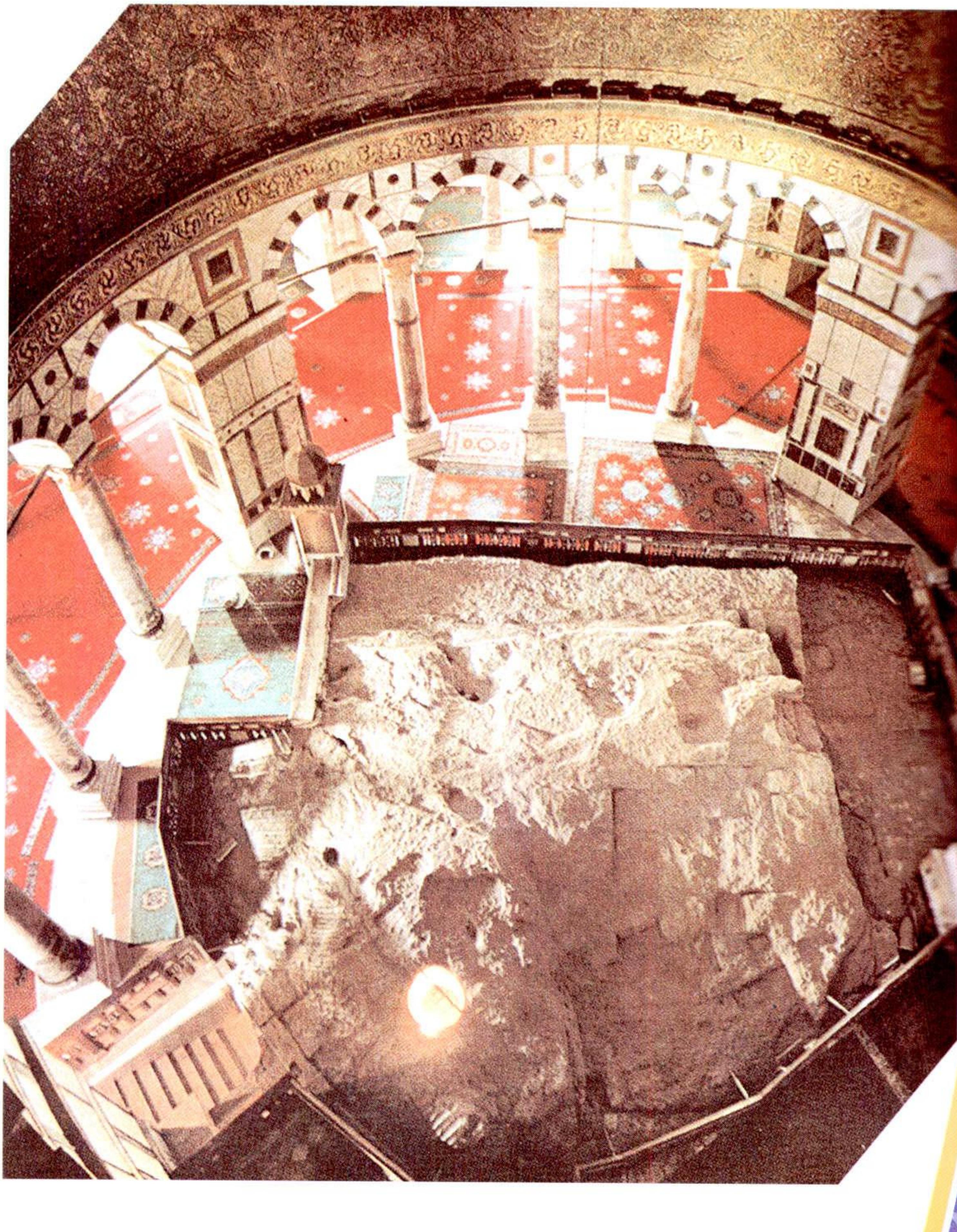




مقدس چٹان

سنہری گنبد کا اندرونی منظر:

چھت پر خوبصورت نقش ونگار اور نیچے ستونوں کے درمیان وہ چٹان نظر آرہی ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اول تھی



یہ چٹان سینے کے برابر اونچی، ۵۶ فٹ لمبی، ۴۲ فٹ چوڑی اور تقریباً نیم دائرے کی غیر منظّم شکل میں ہے۔ گیارہویں صدی عیسوی میں جب القدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا تو عیسائی پادریوں نے یہاں آنے والے عیسائی زائرین کو چٹان کے ٹکڑے ہم وزن سونے کے عوض فروخت کرنا شروع کر دیے تو موجودہ حکمرانوں نے اس چٹان کو سنگ مرمر کی سلوں سے ڈھانپ دیا۔

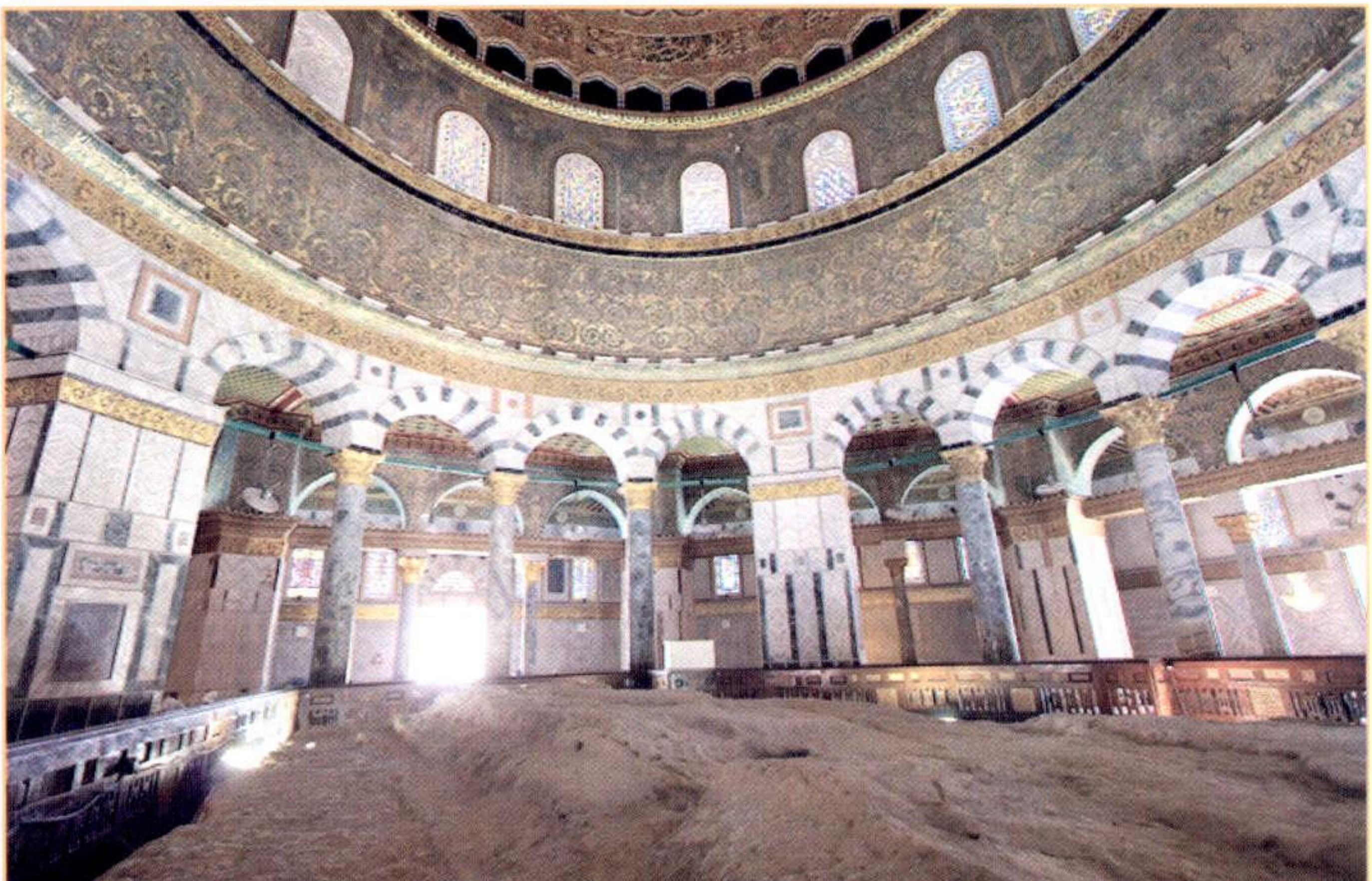
80 سال کے وقفے کے بعد جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے بیت المقدس فتح کیا تو قبے کے گنبد سے صلیب اتارنے اور عیسائیوں کے دیگر نشانات مٹانے کے ساتھ ان سلوں کو بھی ہٹا دیا۔



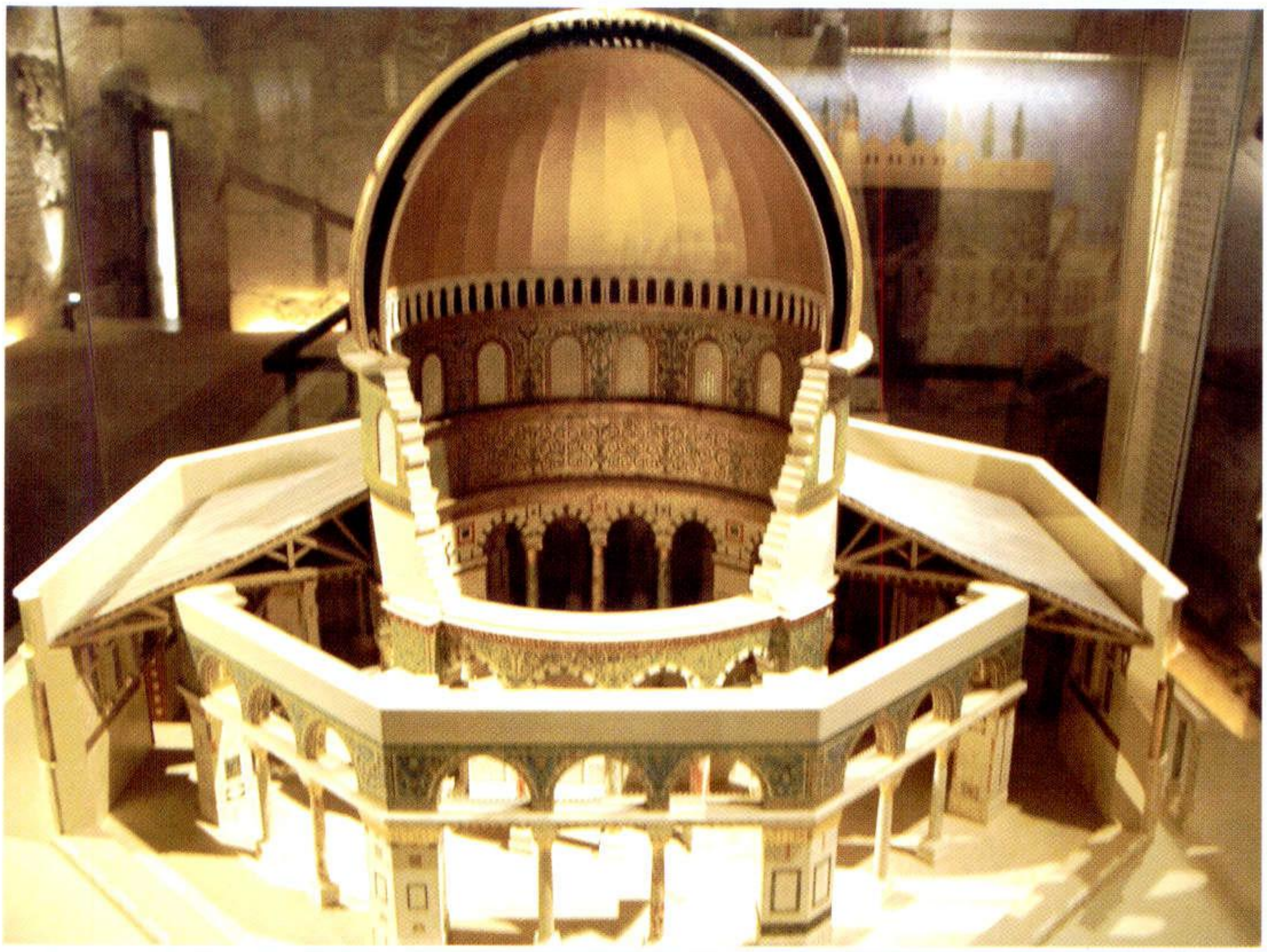


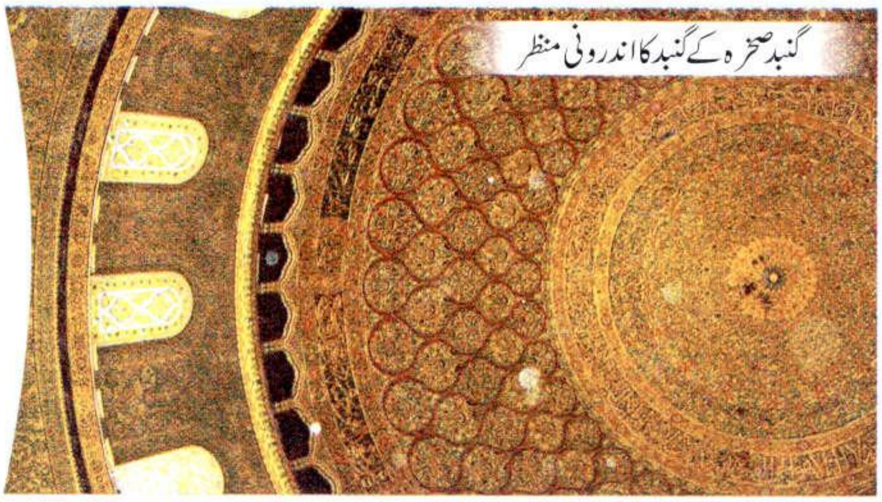






گنبد صخرہ (DOME OF THE ROCK) کا ماڈل



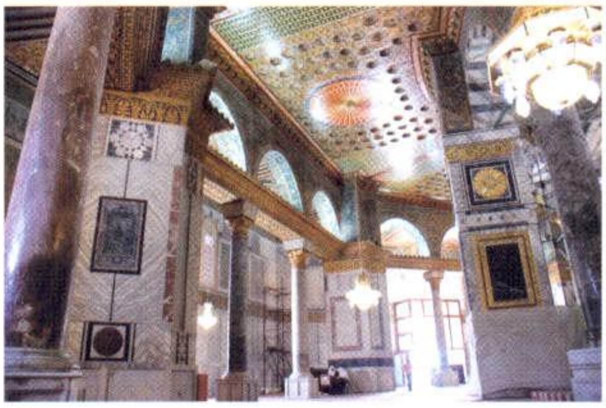


گنبد صخرہ کے گنبد کا اندرونی منظر

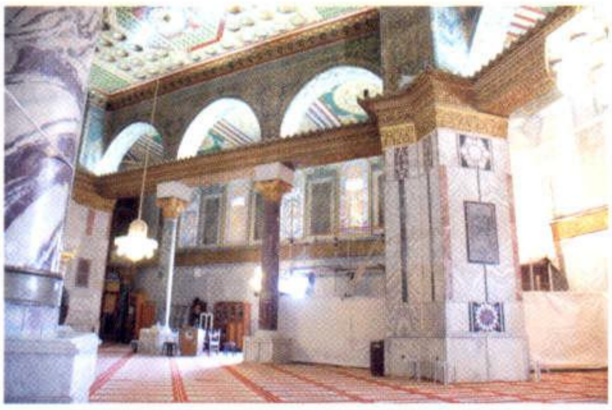
مقدس چٹان کے نیچے موجود قدرتی غار کی لائٹ جو چٹان میں موجود سوراخ میں نصب ہے

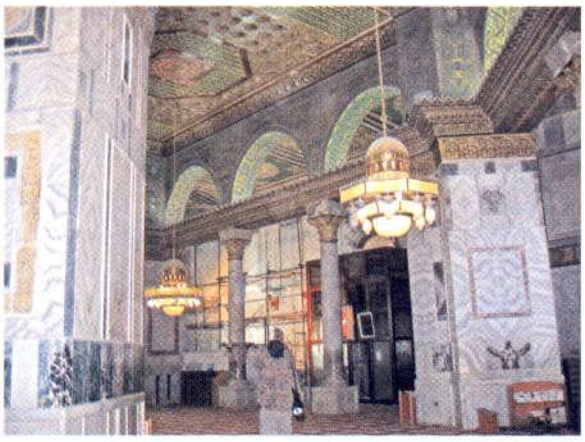




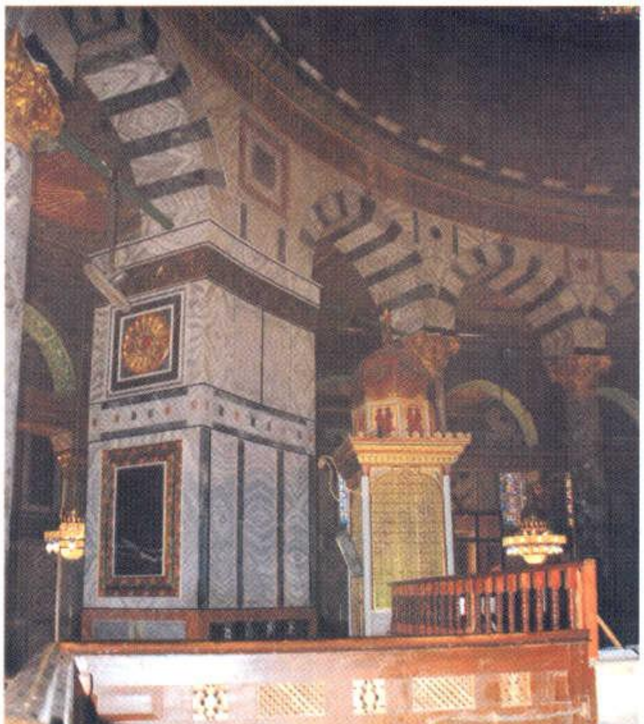


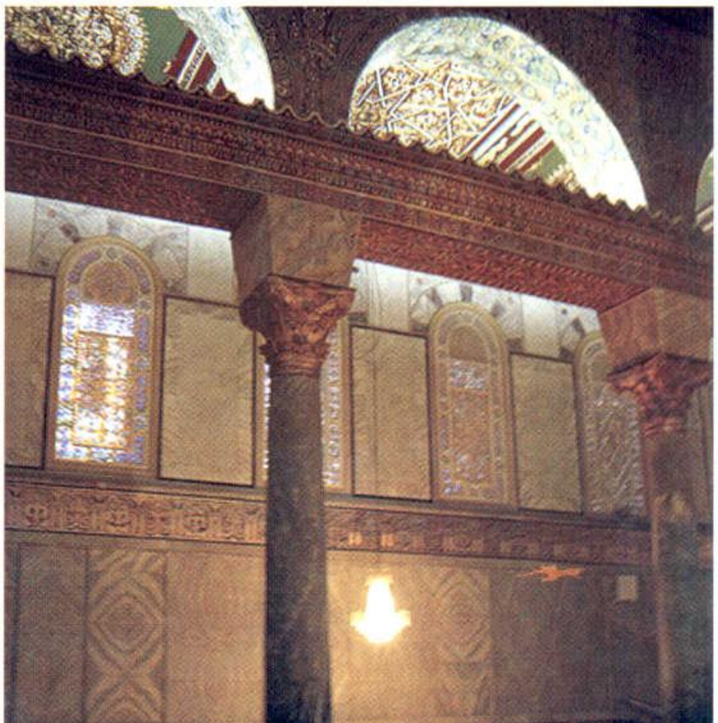
یہ قبہ ایک اونچے چبوترے پر ہے۔ جس تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ ان سیڑھیوں کے اختتام پر محرابی دروازے ہیں۔ اس کے آگے وسیع چبوترہ ہے۔ جس کے بیچوں بیچ قبہ قائم ہے۔ قبے میں اندر کی طرف ستون کی دو قطاریں ہیں، پہلی قطار چٹان کے اردگرد ہے اس میں چار نہایت ضخیم اور چوڑے اور بارہ گول چھوٹے ستون ہیں۔ دوسری قطار ذرا فاصلے پر ہے۔ اس میں آٹھ بڑے اور سولہ چھوٹے ستون ہیں۔ اس طرح اندرونی حصہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے میں چٹان رکھی ہے جبکہ درمیان کا حصہ ستونوں سے گھرا ہے اور تیسرا حصہ دروازے سے متصل ہے۔ آج کل دروازے کے ساتھ متصل حصے میں سبز اور درمیان والے حصے میں سرخ قالین بچھی ہوئی ہیں۔ مسلمان یہاں بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے ہیں یہ باقاعدہ مسجد نہیں ہے، ایک طرح کی جائے نماز ہے جسے مسلمان یہاں آنے کے بعد لہولعب میں مشغول ہونے کی بجائے۔ نماز و تلاوت سے آباد رکھتے ہیں۔





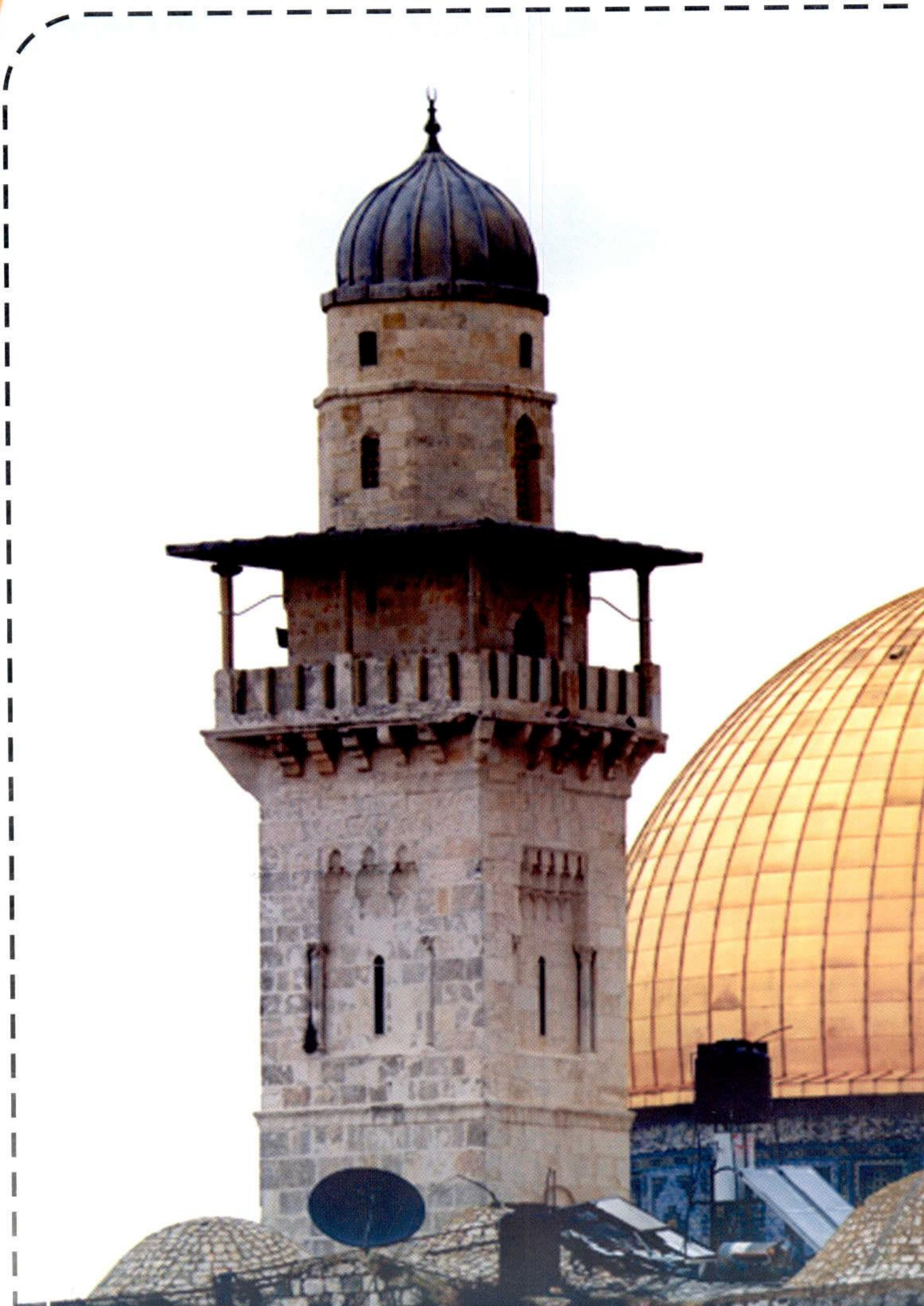




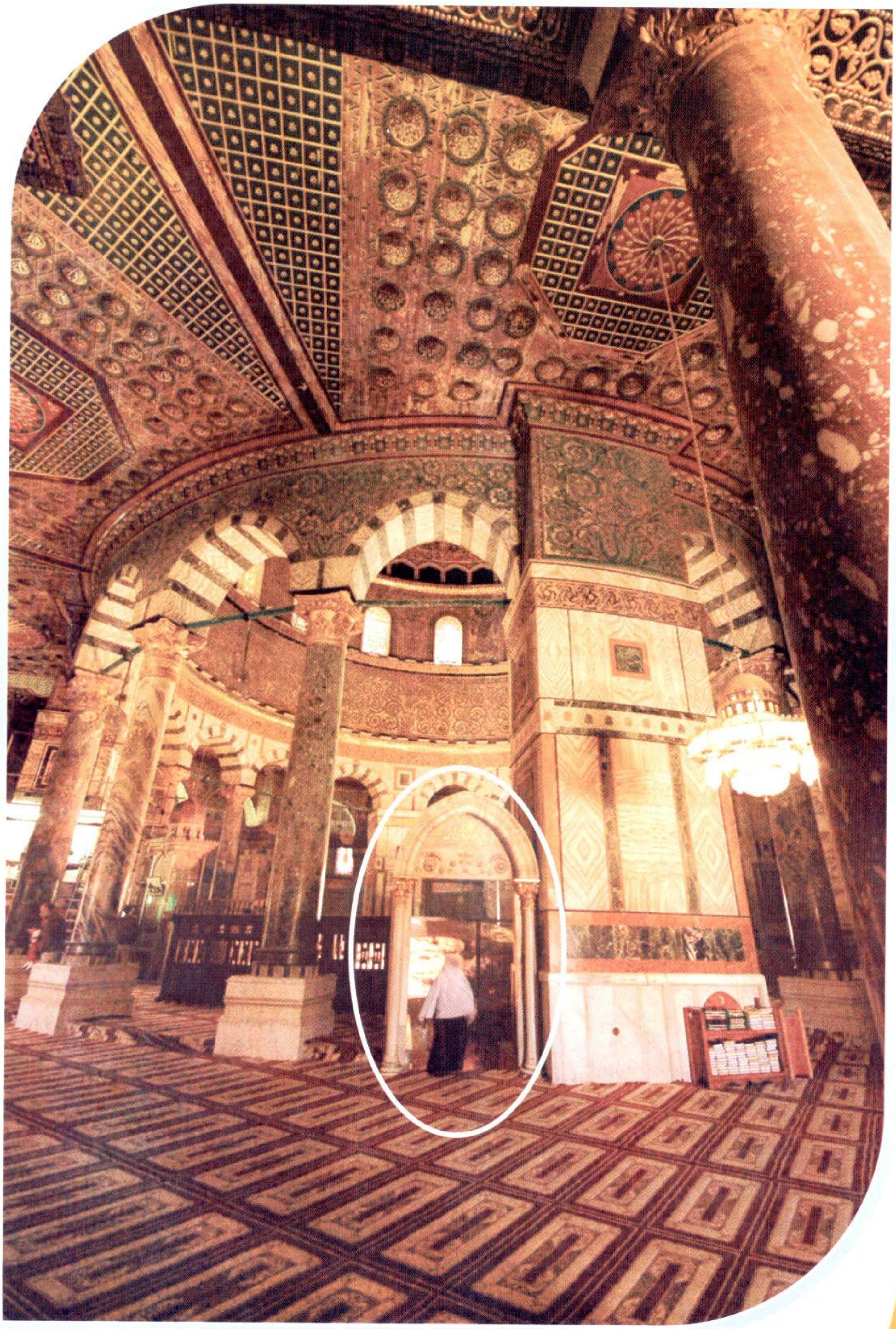


مینار باب المغاربہ: یہ اقصیٰ کے قدیم میناروں میں سے ایک ہے۔



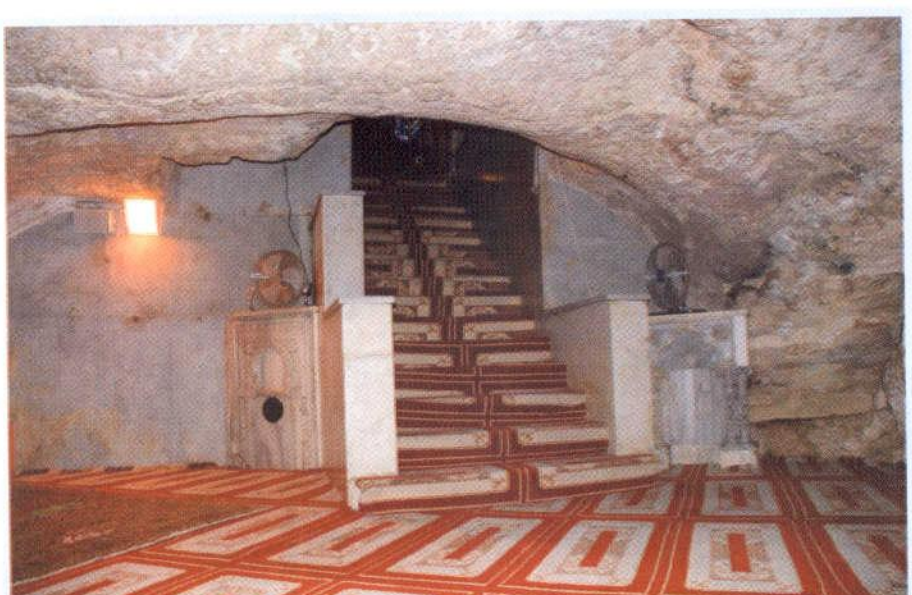


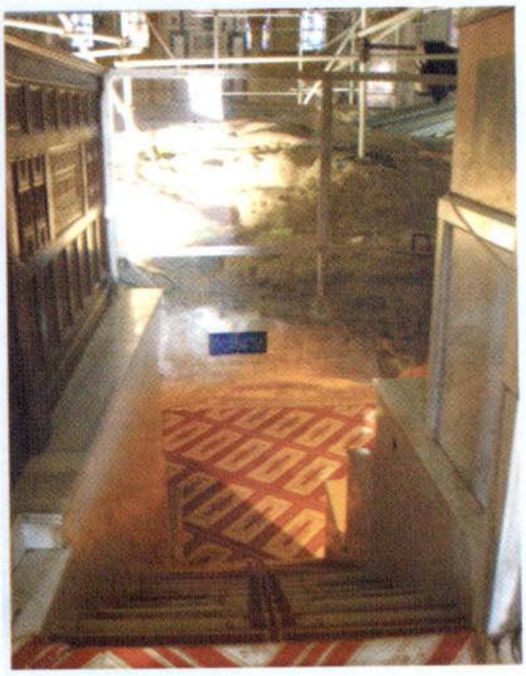
چٹان کے نیچے موجود غار میں جانے کا محرابی دروازہ





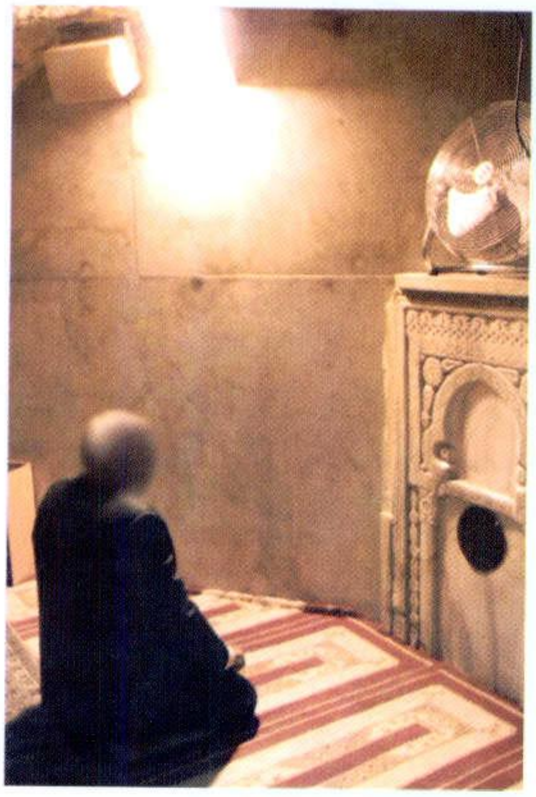
اس چٹان کے نیچے ایک قدرتی غار ہے، جس میں تقریباً ستر آدمی سما سکتے ہیں۔ یہ غار مربع شکل کا ہے۔ اس غار میں گیارہ سیڑھیاں اترنے کے بعد ایک محرابی دروازے کے ذریعے غار میں داخل ہوا جاتا ہے۔ یہ محرابی دروازہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ غار کے فرش پر بھی سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اس غار میں دو محراب ہیں۔ دائیں طرف والے محراب کے سامنے ایک چبوترہ ہے جسے عوام مقام خضر کہتے ہیں اور شمال کے چبوترے کو باب الخلیل کہا جاتا ہے۔



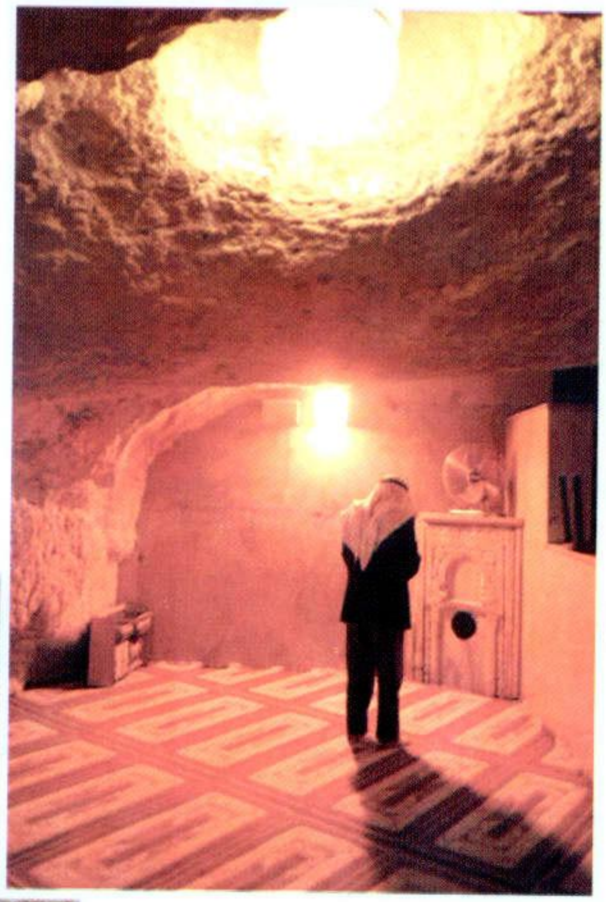








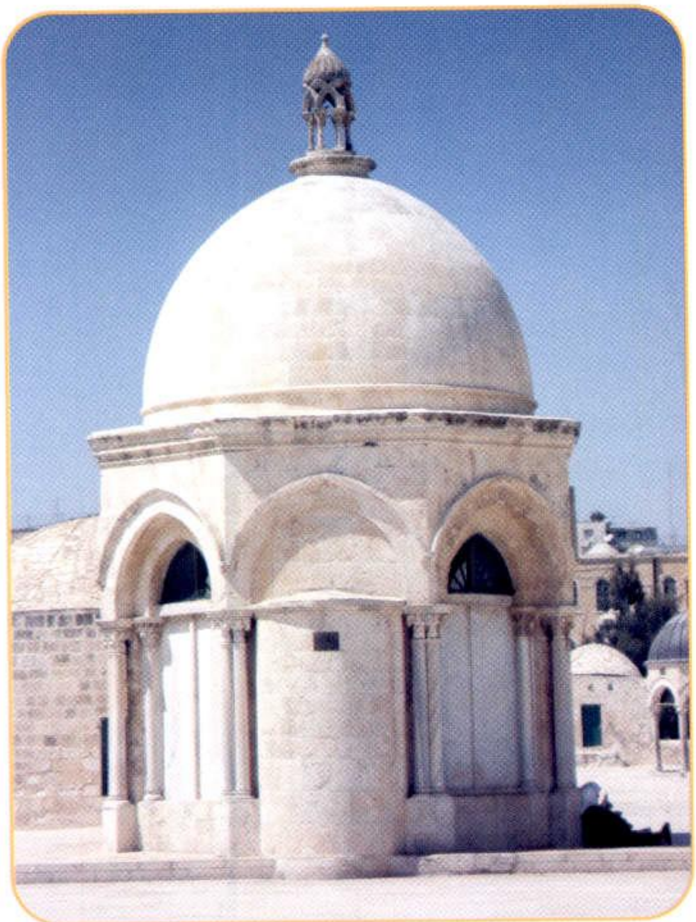
چٹان کے نیچے موجود غار کے مختلف مناظر





حرم قدسی مسجد اقصی کی چار دیواری کے اندر موجود چند قدیم تعمیرات

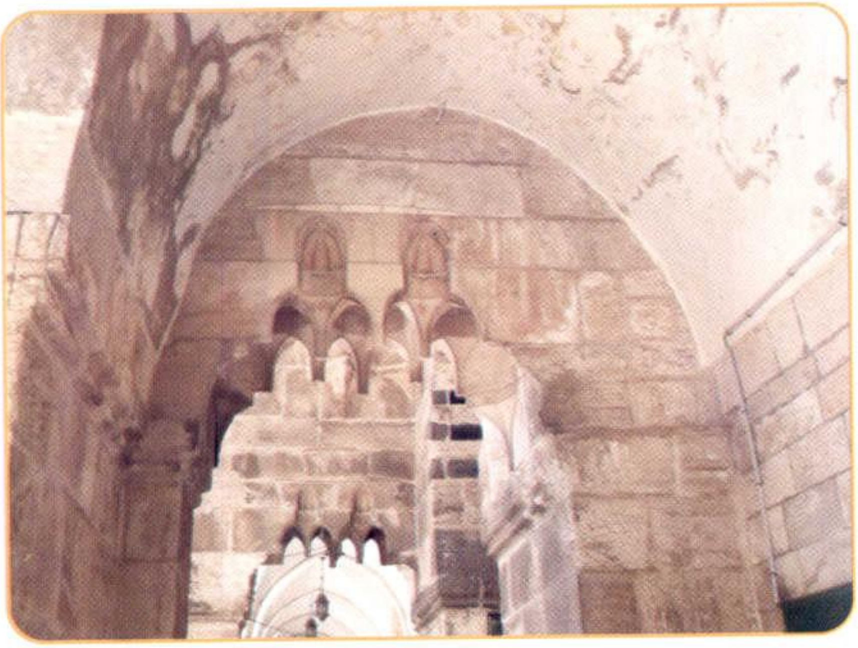












قبۃ السلسلہ:
قبۃ الصخرہ Dome of the Rock کے بالکل ساتھ
یہ قبہ جسے قبۃ السلسلہ کہا جاتا ہے



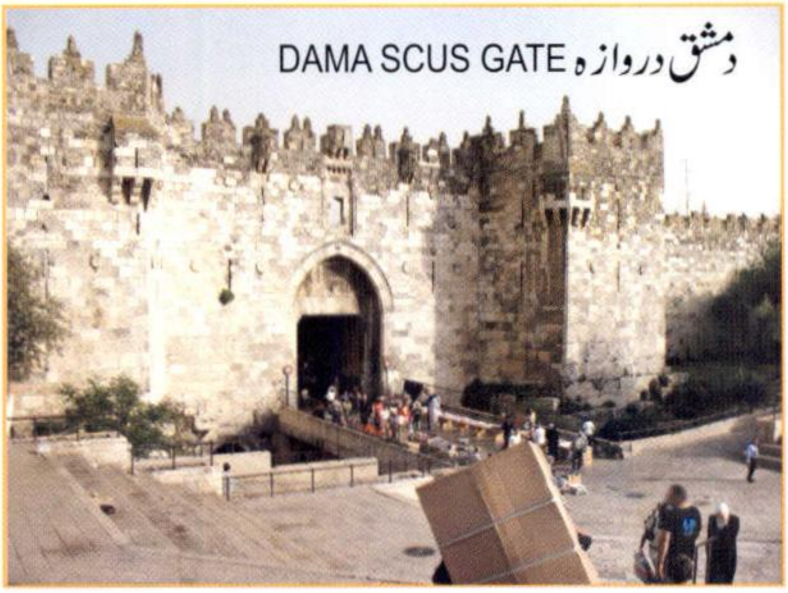
قبة السلسلة کا اندرونی خوبصورت منظر

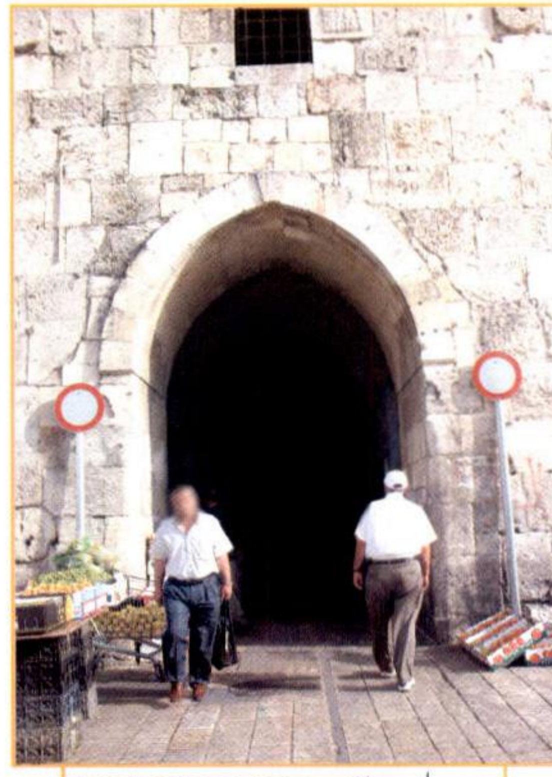


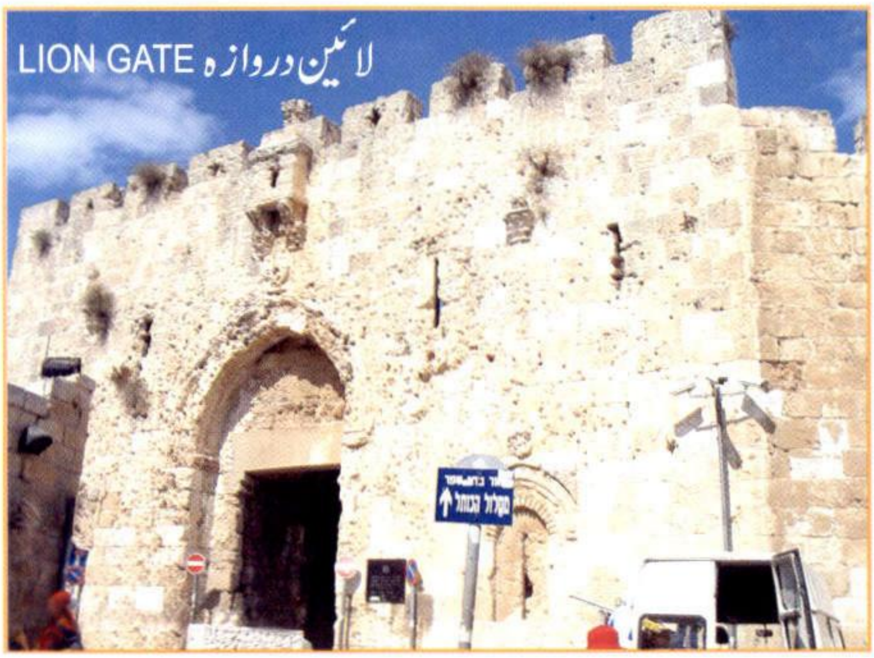




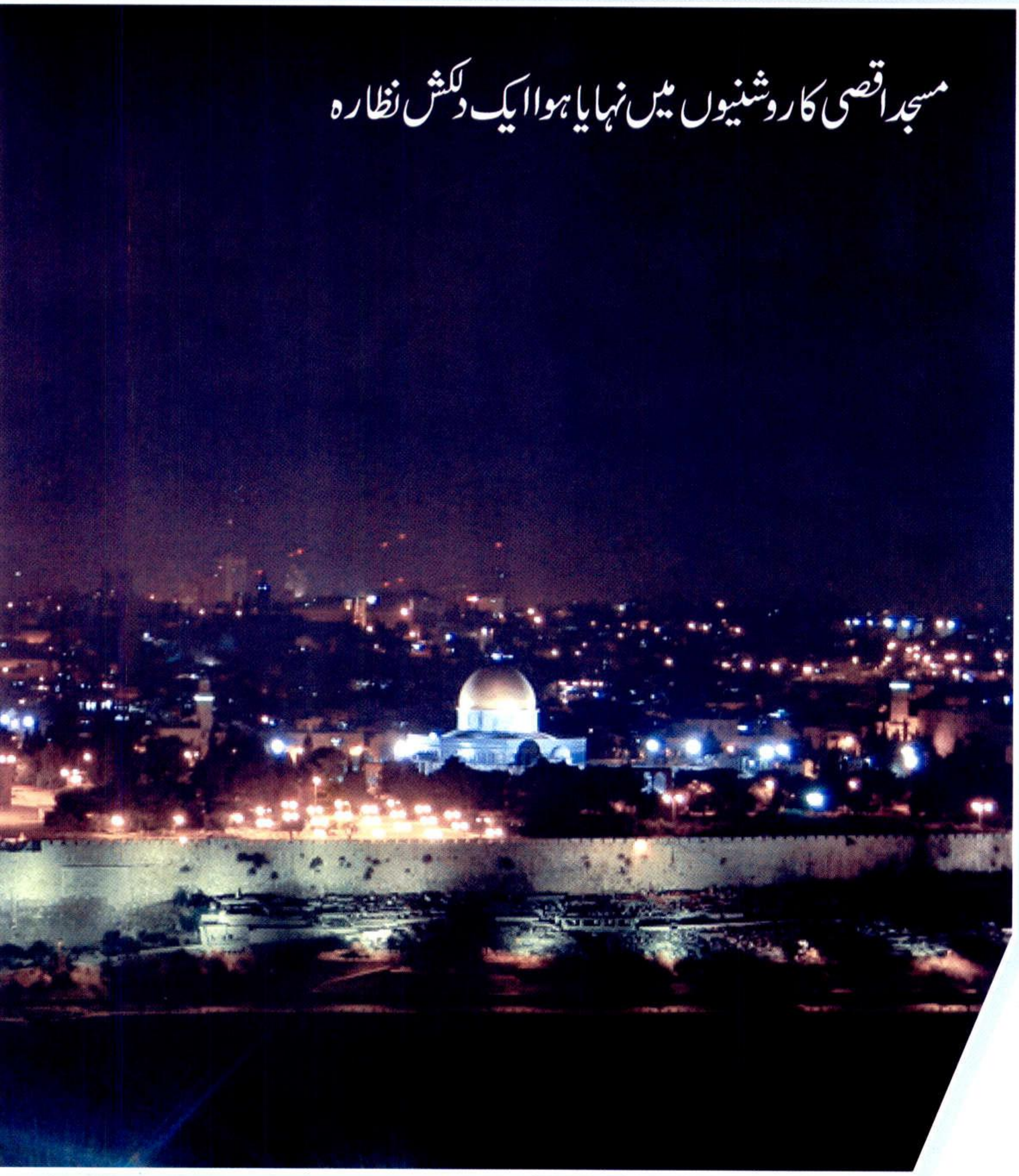
بیت المقدس کے گرد قائم فصیلوں کے مختلف دروازے۔ مؤرخین کے مطابق یہ فصیل دنیا کی قدیم ترین فصیل ہے


دمشق دروازہ DAMA SCUS GATE


ہیروڈ دروازہ HEROD GATE


لائین دروازہ LION GATE

صیہون دروازہ ZION GATE

مسجد اقصیٰ کا روشنیوں میں نہایا ہوا ایک دلکش نظارہ



بیت المقدس کے قدیم قبرستان میں دو صحابی رسول حضرت عبادہ بن صامت
اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقبرے







بیت المقدس میں صدیوں پرانے زیتون کے درخت۔
مفسرین کے مطابق سورۃ التین میں زیتون سے مراد
بیت المقدس ہے

فلسطین کے شہر بیت اللحم میں موجود وہ جگہ جو حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش کے طور پر مشہور ہے





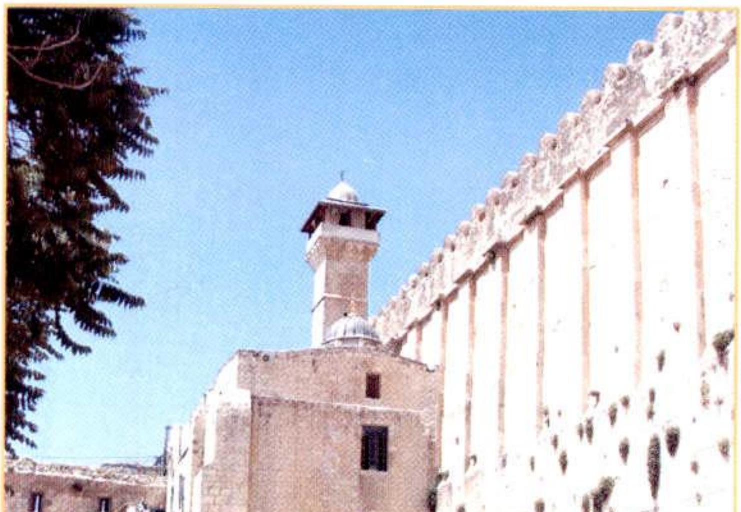




حبرون (الخلیل) مسجد ابراهیمی

القدس سے 22 میل پر حبرون HEBRON (الخلیل)، یہ دنیا کے چند قدیم آباد شہروں میں سے ایک ہے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی قبریں ہیں۔ اصل قبریں ایک غار کے اندر ہیں، غار پر سلطان صلاح الدین ایوبی نے ایک عالی شان عمارت اور ایک حصہ میں مسجد بنوائی اور شہر کا نام الخلیل رکھا یہ تصویر اسی مسجد کی ہے۔







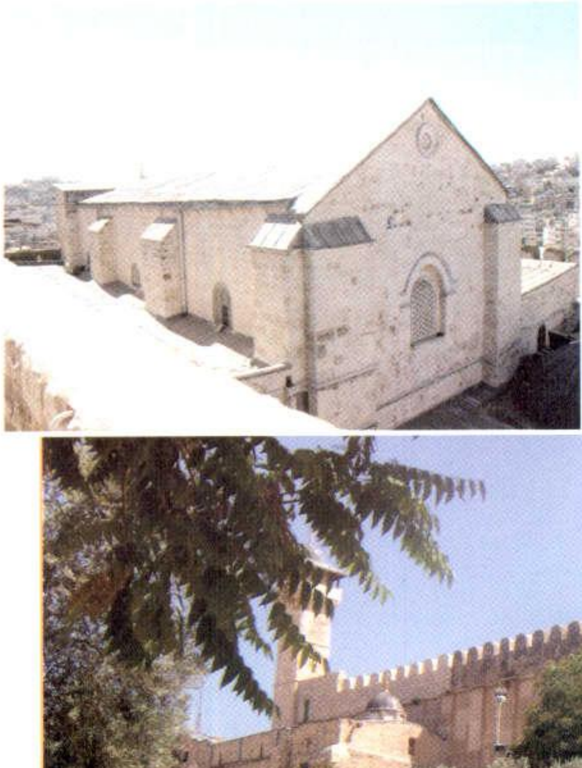


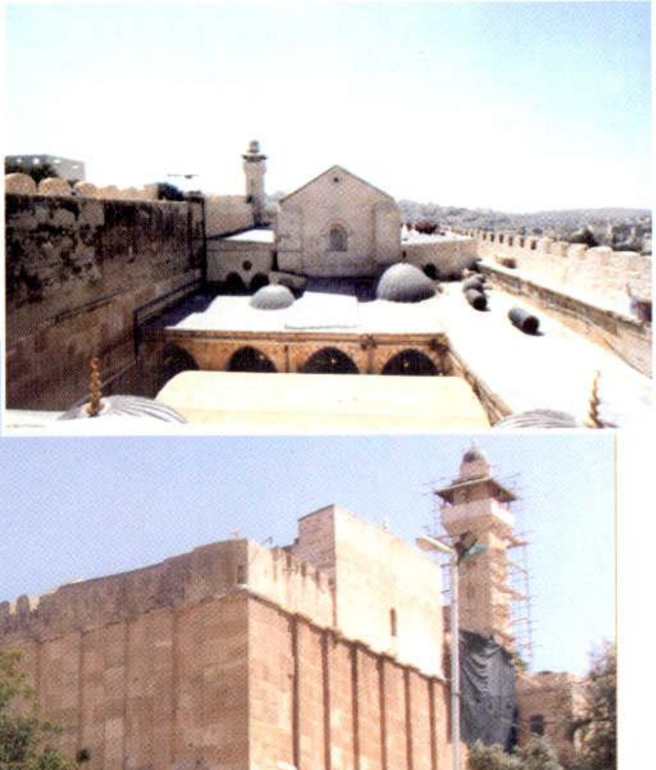


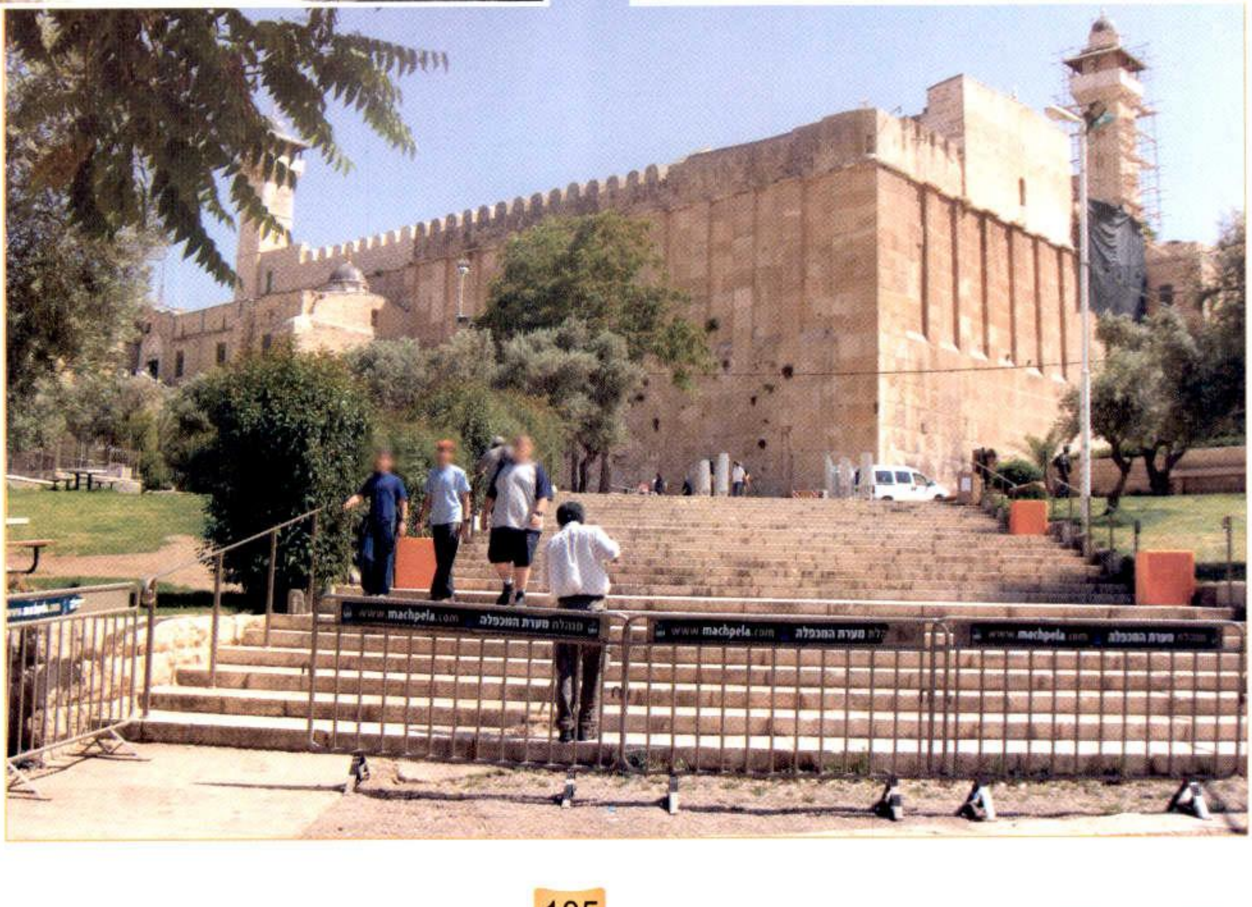
مسجد ابراهیمی:

الخلیل میں مسجد ابراہیمی، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اوران کی زوجات مدفون ہیں







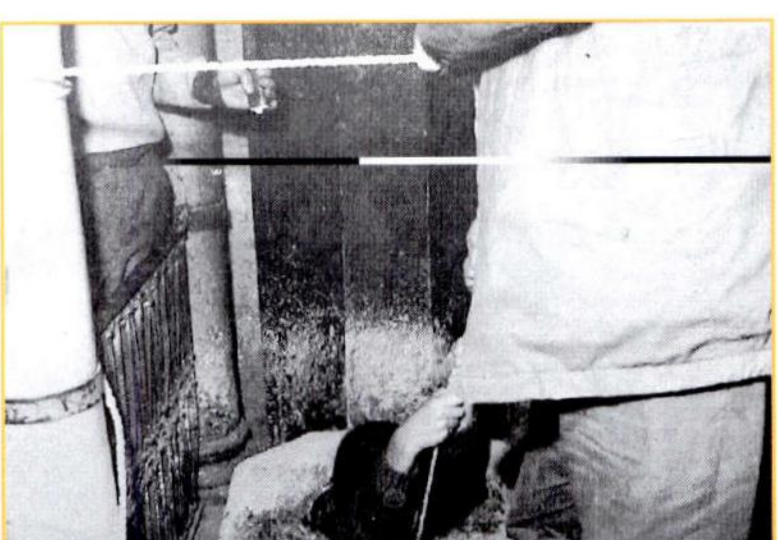


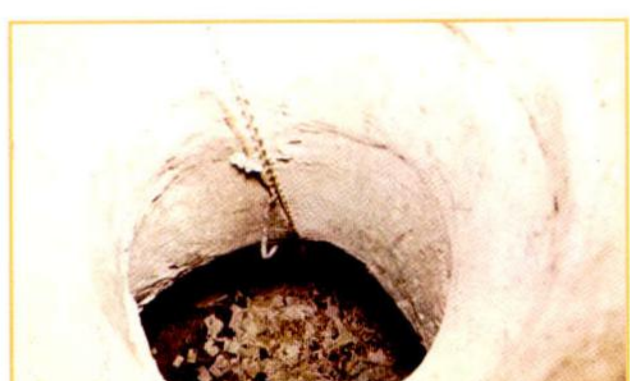
غار کی طرف جانے والی سیڑھیاں





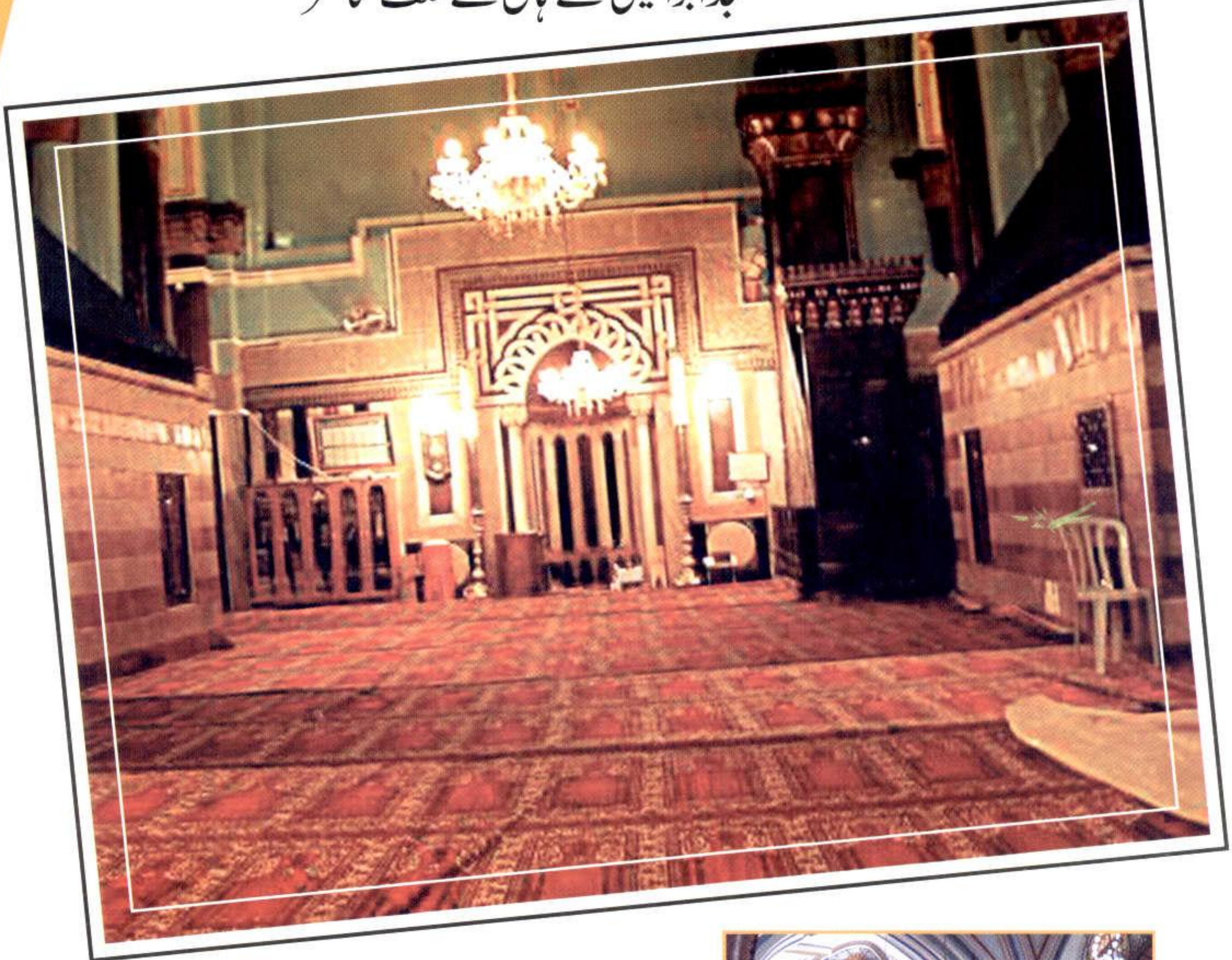


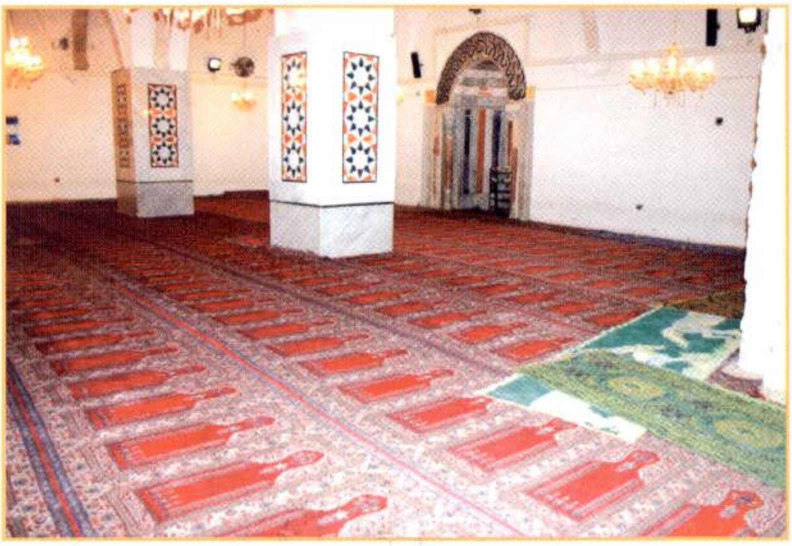


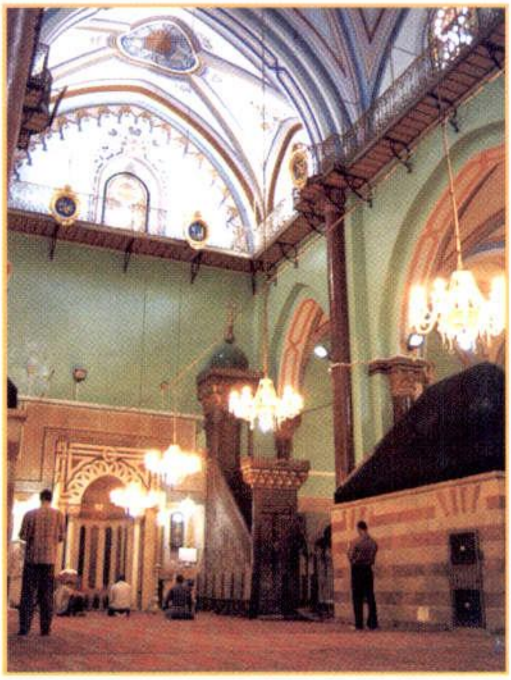


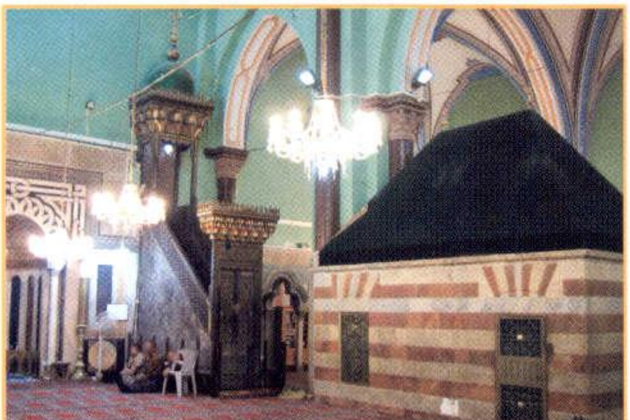
مسجد میں موجود غار کا دہانہ جسے بند کر دیا گیا ہے

مسجد ابراہیمی کے ہال کے مختلف مناظر



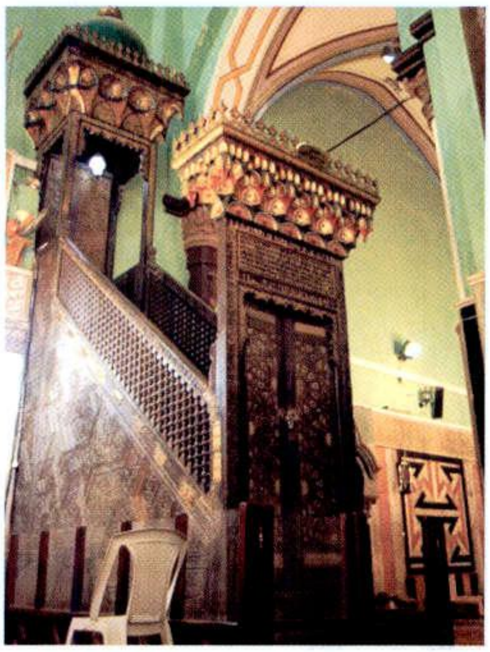




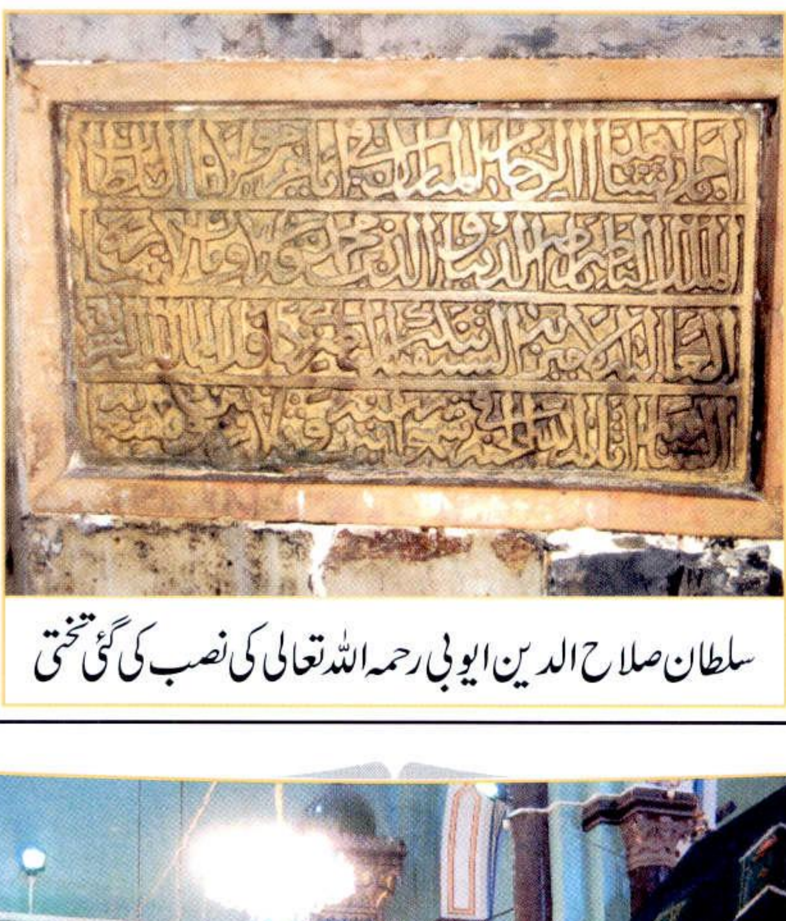




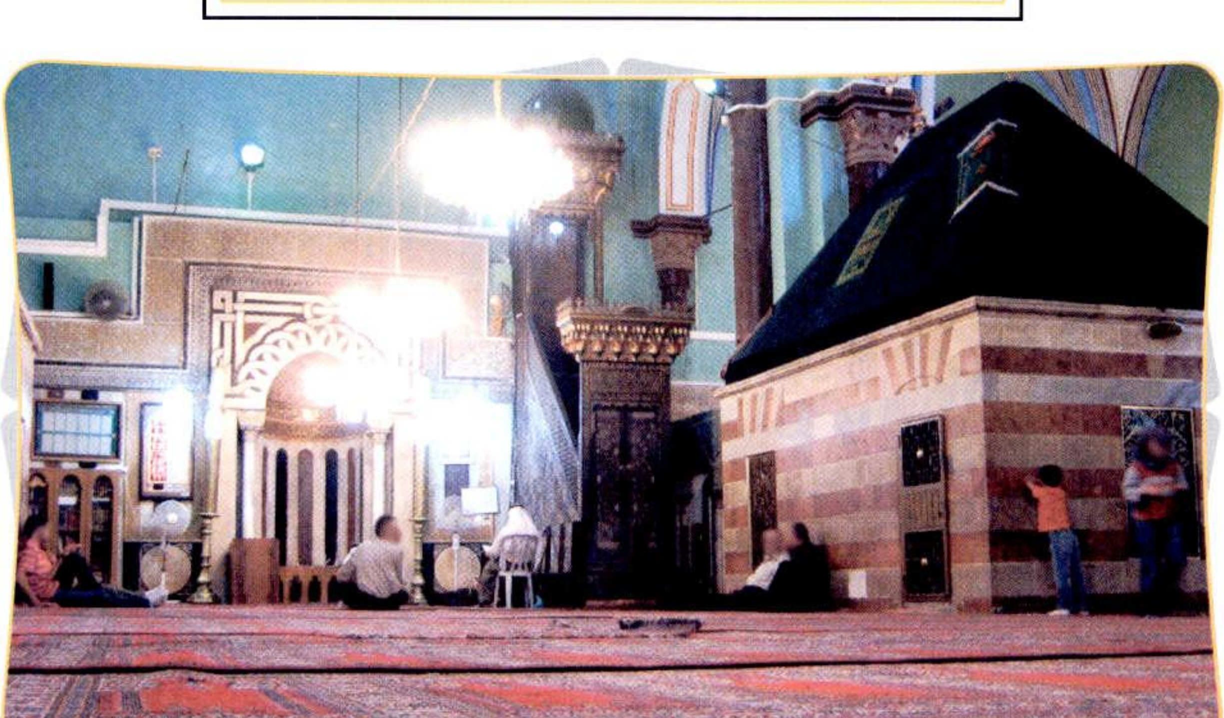
مسجد ابراہیمی میں نصب وہ منبر جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالی نے بنوایا تھا





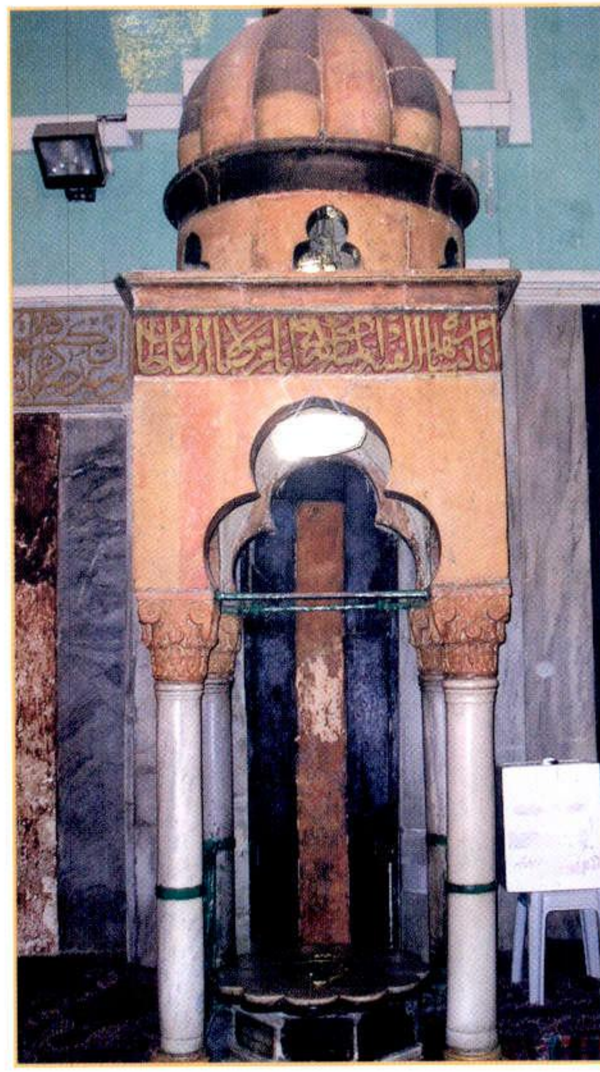


سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالی کی نصب کی گئی تختی

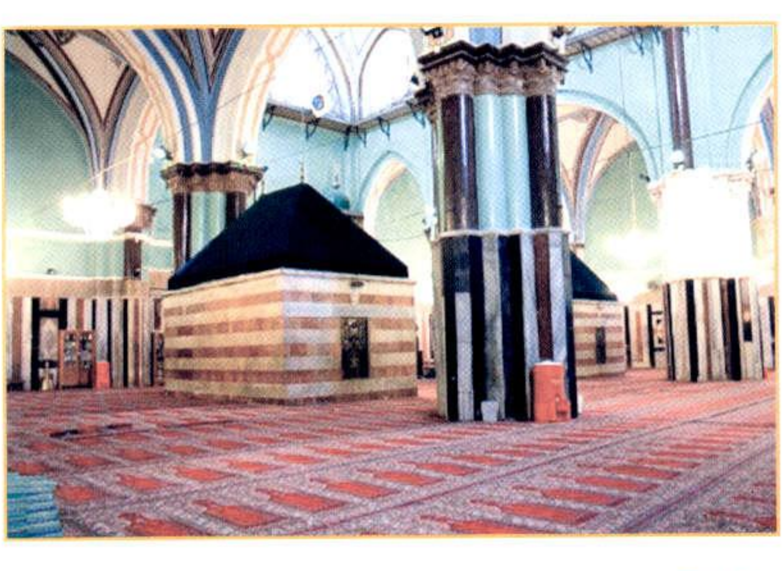


مسجد ابراہیمی کے مختلف گوشوں کے مناظر

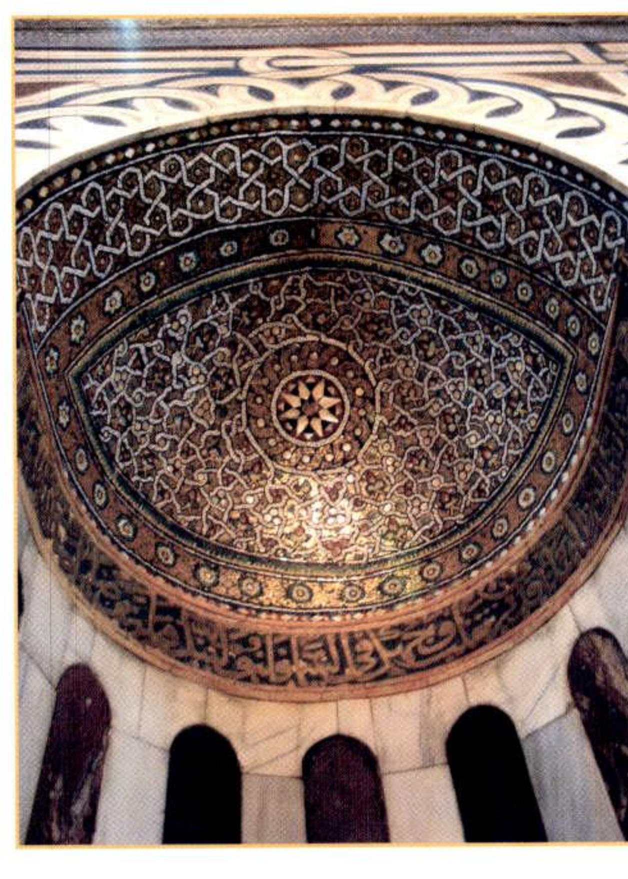








مسجد ابراہیمی کا خوبصورت منقش گنبد



مینار داؤدی:

بیت المقدس کے قریب وہ مینار جو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے
اسی مقام پر حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر مبارک بھی موجود ہے۔





بحرمیت: یہ چھوٹا سا سمندر کل ۵۰ میل لمبا اور ۱۱ میل چوڑا ہے، زیادہ سے زیادہ گہرائی ۱۳۰۰ فٹ ہے، نصف جنوبی حصہ اردن اور فلسطین (اسرائیل) کے درمیان بٹا ہوا ہے۔ اس کا کسی بڑے سمندر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے پانی میں نمکیات کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ عام سمندروں میں چار سے چھ فیصد تک نمکیات ہوتے ہیں لیکن بحرمیت میں نمکیات کا تناسب ۲۳ سے ۲۵ فیصد ہے۔ اسی وجہ سے اس میں مچھلی سمیت کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا ہے نہ کوئی پودا اگ سکتا ہے۔ بحرمیت کا علاقہ دنیا کا سب سے پست علاقہ ہے۔ اس کی سطح عام سطح سمندر سے ۱۳۰۰ فیٹ نیچے ہے۔ ان تمام عجیب خصوصیات کی بنیاد پر محققین کی رائے ہے کہ یہ سمندر قوم لوط علیہ السلام پر عذاب کی وجہ سے وجود میں آیا۔



بحرمیت: آجکل یہ جگہ عبرت حاصل کرنے کے بجائے عیش وعشرت اور تفریح گاہ میں تبدیل کردی گئی ہے



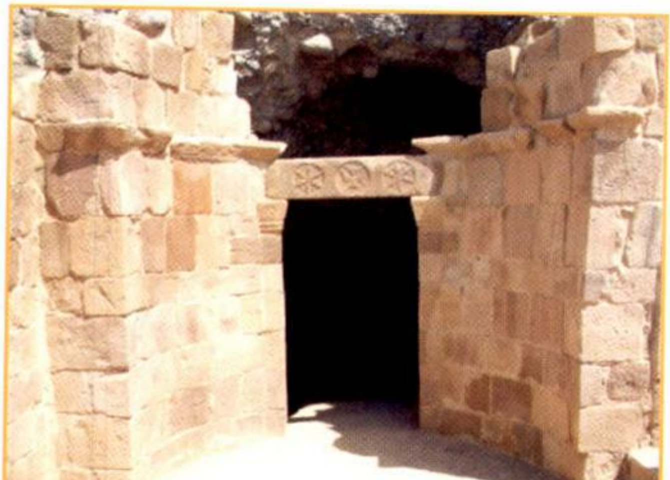


بحرمیت: حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس کے آس پاس ہی آباد تھی جس کے آثار کھدائی کے بعد ظاہر ہوئے ہیں





یہ ایک غار کا دہانہ ہے جسے حضرت لوط علیہ السلام سے منسوب کیا جاتا ہے



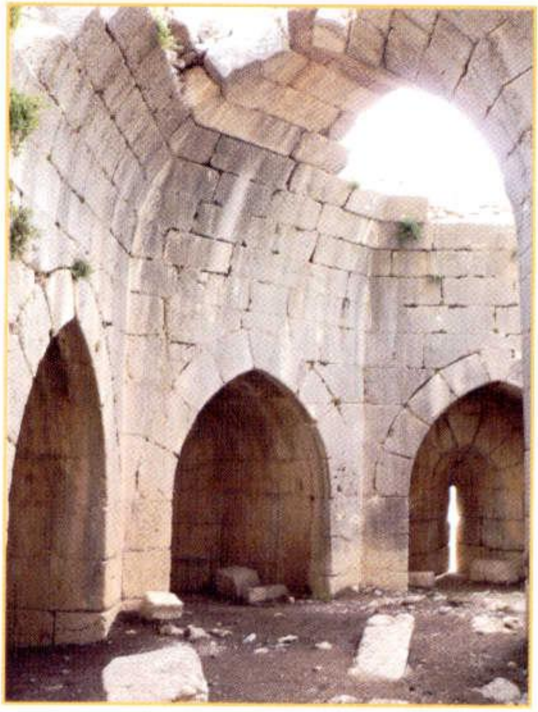


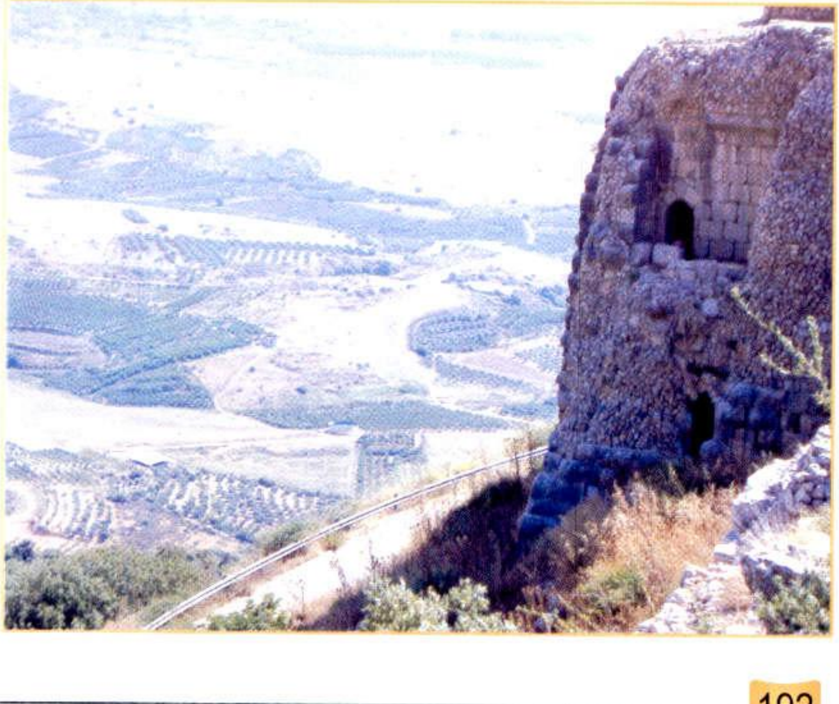
فلسطین کے شمال میں موجود وہ قلعہ جو نمرود کی طرف منسوب ہے

Nimrood Castle







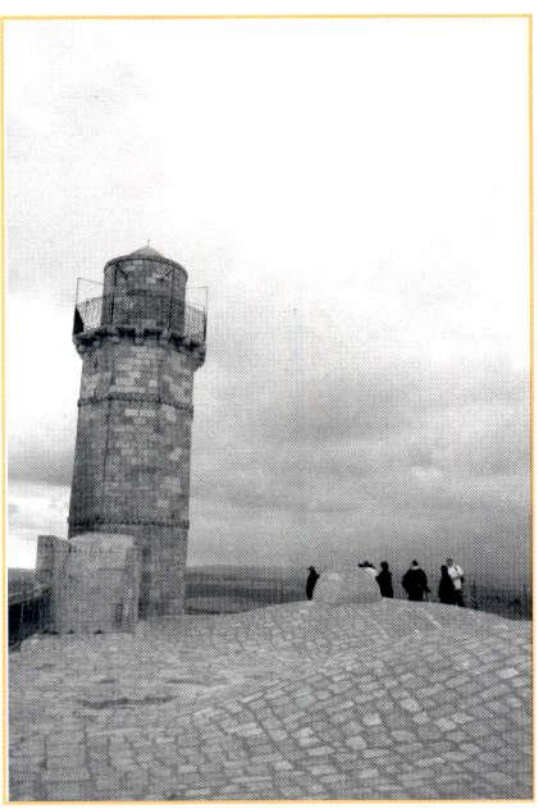


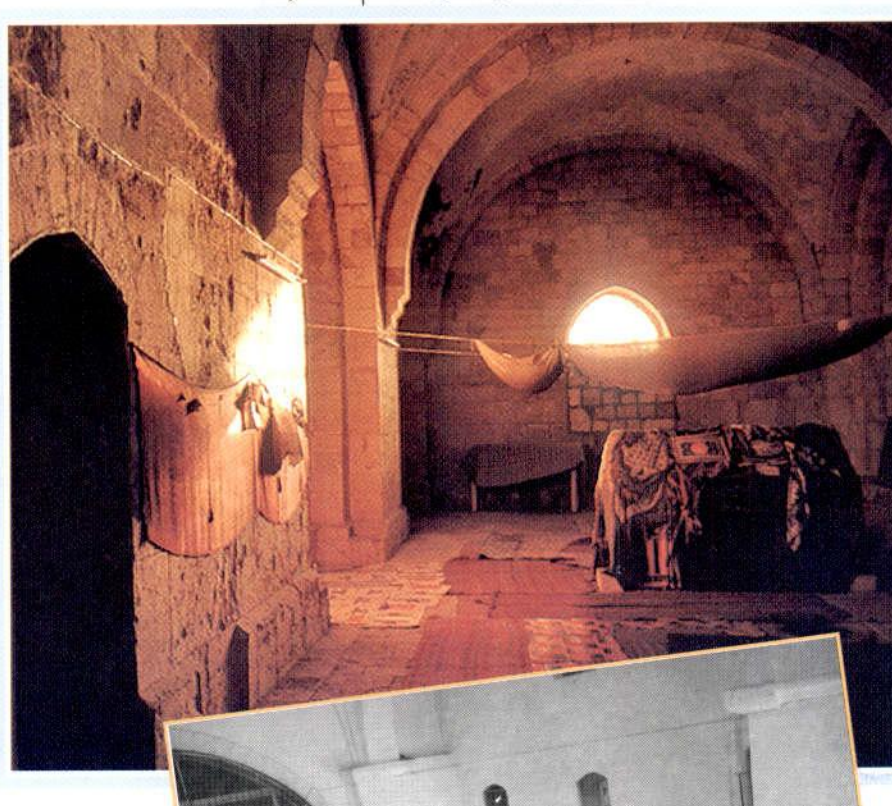


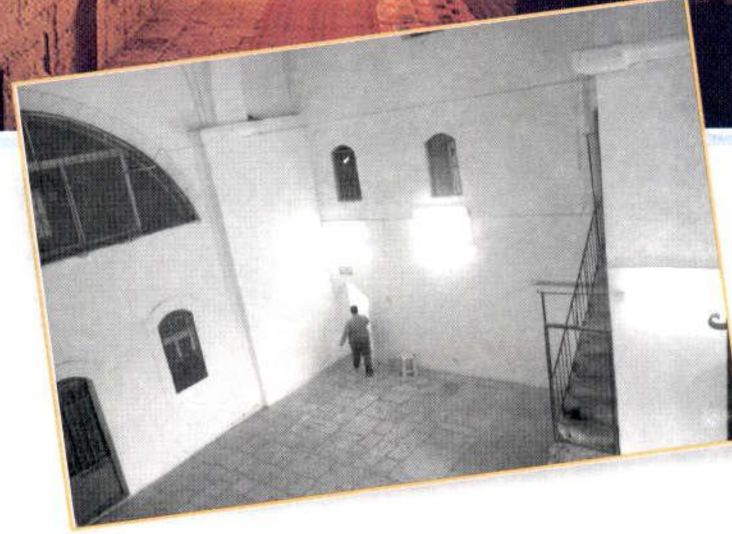
فلسطین کے ایک علاقے میں حضرت شمویل علیہ السلام کی بستی اور ان کے نام سے موسوم مسجد



حضرت شمویل علیہ السلام کا مقبرہ





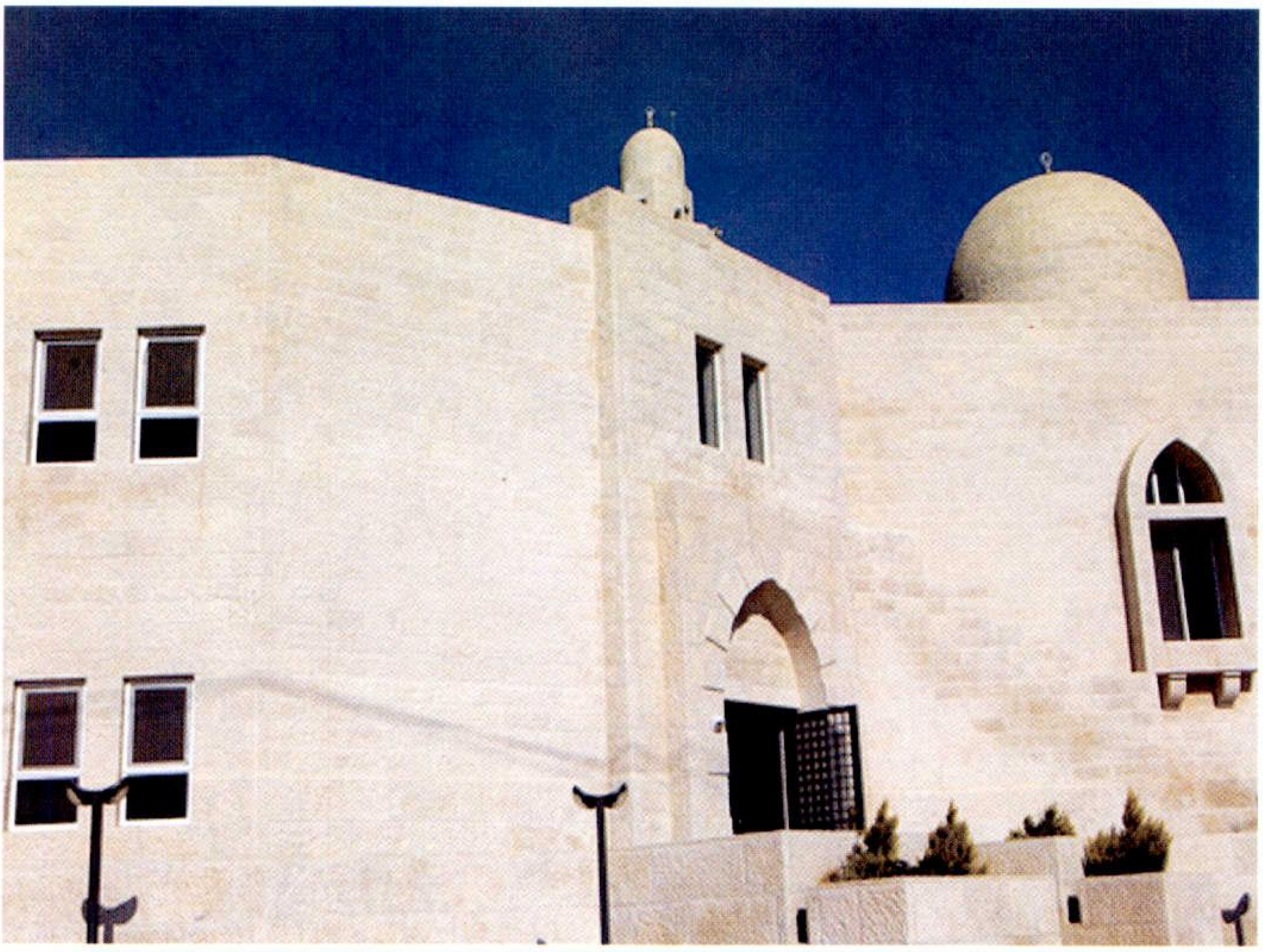


اُردن



مقبرہ ومسجد حضرت یوشع علیہ السلام

عمان کے قریب نمام کے میں علاقے پہاڑ پر موجود حضرت یوشع علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کے خادم تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ اور نبوت کے وارث بنے۔ جب بنی اسرائیل نے جہاد سے انکار کیا تو یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بنی اسرائیل کو جرأت وہمت دلانے کی کوشش کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان ہی کی قیادت میں چالیس سال بعد بنی اسرائیل کی نسل ارضِ مقدس میں داخل ہوئی۔



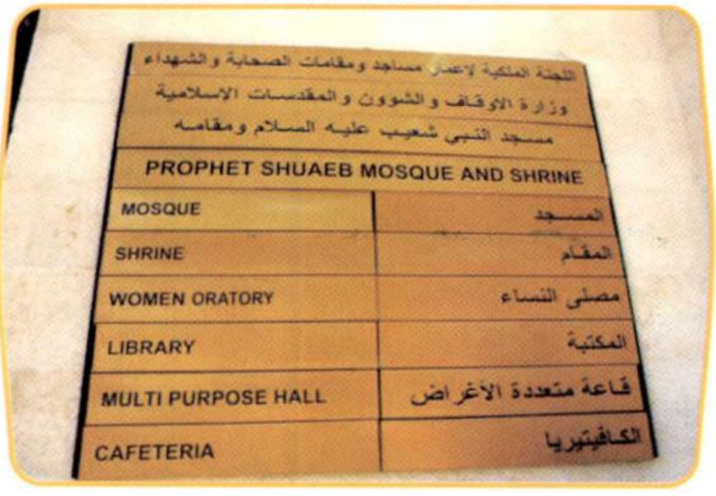


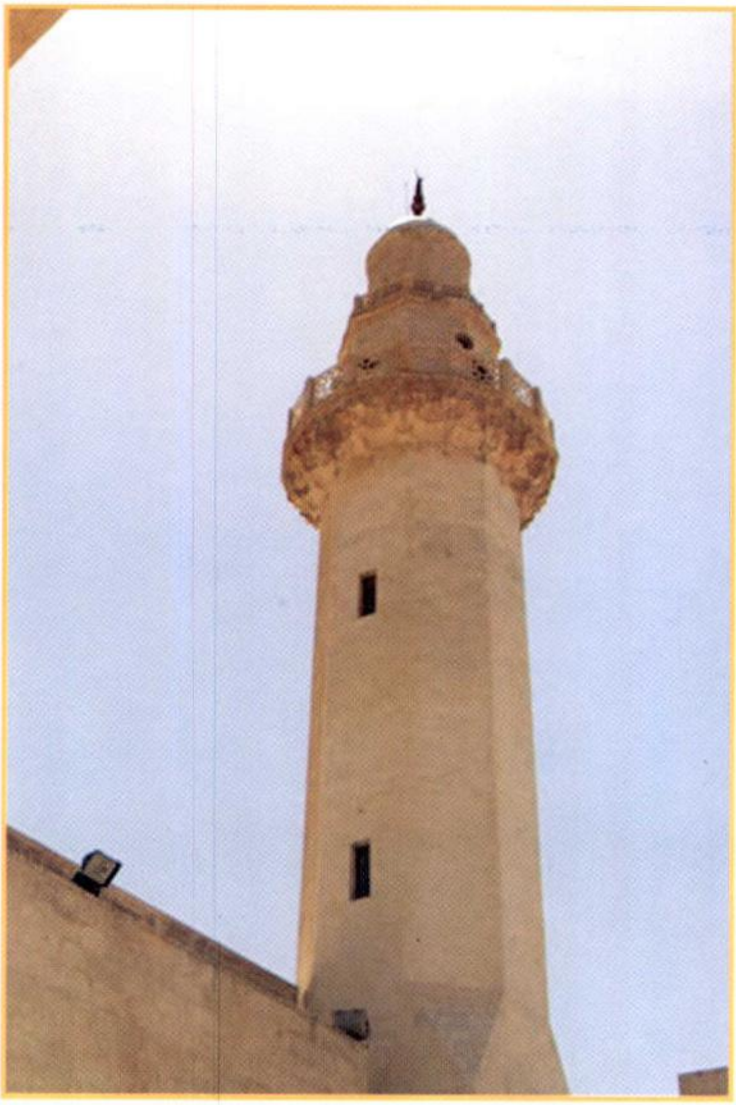


مقبرہ و مسجد حضرت شعیب علیہ السلام

اردن کے علاقے وادی شعیب میں موجود حضرت شعیب علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ حضرت شعیب علیہ السلام قوم مدین (اصحاب الایکہ) کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خسر تھے۔

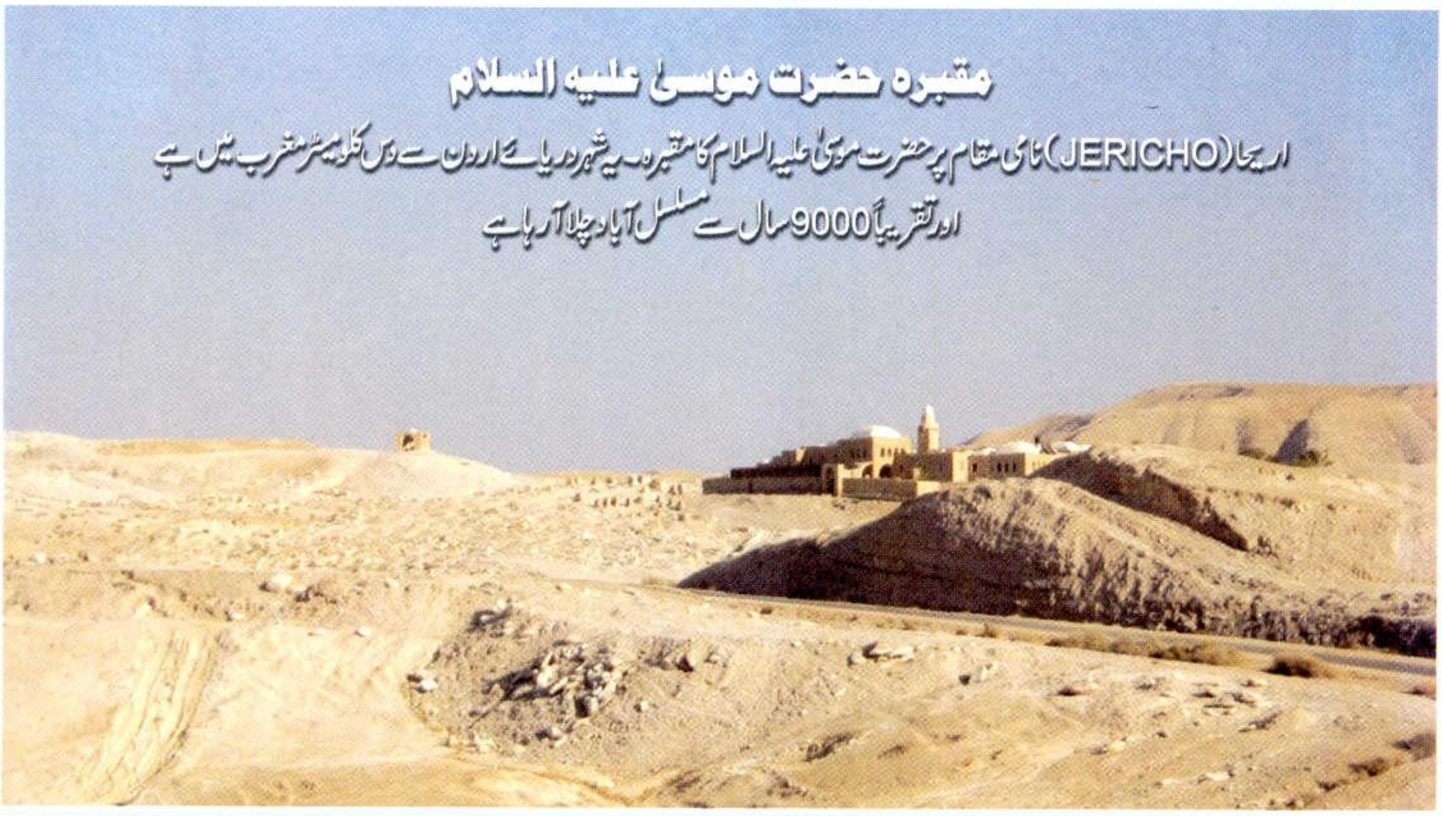




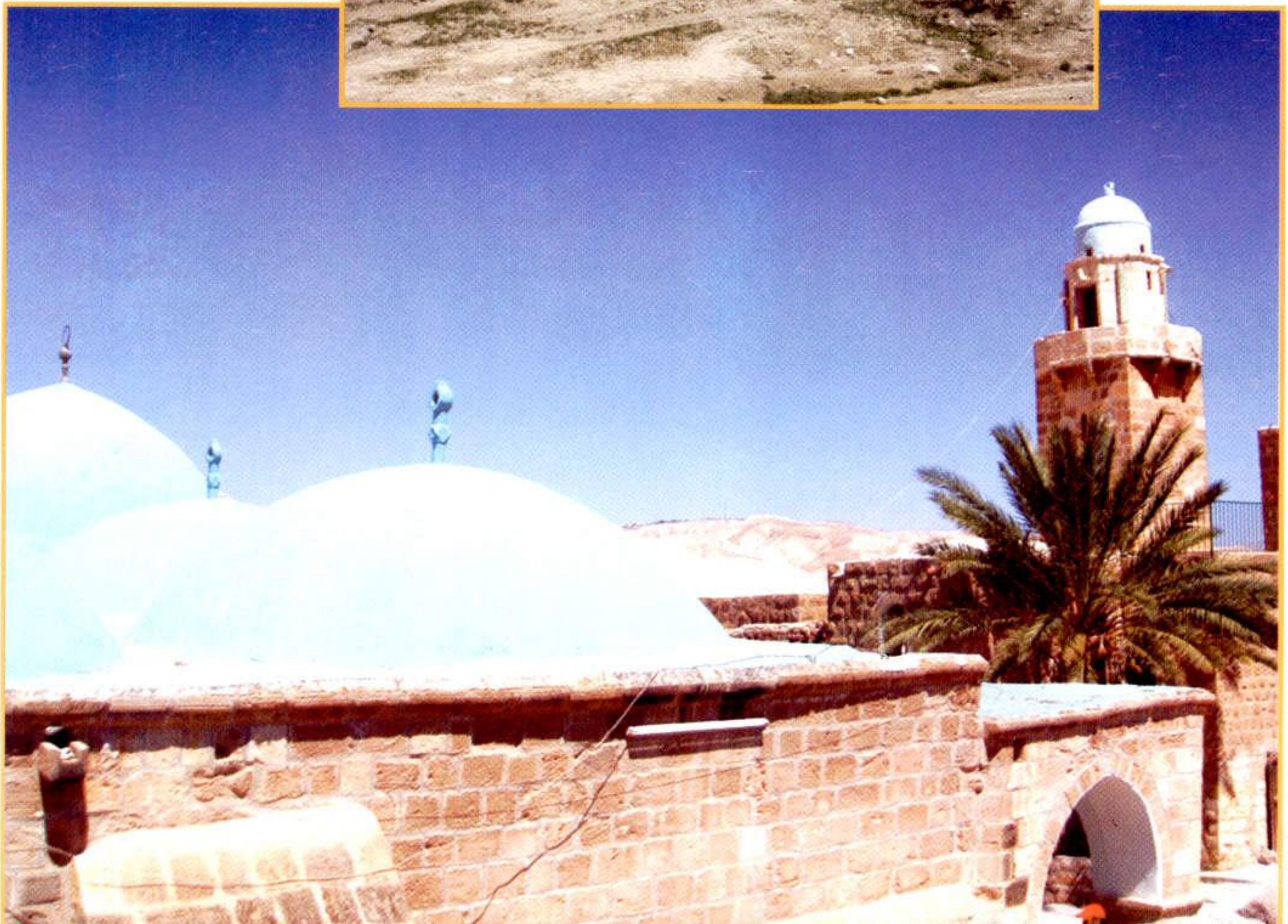


مقبرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

اریحا (JERICHO) نامی مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ۔ یہ شہر دریائے اردن سے دس کلومیٹر مغرب میں ہے اور تقریباً 9000 سال سے مسلسل آباد چلا آرہا ہے





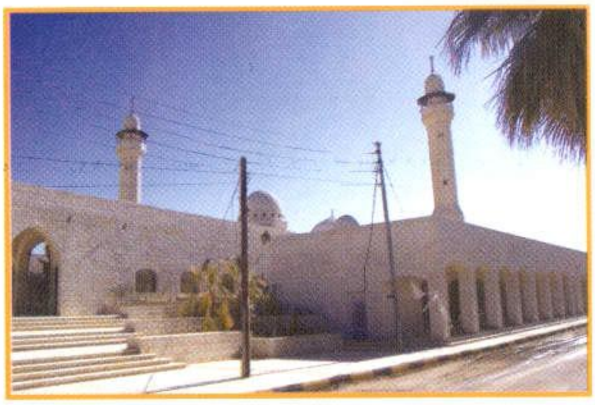


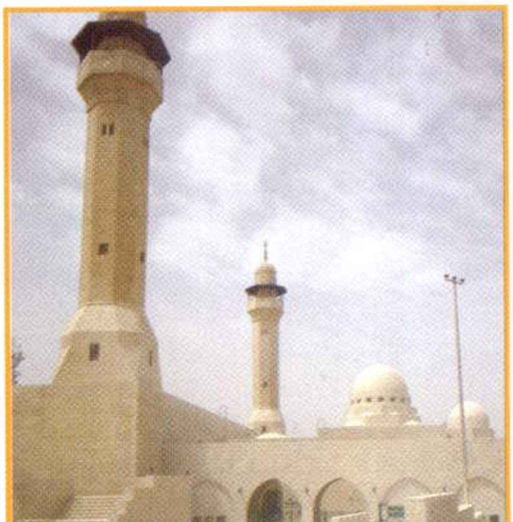
مقامِ حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موتہ کے میدان سے کچھ فاصلے پر حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کے مزارات ہیں۔ یہ مزار حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان کی شکل وشباہت رسول اللہ ﷺ سے ملتی تھی۔ ہجرت حبشہ کے موقع پر آپ ہی نے نجاشی کے دربار میں وہ پُر اثر تاریخی تقریر فرمائی تھی جس سے نجاشی رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تھے جب آپ حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا آپ نے اس جنگ میں بہادری کے بڑے جوہر دکھائے تھے جب علم آپ کے پاس آیا تو اس پر کسی نے وار کیا تو دایاں ہاتھ کٹ گیا علم بائیں ہاتھ میں تھاما تو وہ بھی کسی نے کاٹ دیا تو آپ نے نے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں میں تھام لیا تیسرے وار میں آپ شہید ہو گئے۔







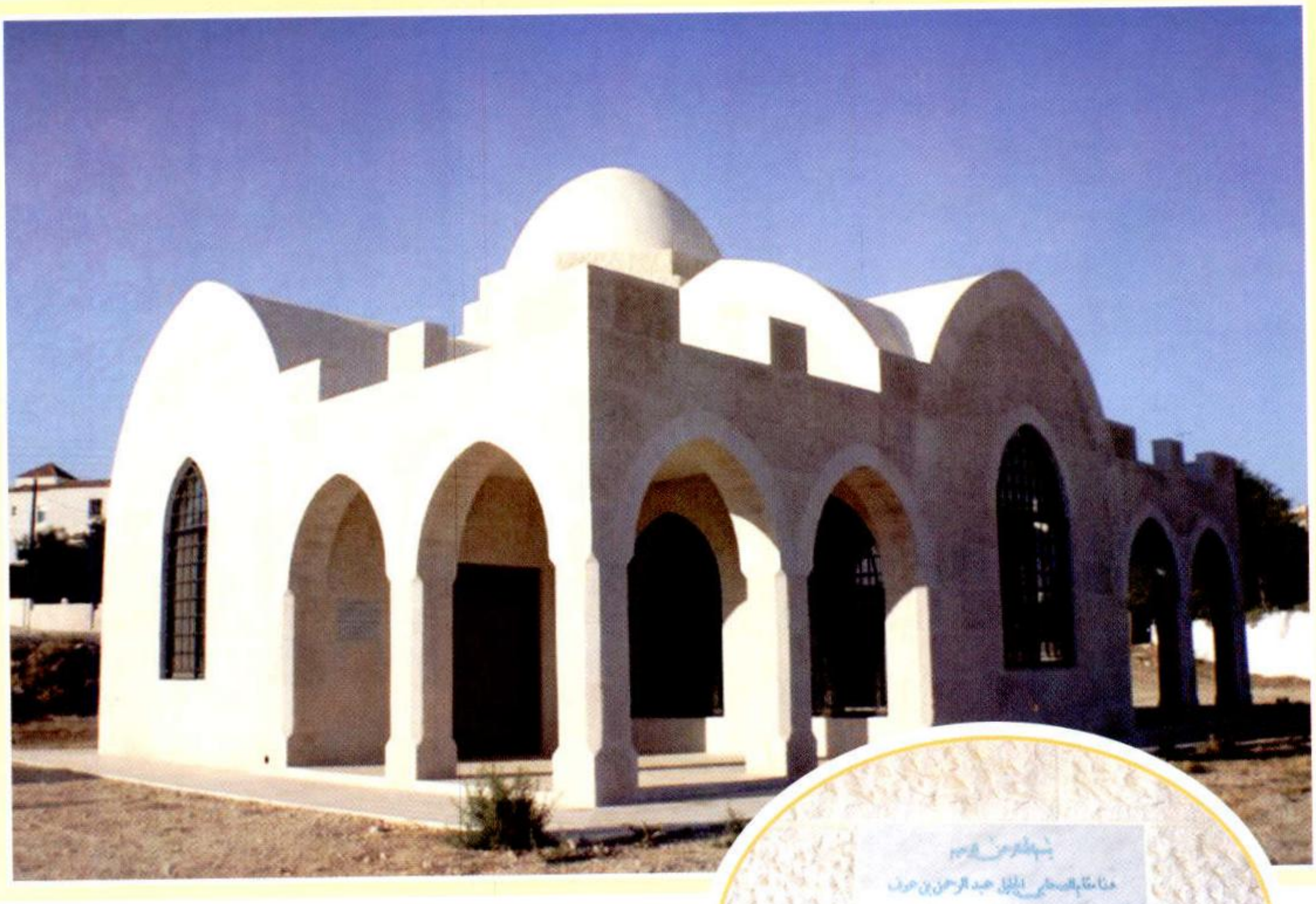


موتہ

عمان سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر یہ شہر واقع ہے اس جگہ غزوہ موتہ کا واقعہ پیش آیا تھا۔ موتہ کے میدانِ جنگ کے شمال میں ایک شاندار یونیورسٹی ''جامعہ موتہ'' بنی ہوئی ہے۔ یہ میدان معرکہ موتہ کے وقت سے آج تک ایک ہی حالت میں ہے۔ غزوہ موتہ ۸ھ میں پیش آیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی حضرت حارث بن عمیر ازدی کو بصریٰ (شام) کے بادشاہ کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے ایک مکتوبِ گرامی دے کر بھیجا تھا لیکن اس نے آپ کو قتل کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے تین ہزار صحابہ کرام پر مشتمل حضرت زید بن حارثہؓ کی امارت میں ایک لشکر اُس کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ اس غزوہ میں مدمقابل دشمن ایک لاکھ کی تعداد میں موجود تھا اور ایک لاکھ کی کمک دشمن کی آنے والی تھی۔ گھمسان کا رَن پڑا، مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے اس کے بعد جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں آئی تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔

مقام حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردن میں صحابی رسول حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبرہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں اور ابتداء اسلام میں ایمان قبول کرنے والوں میں سے آٹھویں نمبر پر آپ نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتمد ساتھیوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

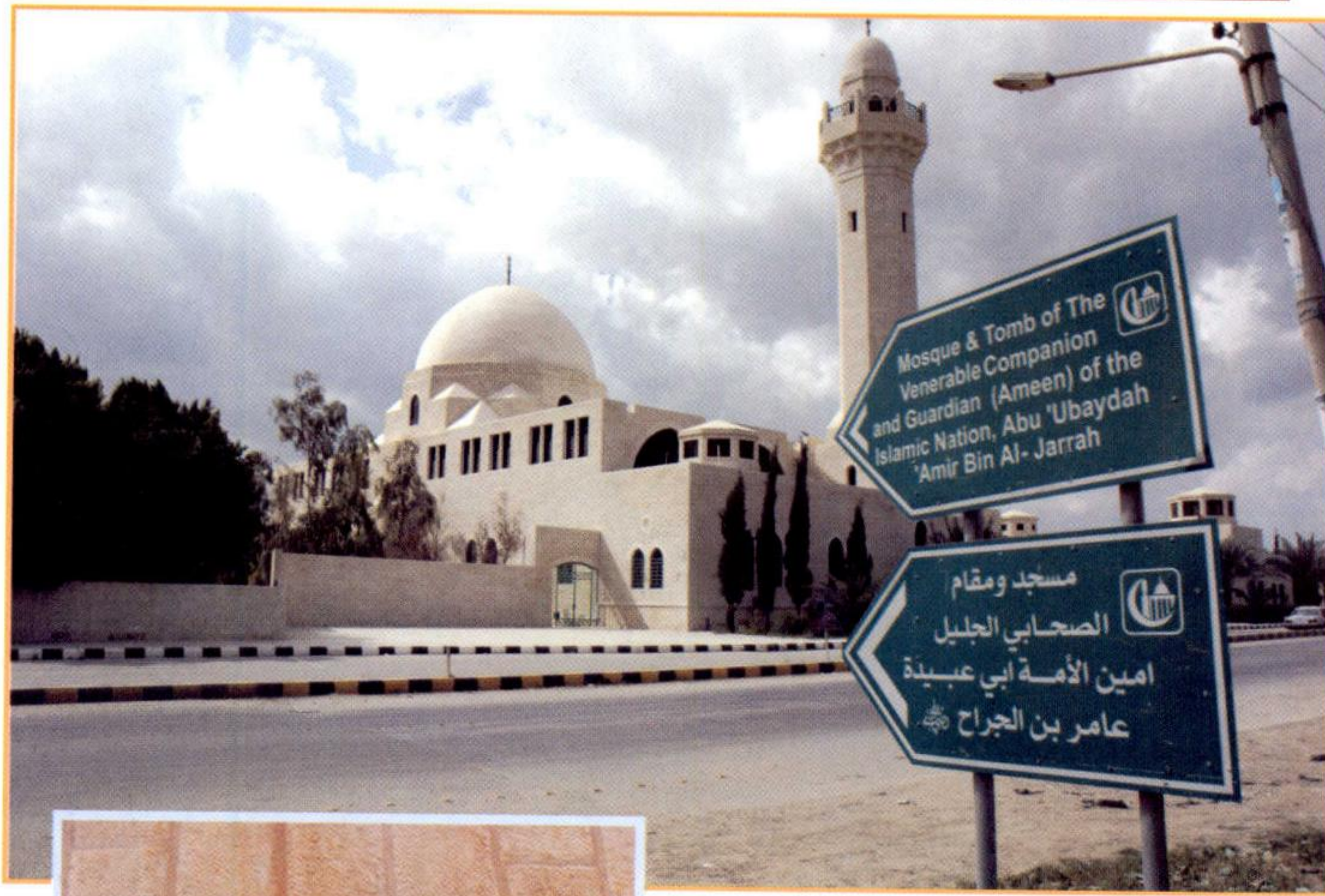






مقامِ حضرت ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اغوار (اردن) میں صحابیِ رسول حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد و مقبرہ، عشرہ مبشرہ میں شامل حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی دور میں اسلام قبول کرنے والوں میں سے ہیں۔ غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے رخسارِ مبارک میں جنگی ٹوپی کے دو کڑے گھس گئے تھے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے دونوں دانتوں سے نکالا۔ نکالنے کی کوشش کے دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے دو دانت گر گئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ آپ کو یمن کی طرف معلّم بنا کر بھیج رہے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ اس امت کے امین ہیں"۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مقرب صحابہ میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اردن اور شام آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔
وبا (بیماری) طاعونِ امواس جس میں بہت سے صحابہ کرام شہید ہوئے اس میں آپ نے بھی وفات پائی۔





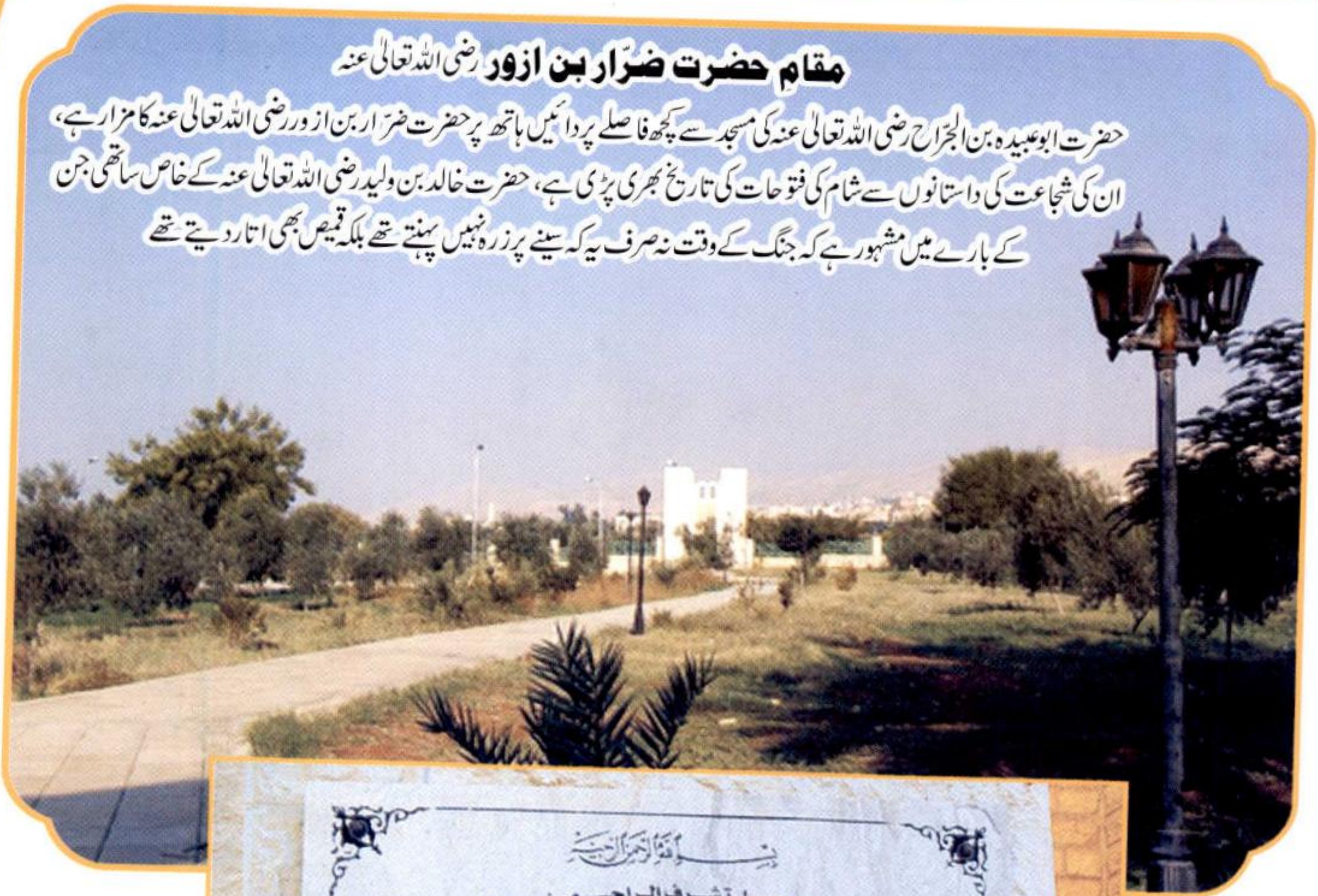
ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ

عمان میں رومی دور کی بنی ہوئی اسٹیڈیم طرز کی عمارت جس میں سیڑھیوں کے انداز میں تماشائیوں کے لیے نشست گاہیں بنی ہوئی ہیں اس میں اس دور کے بادشاہ اپنی تفریحِ طبع کے لیے مختلف قسم کے مقابلے کروایا کرتے تھے۔ بعض مقابلے خونی بھی ہوا کرتے تھے جس میں کسی ایک مدمقابل کی ہلاکت لازمی ہوا کرتی تھی۔



مقامِ حضرت ضرّار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

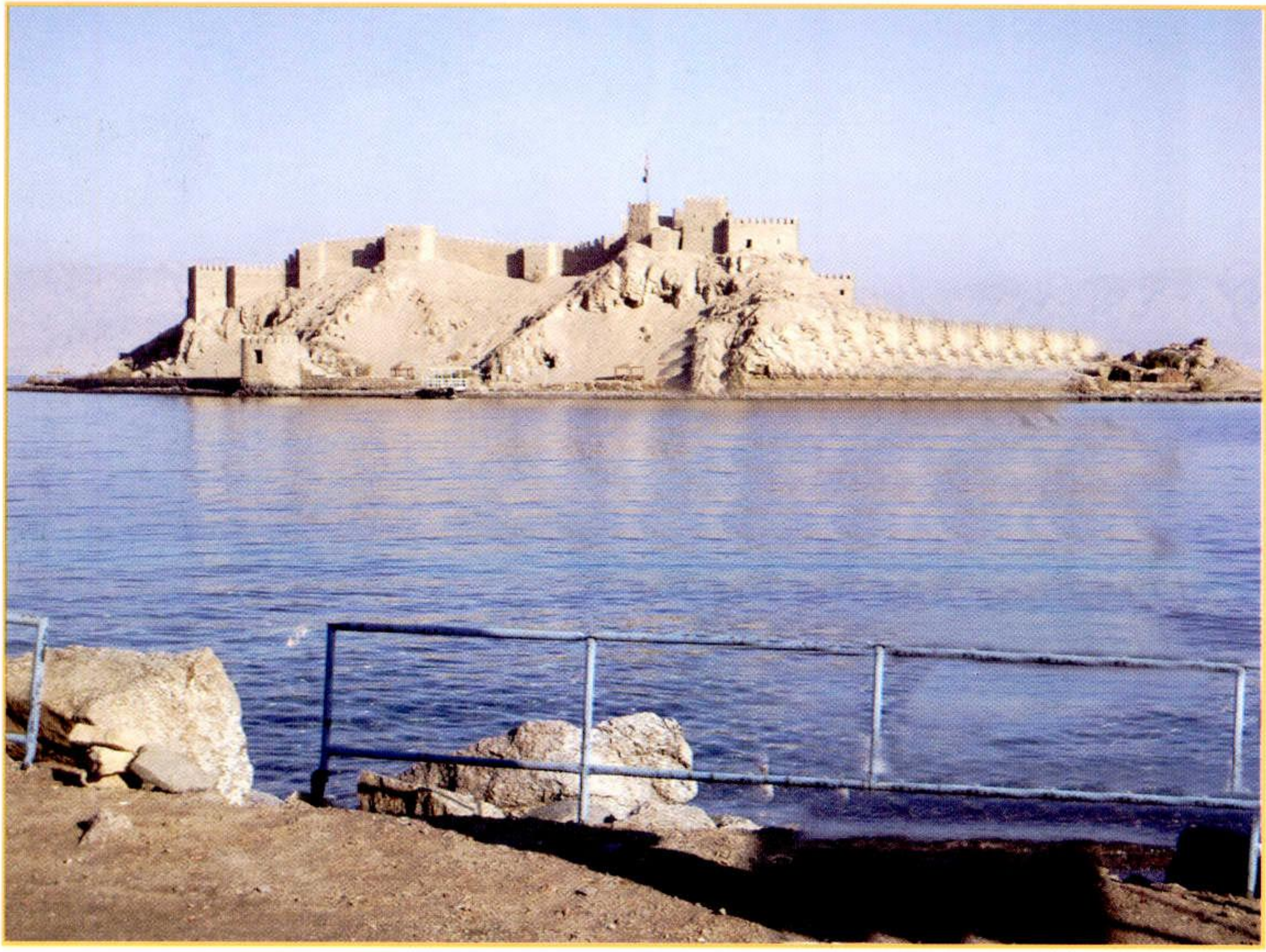
حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد سے کچھ فاصلے پر دائیں ہاتھ پر حضرت ضرّار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار ہے، ان کی شجاعت کی داستانوں سے شام کی فتوحات کی تاریخ بھری پڑی ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص ساتھی جن کے بارے میں مشہور ہے کہ جنگ کے وقت نہ صرف یہ کہ سینے پر زرہ نہیں پہنتے تھے بلکہ قمیص بھی اتار دیتے تھے

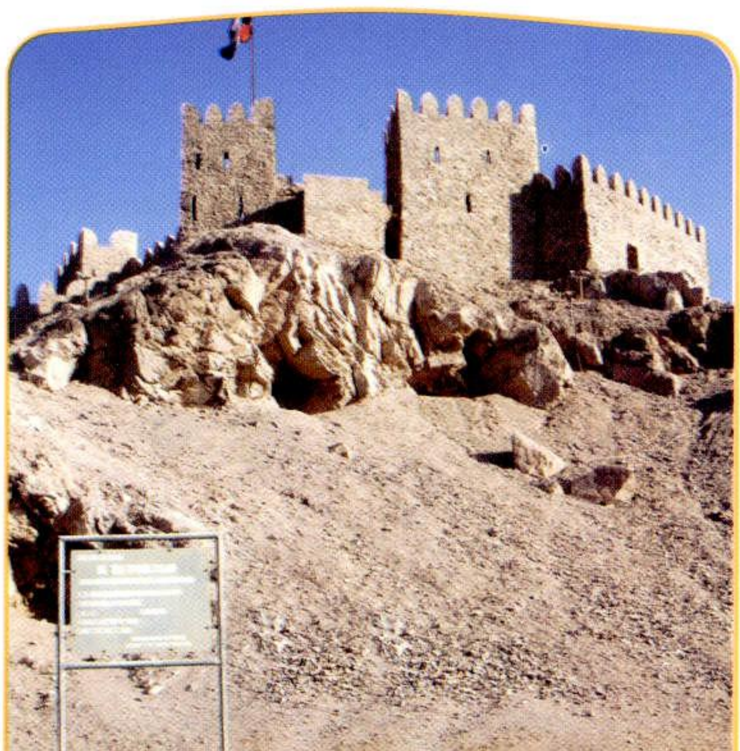






دریائے اردن کے ساحل پر موجود قلعہ ''الربض'' جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کے بلند ترین پہاڑ پر تعمیر کروایا



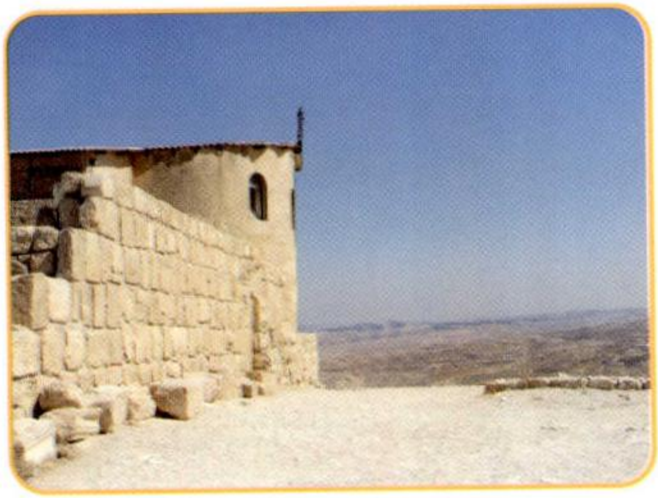


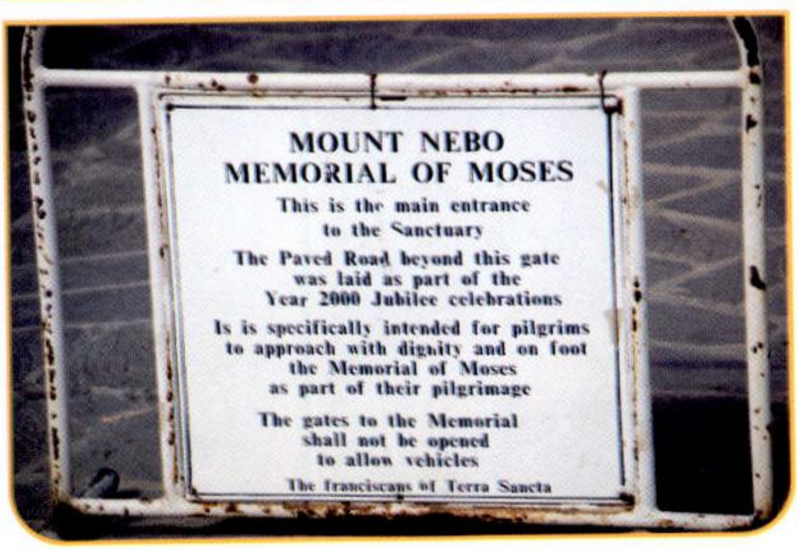
جبلِ نیبو ضیاغہ

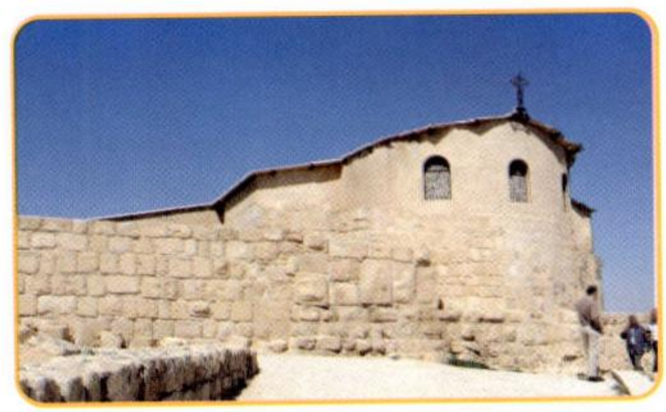
اردن میں واقع یہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قیام کیا تھا، اس پر یادگاری عمارت تعمیر کردی گئی ہے











مقامِ اہلِ کہف

اردن کے شہر عمان میں اصحابِ کہف کا غار جن کے نام پر قرآنِ کریم کی ایک پوری سورت ہے۔ ان کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بت پرست بادشاہ کے دور میں چند نوجوان دین توحید پر ایمان لے آئے تو بت پرست بادشاہ اور اس کے کارندوں نے ان پر ظلم وستم شروع کر دیا لہٰذا یہ لوگ فرار ہو کر ایک غار میں مقیم ہو گئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر گہری نیند مسلط فرمادی اور یہ کئی سال تک پڑے سوتے رہے۔ غار کا محلِ وقوع ایسا تھا کہ سورج کی روشنی اور ہوا تو بقدرِ ضرورت اندر پہنچتی تھی، لیکن دھوپ کسی وقت اندر نہیں آتی تھی۔ کئی سال گزرنے کے بعد بت پرست بادشاہ کی حکومت ختم ہو گئی اور اس کی جگہ ایک صحیح العقیدہ اور نیک بادشاہ برسرِ اقتدار آ گیا تو اس وقت یہ لوگ بیدار ہوئے۔ قرآنِ کریم نے مختصر طور پر ان کا قصہ ذکر کرنے کے بعد یہ بھی ذکر فرمایا کہ اس دور کے لوگوں نے اس جگہ کے اوپر مسجد بھی تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا چنانچہ اس جگہ غار اور مسجد موجود ہے۔

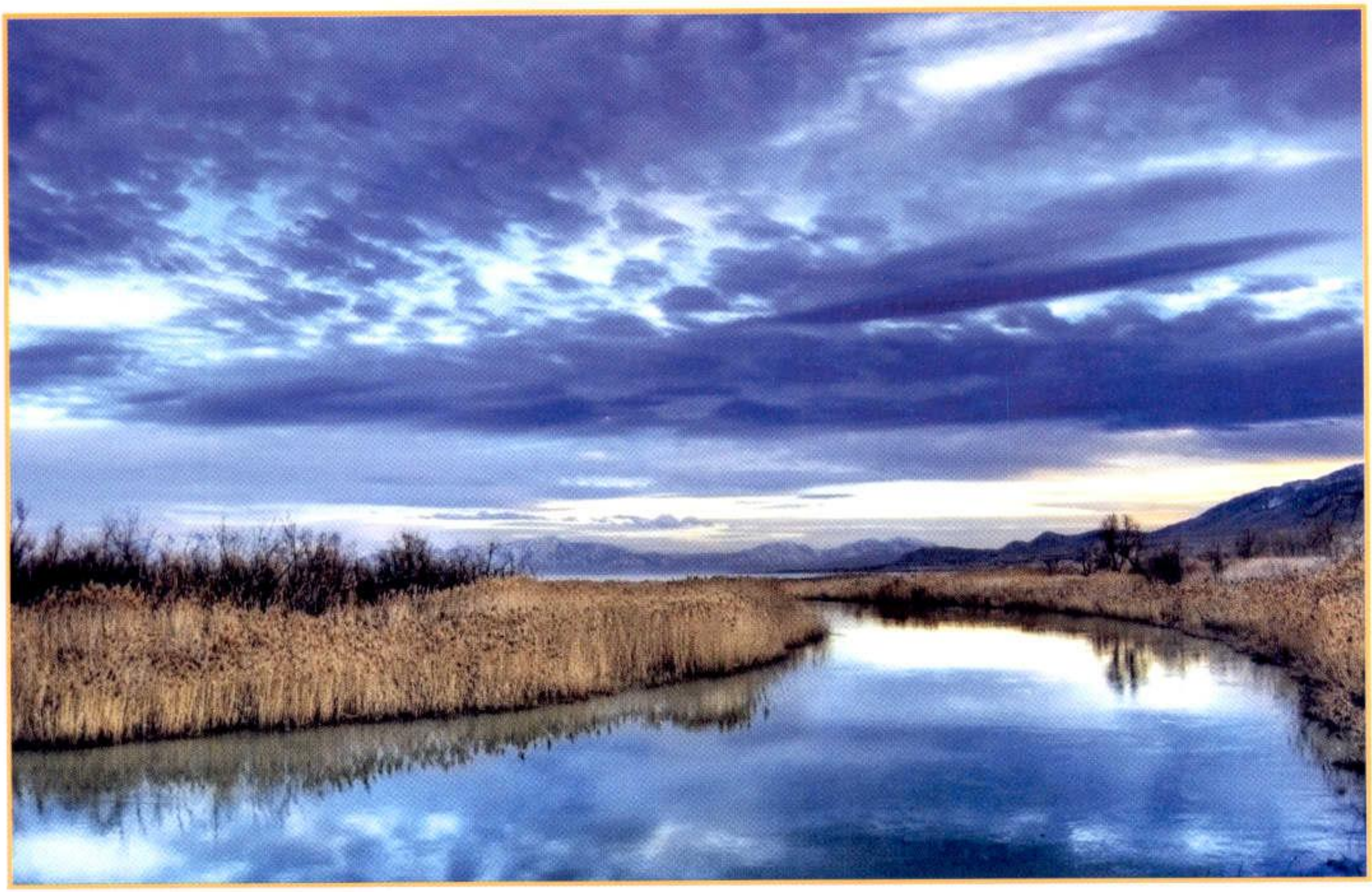


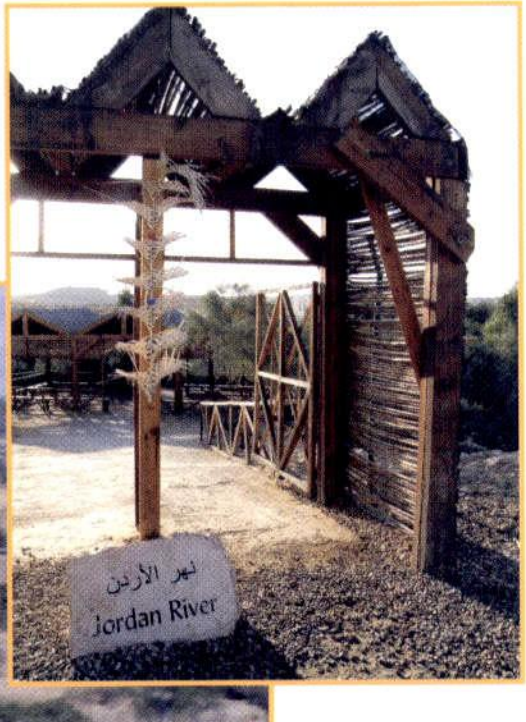




دریائے اردن

دریائے اردن بڑا قدیم دریا ہے۔ یہ لمبائی میں 319 کلومیٹر لمبا ہے، اس کا کچھ حصہ کنعان، فلسطین اور سوریا میں بھی ہے۔ قدیم کتابوں میں اس کا تذکرہ جا بجا موجود ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی دو مقامات پر اس دریا کا نام لیے بغیر تذکرہ کیا گیا ہے۔ دریائے اردن کی وادی مختلف اقوام اور تہذیبوں کا گہوارہ رہی ہے اسی کے کناروں پر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔

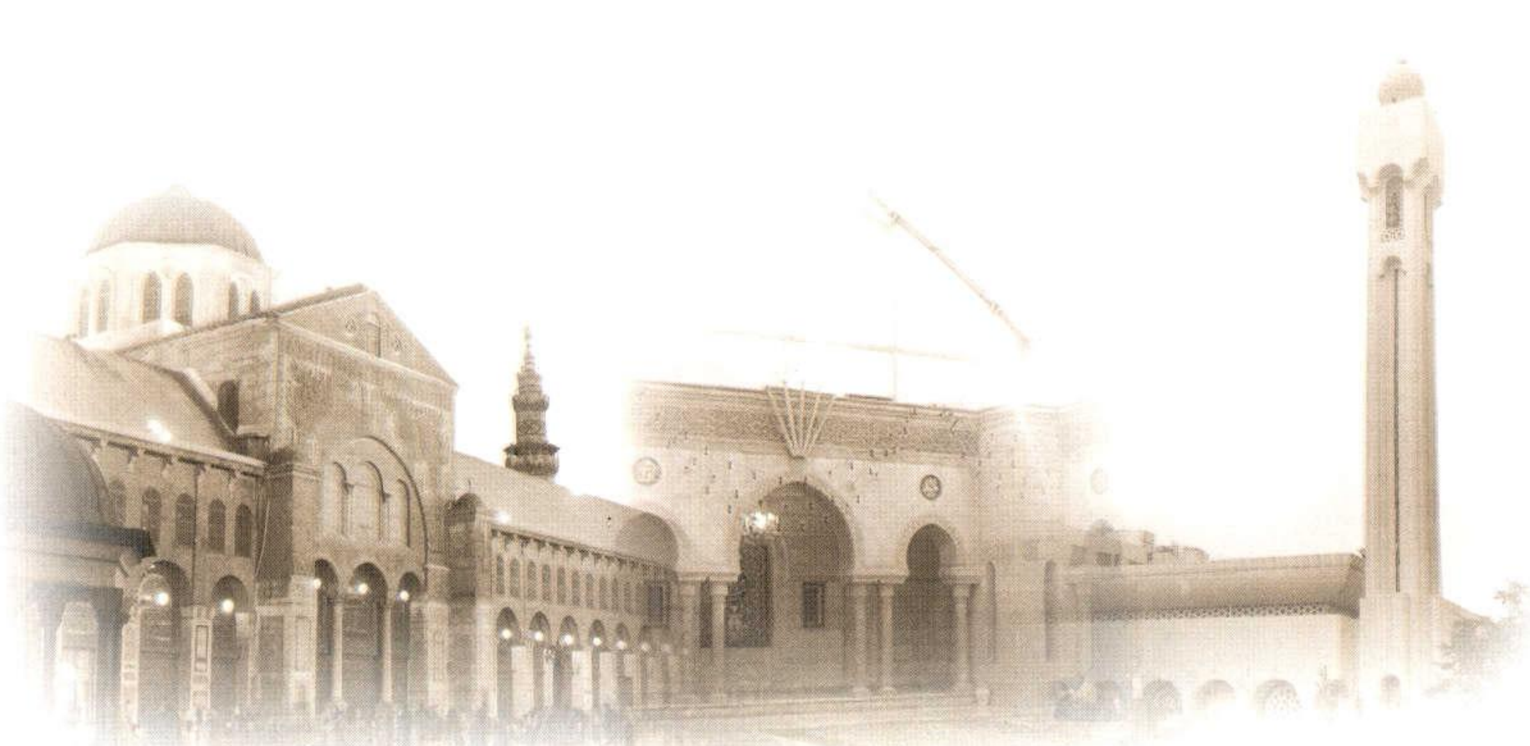






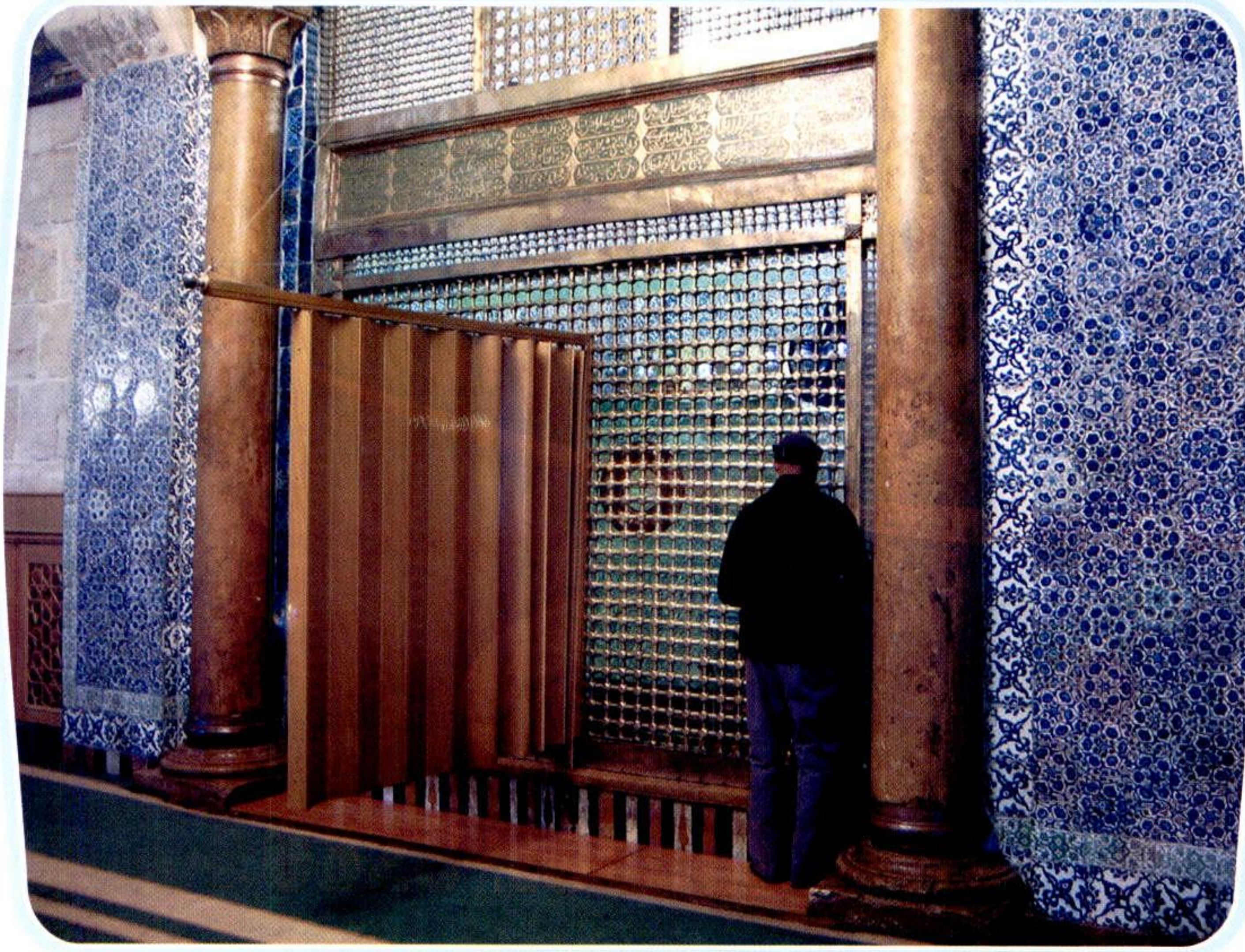
نقوش تاریخ اسلامی

شام



حلب (شام)

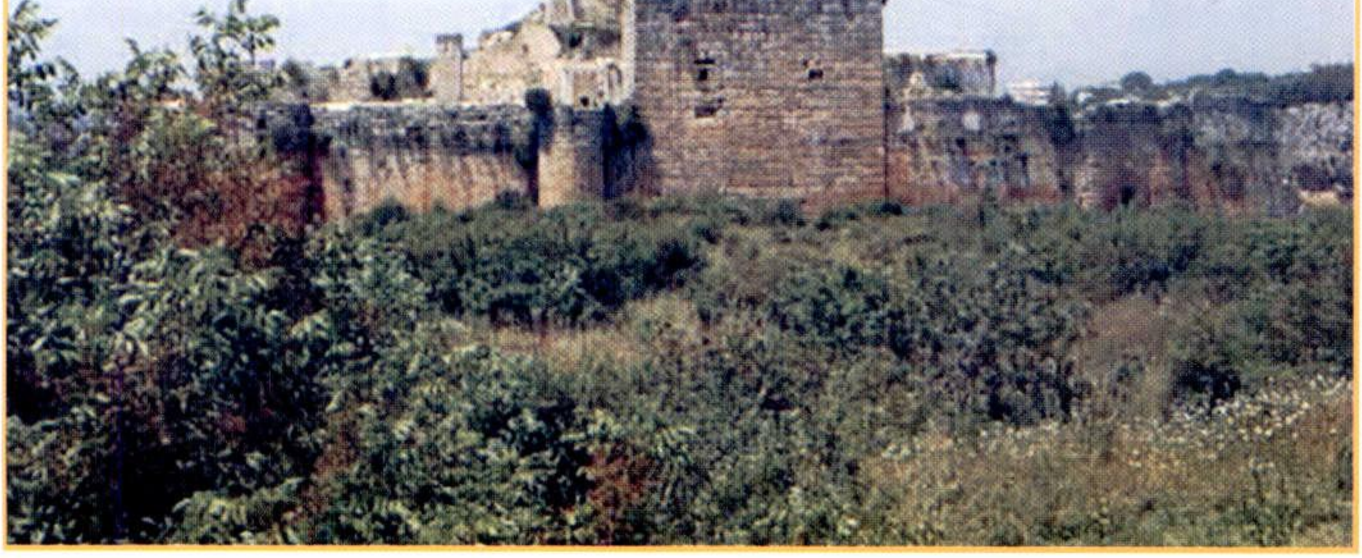
جامع مسجد زکریا میں حضرت زکریا علیہ السلام کا مزار



قلعہ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ

دمشق میں موجود یہ قلعہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعمیر کردہ ہے۔ مسلمانوں اور امارتِ اسلامیہ کی حفاظت کے لیے سلطان ایوبی نے ایسے مضبوط قلعے تعمیر کیے جو آج تک کئی صدیاں گزرنے کے باوجود صحیح سلامت موجود ہیں۔



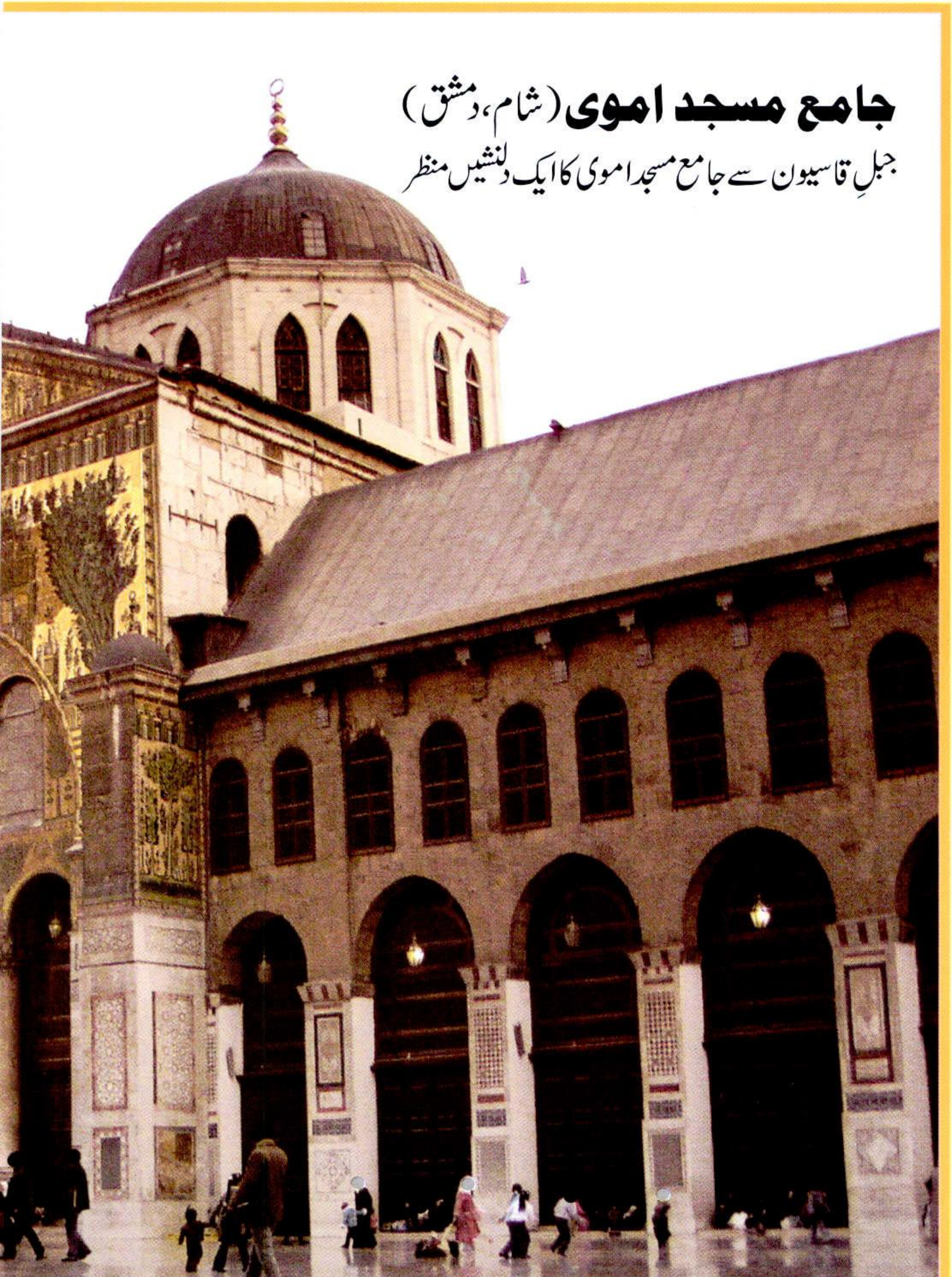


حصن سلیمان

دمشق میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی جانب منسوب قلعہ جواب انتہائی بوسیدہ ہو چکا ہے





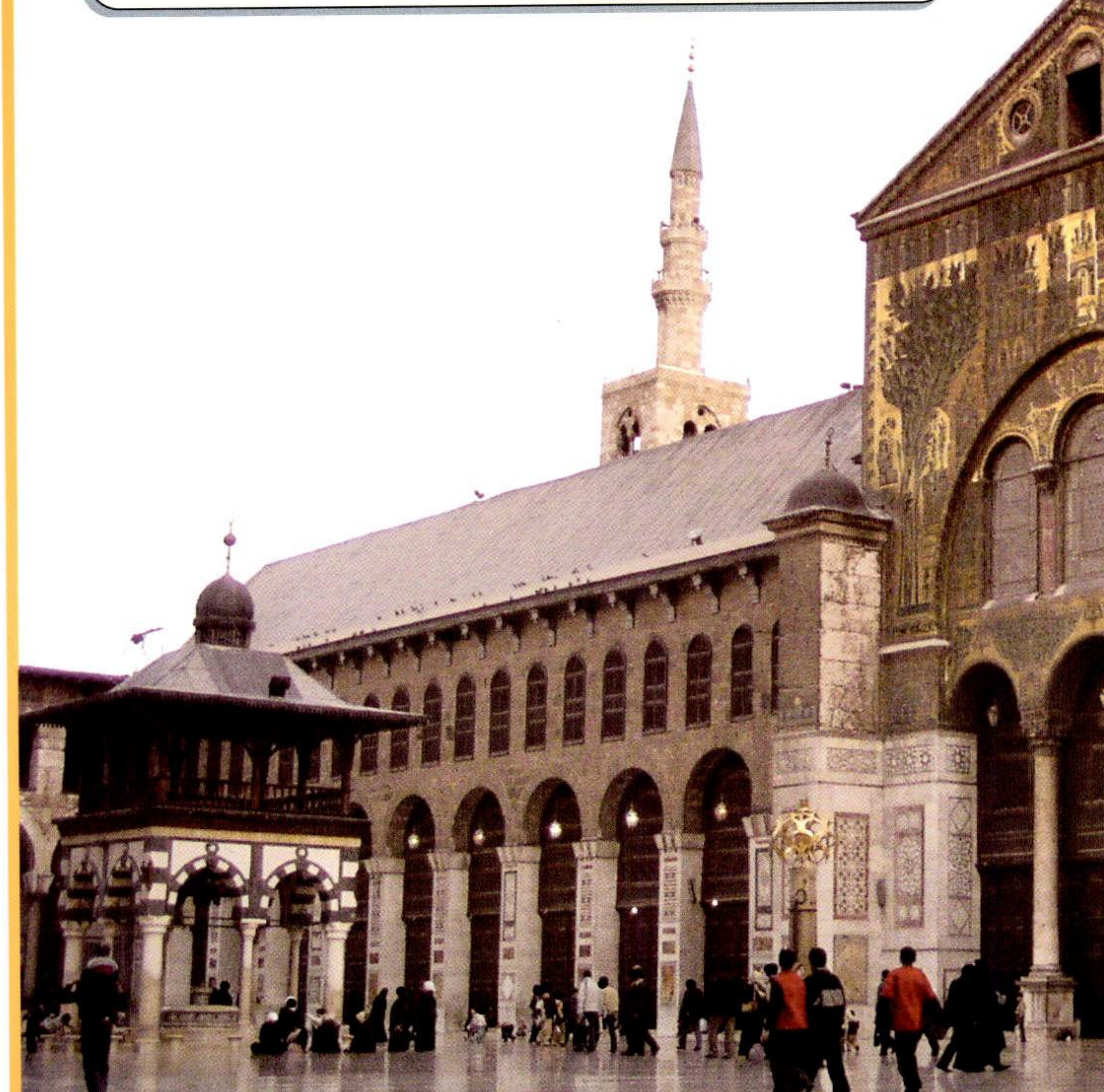


جامع مسجد اموی (شام، دمشق)

جبلِ قاسیون سے جامع مسجد اموی کا ایک دلنشیں منظر

جامع مسجد اموی:

دمشق کی مشہور زمانہ جامع مسجد جو اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے کثیر رقم خرچ کر کے تعمیر کروائی۔ اس مسجد کی تعمیر پر ایک کروڑ بارہ لاکھ دینار خرچ ہوئے۔ یہ تاریخی مسجد عجائبات زمانہ میں شمار ہوتی ہے۔ ولید بن عبدالملک کو تعمیرات کا بہت شوق تھا، انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کے علاوہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں موجود قدرتی چٹان پر سنہرے گنبد والی عمارت بھی تعمیر کروائی۔

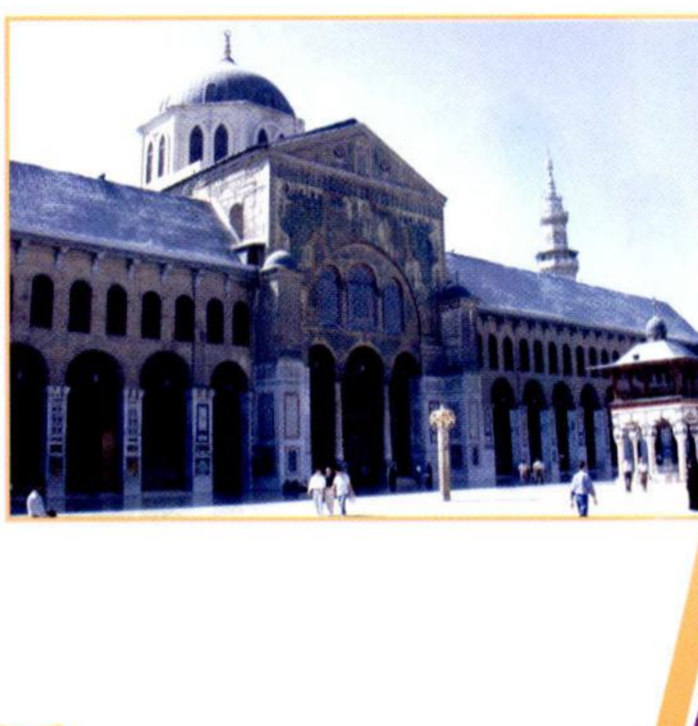


جامع مسجد اموی

یہ عظیم الشان مسجد دمشق کے پرانے شہر کے بالکل درمیان میں واقع ہے۔ رومیوں کے عہدِ حکومت میں یہاں عیسائیوں کا ایک کلیسا تھا جو "کنیسہ یوحنا" کہلاتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مسلمانوں نے دمشق پر حملہ کیا تو آدھا شہر لڑائی کے ذریعے فتح ہوا اور باقی آدھا حصہ صلح کے ذریعہ فتح ہوا۔ اتفاق سے اس کلیسا کا نصف حصہ لڑائی سے اور باقی نصف حصہ مصالحت سے فتح ہوا، لہذا آدھے حصے میں مسلمانوں نے مسجد بنا لی اور باقی کو معاہدے کی شرائط پر عمل کرتے ہوئے کلیسا ہی برقرار رکھا۔ سالہا سال تک یہاں مسجد اور کلیسا برابر برابر قائم رہے۔ ولید بن عبدالملک نے اپنے دورِ حکومت میں عیسائیوں کو راضی کر کے کلیسا ان سے خرید کر ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد رکھی۔







یہی وہ مسجد ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے اور مسلمانوں کی قیادت فرمائیں گے



جامع مسجد اموی کے داخلی دروازے کا خوبصورت عکس





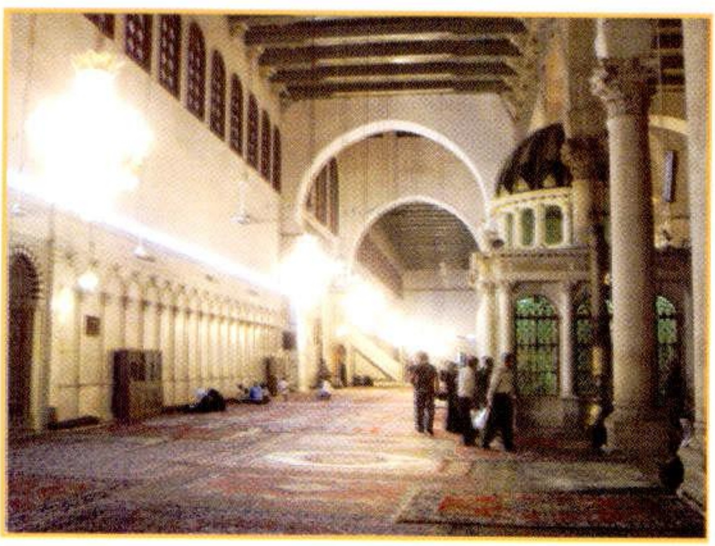
جامع مسجد اموی کا اندرونی منظر

یہ مسجد سینکڑوں برس علماء وفقہاء، محدثین، مفسرین اور اہل سلوک کا مرکز رہی۔ اس مسجد میں فقہی مجالس قائم ہوتی تھیں اور امت کے قابل فخر علماء یہاں بیٹھ کر فقہ کی تدوین کرتے۔ امت ان فقہاء و محدثین کے عظیم علمی کارناموں کا احسان کبھی نہیں چکا سکتی۔





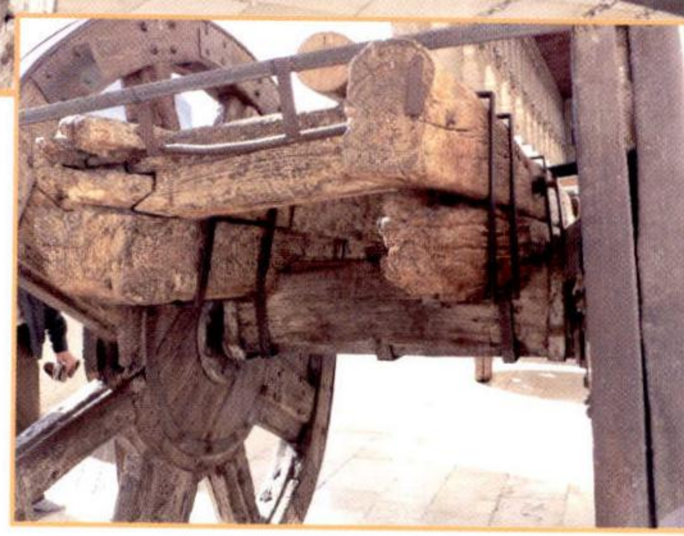




منجنیق (توپ)

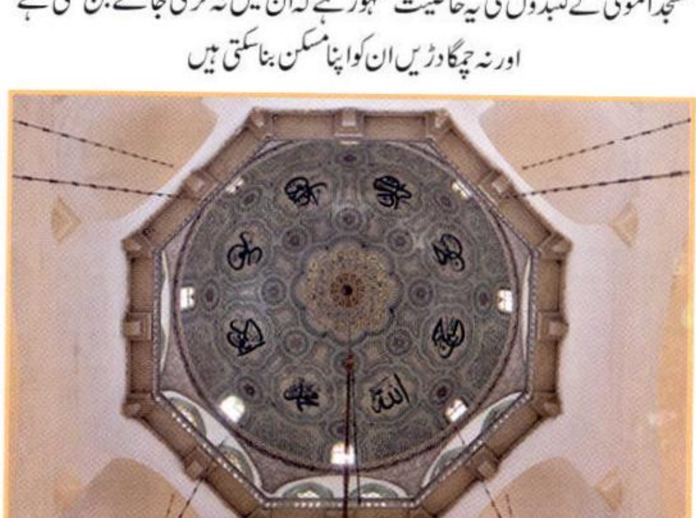
مسجد اموی کے صحن میں موجود وہ گاڑی جسے منجنیق کہا جاتا ہے جو پرانے وقتوں میں توپ کا کام دیتی تھی۔ یہ منجنیق سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جوانہوں نے بہت سی جنگوں میں استعمال کی۔ اب اسے بطورِ یادگار یہاں رکھ دیا گیا ہے۔







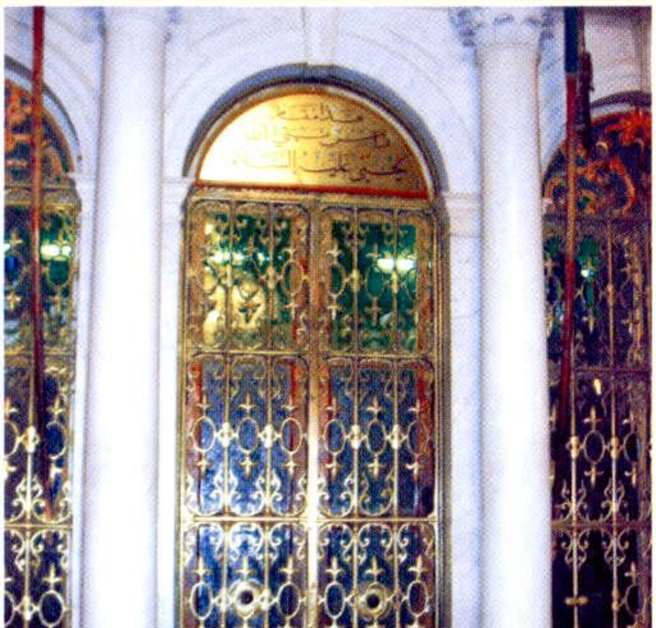
مسجد کے گنبد جسے ''بۃ۔ النسر'' کہا جاتا ہے، کا اندرونی منظر
مسجد اموی کے گنبدوں کی یہ خاصیت مشہور ہے کہ ان میں نہ مکڑی جالے بن سکتی ہے
اور نہ چمگادڑیں ان کو اپنا مسکن بنا سکتی ہیں



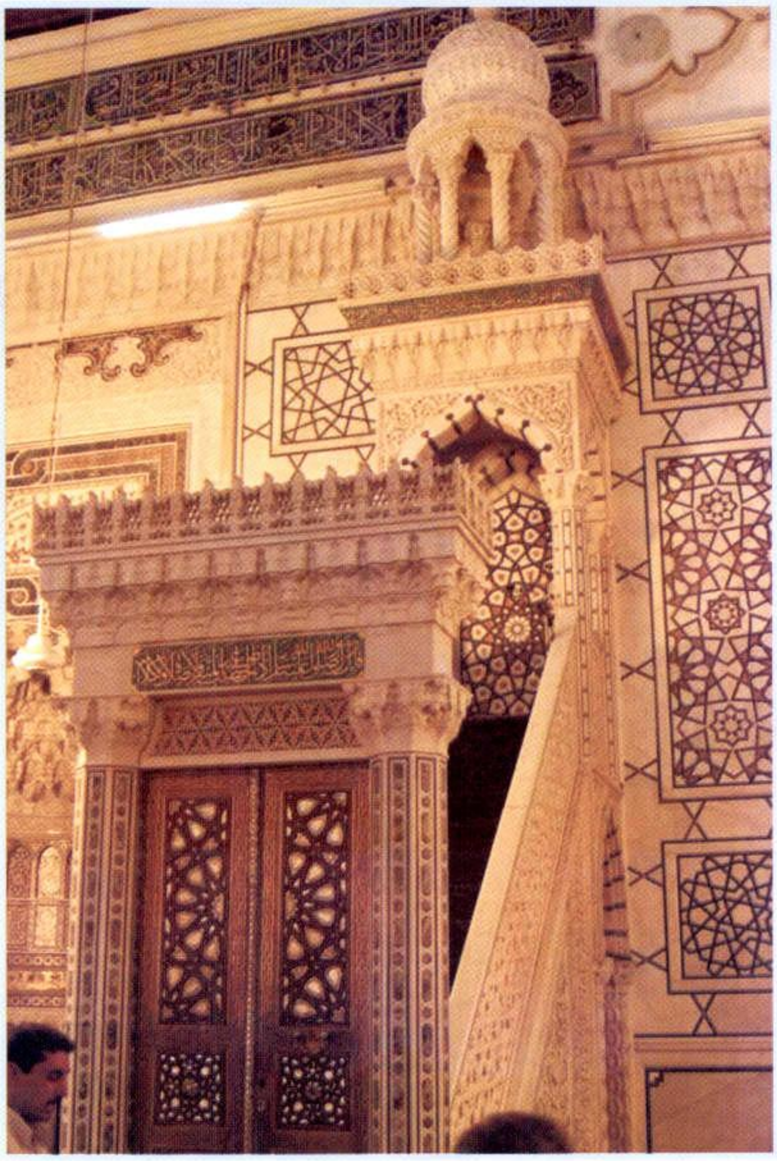
یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے۔ جامع مسجد اموی کی تعمیر کے دوران ایک غار دریافت ہوا، خبر ملنے پر ولید بن عبدالملک خود اس غار میں داخل ہوئے تو ایک صندوق میں انسانی سر رکھا ہوا تھا، صندوق پر لکھا ہوا تھا کہ ' یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر ہے۔ اس وقت تک ان کے چہرے، بشرے اور بالوں میں ذرہ برابر بھی تغیر نہیں آیا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک کو مسجد اموی کے ہال میں اس جگہ دفن کر دیا گیا۔

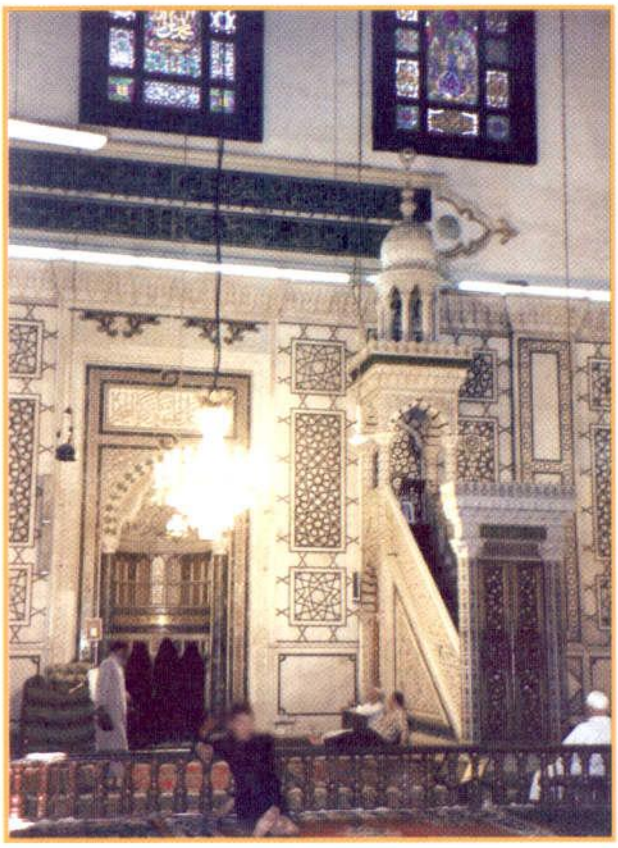


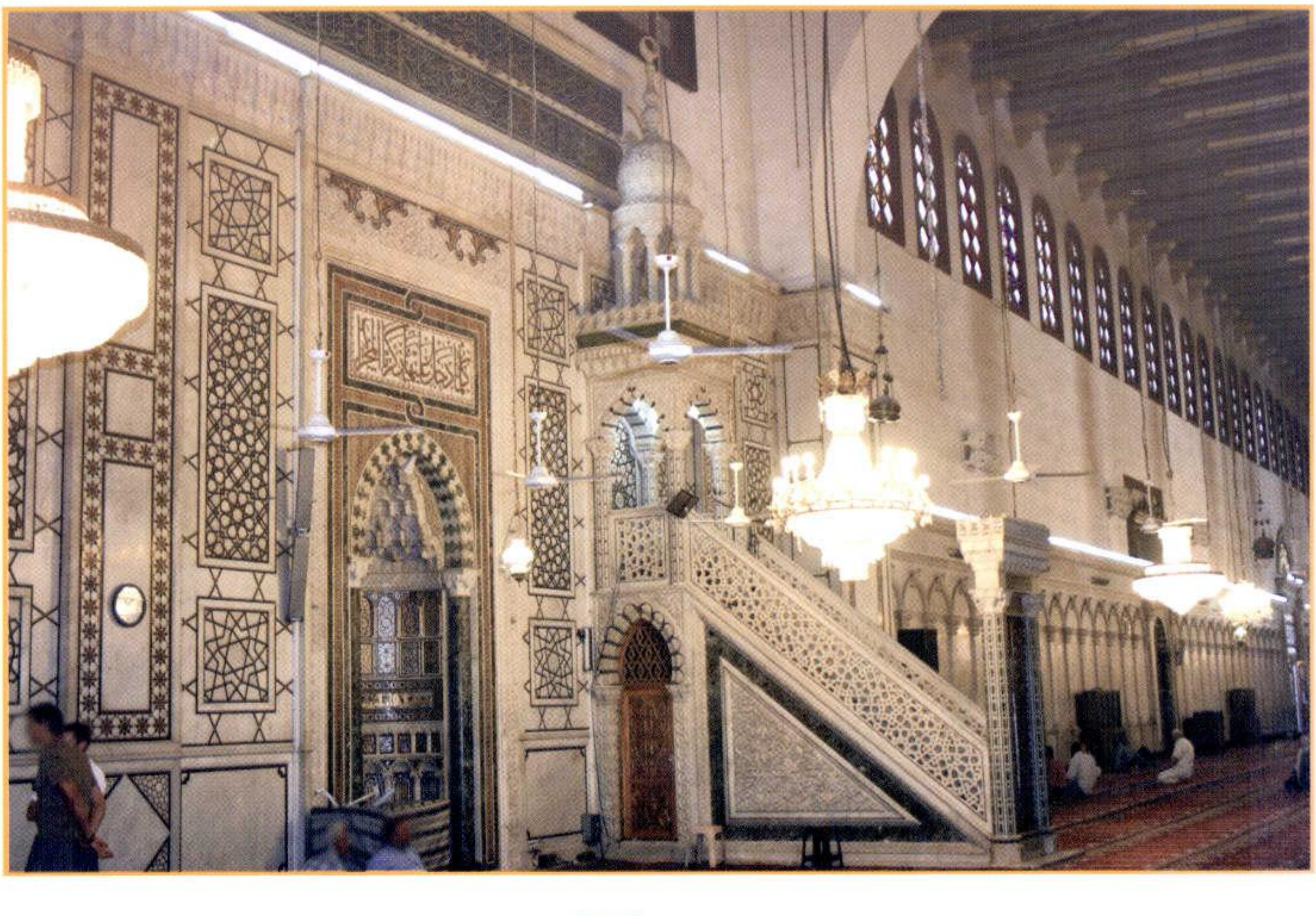




دمشق کی شہرہ آفاق جامع مسجد اموی کے خوبصورت اور تاریخی منبر ومحراب جن کا دلفریب منظر عظمت رفتہ کی یاد دلا رہا ہے۔ یہاں نجانے کتنے ہی اولیاءاللہ اور عظیم فاتحین اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے رہے۔ یہ عظیم الشان جامع مسجد دنیا کی چندگنی چنی عظیم مساجد میں شمار ہوتی ہے۔

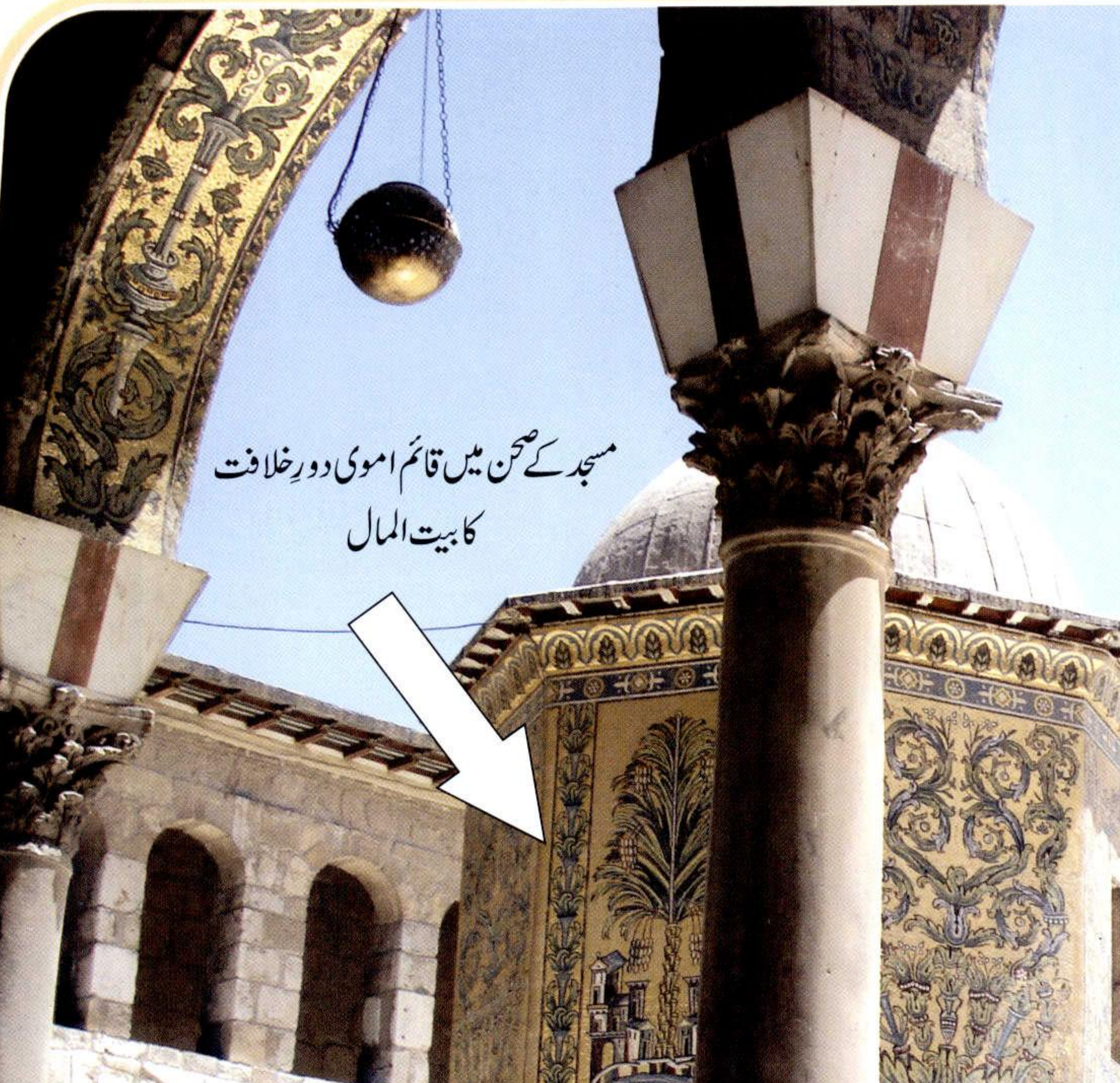








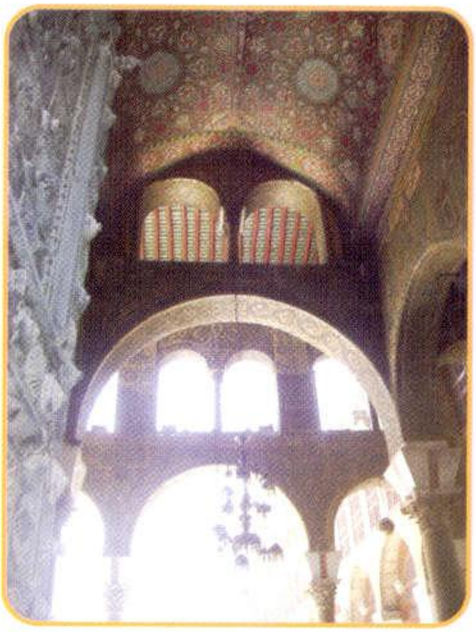
جامع مسجد اموی (شام، دمشق)


مسجد کے صحن میں قائم اموی دورِ خلافت
کا بیت المال

مسجدِ اموی کے مختلف مناظر









قبلے کی جانب والا دروازہ



بیر یحییٰ علیہ السلام

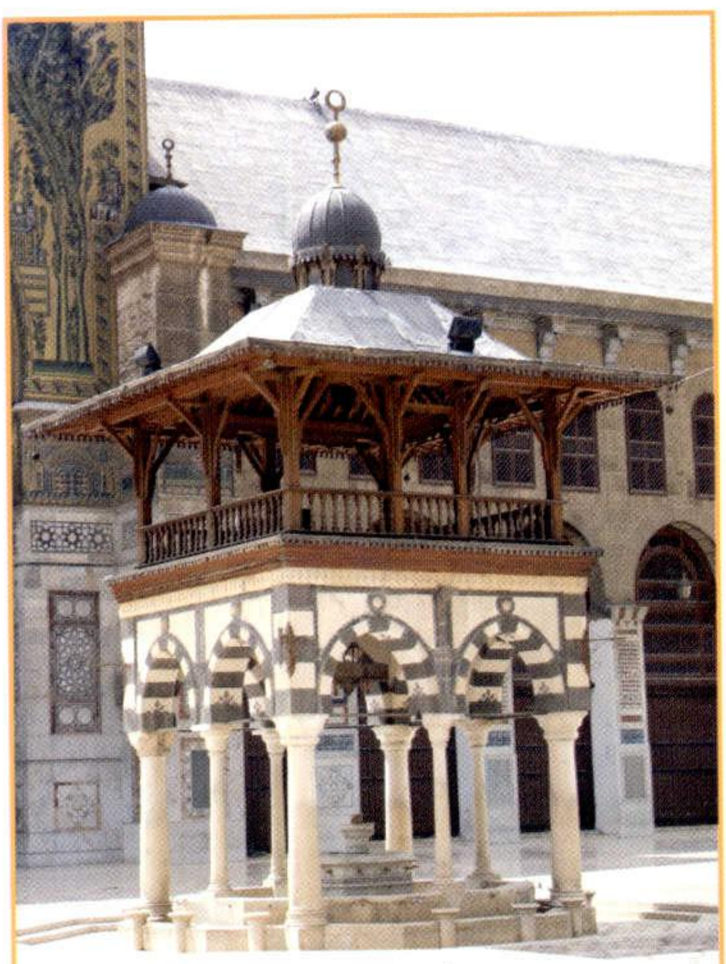
مسجد کے صحن میں موجود وہ کنواں جس کی نسبت حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف ہے

جامع مسجد اموی (شام، دمشق) کے مختلف گوشے





مسجد کے صحن میں قائم اموی دورِ خلافت کا بیت المال

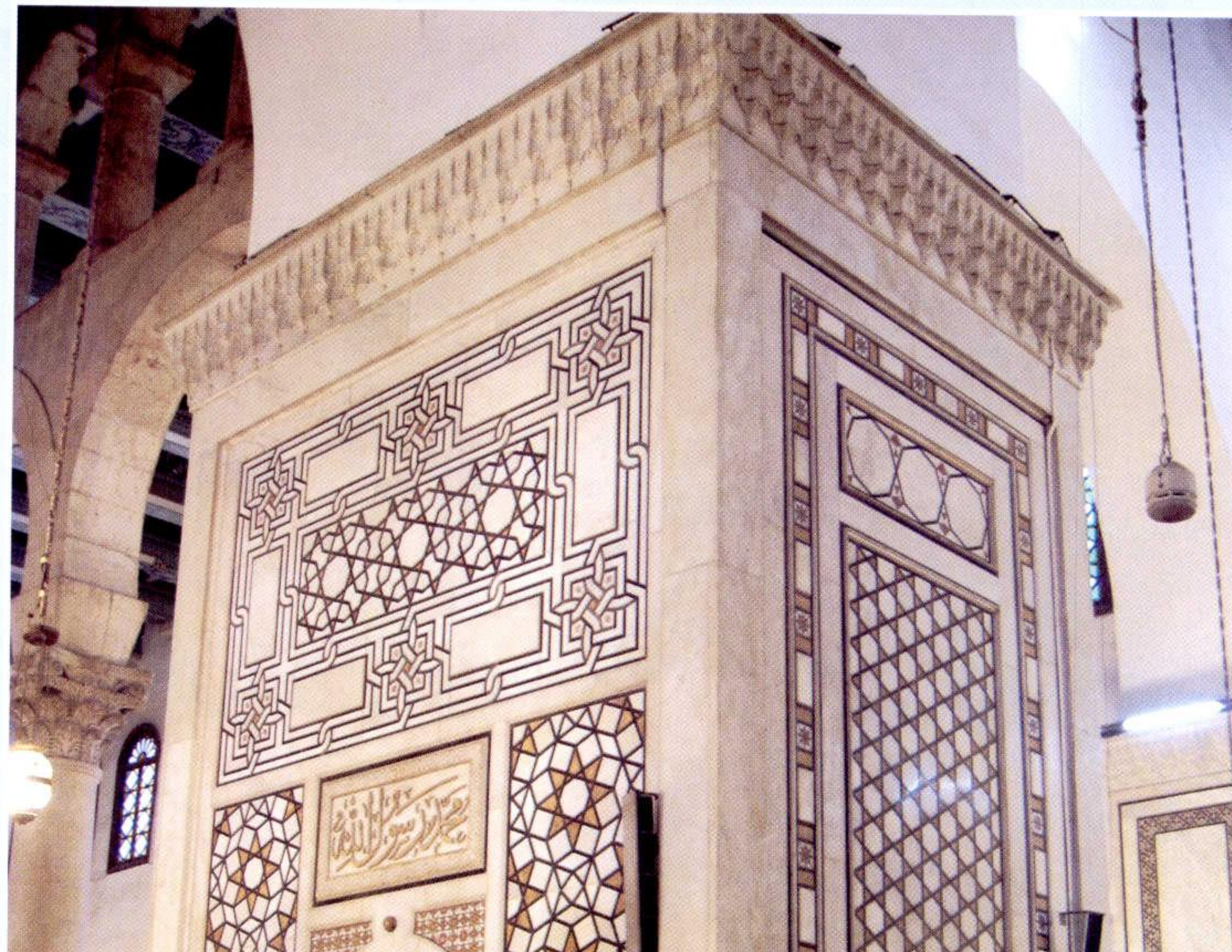


صحن میں موجود وضوخانہ



مسجد اموی کا ایک منقش خوبصورت ستون

یہ مسجد اپنے دور کی سب سے عالیشان اور سب سے خوبصورت قرار پائی تھی۔ آج بھی یہ اپنی مثال آپ ہے



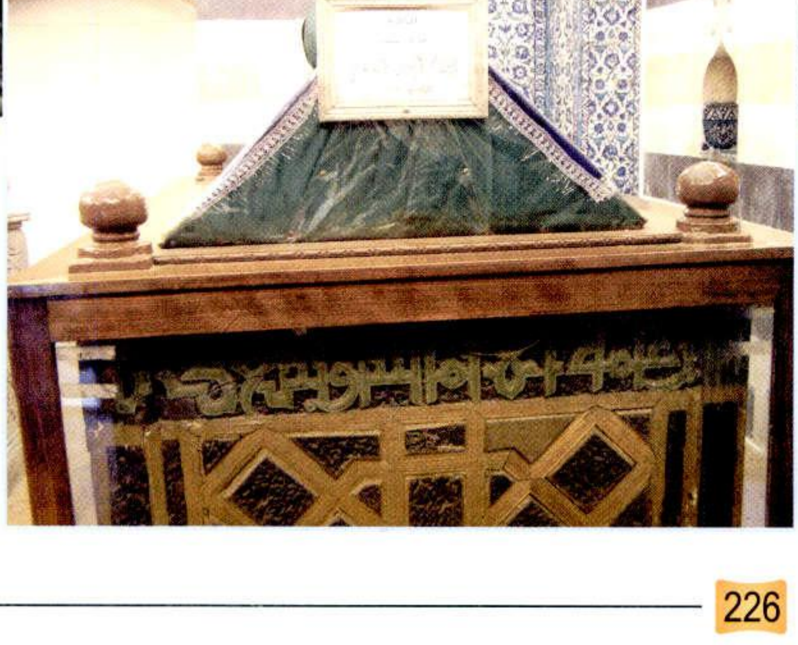
جامع مسجد اموی کی مینار میں وہ جگہ جو اذان کے لیے استعمال ہوتی ہے



مقامِ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ

جامع مسجد اموی کے قریب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقبرہ ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، نورالدین زنگی رحمہ اللہ کے قابل ترین جرنیلوں میں سے تھے۔ نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے ان کو ان کے چچا شیرکوہ کے ساتھ ایک جنگی مہم پر مصر روانہ کیا تھا، وہاں انہوں نے اپنی بہترین جنگی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، فرنگیوں کے متعدد حملے پسپا کیے، بالآخر وہ نورالدین زنگی رحمہ اللہ کی طرف سے مصر کے حکمران بن گئے۔ نورالدین زنگی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اہل شام کی دعوت پر شام کے بھی حکمران بن گئے۔ اپنے عہدِ حکومت میں بیشمار تعمیری کام کیے دوسری طرف عیسائیوں کے حملوں کا بھرپور دفاع کیا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے ۵۸۳ھ میں مسلمانوں کا قبلہ اول عیسائی حملہ آوروں کے تسلط سے آزاد کروا کر وہاں اسلام کا پرچم لہرایا۔ ۵۸۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔







جبلِ قاسیون

دمشق میں واقع یہ پہاڑ جو مختلف روایات کی رو سے انبیاء علیہم السلام کا مرکز رہا ہے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو یہیں قتل کیا تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت الیاس علیہ السلام بادشاہِ وقت کے مظالم سے تنگ آ کر اسی پہاڑ میں روپوش ہوئے تھے۔







جامع مسجد اموی (شام، دمشق)

جبلِ قاسیون سے جامع مسجد اموی کا ایک دلنشیں منظر



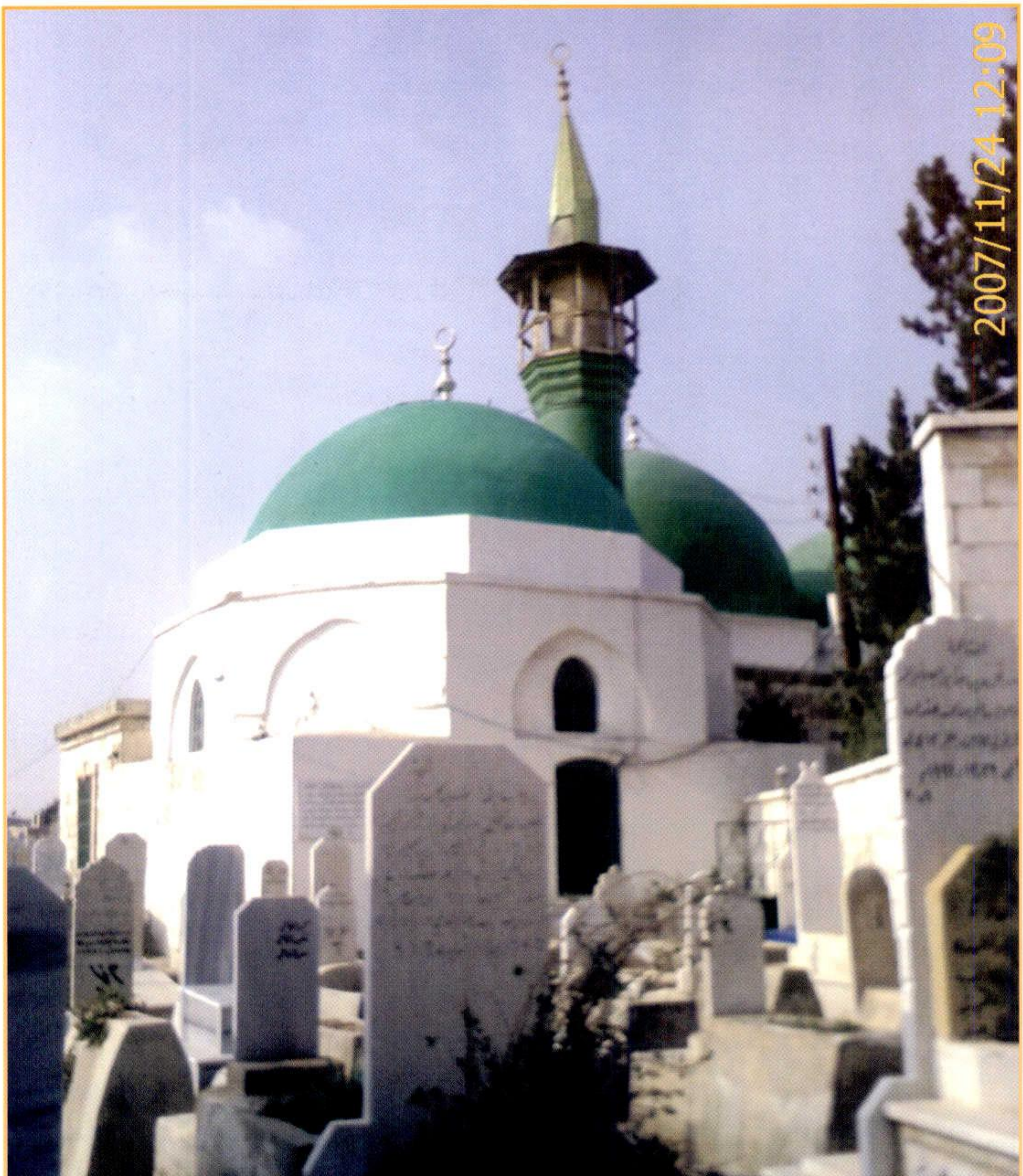
مقامِ حضرت ایوب علیہ السلام

دمشق کے نزدیک نوئی میں حضرت ایوب علیہ السلام کا مقبرہ۔ یہاں ایک چٹان بھی ہے
جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس پر بیٹھ کر آپ نے
امتحان کے دن گزارے اور وہ چشمہ بھی ہے جس میں غسل کر کے آپ نے شفا پائی تھی۔



مقامِ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ غلام تھے جب آپؓ کے آقا کو اس کا علم ہوا تو اس نے آپؓ کو شدید اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ ظلم وستم کے باوجود آپؓ کی زبان سے صرف ''اَحد اَحد'' کا نعرہ نکلتا، بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آزاد کرایا۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے باقاعدہ مؤذن تھے۔ مکہ مکرمہ فتح ہونے کے وقت آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپؓ جہاد کی خاطر شام تشریف لے آئے اور یہیں آپؓ کا وصال ہوا۔ "باب صغیر" قبرستان میں آپؓ کو دفن کیا گیا



جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

اقبال

مقامِ حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اردن کے شہر غوطہ اور دمشق کے درمیان حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام جو کہ رسول اللہ ﷺ کی نواسی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حقیقی بہن تھیں، آپ اپنے زمانے کی بڑی عاقلہ اور فصیح و بلیغ خاتون مشہور تھیں۔



مقام حضرت ابن امّ مکتوم

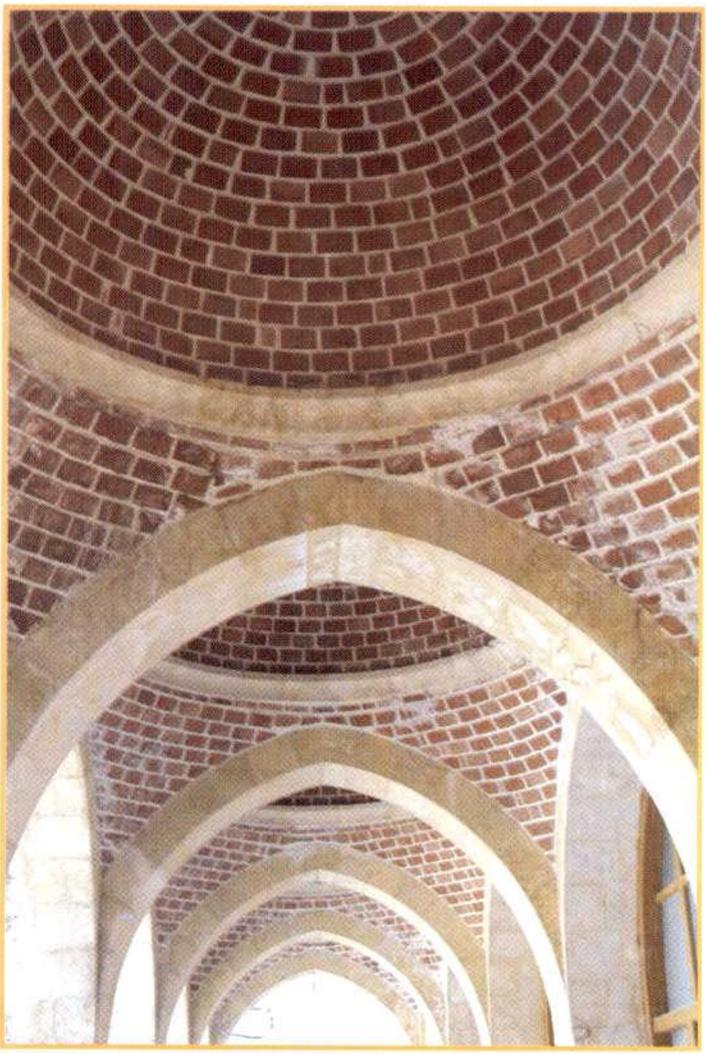


دمشق کے قدیم قبرستان ''الباب الصغیر'' جس میں بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین اور بزرگان دین کے مزارات ہیں اس میں موجود یہ مزار ''حضرت عبداللہ ابن امّ مکتوم'' کا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دور کے مؤذن تھے جو اکثر فجر کی اذان دیا کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ کے باشندے تھے، امّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماموں زاد بھائی تھے، بچپن ہی میں نابینا ہو گئے تھے، سورۂ عبس کی ابتدائی آیات بھی آپؓ ہی کے بارے میں نازل ہوئیں۔ مدینہ طیبہ ہجرت کے بعد جب آنحضرت ﷺ کسی جہاد وغیرہ کے لیے مدینہ طیبہ سے باہر جاتے تو اکثر آپ ہی کو اپنا نائب بنا کر تشریف لے جاتے چنانچہ آپ ﷺ نے آپ کو ۱۳ مرتبہ اپنا نائب مقرر فرمایا۔

مشہور و معروف صوفی ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد و مزار







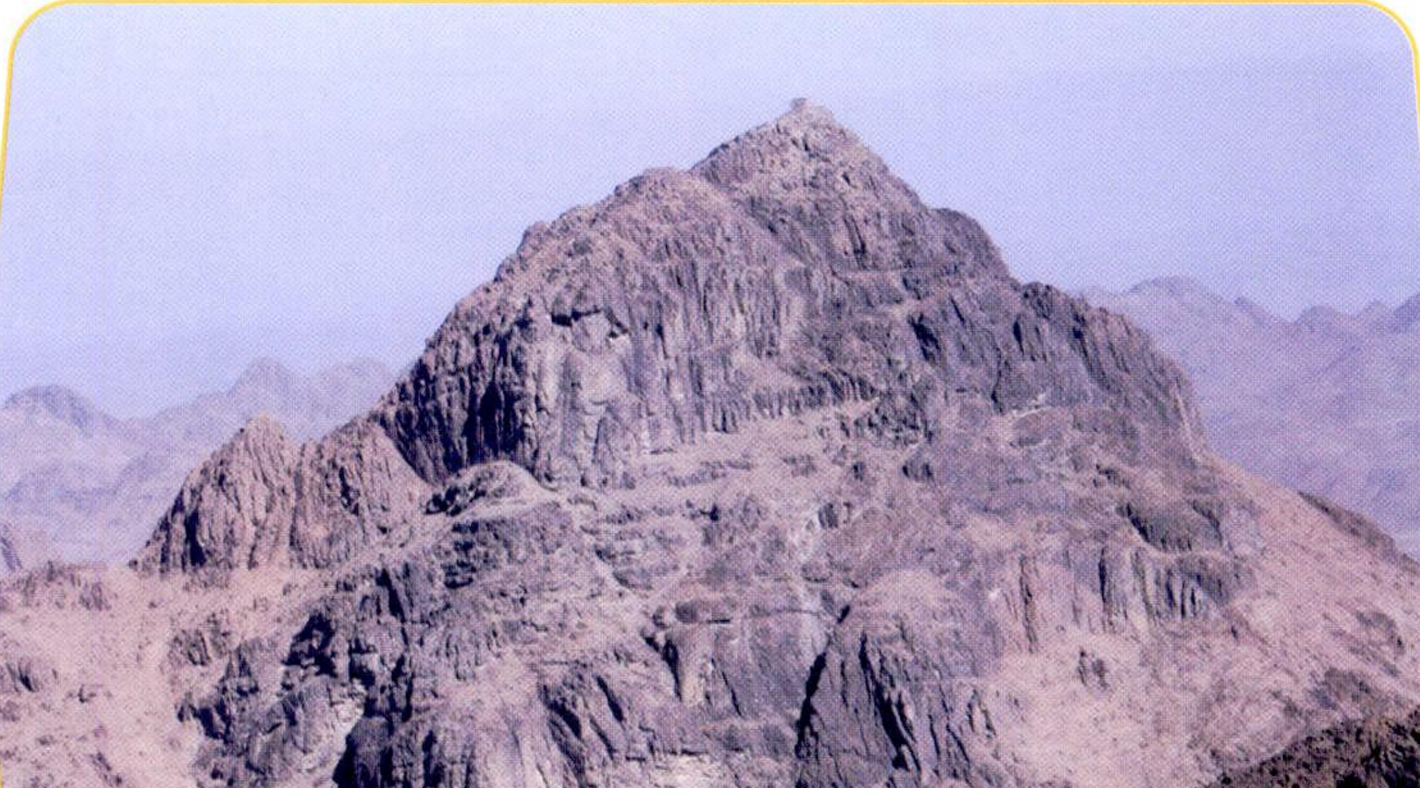
نقوش التاريخ الإسلامي

مِصر



وادی سیناء میں وہ پہاڑ جو کوہِ طور یا جبل موسیٰ کہلاتا ہے۔ اسی پہاڑ کی چوٹی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ پہاڑ پر انوارِ الٰہی کی تجلی ہوئی تو وہ جل کر ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو توبہ کی۔





کوہِ طور کے دامن میں موجود ہارون علیہ السلام کے مقبرہ کی نشاندہی کا بورڈ

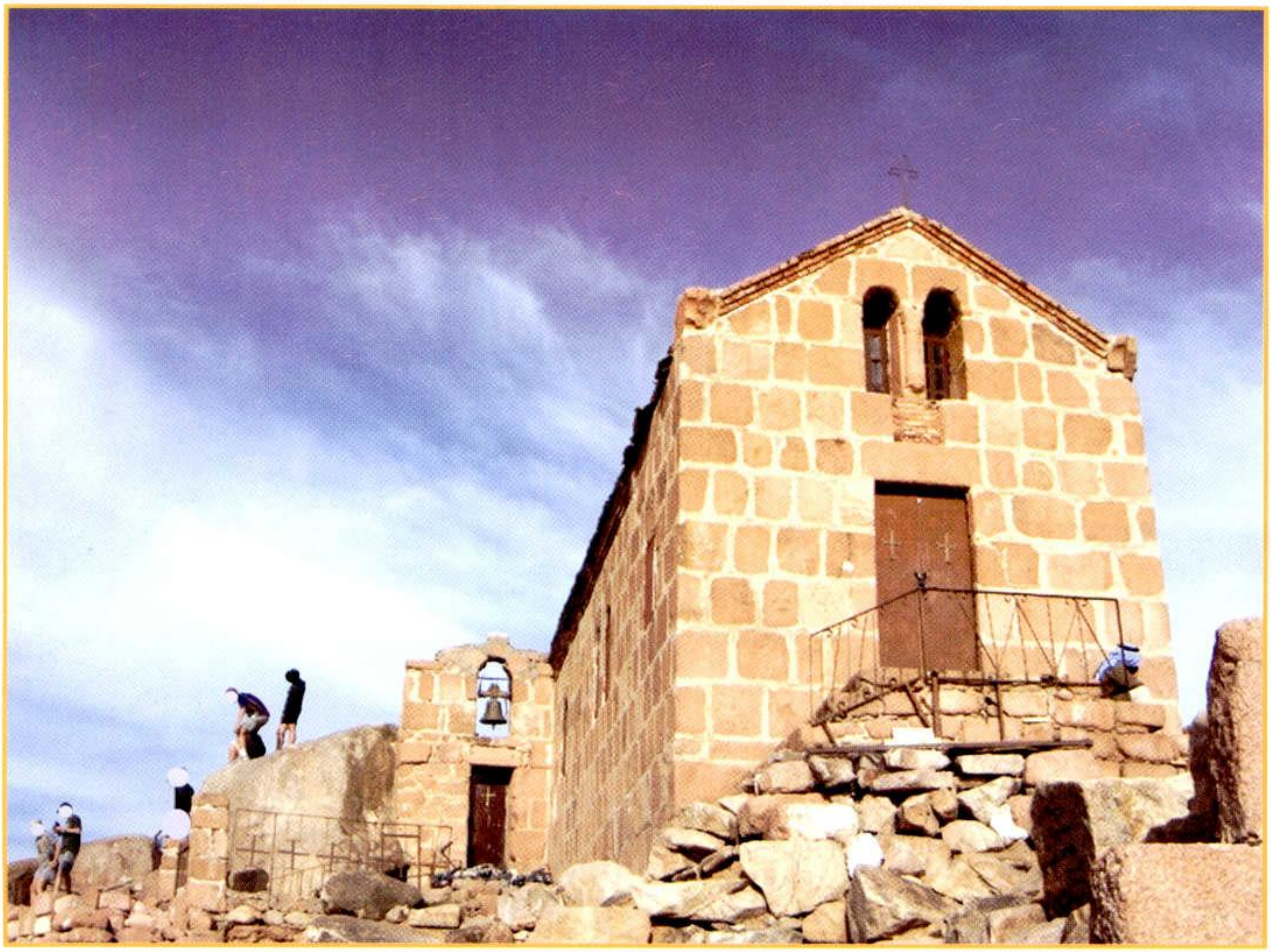


کوہِ طور (جبلِ موسیٰ) کی نشاندہی کے لیے لگائی گئی علامت



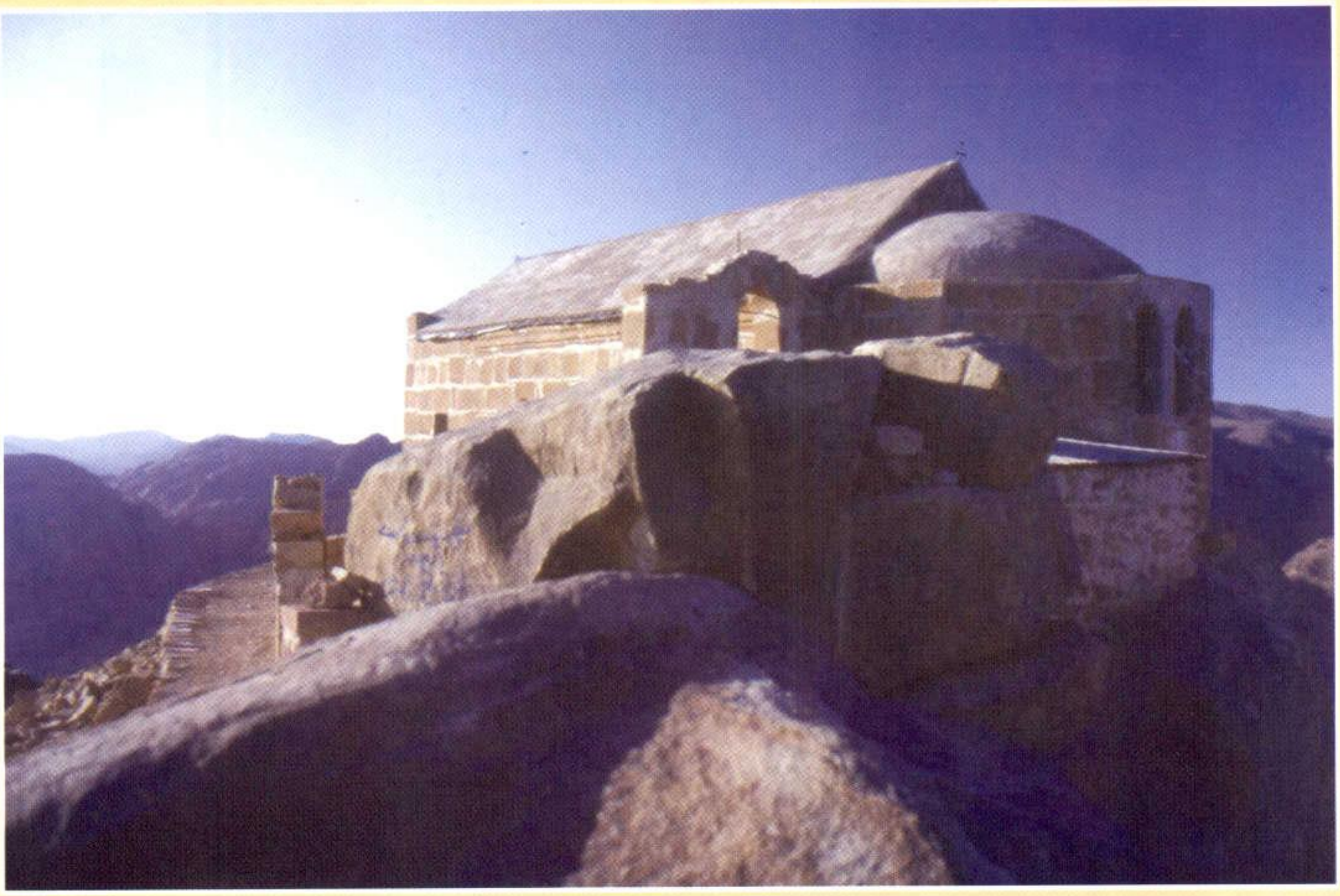
کوہِ طور کی چوٹی کی دو مختلف تصاویر



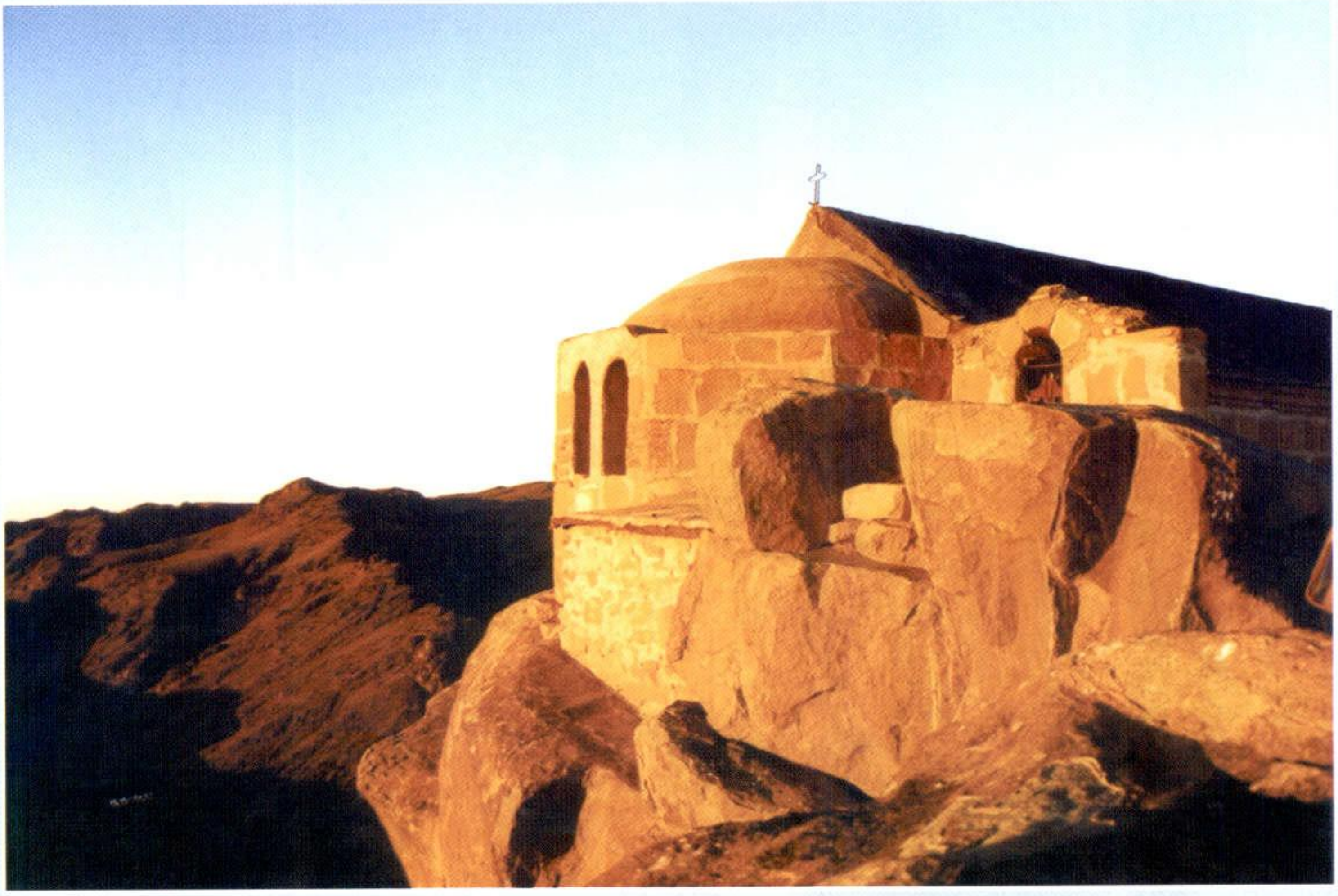


کوہ طور

پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا میدان ہے۔جس میں گرجا اور ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔



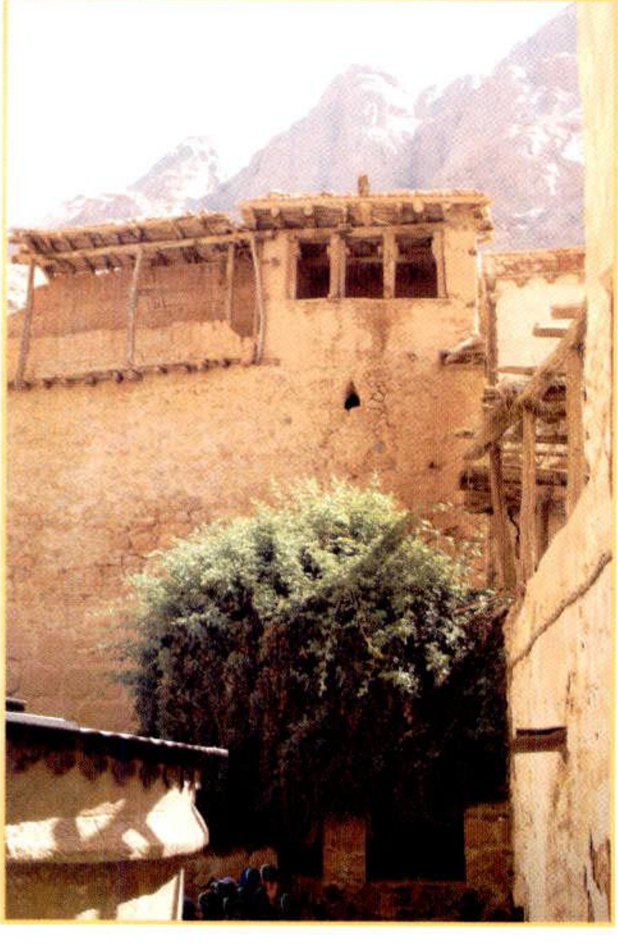
خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال　　کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے (اقبال)



جلتی جھاڑی (Burning Bush)

کوہ طور کے دامن میں سینٹ کیتھرین ایک بہت بڑی عیسائی عبادت گاہ ہے۔اس کا وہ حصہ جہاں وہ جھاڑی (Burning Bush) ہے،جس کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ اسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آگ لگی ہوئی نظر آئی تھی۔ یہ عیسائی عبادت گاہ قسطنطین کے زمانے کا بنایا ہوا ہے





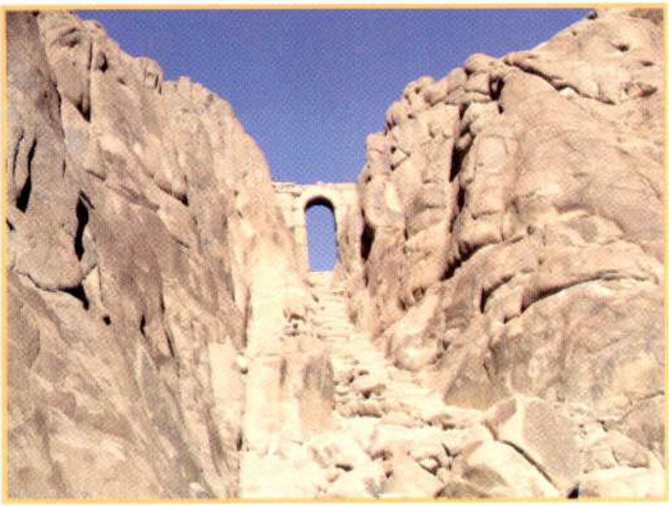


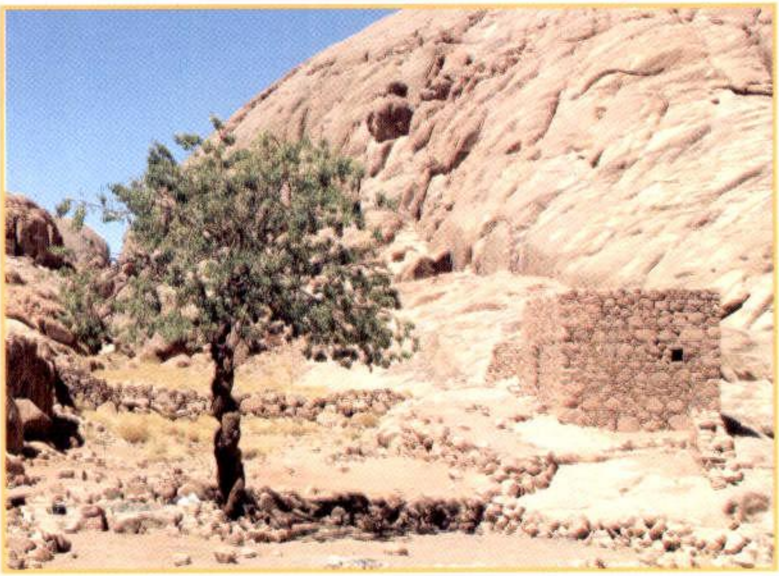
یہ بڑی جھاڑی ایک نیم دائرہ قد آدم دیوار کے اندر ہے۔تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل کی جھاڑی اب تک سرسبز ہے۔ بتایا گیا ہے کہ صدیوں سے یہ درخت اپنی ابتدائی جڑوں پر بار بار اگتا ہے۔ پرانا ہوکر مرجاتا ہے اور پھر نئے سرے سے انہی جڑوں سے تازہ دم ہوکر تنا اور شاخیں نکل لیتا ہے۔

کوہِ طور کی جانب جانے والا راستہ۔ مشہور ہے کہ یہ وہی راستہ ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے تھے



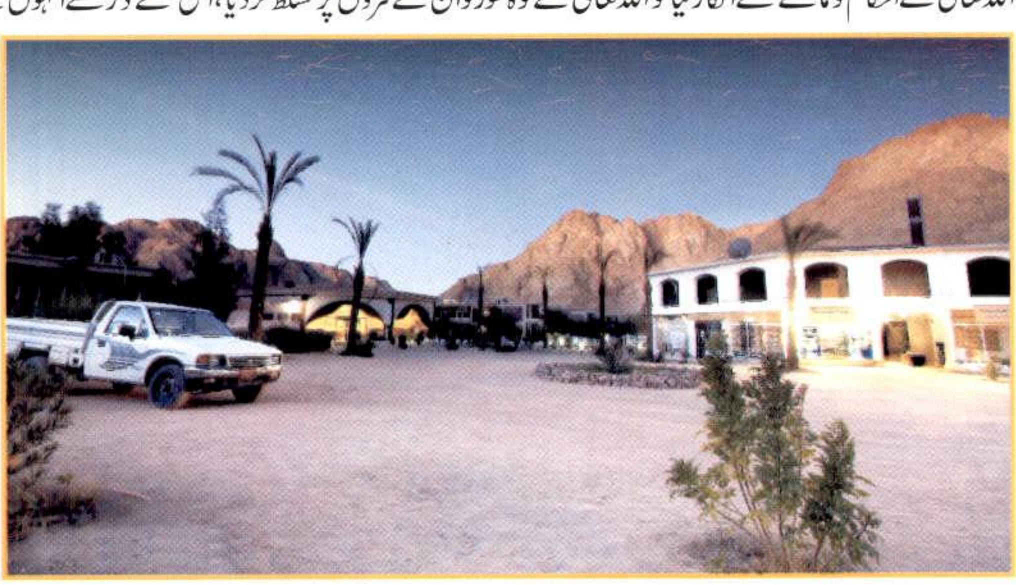
جبل طور (جبل موسی) کے لیے تین چوتھائی چڑھائی اونٹوں پر ہوتی ہے، پھر بے قاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں



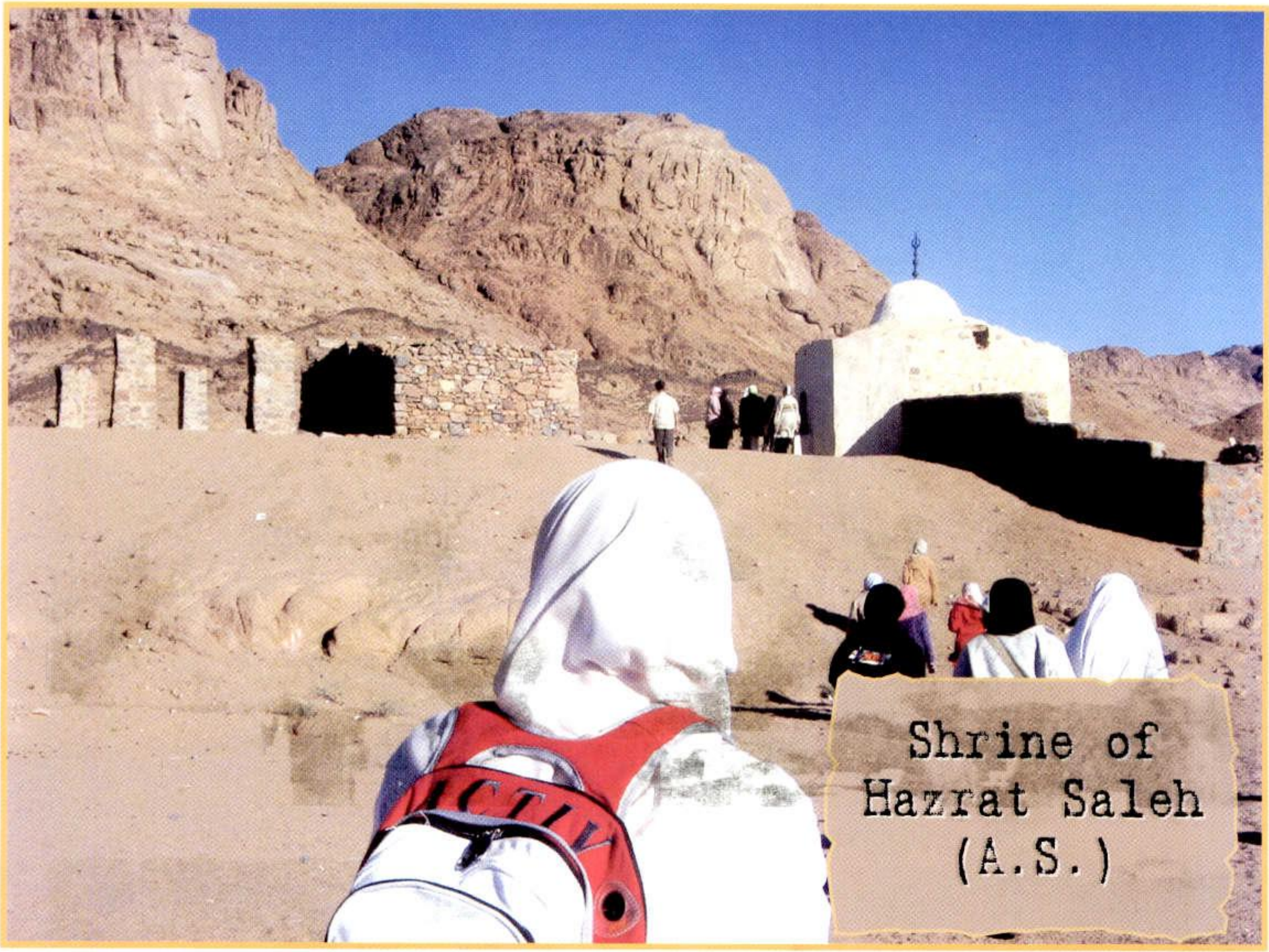


کوہ طور

جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کو ان کے سروں پر مسلط کر دیا، اس کے ڈر سے انہوں نے احکام قبول کیے۔



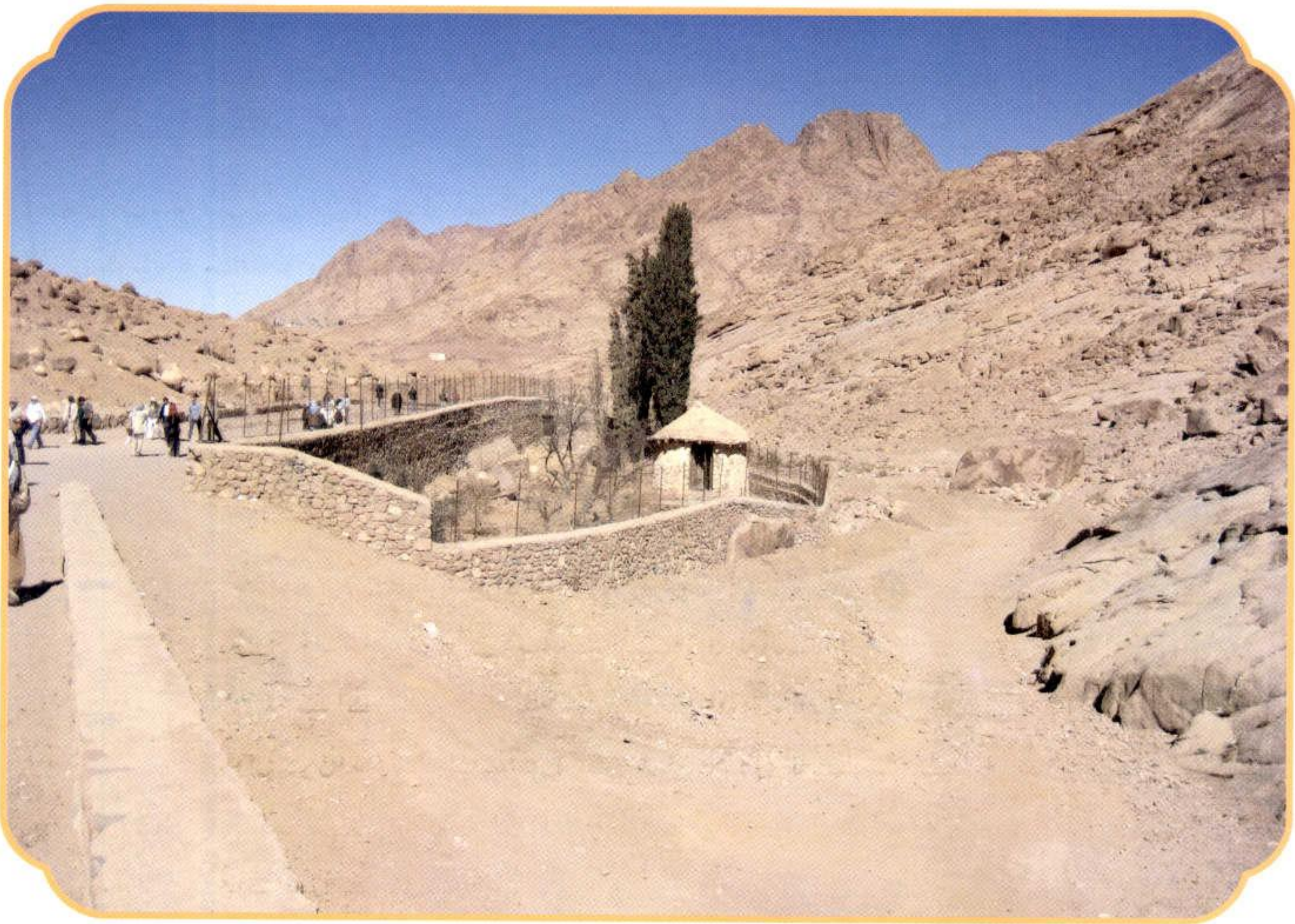
کوہ طور کے دامن میں حضرت صالح علیہ السلام کا مقبرہ

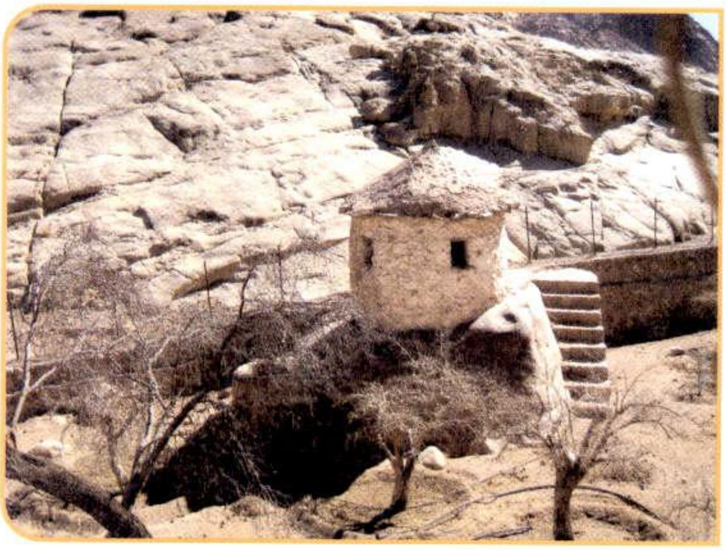


کوہ طور کے دامن میں حضرت ہارون علیہ السلام کا مقبرہ



کوہِ طور کے دامن میں حضرت ادریس علیہ السلام کا مقبرہ









اہرامِ مصر

مصر میں کے مختلف علاقوں میں تقریباً ۸۰ کے قرب اہرام کے آثار پائے جاتے ہیں لیکن صرف یہی تین اہرام عجائبات دنیا میں سے شمار ہوئے کیونکہ یہ اپنے سائز کے اعتبار سے بھی غیر معمولی ہیں، اوران کومخروطی شکل دینے کے لیے سیڑھیوں کا سا انداز بھی اختیار نہیں کیا گیا بلکہ نیچے سے اوپر تک سطح کو سپاٹ رکھا گیا۔ یہ آج بھی دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے دلچسپی کا مرکز ہیں۔

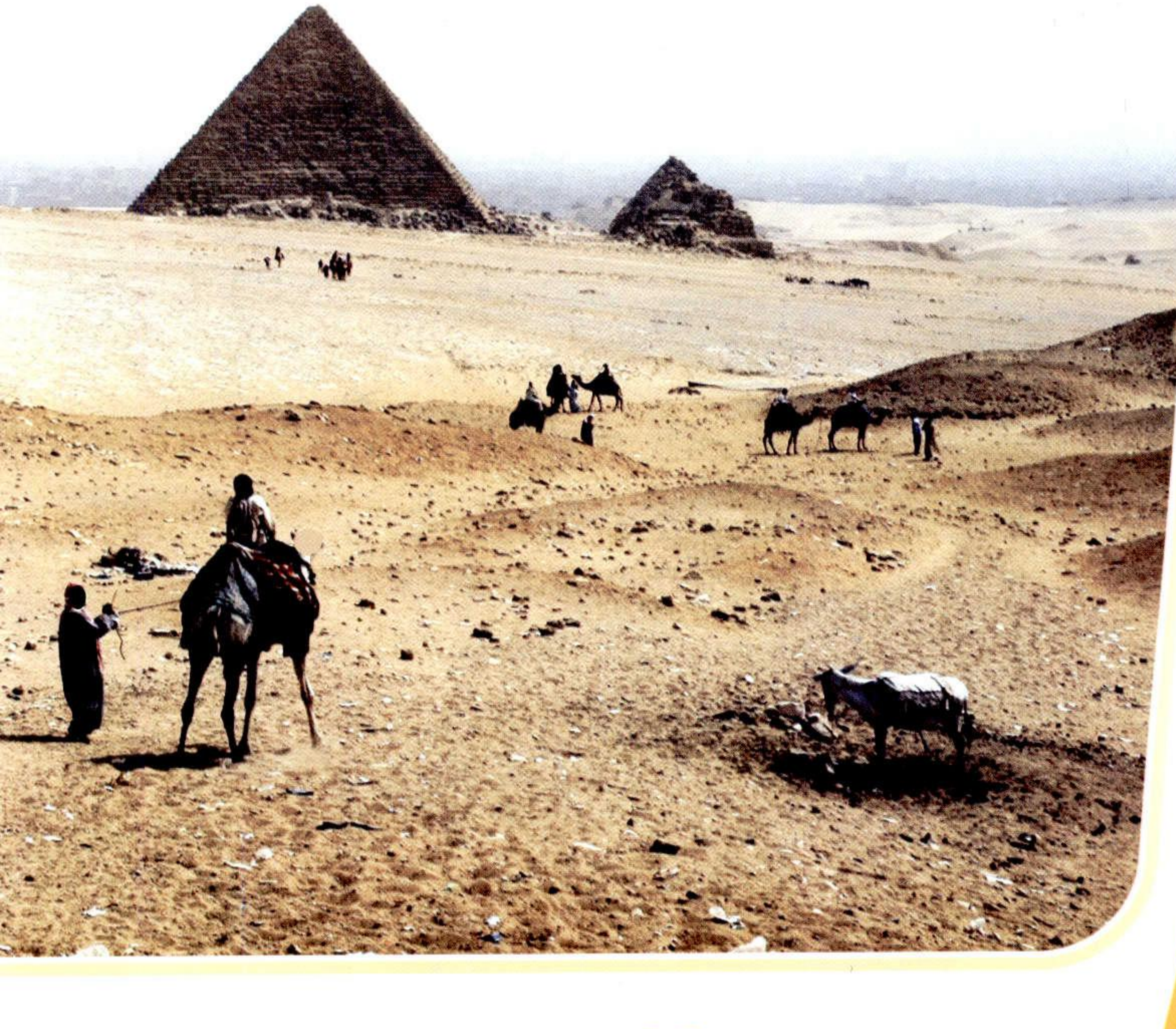
جدید تحقیق کے مطابق یہ تین اہرام حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے فراعنہ کے چوتھے خاندان کے بادشاہ خوفو اور اس کے بیٹے خیفرے اور منکارہ نے تعمیر کیے تھے۔

ال

اس کا مجموعی رقبہ تقریباً ۱۳(
اونچائی ۴۸۱ فٹ تھی بعد میں
سے کوئی پتھر ۲ ٹن سے کم نہیں
جھری باہر سے نظر نہیں آتی او

الھرم الاصغر

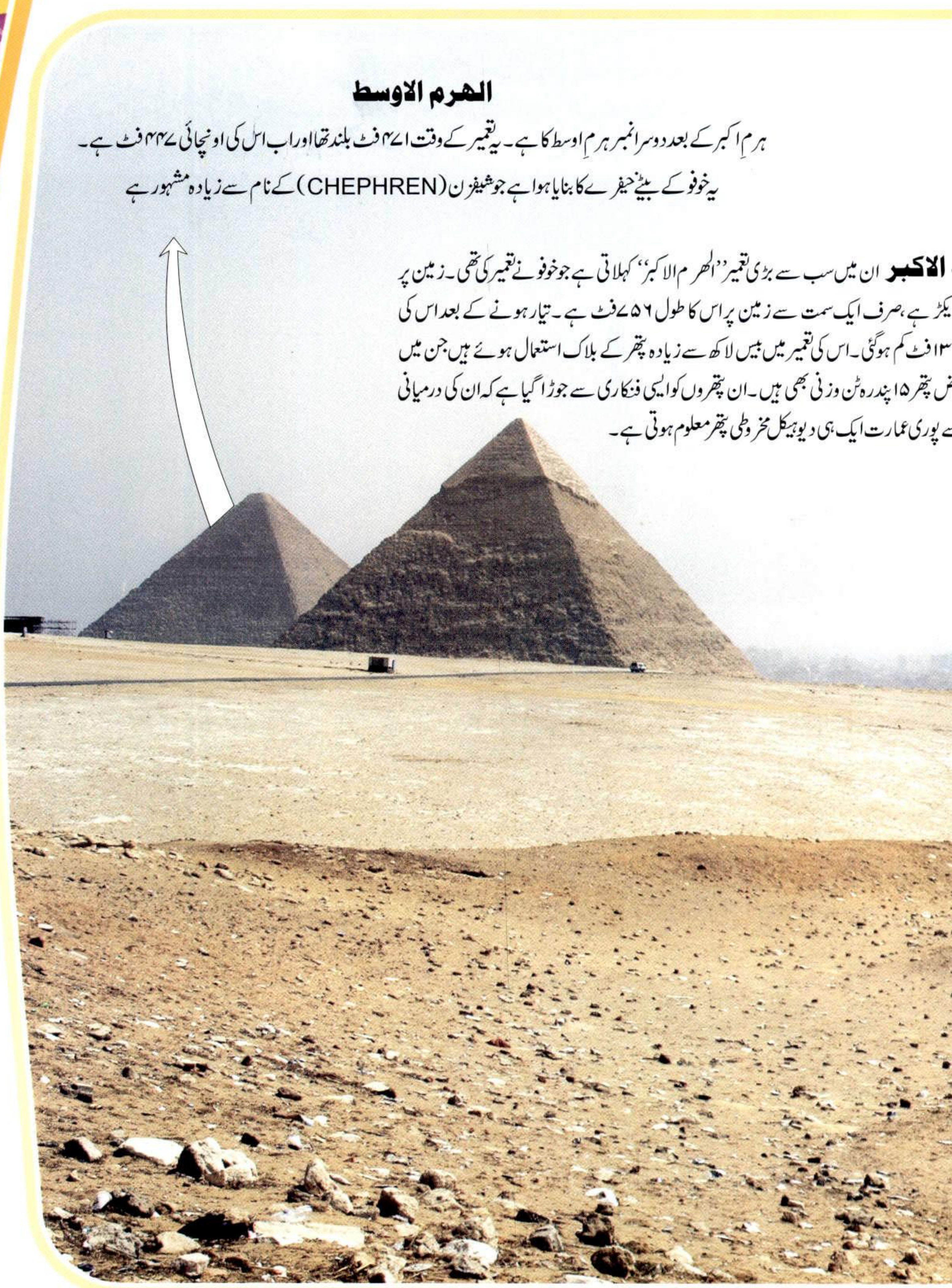
یہ چھوٹا ہرم ہے۔ یہ تعمیر کے وقت ۲۱۸ فٹ بلند تھا، اوراب ۲۰۴ فٹ بلند ہے، یہ منکارہ کا بنایا ہوا ہے جو مائی سرینوس کے نام سے معروف ہے۔



الھرم الاوسط

ہرمِ اکبر کے بعد دوسرا نمبر ہرمِ اوسط کا ہے۔ یہ تعمیر کے وقت ۴۷۱ فٹ بلند تھا اور اب اس کی اونچائی ۴۴۷ فٹ ہے۔
یہ خوفو کے بیٹے خیفرے کا بنایا ہوا ہے جو شیفرن (CHEPHREN) کے نام سے زیادہ مشہور ہے

الاکبر ان میں سب سے بڑی تعمیر ''الھرم الاکبر'' کہلاتی ہے جو خوفو نے تعمیر کی تھی۔ زمین پر
یکڑ ہے، صرف ایک سمت سے زمین پر اس کا طول ۷۵۶ فٹ ہے۔ تیار ہونے کے بعد اس کی
۱۳ فٹ کم ہوگئی۔ اس کی تعمیر میں بیس لاکھ سے زیادہ پتھر کے بلاک استعمال ہوئے ہیں جن میں
ض پتھر ۱۵ پندرہ ٹن وزنی بھی ہیں۔ ان پتھروں کو ایسی فنکاری سے جوڑا گیا ہے کہ ان کی درمیانی
ے پوری عمارت ایک ہی دیوہیکل مخروطی پتھر معلوم ہوتی ہے۔



اھرامِ مصر

قاہرہ میں جیزہ کے مقام پر یہ اہرام دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک ہیں۔ ہزاروں سال قبلِ مسیح بنی ہوئی یہ حیرت انگیز عمارتیں جو آج بھی انجینئرنگ کی تاریخ کا عجوبہ سمجھی جاتی ہیں۔ یہ عمارتیں کس نے اور کیوں بنائیں اس بارے میں مشہور ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے مصر کے بادشاہ سورید نے ایک خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر یہ دی گئی تھی کہ دنیا پر ایک عالم گیر مصیبت آنے والی ہے۔ سورید نے اس موقع پر اہرام کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے اندر کچھ ایسی سرنگیں بنائی تھیں جن سے دریائے نیل کا پانی اندر مخصوص جگہوں تک جا سکے۔ اس وقت اہل مصر سائنس اور حساب سے لے کر طب اور سحر تک جتنے علوم سے واقف تھے، ان کو اس عمارت کی دیواروں چھتوں اور ستونوں پر لکھ کر محفوظ کیا تھا۔ بعد میں اسی عمارت کو بادشاہوں کے مقبروں کے طور پر بھی استعمال کیا گیا۔









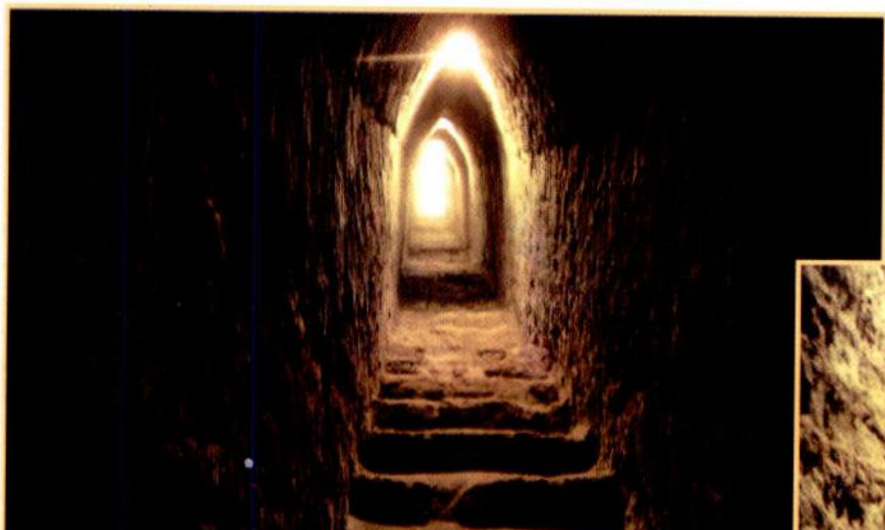
اھرامِ مصرکا دروازہ

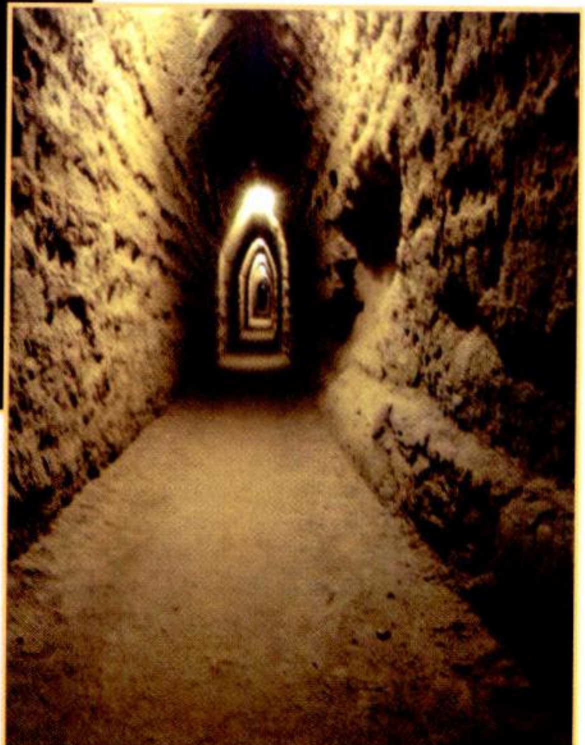
اہرام کے درمیان میں زمین سے ذرا بلندی پر ایک غار نما دروازہ ہے جو ایک سرنگ میں کھلتا ہے۔ یہ سرنگ اندر ہی اندر ہرم کی چوٹی تک چڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ عربی تاریخوں کے متعلق یہ ہرم کا باقاعدہ دروازہ نہیں ہے، بلکہ خلیفہ مامون الرشید نے اپنے عہدِ حکومت میں اہرامِ مصر کے اندرونی راز معلوم کرنے کے لیے ہرمِ اکبر کے درمیان سے کھدائی کا حکم دیا تھا۔ اس دور میں صرف اتنے حصے کی کھدائی پر بڑی دولت صرف کی گئی تھی۔ آگ اور لوہے سے لیکر منجنیقوں (قدیم توپ) تک کو استعمال کیا گیا تھا۔ کھدائی سے معلوم ہوا کہ دیوار کا اندرونی حجم بیس ہاتھ ہے۔ جب کھدائی مکمل ہوئی تو یہ اتفاق سے وہی جگہ تھی جہاں سے سرنگ اوپر جا رہی تھی وہاں ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی جس میں ایک ہزار دینار رکھے ہوئے تھے، بعد میں جب کھدائی کا مجموعی حساب لگایا گیا تو وہ اتنے ہی دینار کے برابر تھا۔



اس سرنگ کی چڑھائی خاصی دشوار گزار ہے، اس کی انتہاء ایک وسیع ہال پر ہوتی ہے جس کی تمام دیواریں پتھر کی بنی ہوئی ہیں۔
اس کے شمال مغربی کونے میں پتھر کا ایک حوض بنا ہوا ہے جس میں بادشاہ کی لاش رکھی جاتی تھی



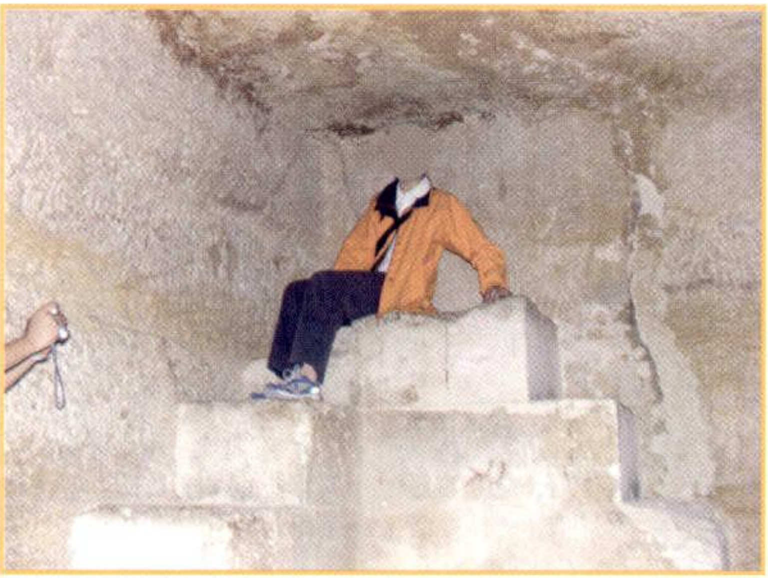


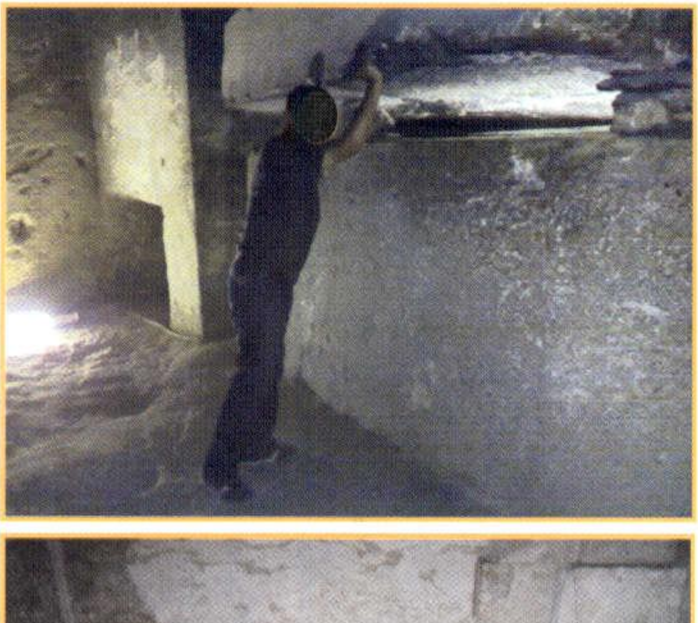




ہرم کے چند اندرونی مناظر







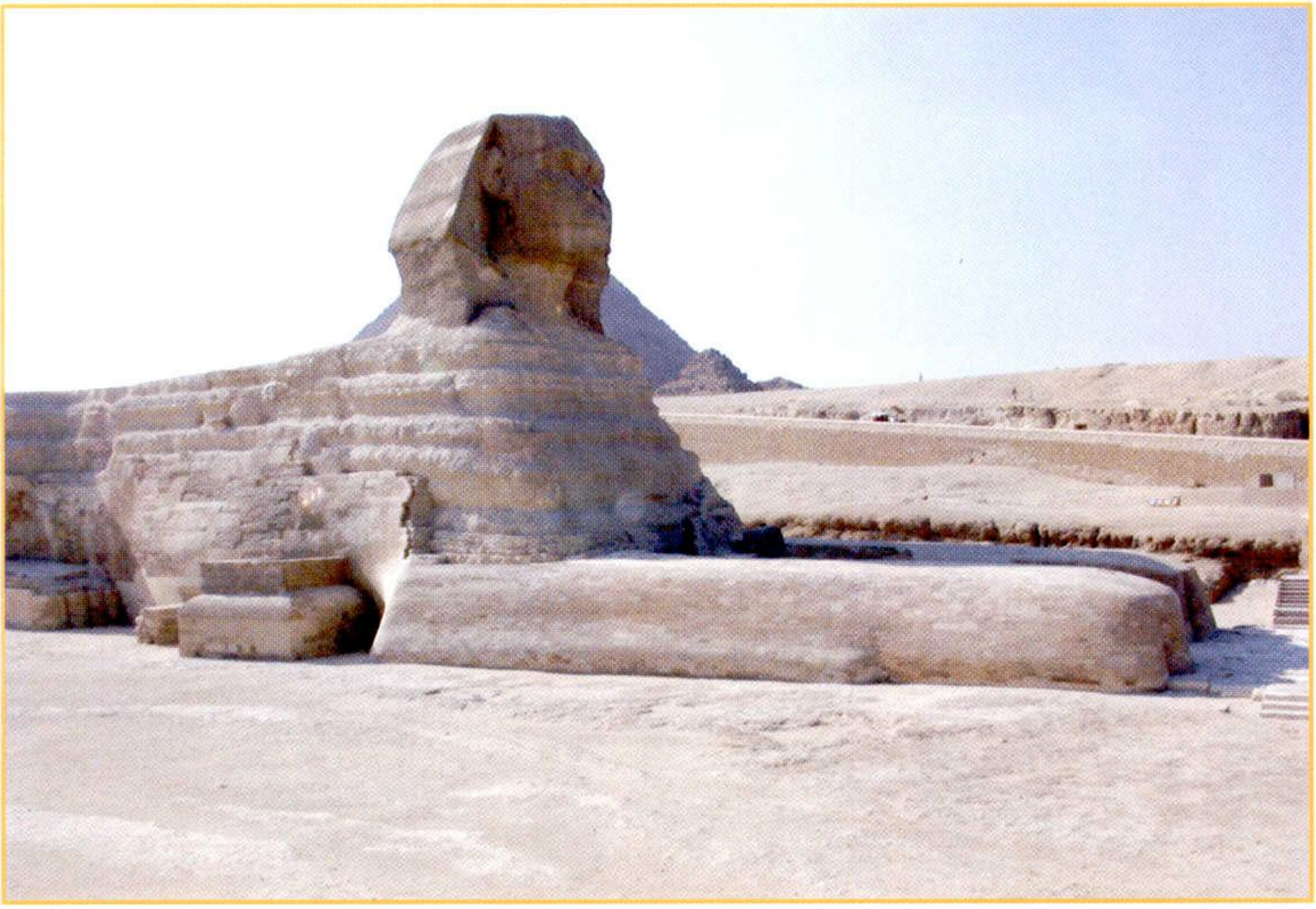






ابو الهول کا مجسمہ

اہرام کی مشرقی جانب یہ ابوالہول کا مجسمہ ہے۔ یہ دراصل ہرمِ اوسط کے بانی خیفر ے کا مجسمہ ہے، جو اس نے خود اپنی زندگی میں بنوایا تھا۔ یہ مجسمہ ۲۴۰ فٹ لمبا اور ۶۶ فٹ اونچا ہے، اس کی ناک قدِ آدم ہے اور ہونٹ ۷ فٹ سے زائد لمبے ہیں۔ چہرہ مردانہ لیکن دھڑ شیر جیسا ہے۔ یہ پورا مجسمہ ایک پتھر کا بنا ہوا ہے۔

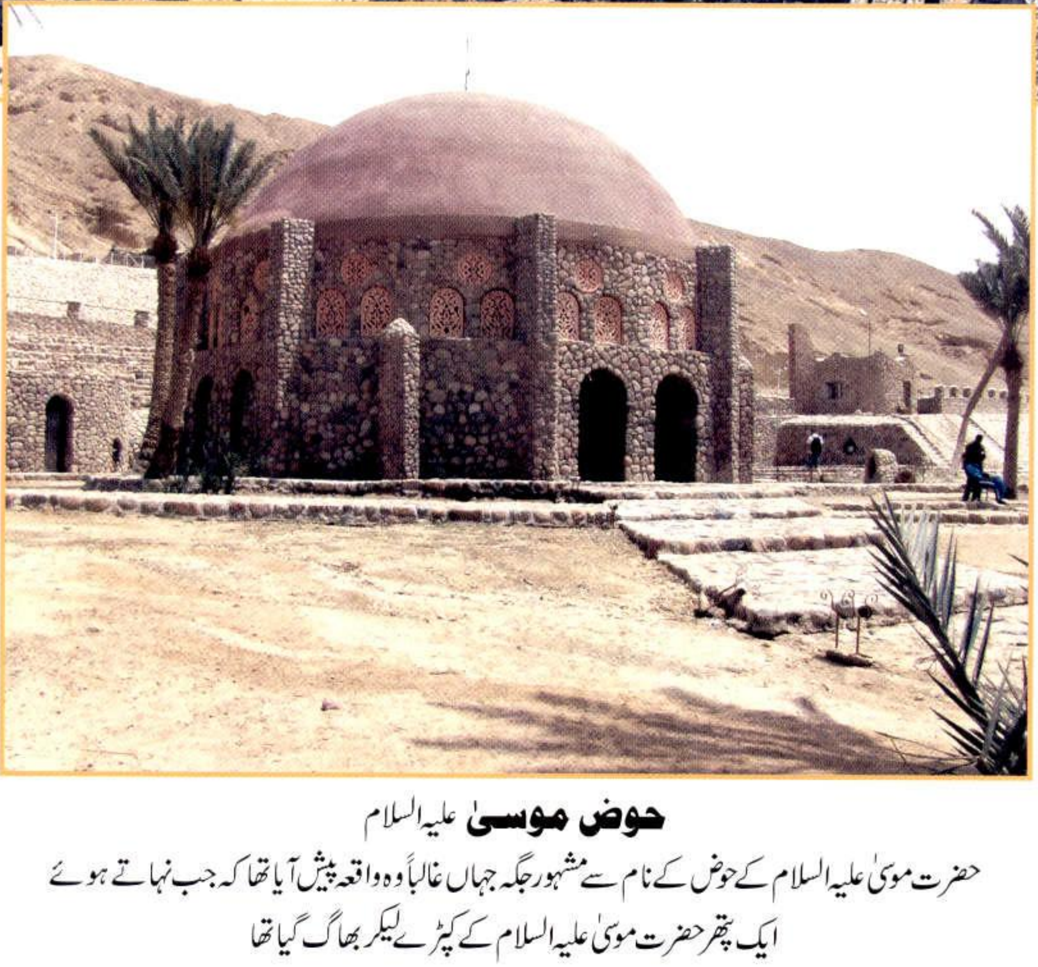




دریائے نیل

یہ تاریخی دریا قوموں کے عروج وزوال کی نہ جانے کتنی داستانیں اپنی لہروں میں چھپائے ہزار ہا سال سے اسی طرح بہہ رہا ہے۔ صحیح حدیث میں اس کو ''جنت کا دریا'' کہا گیا ہے۔ ہزار ہا سالوں سے یہ بات محققین کے لیے معمہ بنی رہی ہے کہ اس کا اصل منبع کہاں ہے۔ مختلف سروے اور تحقیقات کے باوجود اس کے اصل سر چشمہ کا علم نہ ہو سکا۔ دریائے نیل اپنے طول کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے جو چار ہزار میل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ دوسرے دریاؤں کے برعکس جنوب سے شمال میں بہتا ہے۔





حوض موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوض کے نام سے مشہور جگہ جہاں غالباً وہ واقعہ پیش آیا تھا کہ جب نہاتے ہوئے ایک پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لیکر بھاگ گیا تھا

مقام اور مسجدِ امام شافعی

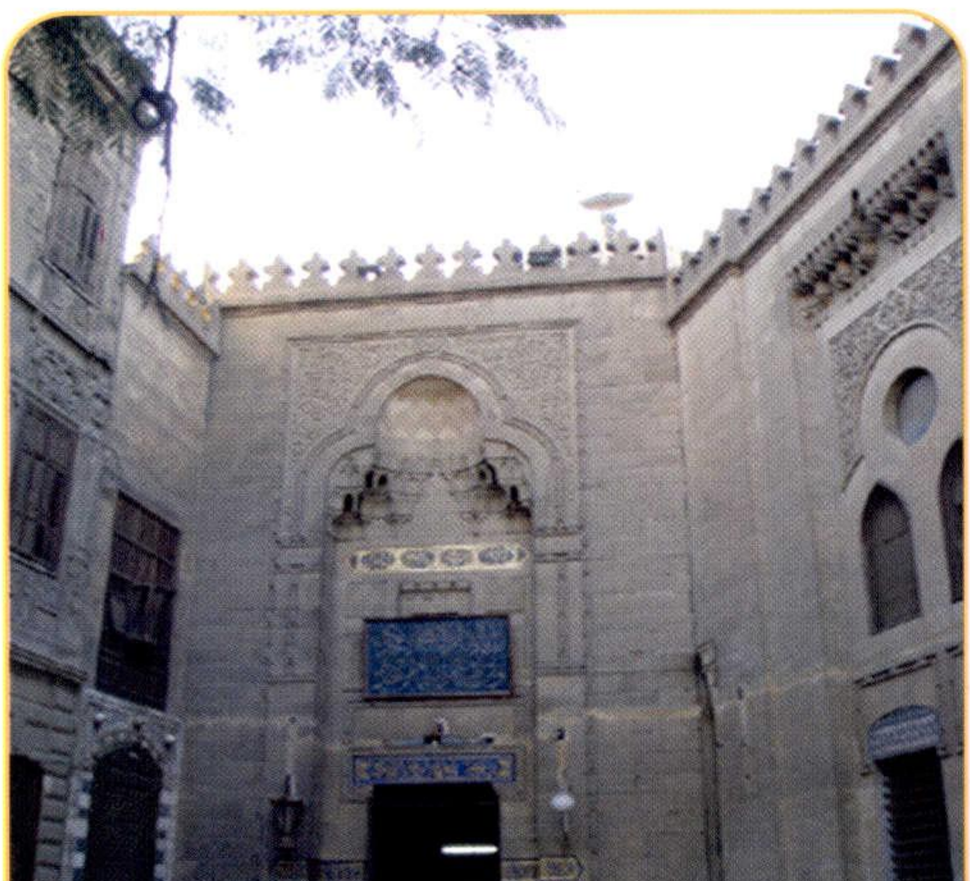
مصر کے شہر قاھرہ میں ''حارة الشافعی'' نامی محلے میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کی مسجد۔ اسی مسجد میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مقبرہ بھی ہے

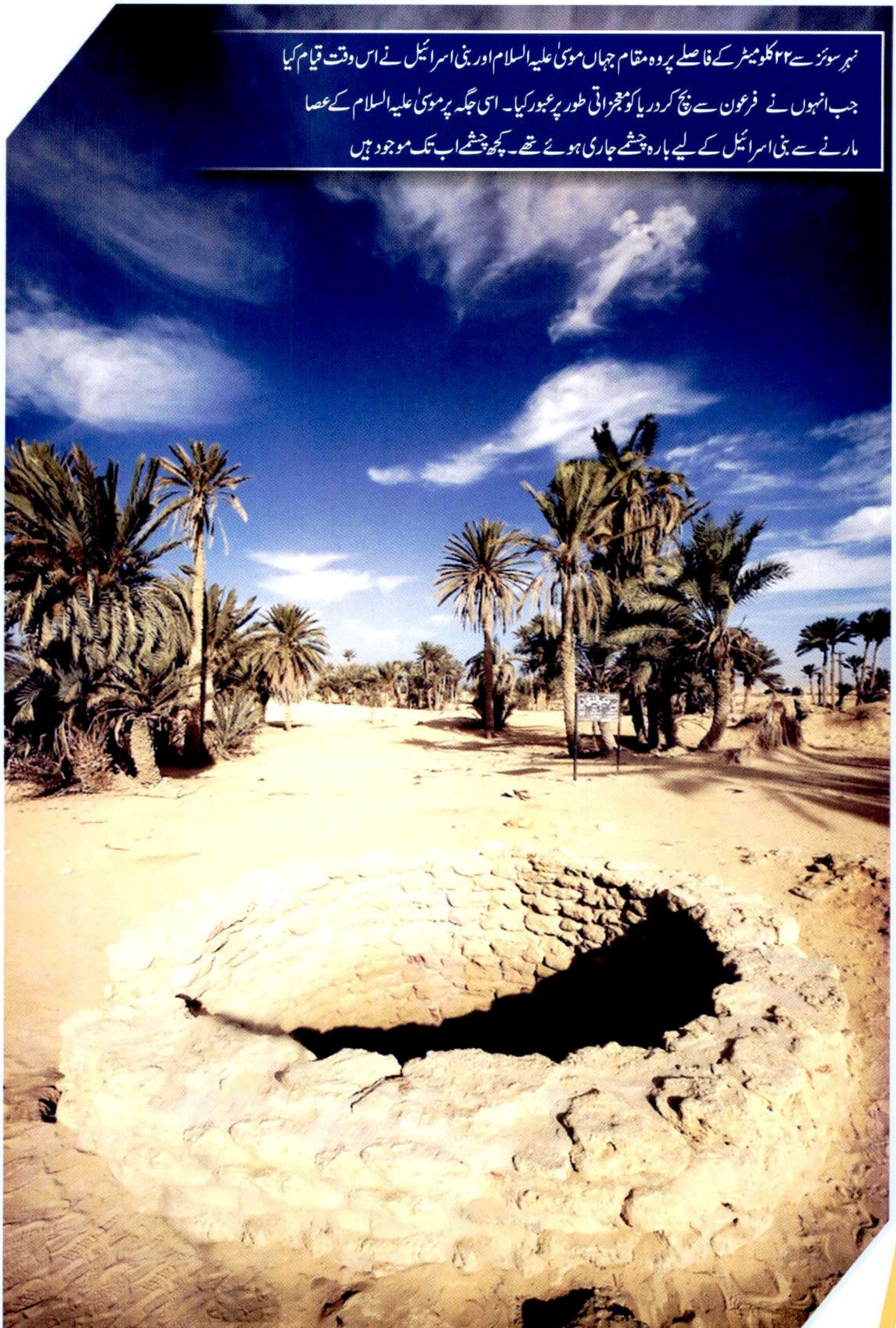




امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقبرہ



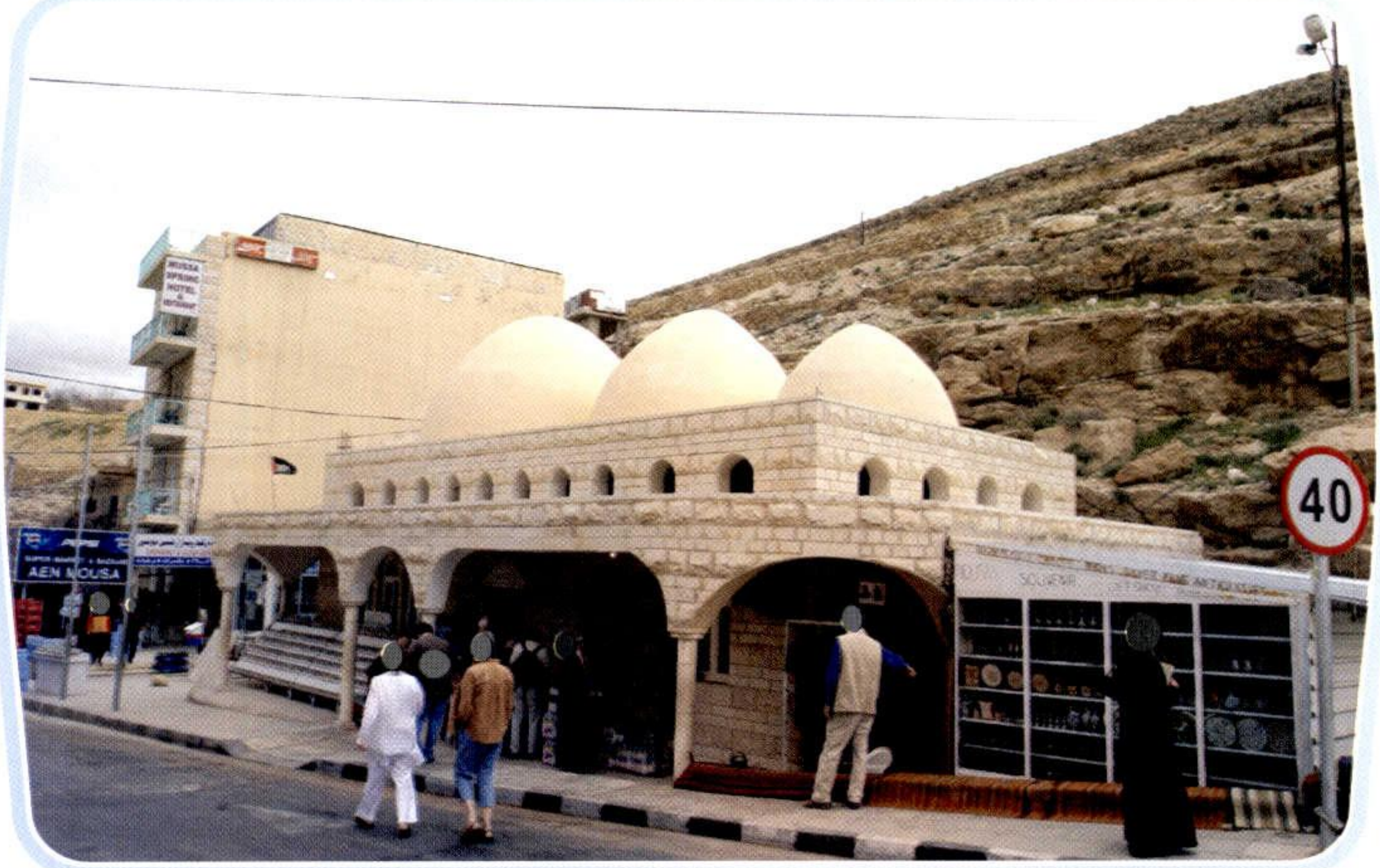


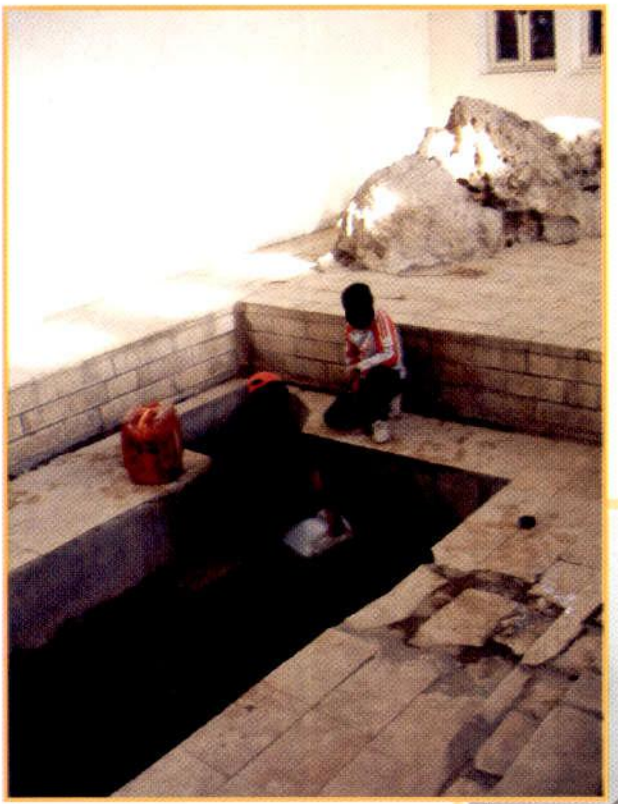


نہرِ سوئز سے ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر وہ مقام جہاں موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے اس وقت قیام کیا
جب انہوں نے فرعون سے بچ کر دریا کو معجزاتی طور پر عبور کیا۔ اسی جگہ پر موسیٰ علیہ السلام کے عصا
مارنے سے بنی اسرائیل کے لیے بارہ چشمے جاری ہوئے تھے۔ کچھ چشمے اب تک موجود ہیں

عیونِ موسی

مصر میں بحرِ احمر عبور کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام صحراء سینا میں آئے اور اللہ تعالی کے حکم سے عصا چٹان پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ ان میں سے کچھ اب بھی باقی ہیں۔ زیرِ نظر تصویر اسی چٹان اور اس سے نکلتے ہوئے چشمے کی ہے۔ اب اس کے اوپر عمارت بنا دی گئی ہے





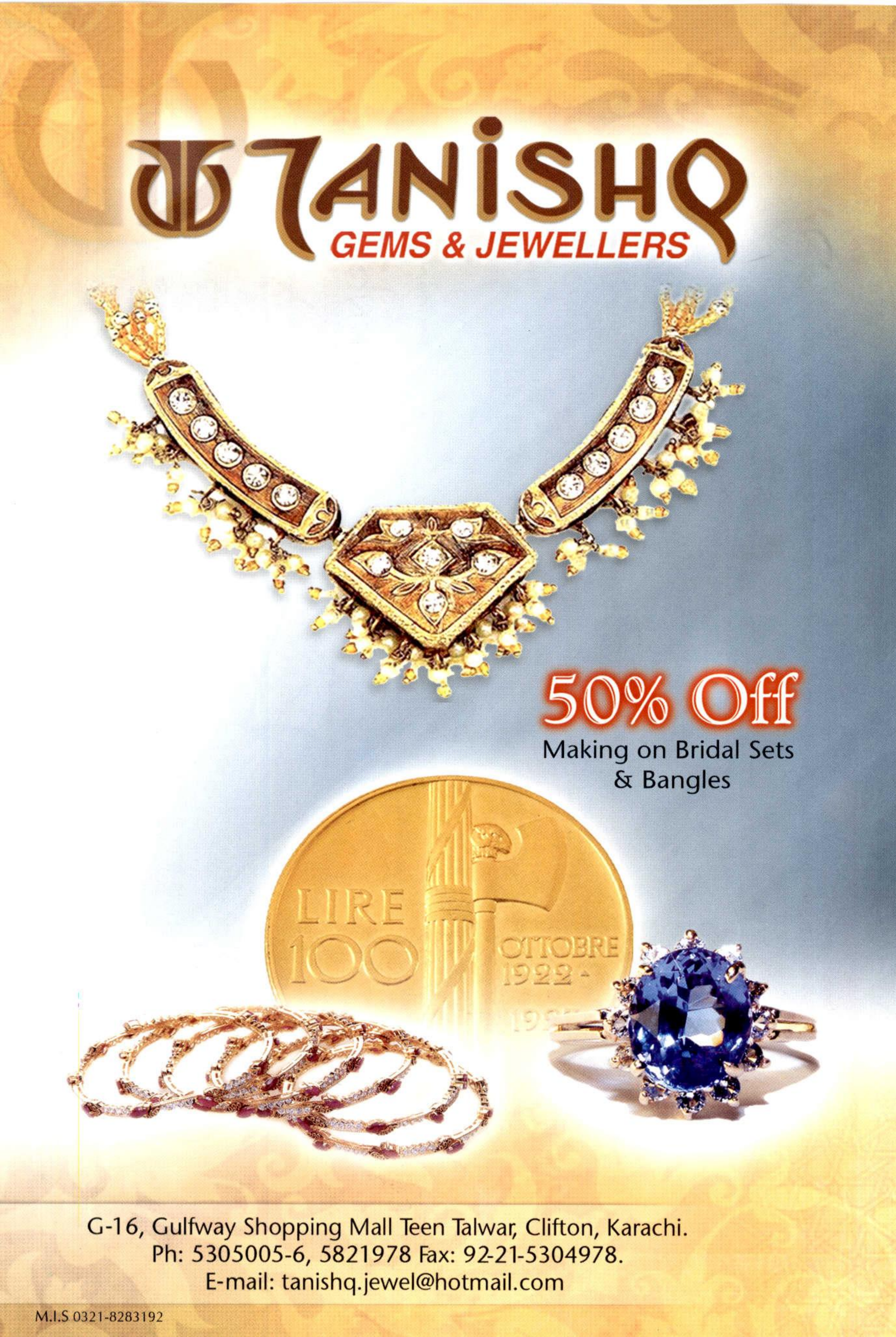




فرعون کی حنوط شدہ لاش

مصری عجائب خانے میں موجود فرعون کی لاش




TANISHQ
GEMS & JEWELLERS
50% Off
Making on Bridal Sets
& Bangles
LIRE
100
OTTOBRE
1922
G-16, Gulfway Shopping Mall Teen Talwar, Clifton, Karachi.
Ph: 5305005-6, 5821978 Fax: 92-21-5304978.
E-mail: tanishq.jewel@hotmail.com
M.I.S 0321-8283192

مُتفرّق

• عِراق • ایران • یمن • سری لنکا • نجران • آرمینیا



طاقِ کسریٰ (ایران)

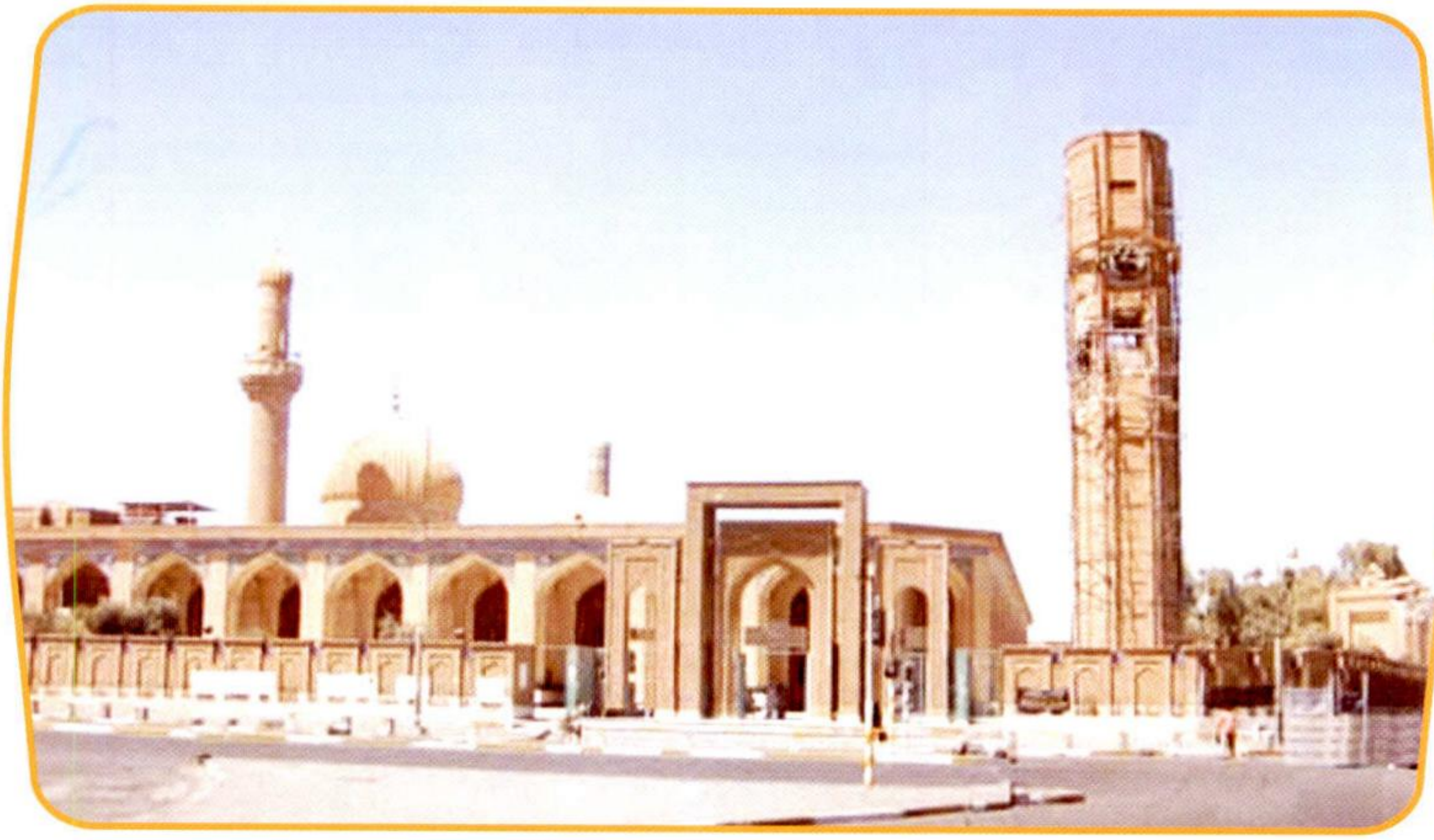
فارس کے بادشاہ کسریٰ نوشیرواں کا وہ محل جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش
کے موقع پر دراڑیں پڑ گئی تھیں اور چھت پر نصب فانوس اور کنگرے گر گئے تھے





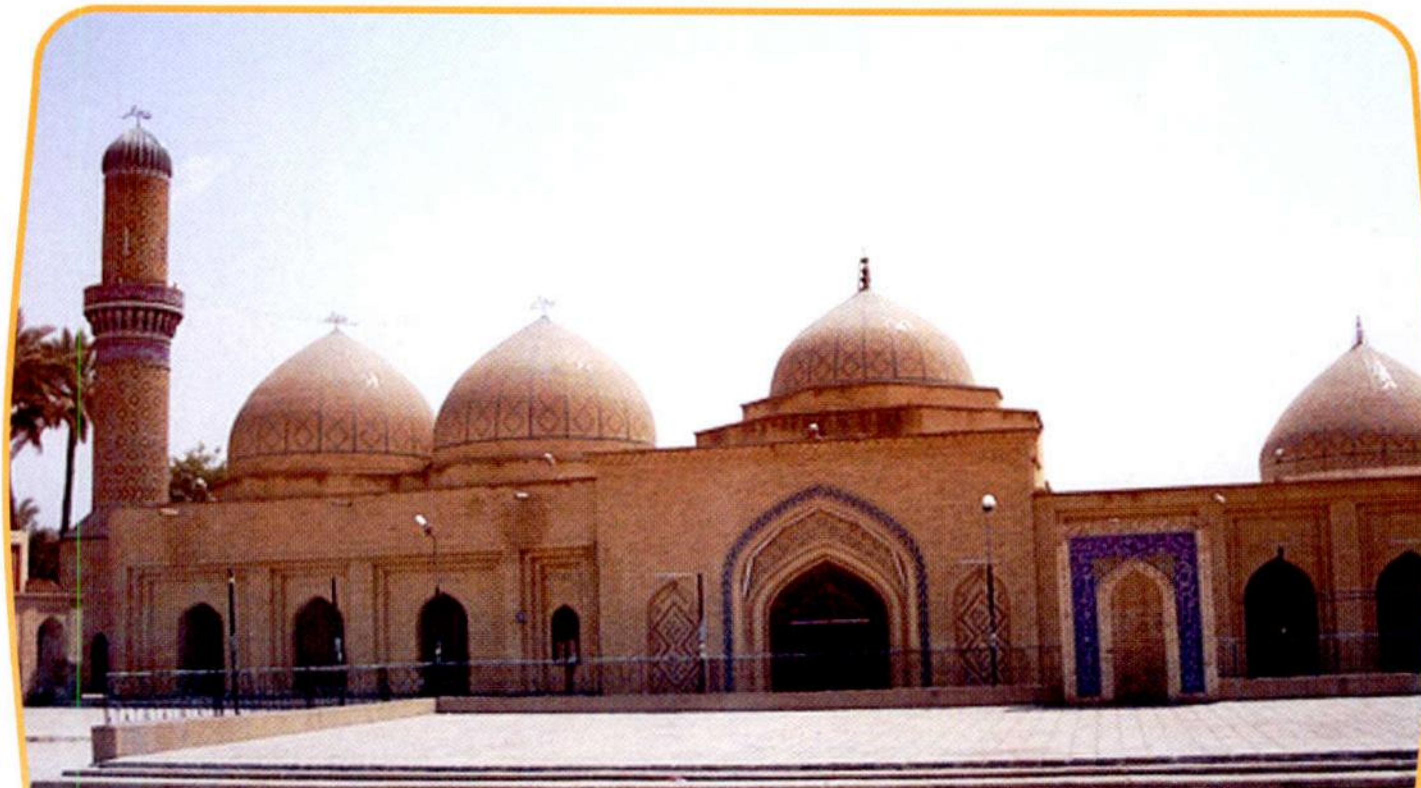
مسجدِ امام ابو حنیفہ (ایران)

ایران میں واقع امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار اور مسجد



مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

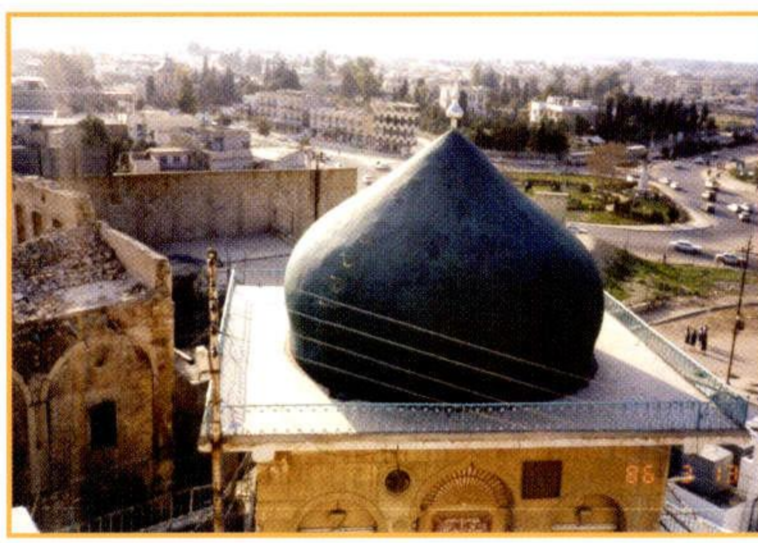
ایران میں واقع مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مزار



مقام حضرت یونس علیہ السلام

نینوی (عراق) کے مقام پر حضرت یونس علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ ان کی قوم بھی ادھر ہی آباد تھی

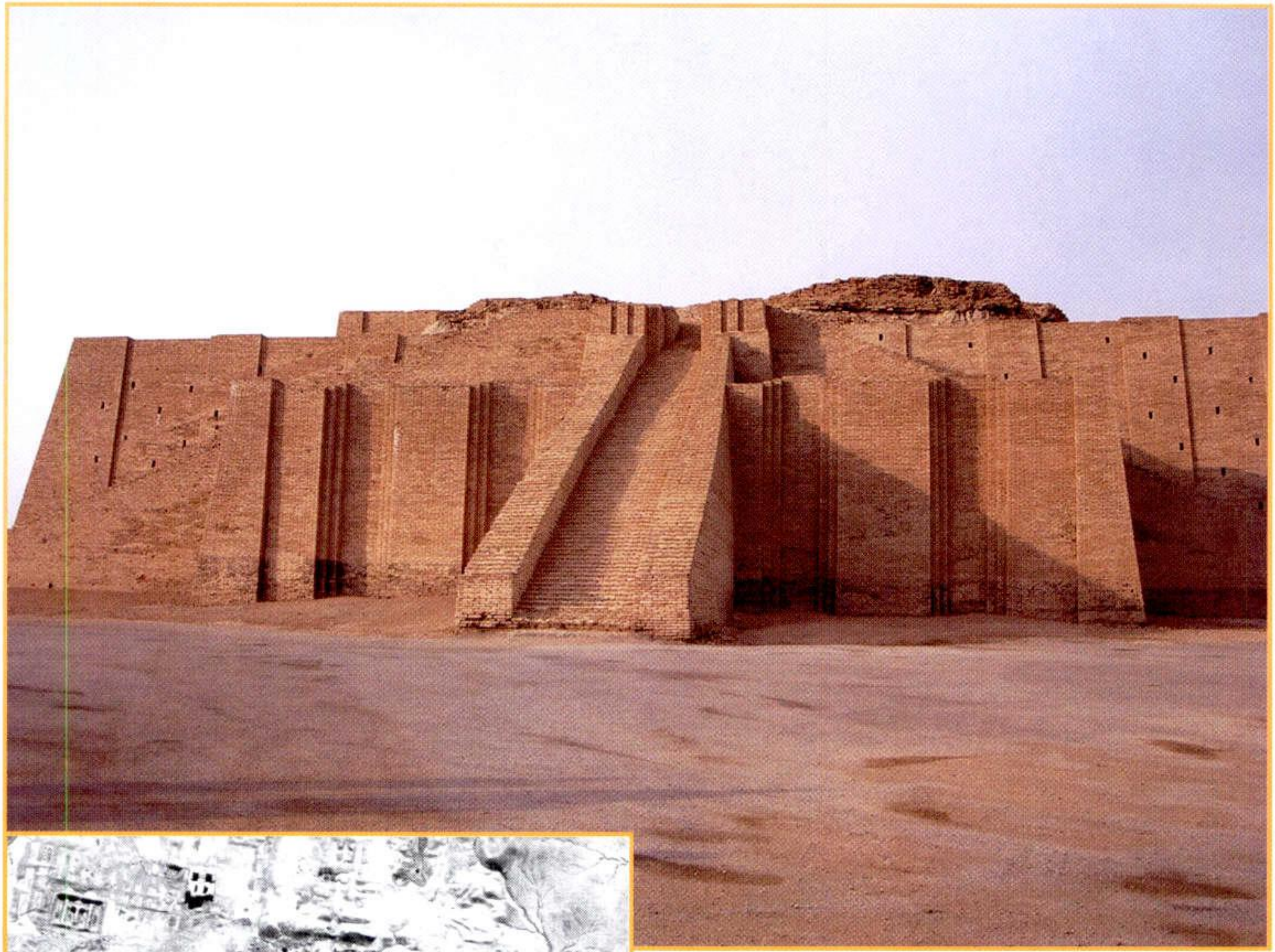


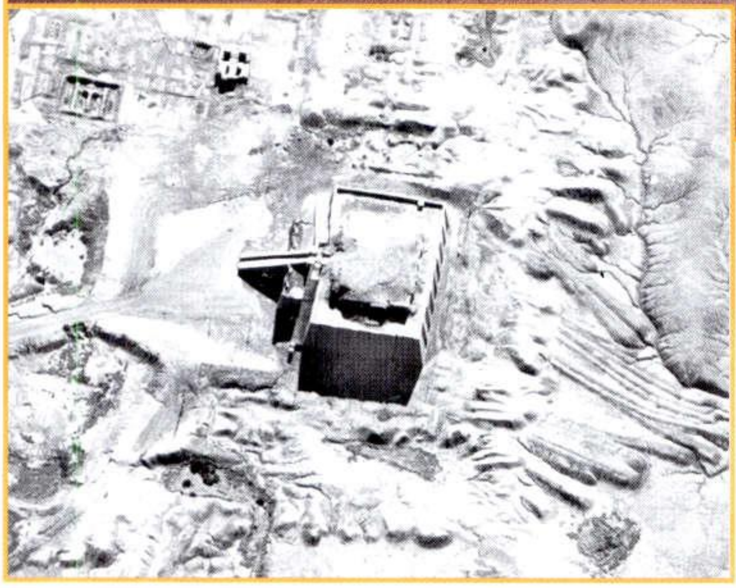


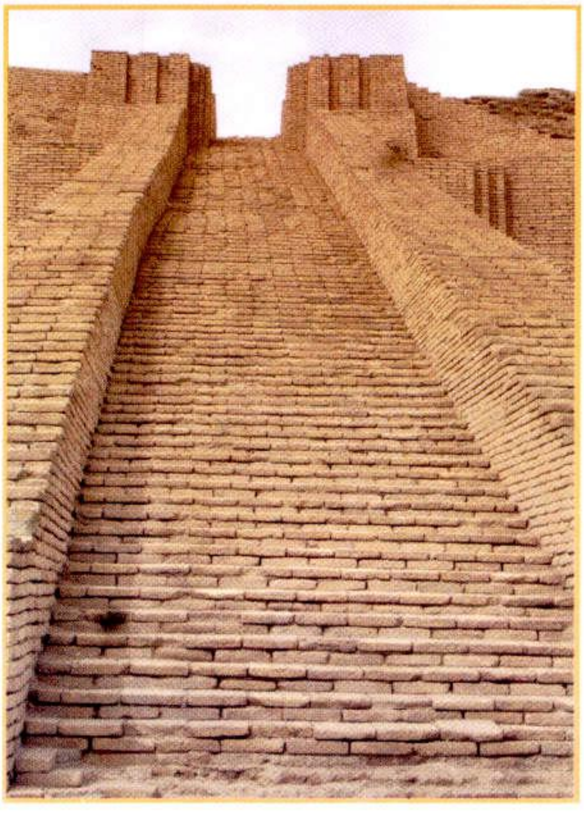


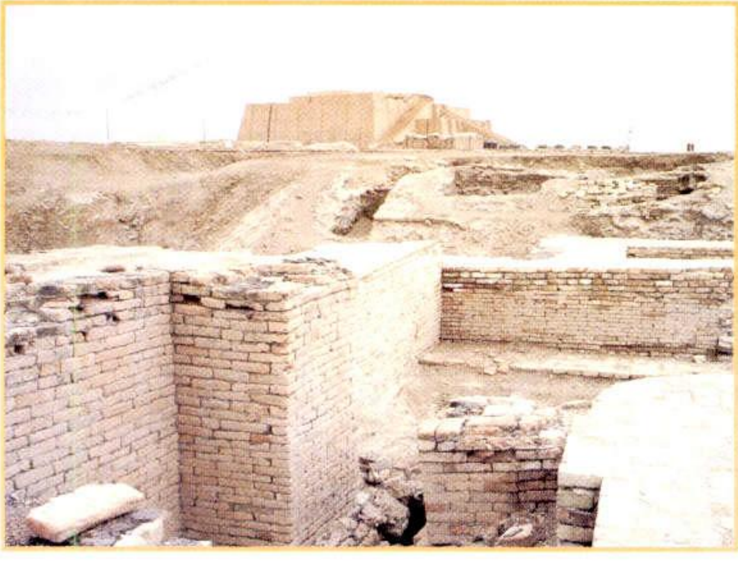
زگورت (چاند دیوی) کا مندر

اُر (عراق) کے مقام پر نمرود کا بنایا ہوا زگورت (چاند دیوی) کا مندر، 1922ء میں کھدائی کے دوران برآمد ہوا۔
کہا جاتا ہے کہ یہی وہ مندر ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا تھا





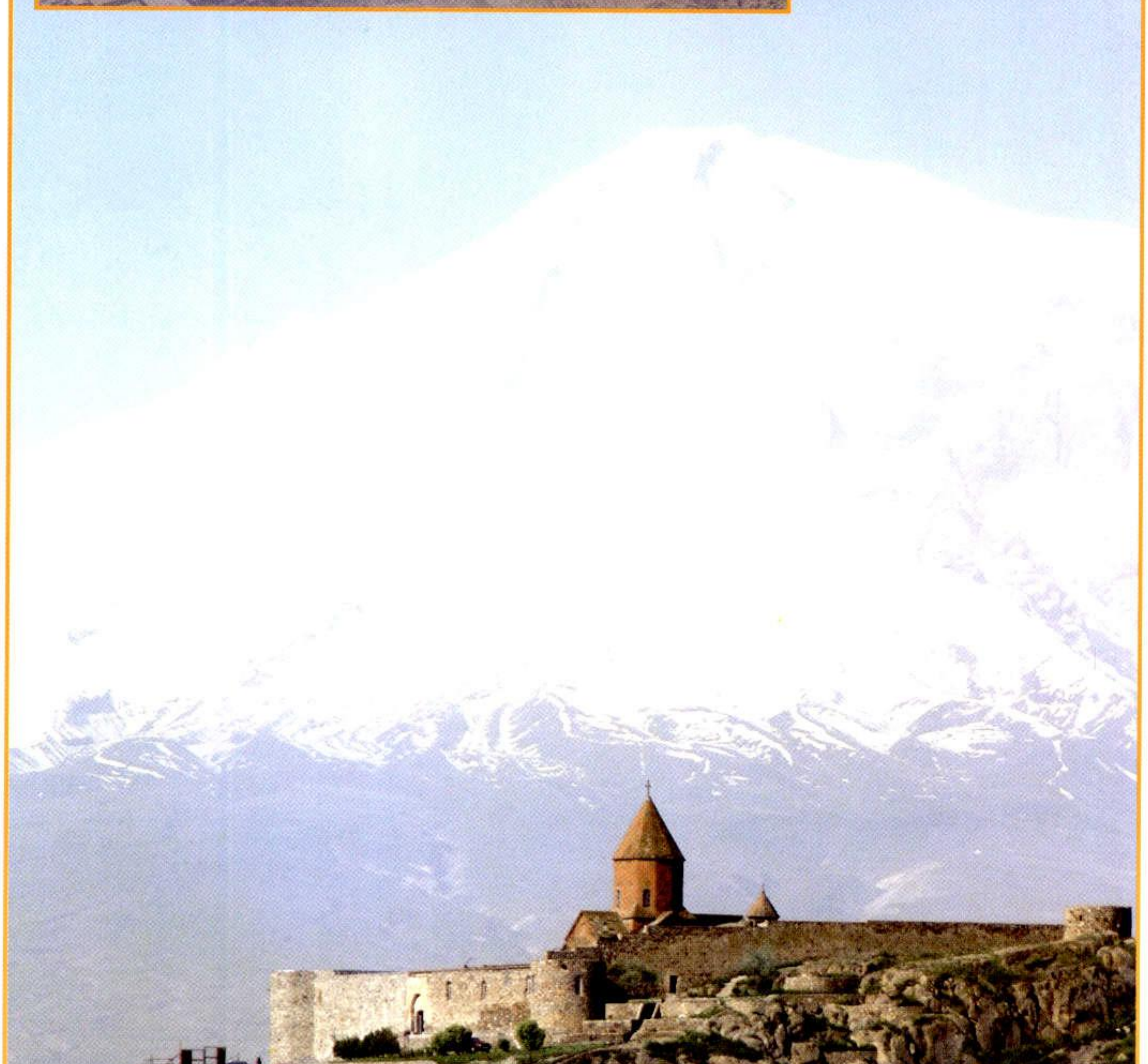




کوہِ اراراط (آرمینیا)

ترکی ورآرمینیا کی سرحد پرواقع سلسلہ کوہِ اراراط
جس میں جبل جودی ہے جس کی چوٹی پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی آ کر رکی تھی

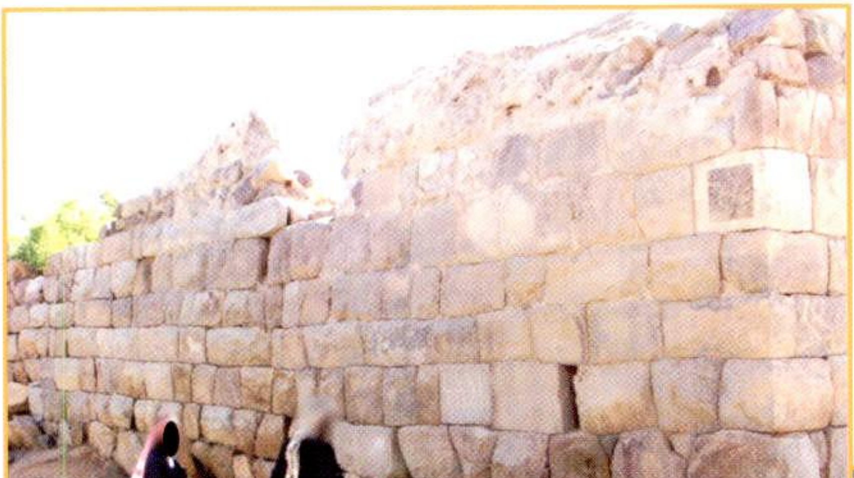




اصحاب الاخدود (نجران)

نجران میں اصحاب الاخدود کا مقام۔ سورۂ بروج میں ان کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے بادشاہ نے لوگوں کے ایمان قبول کرنے پر ایک بڑی خندق کھدوائی اور ایمان والوں سے کہا کہ ایمان چھوڑ دو ورنہ آگ میں جلا دیے جاؤ گے۔ پھر جو بھی اس کی بات ماننے سے انکار کرتا تو اس بادشاہ کے کارندے اس کو خندقوں میں پھینک دیتے

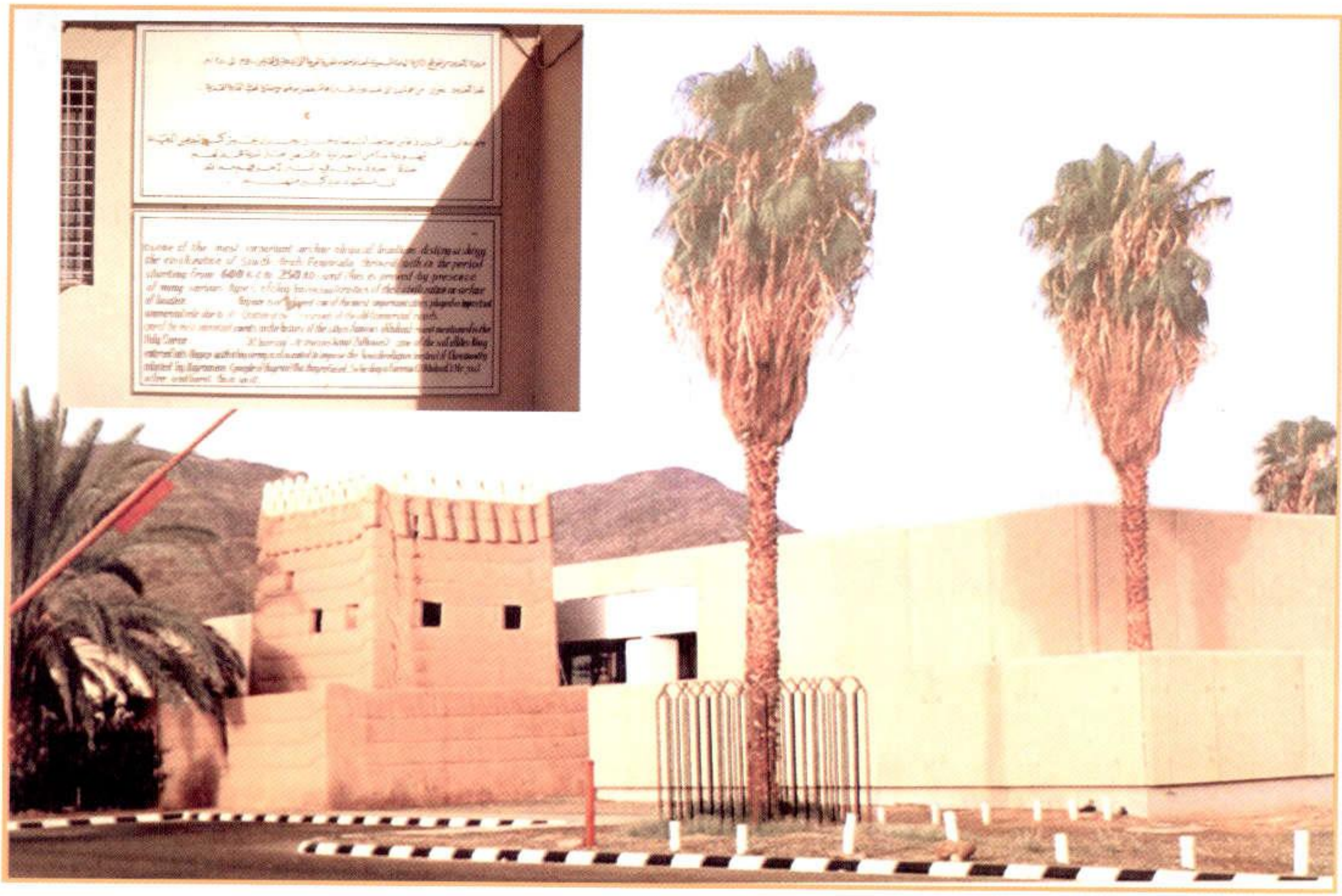


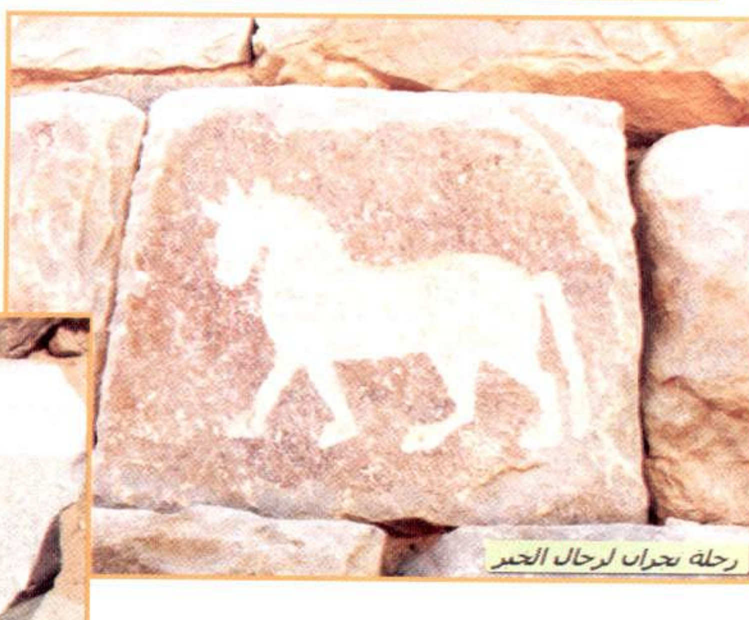




اصحاب الاخدود کا مقام

سورۂ بروج میں اصحاب الاخدود کا تذکرہ ہے۔ نجران (یمن) میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے ۷۰ سال پہلے بادشاہ یوسف ذونواس حکمران تھا۔ اس کے دربار میں ایک بوڑھا جادوگر تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ کوئی لڑکا میرے پاس بھیج دو تاکہ میں اس کو اپنا علم سکھا دوں چنانچہ عبداللہ بن تامر نامی لڑکا بھیجا گیا لیکن وہ ساحر کے پاس جانے کے بجائے راہب کے پاس جاتا۔ اس زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب دینِ حق تھا۔ لڑکا مسلمان ہوگیا اور اس کے ہاتھوں سے لوگ اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتے۔ بادشاہ کو پتا چلا تو اس کو گرفتار کرلیا اور متعدد بار قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ اس پر لڑکے نے کہا کہ اگر مجھے مارنا چاہتے ہو تو تمام لوگوں کو جمع کر کے ''بسم اللہ رب الغلام'' کہہ کر تیر مارو۔ بادشاہ نے اسی طرح کیا تو وہ لڑکا شہید ہوگیا لیکن پورا مجمع یہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ اس پر اس ظالم بادشاہ نے آگ کی خندقیں بنوا کر لوگوں کو اس میں جلا ڈالا۔ یہ وہی جگہ ہے۔ اب اس جگہ میوزیم قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے آس پاس خندقوں کے آثار بھی ملتے ہیں۔





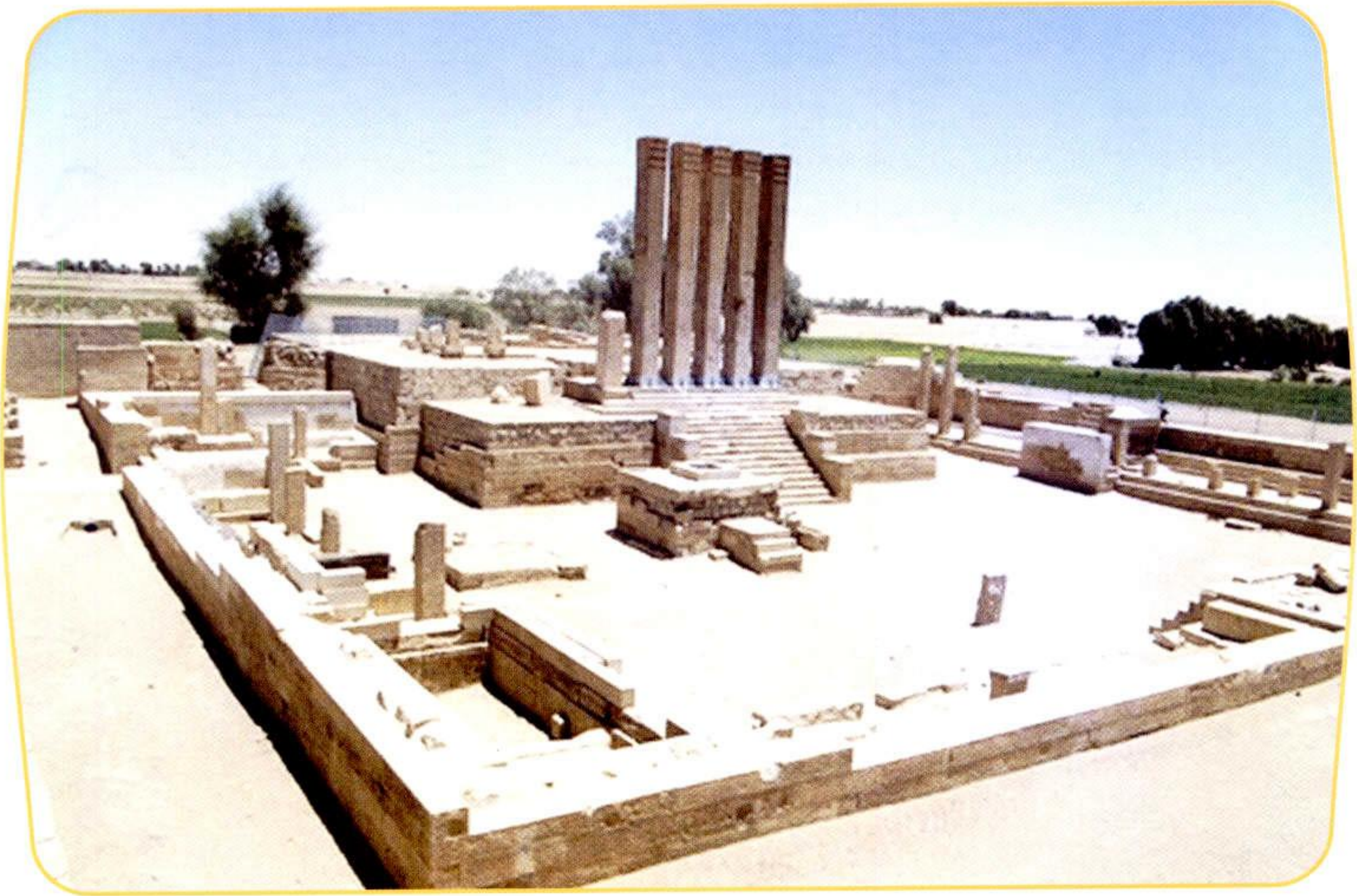
رحلة نجران لرجال الحجر

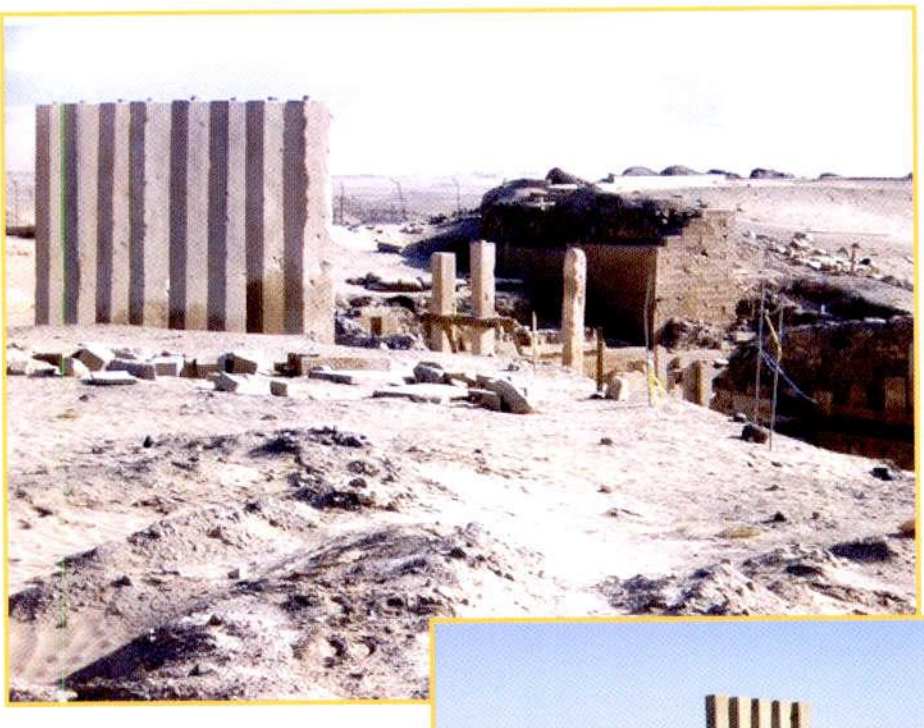


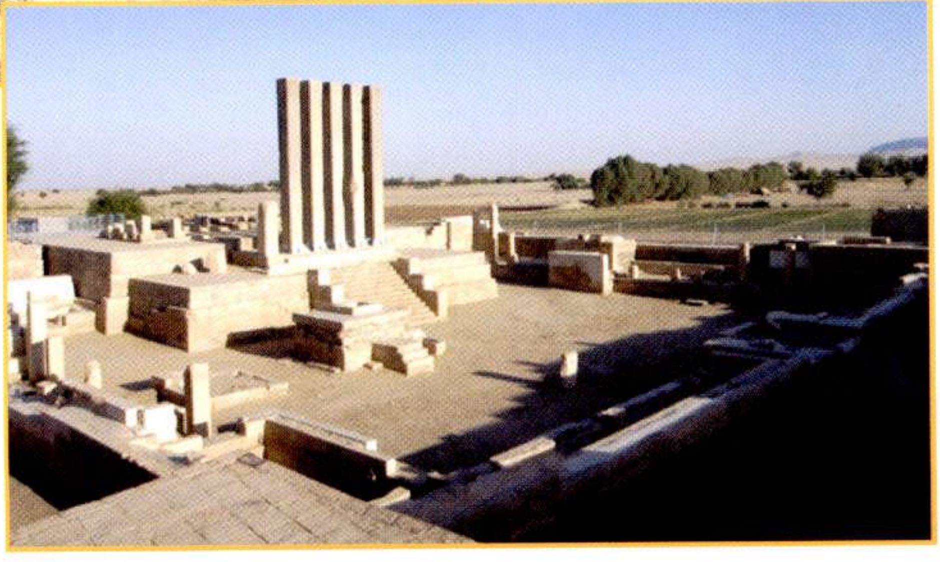
رحلة نجران لرجال الحجر

ملکہ سبا (بلقیس) کا مقام

یمن میں وہ جگہ جہاں ملکہ سبا (بلقیس) کا تخت رکھا جاتا تھا اور ملکہ کے وزراء کی نشست گاہیں جن پر وہ بیٹھتے تھے

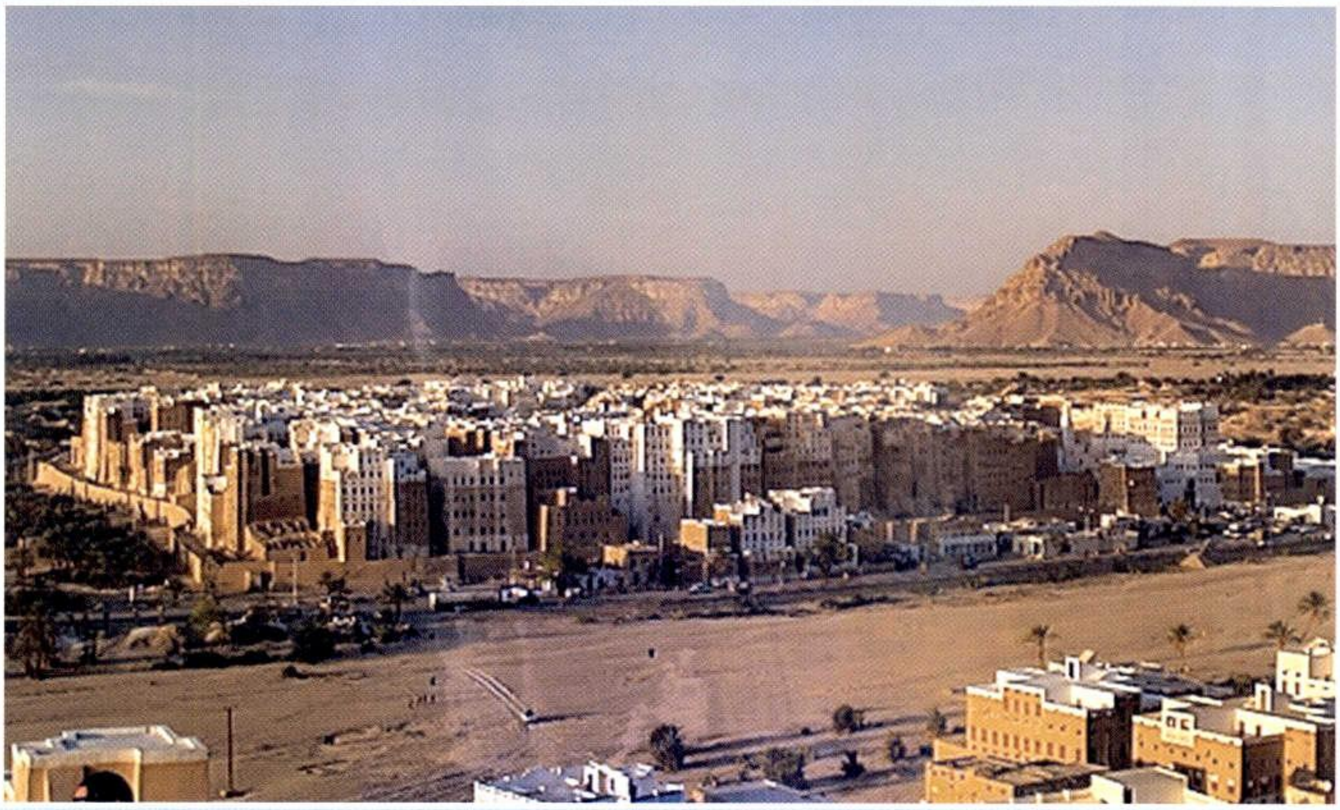






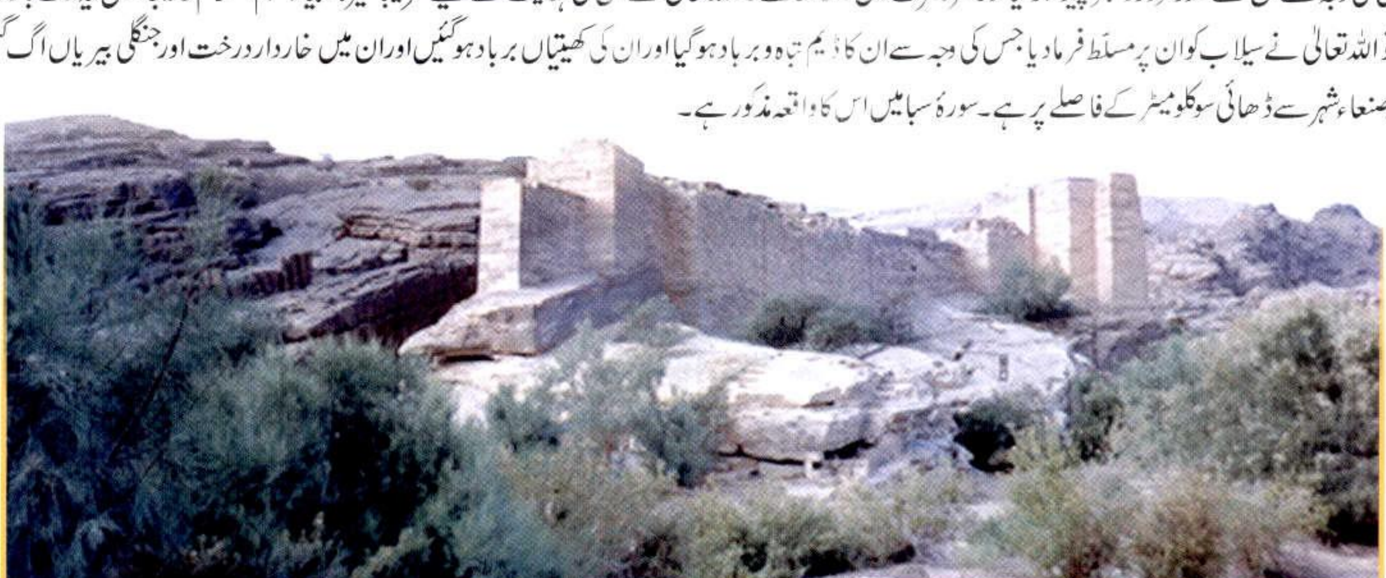
حضرموت (یمن)

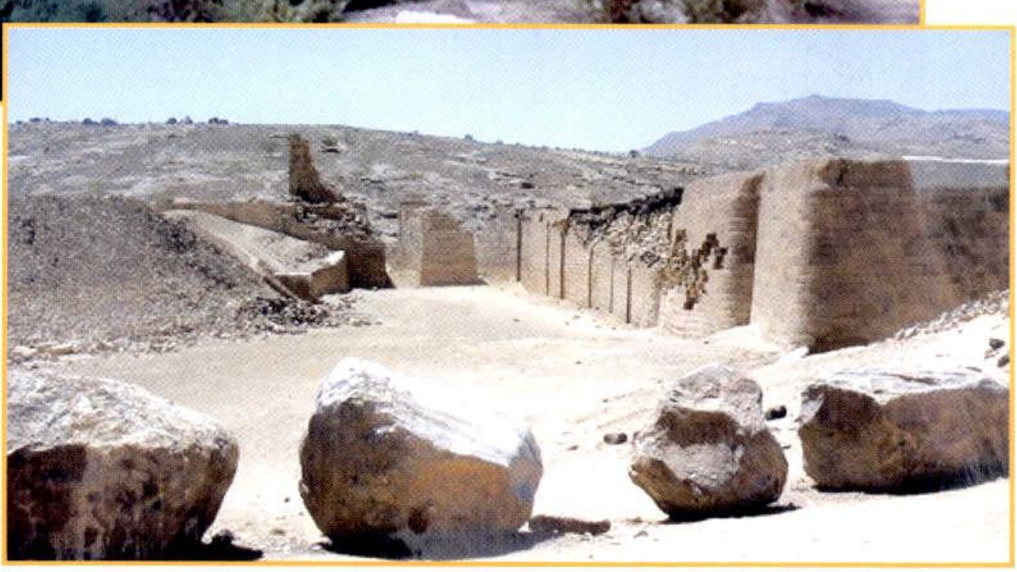
یمن کا مشہور شہر حضرموت، جو قومِ عاد کا دارالحکومت تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام اس قوم کی طرف مبعوث کیے گئے تھے



سدِ مآرب (مآرب کا ڈیم) یمن

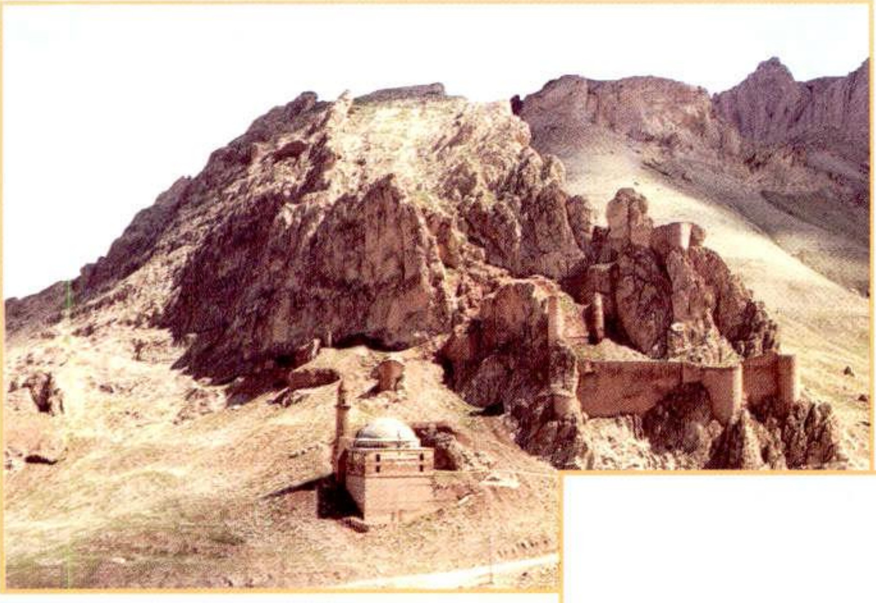
اہل سبا (یمن) کا قائم کردہ ڈیم جو انہوں نے علمِ ہندسہ اور انجینئرنگ میں مہارت کے سبب بنایا۔ عرب میں کوئی باقاعدہ دریا نہ تھا اور بارشوں کا پانی کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتا تھا، پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے یہ ڈیم بنایا گیا جس کی وجہ سے اہلِ سبا کا پورا علاقہ سرسبز و شاداب ہو گیا اور یہ لوگ خوب مالدار ہو گئے۔ اس مالداری کی وجہ سے ان کے اندر غرور و تکبر پیدا ہو گیا اور کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے تقریباً تیرہ انبیاء علیہم السلام کو بھیجا لیکن یہ لوگ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو ان پر مسلّط فرما دیا جس کی وجہ سے ان کا ڈیم تباہ و برباد ہو گیا اور ان کی کھیتیاں برباد ہو گئیں اور ان میں خاردار درخت اور جنگلی بیریاں اگ گئیں۔
یہ علاقہ صنعاء شہر سے ڈھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سورۂ سبا میں اس کا واقعہ مذکور ہے۔





عراق کے اندر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے رہنے کی جگہ



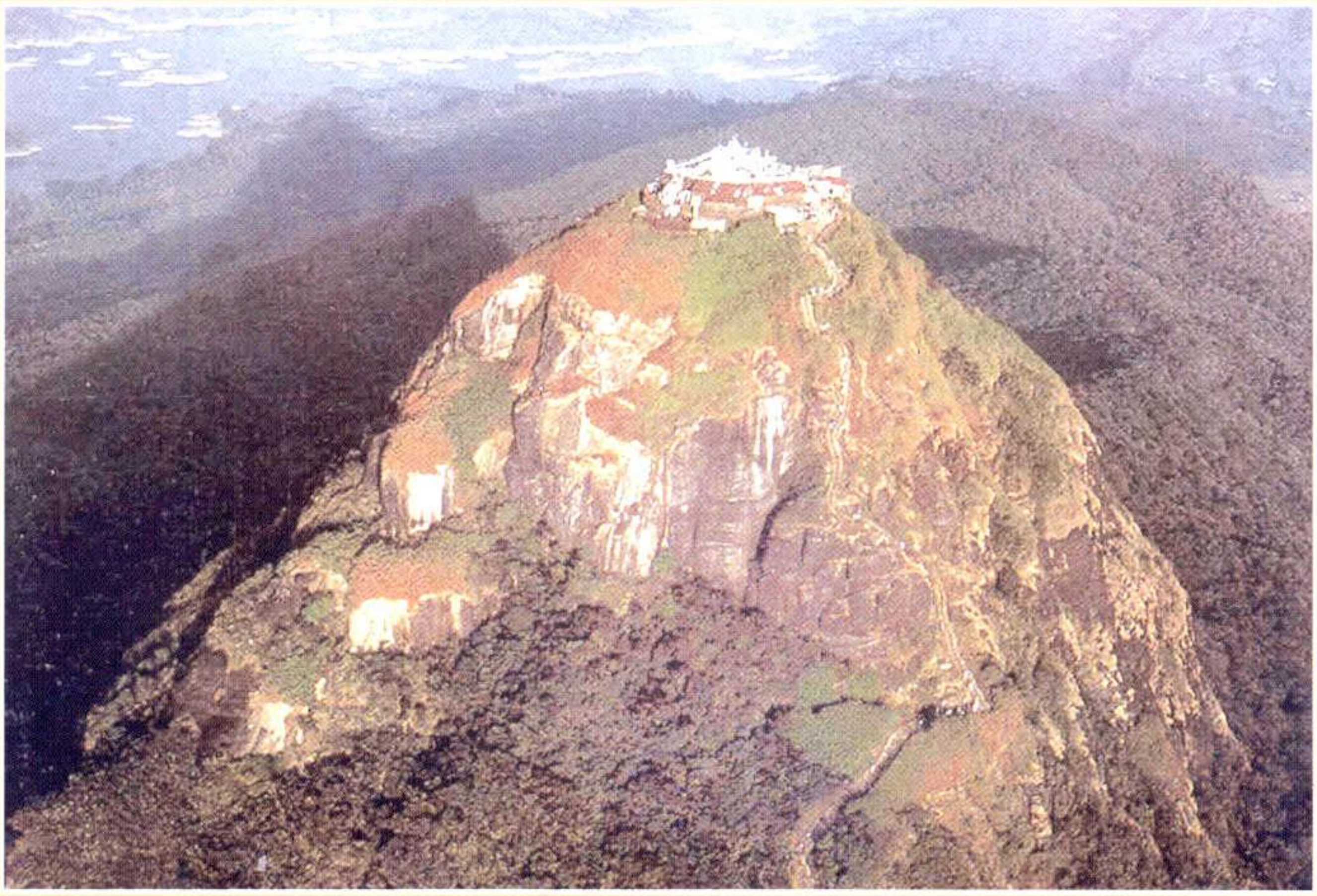


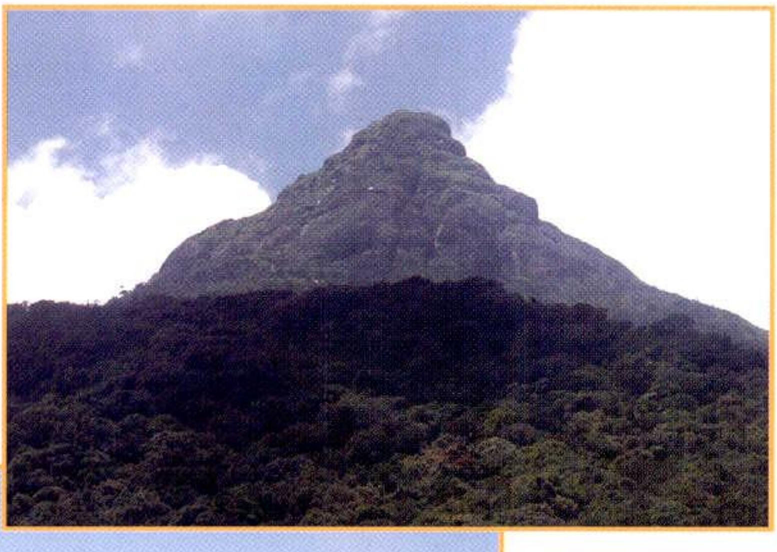


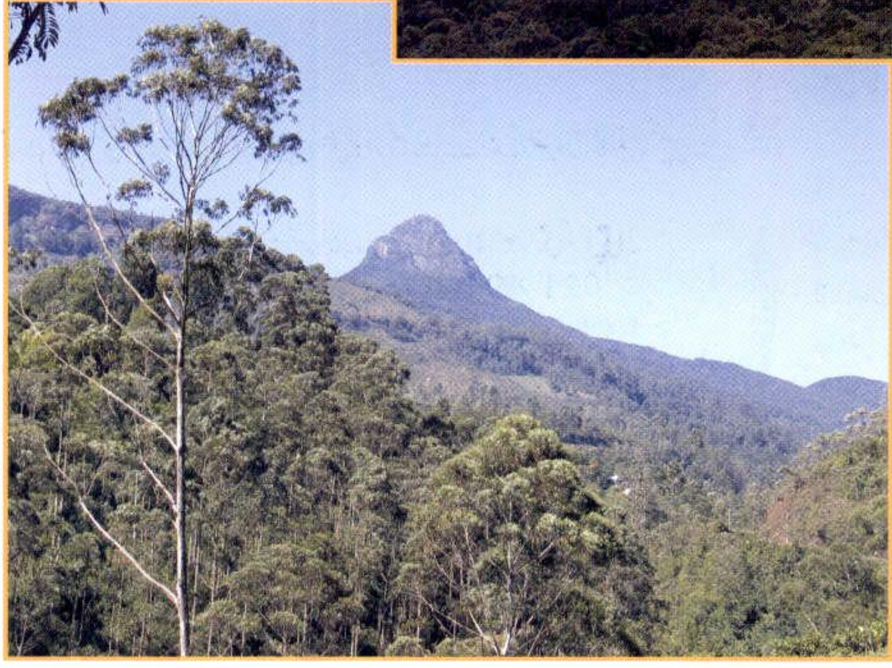


سری پدا (سری لنکا)

سری لنکا میں یہ پہاڑ ''قدم آدم'' Adam'sPeak کے حوالے سے مشہور ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اس جگہ اتارا گیا۔ یہ پہاڑ رتنا پور کے قریب ہے جس کی بلندی 7420 فٹ ہے۔ بدھ مذہب والے اسے ''سری پدا'' کہتے ہیں۔ لیکن روایات سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صفا پہاڑ پر نازل کیا گیا اور حواء رضی اللہ عنہا کو مروہ پر اتارا گیا۔









بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احساسِ تشکر

ہے خوبیٔ دو عالم اِک حسنِ خاتمہ پر　　　　لرنا سر اس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا

اللہ کے فضل وکرم سے کتاب مکمل ہوئی۔ اس کتاب کی تیاری میں اللہ تعالیٰ کی توفیق، مدد اور نصرت ہر لحظہ شامل رہی۔ یہ بھی اللہ ہی کی نظرِ عنایت ہے ورنہ بندہ اس قابل کہاں۔

مجھ پر لطفِ فرواں میں تو اس قابل نہ تھا　　　　تیری اس رحمت کے قرباں میں تو اس قابل نہ تھا
یہ تہی دست ازل بھی تیرے در سے اے کریم　　　　لے چلا ہے بھر کے داماں میں تو اس قابل نہ تھا

ان ساتھیوں کا بھی شکر ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے اس کی تیاری کے کسی بھی مرحلے میں میری مدد کی۔

سب سے پہلے اپنی اہلیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے مجھے مکمل یکسو ہو کر کام کرنے کا موقع دیا اور ہر ممکنہ مدد کی۔ ابتدائی معلومات کے سلسلے میں میرے شاگرد محترم عطاء اللہ بن شفیع الرحمٰن اور کامران اعجاز حسین کا ساتھ رہا۔ اسی طرح اپنے محترم طاہر بھائی اور بھائی رفیق احمد کا بھی ممنون ہوں جن کے مخلصانہ مشورے ہر مشکل موقع پر روشنی کا کام کرتے رہے۔ تصاویر کی ایڈیٹنگ اور کتاب کی ڈیزائننگ کے وقت بھائی آصف سعید نے جاں فشانی کے ساتھ اس نازک، طویل اور اہم ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ دلچسپی بڑھانے کے لیے خطاطی کے نمونے بھائی مبشر نے فراہم کیے۔ پروف ریڈنگ کے مرحلے میں بھائی سید منہاج الحق کی باریک بینی نے کام کر کے ممکنہ حد تک غلطیوں سے مبرّا کرنے کی سعی کی۔ اشتہارات کے سلسلے میں بھائی شیراز احمد نے دوڑ دھوپ کی۔ دورانِ پرنٹنگ بھائی رفیق احمد، بھائی آصف سعید اور بھائی عمر فاروق کے تکون نے نگرانی کی۔

سب سے آخر میں اپنے استاذِ محترم جناب مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں، جنھوں نے اپنے قیمتی اوقات میں بندہ کو وقت عنایت کر کے اس کتاب کو صفحہ بہ صفحہ دیکھا اور جو کچھ کمی کوتاہی نظر آئی اس کی اصلاح فرمائی اور اپنے قیمتی الفاظ بصورت ''تقریظ'' کتاب کے لیے مرحمت فرمائے۔

بارگاہ ایزدی میں بدل و جان دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ادنیٰ کوشش کو شرفِ قبولیت بخش دیں۔

اس رند کے حق میں یہ دعا کردے خدارا　　　　توفیقِ ندامت سے ہو غفلت کی تلافی
بخشے تجھے اللہ بلندیٔ مراتب　　　　مجھ کو ہو عطا میرے گناہوں کی معافی

والسلام

محمد ہاشم عارف
۴ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ
بمطابق 3 دسمبر 2008ء

اس کتاب کی تیاری میں ان کتب و رسائل سے مدد لی گئی ہے۔
شکریہ کے ساتھ

1	قصص القرآن	مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی
2	معارف القرآن	مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب
3	جہانِ دیدہ	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
4	ضربِ مؤمن	مفتی ابولبابہ صاحب
5	تاریخ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ	ڈاکٹر الیاس عبدالغنی صاحب
6	تاریخ مدینہ منورہ	محمد عبدالمعبود صاحب
7	سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم	عبداللہ فارانی صاحب
8	اٹلس سیرت النبی	ڈاکٹر شوقی ابوخلیل صاحب
9	نشاناتِ ارضِ قرآن	شاہ مصباح الدین شکیل صاحب

نوٹ: قارئین سے التماس ہے کہ اپنی قیمتی نوازشات سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔

پتا: 523 سی بلاک، آدم جی نگر، نزد مدینہ مسجد، پرانا دھوراجی کراچی۔
فون: 021-4944448,0321-2220104
پوسٹ کوڈ: 75350 ویب سائٹ: www.mis4kids.com

روشن کریں جہاں کو ہم